UNIVERSAL
LIBRARY
OU-232749
UNIVERSAL
LIBRARY

وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا

کتاب المناسک المسمے

بامداد الحجاج

من تالیف سید امداد العلی سی ایس آئی ڈپٹی کلکٹر وجبدول ضلع [illegible]

در مطبع خورشید ہند باہتمام منشی کشن سروپ مہتمم طبع شد

KANHIALALL MOHADARAM

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خدا در انتظار حمد ما نیست　　محمد چشم در راہ ثنا نیست

الٰہی از تو حب مصطفیٰ را　　محمد از تو میخواہم خدا را

فقیر حقیر سید امداد العلی سی ایس آئی ولد مولوی سید غلام مصطفیٰ
اکبرآبادی سب بھائی مسلمانوں کی خدمتمیں عرض کرتا ہے کہ فرمایا
اللہ تعالیٰ نے وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا
وَمَنْ کَفَرَ فَاِنَّ اللّٰہَ غَنِیٌّ عَنِ الْعَالَمِیْنَ

ترجمہ

اور واسطے اللہ کے ہی اوپر لوگوں کے حج کرنا اوس گھر کا یعنی کعبہ کا

جو کوئی پاسکی طرف اسکی راہ اور جو کافر ہوا پس تحقیق اللہ بی پرواہ ہی عالمون سے

صحیح مسلم مین

ابو ہریرہ سی روایت ہے کہ خطبہ بین فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ای لوگو فرض کیا گیا تمپر حج پس حج کرو عرض کیا اقرع بن حابس
صحابی نے آیا ہر سال فرض ہے یا رسول اللہ پس چپ رہے آپ
یہانتک کہ اونہون نے یہی تین بار کہا تب فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ اگر کہتا مین ہان بیشک واجب ہوجاتا اور البتہ طاقت
نرکھتے تم ادا کرنیکی —

مسند احمد اور نسائی وسنن دارقطنی مین عبد اللہ بن عباس کی روایت ہے
اسقدر زیادہ ہی کہ حج تمام عمر مین ایکبار فرض ہے جو زیادہ کری
وہ نفل ہی شافعی اور جمہور علماء کے نزدیک حج اور عمرہ واجب
نہین ہوتے ہین ساتھہ شرع کے عمر بھر مین مگر ایکبار اور بعض الناس کے
نزدیک ہر سال فرض ہے المعانی البدیعہ فی اختلاف اہل الشریعہ
حج فرض ہوا سنہ ۹ ہجری مین یا سنہ ۸ یا سنہ ۶ مین پھر حضرت نے
بسبب مشغول ہونے کے بیچ تعلیم افعال حج کے اور تیاری اسباب

سفر حج کے تاخیر کی اور نوین سال مین حضرت ابو بکر کو امیر حاجیونکا
کرکر مکہ کو بھیجا تا لوگونکو حج کروا دین پھر دسوین سال حضرت حج کو تشریف
لے گئے ملا علی قاری —

ایکبار سی زاید بھی کسی عارضہ کے سبب سے حج فرض ہوتا ہے

روضہ نووی مین ہے کہ نہین واجب ہوتا ہے حج ساتھہ اصل شرع کی مگر ایکبار
اور کبھی واجب ہوتا ہے زیادہ ایکبار سے بسبب کسی عارضہ کے
مانند نذر یا قضا کے یا بسبب دخول مکہ کی اوپر ایک قول کے —

حج

حج مرکب ہی عبادات مالی اور بدنی سے اور حج بفتح حا اور کسرہ کے
لغت عرب مین عظیم الشان چیز کی طرف قصد کرنے کو کہتے ہین
نہ مطلق ہر قصد کو چنانچہ بعضی علما نے گمان کیا ہے یہہ تحقیق ہے
صاحب فتح القدیر کے لیکن قاموس وغیرہ کتب لغت سے معلوم
ہوتا ہے کہ حج عبارت ہے مطلق قصد سے اور قصد خاص سے بھی
یعنی مکہ معظمہ کا قصد کرنا واسطے ادای عبادت کے اور اصطلاح
شرع مین حج عبارت ہی زیارت سی مکان خاص مین زمانہ مخصوص مین

مخصوص فعل سے زیارت سی مراد طواف اور وقوف ہی اور مکان خاص سے کعبہ معظمہ اور عرفات مراد ہے یعنی بیت اللہ کے گرد گہومنا عید قربانی کی فجر سے آخر عمر تک اور عرفات مین ٹہیرنا عرفہ کے دن دوپہر ڈہلی سے عید قربانی کی فجر تک حج کی نیت سے احرام باندہکر طواف اور وقوف سے پہلی خلاصہ یہہ ہے کہ حج کی نیت سی اول احرام باندہ کر طواف اور وقوف کو اوقات مخصوصہ مین ادا کرنا اسکا نام حج ہے - از غایت الاوطار

روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ حج کرے واسطے اللہ کے پس نہ صحبت کری اپنی عورت سے اور نہ فسق کرے پہرتا ہے مانند اوس دن کے کہ جنا اوسکو ماں اوسکی نے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے -

فقہ کی کتابون مین لکہا ہے کہ جب دس شرطین پائی جاوین تو حج مردون پر اور دو شرطین اور جو دس کے بعد بیان ہونگی وہ خاص عورتونکے لئی ہین کل بارہ شرطین عورتونکے لئے پائی جاوین تب حج فرض ہوتا ہے کسلیئے کہ شرایط حج کی تین ہین شرائط وجوب حج

شرائط وجوب ادای حج اور شرائط صحت حج چنانچہ شرائط صحت حج یہہ ہین احرام حج زمانہ خاص مکان خاص اسلام کذا فی منہج الغفار اور شرائط وجوب حج اور شرائط وجوب ادای حج مفصلہ ذیل ہین

پہلی شرط وجوب حج

اسلام

جو کافر دولتمند ہو پہر اسلام لاوے بعد محتاج ہونیکے نہ واجب ہوگا اوسپر حج سابقہ اوس دولتمندی کے جو حالت کفر مین تہی بخلاف مسلمان کے کہ دولتمند تہا اور حج نکیا یہانتک کہ محتاج ہوگیا تو دین وجوب حج کا اوسکے ذمہ قایم رہے گا ۔

دوسری شرط وجوب حج

حریت یعنی آزادی

رد المحتار اور حاشیہ طحطاوی مین ہے کہ غلام یا لونڈی پر فرض نہین ہے خواہ مدبر ہو خواہ مکاتب خواہ مبعض خواہ ماذون با لحج خواہ ام ولد مدبر وہ غلام ہی کہ جسے اوسکی مالک نی کہا کہ تو آزاد ہے میرے مرنے کے بعد ۔ مکاتب وہ غلام ہے جسکو میاں نے لکھدیا

که ایسا روپیه نوکماوی تو تو آزاد ہے — مبعّض وہ جو غلام
مشترک ہووی — ماذون بالحج وہ غلام ہے جسکو مالک نے حج کا اذن
دیا ہو ام ولد وہ باندی جو میان سے اولاد جنی اور فتح القدیر مین ہے
که اجماع ہی شرط ہونے حریت پر دلیل یہہ ہے که عبد کی لیئے
مال نہین ہے پس نہ قادر ہوگا وہ اوپر مالکیت زاد و راحلہ کی اسی لیئے
نہین واجب ہی حج اہل مکہ کی غلام پر بھی اور تخریج زیلعی صغیر مین
سنن ابی داؤد سی نقل کیا ہے که فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
جو لڑکا کہ اوسکو اوسکی اہل حج کرا دین پھر وہ مر جاوے تو ثواب ہوگا
اوسکے اہل کو اور اگر بالغ ہو تو اوپر پھر حج فرض ہوگا اور جو غلام
که حج کرا دی اوسکو مالک اوسکا پس مر جاوے وہ غلام تو ثواب ہوگا
مالک کو اور اگر آزاد کری مالک تو حج غلام کو کرنا واجب ہوگا —

تیسری شرط وجوب حج
عقل

مجنون پر فرض نہین ہے نہ انہین اختلاف ہے اور ابو داؤد اور نسائی
اور حاکم نے روایت کی ہے که فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

کرا و تھا ئی گئی قلم تین سے سونیوالی سی یہانتک کہ جاگی ور لڑکی سے
یہان تک کہ بالغ ہوا ور دیوانہ سے یہانتک کہ دیوانگی سی اچھا ہو
صاحب عقل ہووے اور رد المحتار مین ہے کہ معتوہ جسکو ہندی مین
بورے کہتے ہین اور کم عقل ایسا جو نفع و نقصان نہ سمجھے اوسکے لئے
اختلاف ہی ابو زید دبوسی علمار حنفیہ سے احتیاطاً معتوہ پر وجوب
فرض کے قائل ہین اور فخر الاسلام بزدوی قایل غیر وجوب کے ہین

چوتھی شرط وجوب حج

بلوغ

نابالغ خواہ لڑکا ہو خواہ لڑکی اوسپر حج فرض نہین ہی فتح القدیر
میہان تخریج زیلعی صغیر مین یہہ حدیث ہے مستدرک حاکم سے کہ
فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو لڑکا حج کرے پھر بالغ ہو تو
واجب ہے اوسپر حج کرے وہ دوبارہ اور روایت کی مسلم نے کہ ایک
عورت نے اوٹھایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک چھوٹا لڑکا اور سوال
کیا اوسکے واسطے حج ہے فرمایا ہان اسکے حج کا ثواب تجکو ملیگا

فائدہ

روحا نام ایک جگہہ کا ہے چھتیس کوس ہے مدینہ سے وہان قافلہ
مین سے ایک عورت نے کجاوہ مین سے لڑکے کو ہاتھہ مین اونچا
کرکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھلایا تہا - اور اگر احرام حج کا
باندہا اور قبل وقوف عرفات کے وہ بالغ ہوگیا اگر اوسنے اوسی
احرام سے حج ادا کیا تو وہ حج نفل ہوگا فرض ادا نہوگا اور اگر قبل
وقوف عرفات کی اوسنے تجدید احرام بہ نیت حج فرض کرلیا تب
فرض ادا ہوجاویگا اور اوس نفل حج کی قضا اسکے لئے پہلے احرام
باندہا تہا لازم نہ آویگی سراج وہاج شرح قدوری سے -

پانچوین شرط وجوب حج

وقت

وقت سے مراد مہینے حج کے ہین او بخاری مین ہے کہ وہ مہینے
حج کے شوال اور ذیقعدہ اور دس دن ذیحجہ کے ہین فتح القدیر
مین ہے کہ مستطیع ہو یعنی دولتمند ہو مہینون حج سے پہلے
تو جائز ہوگا اوسکو صرف کرنا اسی مال کا غیر حج کے کام مین
اور اس سے یہہ بہی نکلا کہ مسلمان جو دولتمند ہوکر محتاج ہوگیا او

حج نہ کیا اوسنے تو حج کا دین اوسکے حق مین جب ہوگا جب وہ
دولتمند رہا ہو حج کے مہینو نمین اور صاحب فتح القدیر لکہتے ہین
کہ اولے یہہ ہے کہ اعتبار قدرت کا وقت جانے اون شہر
والونکا ہے حج کے لئی کہ جسمین یہ رہتا ہے اگر وہ جاتے ہون
حج کے مہینون سے پہلے اور اگر وہ جاتے ہون حج کے مہینون
مین تو اعتبار استطاعت کا مہینون حج مین ہے اور ینابیع سے
نقل کیا ہے کہ اوسمین اعتبار استطاعت کا وقت جانے اہل شہر
کا لکہا ہے پس اگر استطاعت اوسکو قبل جانے اہل شہر کے ہو تو
جائز ہے اوسکو صرف کرنا اپنے مال کا غیر حج کے کامونمین
اور حج ابہی اوسپر فرض نہین صاحب فتح القدیر لکہتے ہین کہ یہہ چاہتا ہے
اس بات کو کہ اگر استطاعت ہو ابتدا سے مہینون حج مین اور
شہر والے جائین آخر مہینے مین تو جائز ہوا اوسکے لئے خرچ کرنا
مال کا غیر حج کے کامونمین ورنہ واجب ہوا اوسپر حج اسواسطے
اولی وہی ہے کہ جو ہمنے اوپر ذکر کیا ہے اور مبسوط مین جو ہے
اوس سے نکلتا ہی کہ وقت شرط ادا کی ہے نزدیک ابی یوسف کے

اور شرط وجوب کی ہے نزدیک نزکے صاحب فتح القدیر لکھتے ہین
کہ شرط ادا ہونے مین نظر ہے کلام ابی یوسف مین بلکہ شرط وجوب
کی ہے اور قول زفر کا راجح ہے

اور جس شخص مین جمع ہووین سب شرطین حج کی واجب ہے
اوسپر باتفاق ایمہ اربعہ کے ایک حج مگر نزدیک حنفیون
اور حنبلیونکے واجب علی الفور ہے اور موافق اسکے
روایت کی عراقیون نے مالک سے اور نزدیک شافعیونکے
واجب علی التراخی ہے اور یہہ ہے مذہب مالک کا
اور مناسک صغیر ابن جماعتہ مگر جلدی کرنا چاہیے ایسا نہو کہ
مرجاوے

روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ جو ارادہ کرے حج کا پس چاہیے کہ جلدی کرے نقل کی یہ
ابو داؤد و دارمی نے امام ابی یوسف کے نزدیک جسوقت
قدرت ہو فی الفور فرض ہو ویگا اور امام محمد کے نزدیک فی الفور
نہین اگر ادا نکیا اور مرگیا تو سب کے نزدیک گنہگار ہوگا روایت ابی امامہ

ہے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ نہ منع کیا
اوسکو حج سے حاجت ظاہری نے کہ ہونا توشہ اور سواری کا ہے
یا بادشاہ ظالم نے یا مرض بند کرنیوالے نے پس مر گیا اور حج نکیا
پس چاہیے کہ مرے اگر چاہے یہودی ہو کر اگر چاہے نصرانی ہو کر
نقل کی یہہ دارمی نے ۔
نزدیک شافعی اور اوزاعی اور ثوری اور محمد بن الحسن
اور نزدیک ہاشم کے زیدیہ مین سے مستحب ہے اگر واجب ہے
اوس پر حج جاری کرنا طرف ادا کرنے حج کے پہر اگر تاخیر کی
حج کی ادا کرنے مین جایز ہے ۔
اور نزدیک ابی یوسف اور مزنی اور مالک اور احمد
اور اکثر علما کے اور نزدیک ناصر اور ہادی اور زید بن علی اور موید
کے زیدیہ مین سے واجب ہی ادا کرنا حج کا علی الفور اور یہی
ابو الحسن الکرخی کہتے ہین کہ ہوگا ادا کرنا تاخیر سے قضا ۔
اور نزدیک بعض علما کے کافی ہوتا ہے تاخیر کرنے حج سے
اسلئے کہ فرمایا ہے اللہ تعالے نے ومن کفر فان اللہ غنی عن العالمین

یعنی اور جو کافر ہوا پس تحقیق اللہ بے پرواہ ہے جہان والون سے

چھٹی شرط وجوب حج

دنیا نفقہ عیال اور امور ضروری کا لوٹنے تک

روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا آیا ایک شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا چیز واجب کرتی ہے حج کو فرمایا توشہ اور سواری نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے -

فائدہ

کیا چیز واجب کرتی ہے حج کو یعنی کیا ہے شرط واجب ہونے حج کی فرمایا توشہ یعنی خرچ اسقدر ہو کہ جانے آنے اوسکو اور اوسکے عیال کو کفایت کرے اور سواری کہ اوسپر سوار ہو کر جاوے ملا علی قاری و شیخ عبد الحق -

لغت مین نفقہ اوسکو کہتے ہین جو انسان اپنی عیال پر خرچ کرے اور شرع مین نفقہ شامل ہے کہانے اور کپڑے اور رہنے کے گھر کو اگرچہ عرف مین خاص کہانے ہی کو کہتے ہین اور عیال سے مراد وہ ہین کہ جسکا نفقہ اوسکے ذمہ ہے نفقہ دوسرے شخص کا اوسکی

واجب ہوتا ہے تین سبب سے — زوجیت — ملک اور قرابت — پس واجب ہے نفقہ زوجہ کا اسکے شوہر پر بقدر حال زوجہ کے اور ساتھہ اسی کے فتوی دیا جاتا ہے جیسا کہ درمختار وہدایہ مین ہے اور یہی ہے قول خصاف کا اور ولوالجیہ مین ہے یہی صحیح ہے اور اسی پر متون وشروح ہین اور ظاہر الروایت مین اعتبار حال شوہر کا ہے نہ زوجہ کا اور اسی کے قائل ہین جماعت کثیر مشایخ کے اور نص امام محمد کے بھی اسی پر ہے اور تحفہ اور بدایع مین ہے کہ یہی صحیح ہے بحر الرایق مین ہے کہ اختلاف صرف اسمین ہے کہ زوجہ اور شوہر مین سے ایک تونگر ہو اور ایک فقیر تو رعایت نفقہ مین کسکی حال کی کیجائے پس ظاہر الروایت مین اعتبار حال شوہر کا ہے اگر شوہر تونگر ہے اور عورت فقیر تو نفقہ تونگری کا شوہر پر واجب ہے اور اگر شوہر فقیر ہے اور عورت تونگر تو نفقہ فقیری کا واجب ہے نہ تونگری کا اور قول مفتی بہ پر دونون صورت مین شوہر پر نفقہ اوسط واجب ہے اور اوسط نفقہ وہ ہے کہ بڑھکر ہووے نفقہ فقیری سے اور گھٹ کر

ہووی نفقہ تونگری سے اور زوجہ تونگر کے لئی ایک خادم مملوک کا
بہی نفقہ واجب ہے اگر اسکیلئے ہے اور اگر اولاد والی ہے اوسی
شوہر سے تو موافق حاجت کے دو خادم یا زیادہ کا بہی نفقہ واجب
ہے اور واجب ہے نفقہ لونڈی اور غلام کا اور باپ پر چہوٹی
بیٹی محتاج کا اور اسیطرح بڑے بیٹے کا اگر کسب سے عاجز ہے بسبب
بیماری وغیرہ کے اور دختر فقیر پر چہوٹی ہو یا بڑی جب تک کہ اسکا
نکاح نہین ہوا ہے نفقہ واجب ہے باپ پر اور بعد نکاح کے نفقہ اوسکا
اوسکی شوہر پر ہے اور نفقہ دوسری ماں کا جو اوسکی ماں حقیقی نہین ہے
اور باپ مرگیا ہے تو ذخیرہ سے معلوم ہوتا ہے مذہب عدم وجوب
نفقہ کا ہے اور ابی یوسف سی روایت کیا گیا ہے وجوب نفقہ کا
اور ماں باپ اگر محتاج ہون تو نفقہ اونکا بیٹے پر واجب ہے اور ماں
اگر نکاح کرلے کسی سے تو نفقہ اوسکا اوسکے شوہر پر ہے اور اسیطرح
نفقہ دادا اور دادی اور نانا اور نانی کا اگر محتاج ہون تو پوتی اور
نواسی پر بہی اور بہی واجب ہے نفقہ ذی رحم محرم مرد فقیر کا اگر چہوٹے
ہون یا عاجز ہون کسب سے بسبب لولی یا اندہی یا مفلوج یا معتوہ یعنی

کم عقل ہونیکی اور ذی رحم محرم عورت کا خواہ چھوٹی ہو خواہ بڑی اور
فقیر ہو بقدار ارث کی ہے یعنی بحساب اس مقدار کے کہ میراث
اس ذی رحم محرم کی کہ اسکے بعد مرنے ذی رحم محرم کے پہونچے
مثلاً آدھا مال ذی رحم محرم کا اسکو میراث مین ملتا اور نفقہ اوسکا
دو روپیہ ماہواری مین ہوتا ہے اور دو روپیہ کا آدھا ایک روپیہ
ہوا تو بقدر ایک روپیہ کے نفقہ دینا چاہیے اور ان سب صورتون مین
جو اوپر بیان ہوئین انسان پر نفقہ جب واجب ہوتا ہے صاحب
یسار ہووے یعنی غنی ہووے اور اگر فقیر ہے تو اوسپر نفقہ جورو اور
چھوٹے بیٹے صغیر سن کا واجب ہے اور کسیکا نہین ہے اس مسئلہ کو
کافی سے رد المحتار نے نقل کیا ہے اور یہ سب مسائل درمختار اور ردالمحتار
سے لکھی گئی ہین مکروہ ہے جانا حج کے لئے کہ جب مکروہ رکھے کوئے
ماباپ یا اونمین سے ایک جانیکا اور وہ محتاج ہون اوسکی خدمت کرنیکا اور نہین مکروہ ہے
اگر نہون محتاج اوسکی خدمت کرنیکی اور دادی اور دادا مانند ما
وباپ کی ہین جبکہ نہون ما اور باپ یہ فتح القدیر مین ہے —

فائدہ

یہہ حج نفل کے بابت ہے۔

ملتقط مین ہے کہ حج فرض اولی ہے طاعت والدین سے اور طاعت والدین کی اولی ہے حج نفل سے عالمگیری۔

ساتوین شرط وجوب حج

زاد و راحلہ

حج کے لئے مال حلال چاہئے کسلئے کہ ثابت ہوا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا کہ تحقیق اللہ نہین قبول کرتا ہے مگر طیب کو یعنی پاک چیز کو

ابن عدی نے کامل مین اور دیلمی نے مسند الفردوس مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث سے روایت کیا ہے کہ کہا اونہون نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حج کرتا ہے کوئی شخص ساتہہ مال غیر حلال کے پہر کہتا ہے لبیک اللہم لبیک فرماتا ہے اللہ تعالے لا لبیک ولا سعدیک ہذا مردود علیک۔ یعنی لبیک کہنا تیرا مقبول نہین اور حج تیرا رد کیا گیا ہے تجہپر فتح القدیر مین ہے کہ کوشش کرے نفقہ حلال کے لئے

اسواسطے کہ نہین مقبول ہی حج ساتہہ نفقہ حرام کے باوجود اس
بات کی کہ ساقط ہوجاتا ہے فرض ساتہہ نفقہ حرام کے اگرچہ غصب
سے حاصل ہوا ہو مجالس الابرارین ہے کہ فقہانے اختلاف
کیا ہے کہ جو شخص حرام مال خرچ کرکے حج کرے آیا اوسکا حج
ادا ہوجاتا ہے یا نہین امام احمد کے نزدیک ایسا حج صحیح نہین ہوتا
اوسپر واجب ہی کہ حج دوبارہ مال حلال سے کری اور تینون امامین
امام مالک امام شافعی امام ابوحنیفہ کے نزدیک اوسکا حج تو صحیح ہے
اور اوسکی ذمہ سے فرض ادا ہوگیا اور اوسپر حج دوبارہ بہی
واجب نہین مگر اوسکا حج مبرور نہین — حج فرض بہی ہوتا ہے
اور واجب اور نفل اور حرام و مکروہ بہی اور ظاہرا حج مباح نہین
ہوسکتا اسواسطے کہ اصل عبادت ہے کذا فی حاشیۃ الطحطاوی
از غایۃ الاوطار —

حج مبرور

حج مبرور وہ حج ہے کہ جسمین کوی گناہ نملی صحیح ہی ہے —
کبہی حج حرام کہلاتا ہے

چنانچہ مال حرام سے حج کرنا جیسے رشوت یا چوری یا غصب یا سود لینے کے مال سے حج کرنا اسطرحکا حج کرنا حرام ہوتا ہے حج کا شوق ہووے جسکا اوسکو حلال مال پیدا کرنا لازم ہے طبرانی نے معجم اوسط مین ابوہریرہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب حاجی حج کو نکلتا ہے مال حلال سے لیکراور رکاب مین پاؤن رکھکر لبیک کہتا ہے تو آسمان سے منادی ندا کرتا ہے لبیک سعدیک یعنی ہم تیری خبر گیری اور مدد کو حاضر ہین تیرا زاد حلال ہے حج تیرا مقبول ہی اور جب نفقہ خبیثہ لیکر نکلتا ہے اور رکاب مین پاون ڈال کر لبیک کہتا ہے تو آسمان سے پکارنیوالا پکارتا ہے لالبیک ولاسعدیک تیرا نفقہ حرام ہے اور تیرا حج مقبول نہین ہے کذا فی الترغیب والترہیب لابن حجر از غایۃ الاوطار۔

کبھی حج مکروہ کہلاتا ہی

یعنی حج کرنا بلا اجازت اوس شخص کے جسے اذن لینا واجب ہے چنانچہ بلا اجازت محتاج والدین کے جانا اور اسیطرح زوجہ اور تمیع اقارب جسکا نفقہ اوس شخص پر فرض ہے کذا فی حاشیۃ الطحطاوی از غایۃ الاوطار

مال مشتبہ جسکی پاس ہووے وہ قرض لیکر حج ادا کرے پھر اپنے
مال مشتبہ سی قرض ادا کرے نزدیک شافعی اور اکثر علما کے
جبکہ غصب کیا ہو مال کو حج کے لئے یا سواری کو پس سوار ہوا ہو
اور حج کیا ہو گنہگار ہوگا بسبب اسکے اور لازم آئیگا اوسپر تاوان دینا
غصب کا اور کافی ہو جائیگا اوسکے لئے حج اور نزدیک امام احمد
کے نہ کافی ہوگا اوسکے لئے یہہ حج اور نہ ساقط ہوگا اوسی فرض حج کا
زاد سی مراد وہ کھانا ہے کہ صحیح رہے اوس سے بدن اسکا بسبب حسب
عادت گذشتہ کھانیکی ہو تو اوسکو قدرت ہے اوپر روٹی او جبن
یعنی پنیر کے قدرت زاد نہ شمار کیجاویگی در مختار میں ہے زاد واسطے
درجہ کا بدون اسراف وتقصیر کے ہو یہ فتح القدیر میں ہے زاد وہ
معتبر ہے کہ زاید ہو رہنے کے گھر اور لابدی چیزوں سے مانند خادم
و اثاث البیت اور کپڑے پہننے کے اور زاید ہو نفقہ عیال سے
لوٹنے تک یہہ ہدایہ میں ہے اور لابدی چیزونکو فتح القدیر میں
بیان ہوا ہے کہ جیسے گھوڑا سواری کا اور ہتیار اور غلام خدمت
کرنیوالا اور قضای دین اور مسکن بہی داخل ہے لابدی میں اور

ردالمحتار مین لکھا ہے لابدی چیز مین کتب شرعیہ والیہ مین مانند
کتب عربیت کی فتح القدیر مین لکھا ہے کہ جسکے دو گھر ہون ایک
فاضل ہو سکونت سے تو اوسکو بیچ کر حج کرے اور جسکا گھر ایسا
بڑا ہو کہ سکونت سی باقی بچا رہتا ہو اور وہ بچا ہوا ایک سکتا ہو اور
جو قیمت ملی گی اوس بیچے ہوی کی اوس سے حج بہی ہو سکتا ہو تو
نہین واجب بیچنا جو بچا رہتا ہو جیسا کہ اکتفا کرایہ کے مکان پر
کرکے اپنی سکن کو بیچنا واجب نہین ہے اتفاقًا اور اگر
بڑے گہر کو بیچ ڈالا اور بقدر اپنی حاجت کے ایک مکان خرید لیا
اور جو روپیہ اوسمین سے بچا اوسمین حج کیا تو افضل ہے
ایسا کرنا اور جو غلام جسے خدمت نہ لی جاتی ہو اور جو اسباب
گھر کا کہ جو کام مین نہ آتا ہو یعنی جو زاید ہو کام سے مانند اوس
گھر کی ہے کہ جو سوا سے سکونت کے گھر کے ہی واجب ہے
بیچنا اوسکا اور حج کرنا اوسکی قیمت سے اور قاضی خان سے
فتح القدیر مین مذکور ہے ۔

کہا ہی بعض علما نے کہ اگر تاجر مالک ہو اسقدر مال کا کہ اگر لیا جاوے

اوسمین زاد و راحلہ جانے آنیکا اور نفقہ اوسکی اولاد و عیال کا
نکلنے کے وقت سے لوٹنے کے وقت تک اور باقی رہی اوسکے
لئی بعد لوٹنے کے اصل مال تجارت کا کہ تجارت کرے ساتھہ اوسکے
تو فرض ہوگا اوسپر حج اور جو نہین ہے ایسا تو فرض نہین ہوگا اگر
ہو کاشتکار تو شرط یہ ہے کہ باقی رہین اوسکے پاس بقدر کسب آلات اوسکے
مانند بیل وغیرہ کے بعد لوٹ آنیکے -

الۂ حرفہ سے مراد یہہ ہے کہ کسب کے لئے کافی ہون بقدر ضرورت کے
اوسکی اور اوسکی عیال کے نہ زیادہ ضرورت سے -

اسواسطے کہ نہین ہی نہایت زیادہ کی یہ رد المحتار مین ہے
فتح القدیر مین منقول ہے کہ مستور یعنی راجح ہمارے نزدیک
یہہ ہے کہ نہین معتبر ہے نفقہ کا باقی رہنا بعد لوٹنے کے ظاہر الروایت
مین اور بعض نے کہا ہے کہ ایکدن کا خرچ باقی رہنا شرط ہے
اور ابی یوسف سے روایت ہی کہ ایک مہینہ کا نفقہ لوٹنے کے
بعد باقی رہنا شرط ہے اور اشباہ مین ہی کہ ایک شخص کے پاس
ہزار روپیہ ہین اور خوف کرتا ہے بی نکاح رہنی کا اور یہہ پہلی شہر

والونکی دبانی سے تو جائز ہے اوسکو نکاح کرلینا اور اگر یہ وقت جانے
شہر والونکی تو لازم ہے اوسپر حج کرنا یہ درمختار مین ہے اور اس
تفصیل کو جو اوپر مذکور ہوئی ذکر کیا ہے صاحب ہدایہ نی تجنیس
مین اور ابی حنیفہ سے منقول تقدیم حج کی ہے نکاح کرنے پر
بدون تفصیل کے اور اسی کیطرف اشارہ کیا ہی صاحب ہدایہ نے
اپنی اس قول مین کہ حج واجب ہے علی الفور نزدیک ابی یوسف کے
اور ابی حنیفہ سے وہ منقول ہی کہ دلالت کرتا ہی وجوب علی الفور
پر ہدایہ اور مقتضای اسکا تقدیم حج کے ہے نکاح کرنے پر
اگرچہ نکاح کرنا واجب ہوتا ہے وقت غالب ہونے خواہش
عورت کے اور یہ صحیح ہے عنایہ مین باوجود اسکی تزوج اس وقت
مین حوائج اصلیہ یعنی امور لابدیہ سے ہی اور اسی لئے اعتراض
کیا ہے اسپر ابن کمال پاشا نی ہدایہ کی شرح مین اسطرح وقت
توقان یعنی وقت عورت کی خواہش غالب ہونیکی مقدم ہے حج پر
نکاح کرنا اتفاقاً — اسلئے کہ ترک تزوج سے اوس حالت مین
دو قباحت لازم آتی ہین ایک ترک فرض کا اور دوسرا پڑ جانا زنا مین

اور جواب ابو حنیفہ کا غیر حالت توقان مین ہے یعنی غیر حالت تحقیق
زنا مین اسلئی کہ اگر تحقیق ہوگا زنا فرض ہو جاویگا نکاح کرنا اور اگر
خوف ہو زنا مین پڑنیکا تو نکاح کرنا واجب ہے نہ فرض پس مقدم ہوگا
حج فرض اوسپر ردالمحتار مین یہ سب ہے اور فتح القدیر مین ہے کہ مکروہ
ہے جانا حج کے لئے قرضدار کے لئے اگر نہو اوسکی پاس اتنا مال
کہ ادا کرے اوس سی قرض کو مگر یہ کہ اذن لے جسکا قرض آتا ہے
اور اگر قرض کے لئی کوئی ضامن ہو حسب خواہش قرضدار کے تو نکلی
مگر ساتھ اذن اوسکے جسکا قرض آتا ہے اور ضامن کی - اور اگر
ضامن ہو بغیر خواہش اسکی اجازت صرف قرض خواہ کی چاہیے
نزدیک شافعی کے اگر حج کیا ہو مستطیع ہو کافی ہوگا یہ حج اسلام
سے اور یہی قول ہے ایک جماعت کا زیدیہ سے اور نزدیک دوسری
جماعت کے زیدیہ مین سے نکافی ہوگا یہ حج اسلام سے -
نزدیک امام ابی حنیفہ اور اسحاق بن راہویہ اور
امام شافعی اور امام احمد اور ابن عباس اور ابن عمر
اور اکثر علما اور زیدیہ کے نزدیک استطاعت زاد و راحلہ ہے

اور نزدیک ابن زبیر اور عکرمہ اور عطا اور ضحاک اور
امام مالک کے استطاعت صحت بدن ہے اور نزدیک ایک
جماعت زیدیہ مین سے کہ انہین مین سے ہے ناصر اور موسی
بن جعفر اور محمد بن یحیی اور محمد بن القاسم ہی استطاعت
زاد ہی اور قدرت چلنی کی نزدیک امام شافعی اور امام مالک کے
جیسا کہ ہوا اوسکے لئی گہر کہ محتاج ہو رہنی سے اوس گہر کا یا اوسکے
لئے خادم کہ محتاج ہوا اوسکی خدمت کا نہ لازم ہوگا اوسپر حج ساتھ
اوس گہر یا خادم کے اور نہ لازم ہوگا اوسکو بیچنا اوس گہر یا خادم کا
اور نہ صرف کرنا اون دونونکی مول کا حج مین۔

اور نزدیک ابی حنیفہ کے لازم ہوگا اوسکو حج اور بیچنا اوس
گہر یا اوس خادم کا اور صرف کرنا اون دونون کے مول کا حج مین
اور یہی مختار ہے ابو حامد کا شافعیہ مین المعانی البدیعہ نزدیک
امام شافعی کے جبکہ نہو گہر رہنے کا کہ رہی اوسمین اور ہوا اسقدر
مال کہ کافی ہو حج کے لئی البتہ اوسکے ساتھ خریدنے گہر کے
رہنے کے لئے اور جو بچی بعد خریدنے گہر کے اگر کافی ہو حج کی

واجب ہی اوسپر حج اور جو نہ کافی ہو حج کے لئی نہین واجب ہے
اوسپر حج ۔ اور نزدیک ابی حنیفہ کے نہ ابتدا کری ساتھہ
خریدنے مسکن کے بلکہ واجب ہے اوسپر اور اسیکو اختیار کیا ہے
شیخ ابو حامد غزالی نے شافعیہ مین سے اور نزدیک ابی یوسف
کے نہین واجب ہی اوسپر بیچنا رہنے کے گھر کا اور نہ خریدی رہنی
کے گھر کو جبکہ نہو رہنی کا گھر بلکہ صرف کری مال کو حج مین ۔
نزدیک شافعی کے جبکہ ہوا وسکے پاس مال کہ محتاج ہوا وسکا
بضاعت تجارت مین تاکہ حاصل ہوا وسی صورت معاش کی یا اسباب
اور آلات ہون کہ اوسکی آمدنی اور پیداوار سے گذارہ اوسکا بقدر
کفایت ہوتا ہو نہ لازم ہوگی بیع اوس مال یا اسباب کیواسطے
حج کے ۔
اور نزدیک ابی حنیفہ کے لازم ہوگا بیچنا اوس مال اور اسباب
اور آلات کا حج کی لئے اور یہی قول ہی اکثر اصحاب شافعی کا ۔
اگر مقدور والے نے حج نکیا یہان تک کہ اوسکا مال تلف ہو گیا
تو اوسکو جایز ہے کہ قرض لیوے اور حج کری اگرچہ اوسکو قدرت نہہ

ادای قرض کی اور امید ہی کہ حق تعالی اوسکا مواخذہ نکریگا اگر
بدون اداکے مریگا بشرطیکہ اوسکو اداکرنیکی نیت ہو وقت
قدرت چنانچہ یہی قید لگائی ہے عدم مواخذہ کی ظہیریہ مین طحطاوی
نے کہا کہ تمرتاشی مین ابویوسف سی منقول ہے کہ ایسی صورت
مین قرض لینا حج کیواسطے لازم ہے از غایت الاوطار —

راحلہ

راحلہ کو سقتب کہتے ہین یعنی چھوٹی کاٹھی والا اونٹ سواری کیواسطے
کافی ہی اگر اوسپر سوار ہوسکے اور اگر کاٹھی پر سوار نہوسکی بسبب
مرفہ الحالی کے اور نازکی مزاج کی تو فرضیت حج کی شرط یہہ ہی کہ محمل
قادر ہو اسواسطے کہ مرفہ الحال سے کاٹھی پر سفر نہین ہوسکتا اور اسطرح
اوسکی ہلاکی کا خوف ہی تو ہر شخص کے واسطے وہ راحلہ معتبر ہی جسپر
پہونچ جاوے کذا فی النہر —

راحلہ

اوس اونٹنی کو کہتے ہین جو کجاوہ باندھنی کی لایق ہو اور بعض مطلق
مرکب شترکو راحلہ بولتے ہین نر ہو یا مادہ کذا فی الصراح —

اور اشتراط راحلہ سے مصنف نے اشارہ کیا کہ اگر راحلہ کے
سوا اور سواری پر قادر ہو جیسے خچر یا گدہے پر تو حج واجب نہوگا
بحر الرایق مین کہا کہ مین نے اس مسئلہ کو کتب فقہ مین مصرح نہین کیا
اور فقہا نے تو کہا ہے اور خچر کی سواری کی کراہت حج کیواسطے
صاف بیان کی ہی یعنی کراہت تنزیہی کذا فی حاشیہ الطحطاوی
حاشیہ تحفۃ الاخیار مین حلبی نے کہا کہ سوای اونٹ کے اور سواری
سے حج کو نہ واجب کہنا مسلم نہین اسواسطے کہ ہرچند اصل لغت مین
راحلہ اونٹ کو کہتے ہین لیکن راحلہ سے مراد وہ ہے جسپر سواری
ہووے قہستانی نے تصریح کی ہے کہ راحلہ سے مراد وہ ہے
جسپر انسان سوار ہو اور ضروریات سفر مثل کہانے اور پینے اور
لباس وغیرہ کے اور لادی جاتے اور آتے انتہی اور شرح منسک
متوسط مین ہے کہ شرط وجوب حج یہہ ہے کہ مسلمان قادر ہو
اونٹ پر یا گہوڑی پر یا خچر پر لیکن گدہی کی سواری مسافت بعید
مین مکروہ ہے تکلیف کشی کے سبب سے غایۃ الاوطار
سواری کی قدرت عام ہے خواہ ملک کے راہ سی ہو یا کرایہ کی راہ

لیکن عاریت کی راہ سے قدرت ثابت نہین ہوتی ہے فتح القدیر مین
ہے کہ سواری اپنی ہو خواہ کرایہ کی ہو مانگی کی سواری ہو یا کسینے
مباح کیا ہو جو جانے لیجاوے تو واجب نہین ہے ایسی سواری سے
حج اور راحلہ کی شرط ہونا یہ آفاقی کے لئے ہی نہ مکی اور نزد اہل
میقات کے باشندون کے لیئے اونکی لئی راحلہ شرط نہین ہے
زاد شرط ہے فتح القدیر مین ہے ۔
اور قیل کرکے نقل کیا ہے رد المحتار نے عطا سے کہ شرط ہی راحلہ
واسطے آفاقی اور مکی دونون کے لئے اور صاحب لباب نے منسک
کبیر مین آفاقی کے لئے شرط راحلہ کے ہونیکی لئے تصحیح کی ہے اور
کلام کیا ہے اوسکی صحت مین ملا علی قاری نے شرح لباب مین
اور فتح القدیر نے لکھا ہے نہایہ والی نے جو لکھا ہے کہ اگرچہ مکی
اور باشندگان میقات کی محتاج ہون فقیر ہون مالک زاد و راحلہ کے
نہون جب بہی اونکو حج فرض ہے تو اسمین کلام ہے مگر یہ کہ فقیر
ایسا ہو کہ راستے مین کسب کر سکتا ہو اور نہایہ سے نقل کیا ہے
کہ زاد فقیر کی لئی بہی شرط ہی سراج وہاج مین بہی ایسا ہی لکھا ہے

نزدیک امام ابی حنیفہ اونکی اصحاب اور امام شافعی اور
ابن عمر اور ابن عباس اور سفیان ثوری کی جبکہ نہ پایا
راحلہ کو یا پایا اوسکو زائد ثمن مثل سے یا پایا اوس سواری کو کہ اوسکی
امثال کے مناسب نہین ہے مثلاً بوڑہا ہے یا جوان ہی پروردہ ناز و نعمت
کا قادر نہین ہے سواری پر مگر ساتہہ محمل یا عماری کے اور نہ پای
سواری ساتہہ محمل یا عماری کے نہ واجب ہوگا اوسپر حج —
اور نزدیک امام مالک کے شرط نہین ہے پس جبکہ ہو قادر پاؤن
چلنی پر یا عادت اوسکی پاؤن چلنی کی ہو واجب ہوگا اوسپر حج —
نزدیک شافعی کے جبکہ قادر ہو پاؤن چلنی پر اور عادت اوسکی
ہو سوال کرنا لوگون سے نہین لازم ہے اوسپر حج ساتہہ اسکے —
اور نزدیک مالک کی لازم ہوگا اوسپر حج ساتہہ اسکی —
المعانی البدیعہ —
بی خرچ لئی سفر حج کرنیکو اللہ تعالے نی منع فرمایا ہے
اور اگر فقیر میقات پر پہونچگیا تو نیت فرضکی کری نہ نفل حج
روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا تہی یمن والی حج کرتی اور نہ توشہ

لیتی اور کہتی کہ ہم توکل کرنیوالی ہین بس جب آئی مکہ مین مانگتی اونسے
پس نازل کی اللہ تعالے نی یہ آیت - وتزودوا فان خیر الزاد التقوی
اور خرچ راہ لیا کرو پس تحقیق فائدہ خرچ کا بچنا ہی سوال گناہ
سے نقل کی یہ بخاری سنے -
اور فرمایا اللہ تعالی سنے واتقون یا اولی الالباب اور ڈرو مجھسے
صاحب عقل کے اور در المختار مین لباب اور اوسکی شرح سے
نقل کیا ہے کہ فقیر آفاقی جب پہونچ جاتا ہے میقات پر وہ مانند
ملی کی ہے اوسکو چاہی کہ نیت حج کی کری نہ نیت نفل کی لمعانی

آٹھوین شرط وجوب حج

علم ہے فرضیت حج کا اور تفصیل اس علم کی فتاوی عالمگیری مین
کہ باشندہ دار اسلام کا اگرچہ فرضیت حج نہ جانے تاہم بسبب اوسکا
دار اسلام مین قائم مقام علم فرضیت حج کا ہے اور اس علم کو
علم حکمی کہتے ہین اور باشندہ دار حرب کا علم از روی شرع
اوسوقت متحقق ہوتا ہے کہ اوسکو دو مرد یا ایک مرد دو عورت
مستور الحال یا ایک مرد عادل خبر دیوی کہ حج فرض ہے -

نوین شرط ادای وجوب حج

صحت بدن

صحیح البدن سے مراد وہ ہے کہ جسکا بدن سلامت ہو اون افات
اور بیماریون سے کہ جنکی سبب سے مشقت سفر نہ اوٹھا سکے۔
اور رد المحتار مین ہے پس نہین واجب ہی اوپر اپاہج اور مفلوج
اور بہت بڈہی کی جو کہ نہین ٹہر سکتا ہے سواری پر اپنی آپ
اور اندہی پر اگرچہ پاوی لیجانے والا اور قیادی اور بادشاہ سے
ڈہنیوالی پر حج کرنا خود یا نیابتًا دوسری سے کروانا ظاہر مذہب
ہین امام ابو حنیفہ سے اور اوسکی موافق ایک روایت ہے
صاحبین سی اور ظاہر الروایت صاحبین سی یہہ ہے کہ حج
کروائین یہ لوگ اورسی اور کافی ہو جاویگا یہہ حج کروانا اونسی
اگر ہمیشہ ایسی ہی رہین اور اگر وہ رہجاوی عجز اور معذوری اونکی
تو پہر خود کرین حج حاصل اوسکا یہہ ہے نزدیک ابی حنیفہ کے
یعنی کہ صحت بدن شرایط وجوب سی ہے اور نزدیک صاحبین
کے شرایط وجوب ادا سی ہے اور اختلاف سی یہہ بات ظاہر ہوتی

ہے نزدیک صاحبین کے حج کرانا یا وصیت کرنا حج کرانے
کے لئی واجب ہی اور نزدیک ابی حنیفہ کے واجب نہین ہے
اور تحفہ سی ظاہر ہے کہ قول صاحبین مختار ہے اور ایسا ہی
اسبیجابی سے ظاہر ہے اور اسی کو قوی کیا فتح القدیر نے
اور گیا ہی صاحب فتح القدیر اسپر کہ صحت شرایط وجوب
ادا سی ہے اور یہہ مذکور ہی بحر الرایق و نہر الفائق مین اور حکایت
کیا گیا ہے لباب مین کہ بعضی نے امام کی قول کو صحیح کہا ہے
اور بعضون نے صاحبین کے قول کو صحیح کہا ہے اور شرح لباب
مین ہی کہ صاحب نہایہ چلا ہے اوپر قول امام کے اور بحر عمیق
مین ہے کہ یہی مذہب صحیح ہے امام کا اور قول صاحبین کے تصحیح
کی ہے قاضی خان نے شرح جامع صغیر مین اور اختیار کیا ہے
اوسکو بہت ساری مشایخون نے سوا نہین مین سے ابن ہمام
ہے اور سراج وہاج مین مرقوم ہے کہ نہین واجب ہے حج اوپر
بیمار اور اپاہج اور قیدی اور مفلوج اور لولی پر جو کہ نہین
طاقت رکھتا ہی ٹہرنیکی سواری پر اپنی آپ اور روایت کی

حسن ابن زیاد نے ابی حنیفہ سے کہ اپاہج اور لولی پر حج ہے
اور کہا محمد نے کہ جسکا ہاتھہ یا پاؤن کٹا ہو جبکہ نہ وہ طاقت رکھی
چلنی کی حج مین تو حج اوس سے ساقط ہی اور اختلاف
ہی اندہی مین پس نزدیک ابی حنیفہ کے نہین ہی حج
اوسپر اگرچہ پائی لیچلنے والا اور واجب سے ہے اوسکی مال
مین اسلئے کہ نہین ہی قدرت اوسکو اونٹ نے اور سوار ہونیکی
مگر ساتھہ غیر کے پس نہین لازم ہے اوسکو حج خود کرنا مانند
اوس شخص کی کہ جسکے دونون ہاتھہ اور دونون پاؤن کٹی ہون
اور کہا ابی یوسف اور محمد نے کہ واجب ہی حج اندہی پر جبکہ
پای لیچلنی والا اور زاد و راحلہ اور اوس شخص کو کہ کافی ہو
اوسکو مشقت سفر مین اور اوسکی خدمتمین نہین کافی ہی اوسکو
حج کرانا غیر اپنی سی فتح القدیر مین ہی کہ بال [illegible] حج فرض
کرانا لوگون [illegible] ایسی شخص سے کہ [illegible] حج نکیا ہووے
لیکن مکروہ ہے اور اولی اور افضل ہے حج کرانا ایسی شخص
سے کہ آزاد ہو عالم ہو حج کرچکا ہو اپنی طرف سے اور [illegible]

مین ہی کہ اختلاف ہی اسمین کہ اوس شخص پر جو دوسرے کے
لئی حج کرتا ہے داخل ہونی مکہ سے باوجود فقیر ہونیکی فرض
ہوجاتا ہے یا نہین ابن حمرانی بہج النجاۃ مین لکہا ہے کہ ظاہر
کلام بحر الرائق کا مفید اسکا ہے کہ نہین واجب ہوتا ہے حج
اوسپر اور ظاہر کلام بدایع کا یہہ ہے کہ فرض ہوجاتا ہے اوسپر
اور فتوی دیا ہی واجب ہوجانیکا ابوسعود نے اور ابناء ابوسعود
نے کہا ہے صاحب سکب الابہر نے اور فرض ہونیکا فتوی دیا ہے
سید احمد بادشاہ نے اور تالیف کیا ہے اوسمین ایک رسالہ اور
عبد الغنی نابلسی نے برخلاف اسکی فتوی دیا ہی یعنی یہ کہ نہین فرض
ہوتا ہی اور تالیف کیا ہے اسمین ایک رسالہ اور تاویل کی ہے
اوس رسالہ مین کلام صاحب بدایع کے —

نائب

نزدیک ابی یوسف اور محمد اور شافعی اور احمد کی اندہا
اور رہا تہہ پاؤن کٹا ہوا جب پاوی زاد اور راحلہ اور لیجلنی والا
کہ لیجلے اوسکو کہ سوار کرادی اوسکو اور اوتارلے اوسکو اور قدرت ہو

ثابت رہنی کی سواری پر بدون بہت مشقت کی واجب ہوگا حج
اور نہ جائز ہوگا نائب کرنا حج کے لئے ۔
نزدیک ابی حنیفہ اور اصحاب ابی حنیفہ اور شافعی اور احمد
اور ثوری اور اسحاق اور اکثر علما کی جب نہ ممکن ہو سوار ہونا
سواری پر مگر ساتھ مشقت بہت کے مانند لولی اور بہت بوڈہی
نحیف الخلقت ضعیف البنیان کی اور ہوا وسکی پاس مال
اور پای ایسی شخص کو کہ اجرت دیکر اوسی حج کرا ی لازم ہے
اوسپر حج اور واجب ہے اوسپر کہ اجرت دیکر ایسے شخص کو
مقرر کری کہ اوسکی طرف سی وہ حج کرے ۔ المعانی المبدعہ
نزدیک مالک اور داؤد کی نہین واجب ہی اوسپر حج اور
نہین لازم اوسپر اجرت مین مقرر کرنا ایسے شخص کا کہ حج کرے
اوسکی طرف سی اور نہین واجب اوسپر حج نزدیک مالک اور
داؤد کی مگر جبکہ ہو آپ بنفسہ استطاعت رکھنی والا ۔
نزدیک شافعی کے جبکہ نہو ہاتھ پاؤن کٹی ہوی کے پاس
مال لیکن ہوا وسکی لئے ایسا شخص کہ اطاعت اوسکی کری حج مین

پس لازم ہے اوسپر حج اور جاہی کہ اذن دے اوس مسطیع کو اسکا کہ حج کرے اوسکی طرفسے ۔
نزدیک ابی حنیفہ اور احمد اور اکثر علماء کے نہین واجب ہے اوسپر حج ساتھہ غیر کے ۔

دسوین شرط ادای وجوب حج
راہ کا امن

امن طریق وہ ہی جسمین غالب ہو سلامتی یہ مختار فقیہ ابو اللیث کا ہے اسی پر اعتماد ہے یہ رد المختار مین منقول ہے امن طریق معتبر وقت نکلنی اہل شہر کے ہی اگرچہ امن طریق نہو غیر اسوقت مین اور امن طریق مین معتبر یہ ہی ہے کہ غلبہ خوف بہی نہو یہان تک کہ جس وقت غالب ہو خوف دلون پر لڑنیوالونسے بسبب واقع ہونی غارتگری کے اور غلبہ اونکی کئی مرتبہ یا سنا ہو کوئی گروہ تعرض کرتا ہو رستی مین اور اوس گروہ کے لئی شوکت ہے اور یہ لوگ ضعیف ہین تو نہین واجب ہے حج اور اختلاف ہی سقوط حج مین جبکہ ضرور ہو سواری دریا کی بعضنے کہا ہے دریا کا سوار ہونا

منع کرتا ہے وجوب سے کرمانی نے کہا کہ اگر دریا مین غالب ہو سلامتی
اوسجگہ ہی کہ سوار ہونیکی عادت جاری ہے واجب ہی حج اور جو
ایسا نہین ہے واجب نہین ہی اور یہی اصح ہی اور سیحون و جیحون
اور فرات اور نیل یہ دریا نہین ہین نہرین ہین یہ فتح القدیر مین ہے
اور رد المحتار مین بحر الرایق سے بہی ایسا ہی نقل کیا ہی در مختار
مین ہی کہ غلبہ سلامت اگرچہ ساتہہ رشوت دینی کی ہو تب بہی اوس سے
امن طریق نہین جاتا ہے رد المحتار مین منہاج سے منقول ہے
یعنی وہ محصول بطور غش ناجائز لیا جاتا ہے اور اجرت نگہبانی یعنی خفارہ
بطور ناجائز جو عرب لیتی ہین وہ داخل رشوت ہی یہہ مانع وجوب
حج کا نہین ہے اس سے امن طریق نہین جاتا ہے اس پر فتوی ہے
شرح لباب مین منہاج سے نقل کیا ہے ۔
نزدیک امام شافعی کے جبکہ نہو راہ مگر دریا کی پس نہ واجب
ہوگا اوسپر سوار ہونا دریا کا اوپر ایک خلاف کے نزدیک امام شافعی
کے اور بعضی اصحاب شافعی سے وہ ہی جو قایل ہے اسکا کہ اگر
غالب ہو سلامت دریا سے لازم ہوگا اوسپر حج اور اگر نہ غالب ہو سلامت

نہ لازم ہوگا اوسپر حج اور یہی قول ہے ابو حنیفہ واحمد و اکثر علما کا۔
نزدیک شافعی اور زیدیہ کی تخلیۃ الطریق و امکان المسیر یعنی ہونا
اسقدر زمانہ کا کہ اوسمین جانا حج کے لئے ہو سکے شرط ہے۔
اور نزدیک احمد کی تخلیۃ الطریق اور امکان المسیر شرط نہین ہے
وجوب حج مین بلکہ شرط ہے حج کی ادا مین اور اختلاف ہے
اصحاب ابی حنیفہ کا اس طریق کہ آیا وہ شرائط وجوب مین سی ہے
یا شرائط ادا مین ہے۔ المعانی البدیعہ
یہہ دس شرطین جو اوپر بیان ہوئین مردون اور عورتون مین مشترک
ہین انکی سوائے دو شرطین خاص عورتونکی لئی اور ہین کہ جب یہہ سب
شرطین پائی جاوین تب عورتون پر حج فرض ہوتا ہے ورنہ نہین۔

اول شرط ادای وجوب حج
خالی ہونا عدت سی

فتح القدیر مین ہے کہ شرط ہی عورت کے لئی عدت کا نہونا اور اگر
عدت سفر مین لازم ہوئی ہو تو اگر ہو عدت طلاق رجعی کی کہ نہ
الگ کیا ہوا وسکو اوسکی زوج نے یا ہو عدت طلاق بائن کی پس

اگر ہوا سجگہ مین جسمین عدت لازم ہوئی اور اوسکی شہر مین جہانسی
آئی ہے اور جگہ کے بیچ مین مسافت کمتر مدت سفر سے تو اختیار ہے
اوسکو کہ جاوی مکہ مین چاہے اپنی شہر مین یا مکہ کیطرف ہو مدت سفر
کی اور اپنی شہر کیطرف مدت کمتر سفر سے تو اپنی شہر کو جاوسے
اور اگر اپنا شہر جہان سے آئی ہی وہ مدت سفر پر ہے اور مکہ
کمتر مدت سفر سے ہی تو مکہ کو جاوسے اور اگر اوس جگہ سے جہان
عدت لازم ہوی شہر اوسکا جہان سے آئی ہے اور مکہ کی
مسافت برابر ہے مدت سفر مین اگر عدت لازم ہوی ہی شہر
مین تو ٹہیری رہی وہین یہانتک کہ گذر جاسے عدت اگرچہ پاوے
محرم کو جب تک کہ عدت ہے نزدیک ابی حنیفہ کے اسمین خلاف
صاحبین کا ہے ابی حنیفہ سے اور اگر گانوئین یا جنگل مین
عدت لازم ہوی اور امن نفس کا نہین ہے اوس گانون
یا جنگل مین تو اوسکو چاہیی کہ چلی جاوی ایسی جگہ مین جہان
امن ہووسے پہر وہانسے نہ نکلی کہ جب تک عدت گذری اگرچہ
پاوسے محرم کو نزدیک ابی حنیفہ کے اوسمین بہی خلاف صاحبین کا

ہے اور در مختار مین ہے کہ کوئی عدت ہو ردالمحتار مین شرح سے ہے عدت وفات کی ہو خواہ طلاق باین کی خواہ رجعی کی ہو۔ المعانی البدیعہ۔

اور اعتبار اوس عدت کے واجب ہونی کا جو عورت کو سفر سے مانع ہے اوسکی شہر والونکی نکلنی کے وقت کا ہے یعنی جب اہل شہر حج کیواسطے نکلین اگر عورت عدت مین ہوگی تو سفر حج نکرسکیگی کہ عدت مین سفر کرنا جائز نہین۔ از غایت الاوطار

دوسری شرط ادای وجوب حج
خاوند یا محرم کا ساتھ ہونا

محرم وہ شخص ہے کہ جسکی ساتھہ نکاح حرام ہے محرم عام ہے غلام ہو یا ذمی یا دودہ کے رشتہ یا سسرال کے رشتہ سے طحطاوی مین ابن السعود سے بھی نقل کیا ہے کہ اوسنی بزازیہ سے نقل کیا ہے کہ نہ سفر کری عورت ساتھہ اپنی دودہ کے بہای کی ہماری زمانہ مین ردالمحتار مین لکھا ہے بسبب غلبہ فساد کے اس زمانہ مین اور مکروہ ہونا خلوت کا ساتھہ دودہ کے

بہای کی اسکی مانند کرنا ہے جیسا کہ مکروہ ہی خلوت ساتہہ
ساس جو انکی داماد کے سو لایق ہے استثنا داماد کا ساتہہ
ساس جوان کی محرم سے درمختار مین ہے کہ اگر حج کیا عورت
نے بلا محرم کے جائز ہی ساتہہ کراہت کے طحطاوی اور
ردالمحتار مین لکہا ہے کہ یہ کراہت تحریمی ہے بسبب اسکی
کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہی کہ نہ سفر کری عورت تین دنکا مگر
اوس حال مین کہ اوسکے ساتہہ اوسکا محرم ہو یا شوہر اور
فتح القدیر مین ہے کہ ابی حنیفہ اور ابی یوسف کے نزدیک
مکروہ ہے سفر ایک دن کا بہی بلا محرم کے امام شافعی کے نزدیک
عورت کے لئی بی محرم کے حج جائز ہے جبکہ ایک قافلہ ہووی
اور اوسکی ساتہہ معتبر عورتین ہون اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک
جائز نہین ہے دلیل امام شافعی کی عموم آیہ کا ہے وللہ علی الناس
الخ اور قول آنحضرتؐ کا حج کرو مطلق فرمایا ذکر نکیا مرد و عورت کا
دلیل حنفیہ کی یہ ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
حج کرے عورت مگر اوسکی ساتہہ محرم ہو سو کہا ایک شخص نے

کہ ای نبی اللہ کے مین لکھا گیا ہون فلانی غزوہ مین اورعورت
میری حج کرنیوالی ہے کہا ابھی لوٹ جا حج کر ساتھہ اوسکی
روایت کیا اسکو دارقطنی نے اور احتیاط اسی مین ہی کہ کسی
جا کا ارادہ عورت بے محرم نکری اگرچہ مدت سفر سے کم ہو
اسواسطے کہ روایت کیا بخاری اور مسلم نے فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر کری عورت دو دن مگر ساتھہ اوسکے
خاوند ہو یا اور کوئی محرم اور ایک روایت مین ابوہریرہ سے
ہے کہ نہین حلال ہے جو ایمان لائی ہی ساتھہ اللہ کے اور
دن قیامت پر یہ کہ سفر کری ایک رات بغیر محرم کے اور ایک
روایت مین طبرانی کی ہے کہ نہ سفر کری تین میل بھی بغیر محرم
کے مجالس الابرار مین لکھا ہے کہ عورت جوان ہو یا بوڑھی جب
اوسمین اور مکہ مین مسافت سفر کی ہووے تو عورت کو استطاعت
حاصل نہین ہے جس سے حج فرض ہوتا ہے بدون محرم کے
اور وہ خاوند ہوتا ہے یا وہ جس سے کبھی کسی حال مین نکاح
جائز نہین ہے بسبب نسب کی یا دودہ کے یا سمدہیانے کے

اور اگر اوس عورت کے ساتھہ محرم نہین تو اوسپر یہ واجب نہین کہ حج کیواسطے خاوند کری تجنیس مین مذکور ہے کہ اگر عورت کا محرم فاسق ہووے یا دیوانہ یا بچہ نابالغ ہووی تو اوسپر حج واجب نہین ایسے محرم کے ساتھہ سفر حرام ہے محرم کا زاد و راحلہ سب عورت کے ذمہ ہے جسکی ساتھہ محرم ہووے نزدیک شافعی مالک اور اکثر علماء کی معتبر ہونا محرم کا عورت کے حق مین شرط نہین ہے حج کی واجب ہونے مین اور اسیکا قایل ہے زیدیہ مین سے ناصر اور اوسکو اختیار کیا ہے موید فی زیدیہ مین سے ۔ المعانی البدیعہ

اور نزدیک ابی حنیفہ اور احمد اور اسحاق و یحیی اور ابی ثور اور اوضاعی کے محرم کا ہونا عورت کے لئے شرط ہی حج کے واجب ہونیمین اوسپر یہی قول ہے بعض شافعیہ کا اور زیدیہ مین سے سعید اور ابو طالب کا ۔

نزدیک شافعی کے قائم ہین عورتین ثقہ مقام محرم کے حقمین عورت کے اور یہی قول ہے زیدیہ کا ۔

اور نزدیک بعض شافعیہ کے عورتین ثقہ قایمقام محرم کی عورت کے حقمین نہین ہین —

نزدیک شافعی اور احمد کے اشتراط اور عدم اشتراط محرم مین عورت کے لئے فرق نہین ہے درمیان قصر سفر اور طویل سفر کے المعانی البدیعہ

اور نزدیک ابی حنیفہ کے یہ خاص ہے ساتھہ طویل سفر کے اور یہی قول احمد کا ہے ایک روایت مین المعانی البدیعہ

زوج کو جایز نہین کہ عورت کو حج اسلام سے منع کری یعنی حج فرض سے بشرط محرم ہان حج نفل سے روکنا درست ہے کذا فی منح الغفار از غایت الاوطار —

بالغ زوج اور محرم دونونکی قید ہی لما فی النہر بحثًا تو اگر زوج یا محرم صغیر ہو تو عورت پر حج واجب نہو گا — از غایت الاوطار —

اور عورت کا غلام عورت کا محرم نہین اگرچہ وہ خصی ہو تو غلام کے ساتھہ سفر کرنا حرام ہے کذا فی حاشیۃ الطحاوی عن البزازیہ — از غایت الاوطار

عمرہ سنت ہی جنکے نزدیک

وہ شعبی اور امام مالک اور ابو حنیفہ اور نخعی اور ابی ثور اور ابن مسعود
ہین اور تمام زیدیہ کے نزدیک اور شافعی کے قول قدیم مین عمرہ
سنت ہے المعانی البدیعہ

عمرہ واجب ہی جنکے نزدیک

وہ عطاء اور طاؤس اور مجاہد اور ابن سیرین اور سعید بن
جبیر اور ابو بردہ اور مسروق اور عبد اللہ بن شداد اور احمد اور
اسحاق بن راہویہ اور ابو عبید اور سفیان ثوری ہے اور ابن عمر
اور ابن عباس اور جابر اور داود ظاہری ہین اور قول جدید
شافعی مین عمرہ واجب ہے المعانی البدیعہ

عمرہ مشتق ہی اعتمار سے اور اعتمار لغت مین آباد مکانوں کی طرف جانیکو
کہتے ہین کذا فی حاشیۃ الطحطاوی عن المغرب — اور شرع
مین عمرہ عبارت ہی احرام اور طواف اور سعی بین الصفا والمروۃ
اور بال منڈانی یا کترانی سے احرام باندہنا عمرہ مین شرط ہے
اور اکثر طواف چار یا زیادہ گہومنا گرد بیت اللہ کے فرض ہے

اور باقی واجب ہے اور یہی قول مختار ہے یعنی سعی اور حلق کا
عمرہ مین واجب ہونا اور عمرہ کے احرام اور طواف اور سعی مین
ویسا کری جیسا کہ حج کرنیوالا کرتا ہے اور جب حجر اسود کا بوسہ لے
تو لبیک کہنا قطع کرے اور جب سر منڈاوے تو احرام سے
باہر ہو کذا فی الطحطاوی عن القہستانی از غایت الاوطار

امام ابو حنیفہ			امام شافعی		
مستحب ہے بہت عمرہ کرنا ہر برس مین اور نہین ہے اوسکا کچھہ شمار المعانی البدیعہ		حضرت علی حضرت عایشہ ابن عباس ابن عمر انس تمام زید سواے اوسکے	متفق با امام ابو حنیفہ		
ابی یوسف کے نزدیک مکروہ ہی کرنا عمرہ کا چار دن مین یوم نحر			جایز ہی کرنا عمرہ کا برس مین مع نہین مکروہ ہے کرنا عمرہ کا کسی وقت مین		

امام ابوحنیفه	امام شافعی
اور تین دن ایام تشریق کے	برس مین سے
زیادہ کیا ہے ابوحنیفہ نے	المعانی البدیعہ
سات دن ان چار دن	
کے مکروہ ہونیمین پانچوان	
دن عرفہ کا	
المعانی البدیعہ	
اور مکروہ تحریمی ہے	
عمرہ کرنا عرفی کے دن	
اور اوسکے بعد چار دن	
اور یعنی احرام باندہکر	
عمرہ شروع کرنا ان	
دنون مین مکروہ ہے	
یہان تک کہ دو سیر	
ذبح کرنا لازم آویگا	

امام ابوحنیفه	امام شافعی
عمرہ شروع کرے اگرچہ بعد احرام کے اوسکو ترک ہی کرے اور احرام سابق سی عمرہ ادا کرنا ان دنون مین مکروہ نہین چنانچہ قران کرنیوالی کو حج نملا سوا اوسنے ان دنون مین عمرہ کیا تو مکروہ نہین کذا فی السراج اور بنا بر روایت سراج کے استثنا تمتع کا قارن کو استثنا سی منقطع مین داخل ہے یعنی خانیہ مین جو یون کہا ہے	

امام ابو حنیفه	امام شافعی
که عمره ان دنون مین مکروه ہے مگر قارن کو مکروه نہین تو یہہ استثنا متصل نہین بلکہ منقطع ہے اسواسطے کہ احرام قارن کا سابق ہے اور مکروه ان دنونکا احرام ہی تو مستثنی داخل نہین مستثنی منہ مین اسیکا نام منقطع ہی پہر جب اسی روایت سی معلوم ہوا کہ پانچ دن عمره مکروه ہی تو کراہت فقط عرفہ کی دنکو مخصوص نہی جیسا کہ بحر الرائق مین تو ہم کہا ہے از غایت الاوطار	

امام احمد			امام مالک		
			نکیا جاوے عمرہ برس بہرمین سوا ایکبار کے المعانی البدیعه		حسن سعید بن سیرین نخعی ناصر زیدیہ متفق با امام مالک

حج کی سفر مین جو مرتا ہے ثواب حج و عمرہ کا پاتا ہے
اور احرام کی حالت مین جو مرا لبیک کہتا ہوا اوٹھیگا
دن قیامت کے

روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ جو شخص کہ نکلا بارادہ حج کے یا عمرہ کی پہر مرگیا بیچ راہ کے لکھتا ہے
اللہ تعالے واسطے اوسکی ثواب حج کرنیوالی اور عمرہ کرنیوالی کا نقل
کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین سنن نسائی مین ابن عباس سے
روایت ہی کہ ایک مرد گر پڑا تھا سواری سے پس مرگیا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ غسل دو تم اوسکو ساتھہ پانی
اور بیر کے پتون کی اور کفن دیا جاوے درمیان دو کپڑونکے کہ
کھلا رہے سر اور موہنہ اوسکا اسلئی کہ اوٹھایا جاویگا دن قیامت کے
لبیک کہتا ہوا۔

سنن نسائی مین روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا ابن عباس نے
کہ مرا ایک مرد پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل دو تم
اوسکو ساتھہ پانی اور بیر کے پتون کی اور کفن دو تم اوسکو اوسکے

کپڑون مین اوس حال مین کہ نہ ڈہکا ہو سونہہ اوسکا اور سر اوسکا کیسلیے کہ اوٹہایا جاویگا دن قیامت کے لبیک کہتا ہوا۔ صحیح مسلم مین روایت ہی ابن عباس سے کہ گر پڑا ایک مرد اونٹ سی پس جوٹ آئی اوسکی گردن مین پس مر گیا پس فرمایا آنحضرت نے غسل دو تم اوسکو ساتھہ پانیکی اور بیر کی پتونکی اور کفن دو تم اوسکو دو کپڑونمین اور نہ چھپاؤ تم سر اوسکی کو اسلیے کہ اللہ اوٹہاویگا اوسکو دن قیامت کے لبیک کہتے ہوئے۔

اور بہی صحیح مسلم مین روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا ابن عباس نے کہ ایک شخص وقوف کی ہوئی عرفہ مین تہا ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ناگاہ گر پڑا وہ اپنی سواری سے پس مر گیا پھر ذکر کیا گیا اوسکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا آپ نی کہ غسل دو تم اوسکو ساتھہ پانی کے اور بیری کی پتون کے اور کفن دو تم اوسکو دو کپڑون مین اور نہ خوشبو لگاؤ اوسکے اور نہ ڈہانکو تم مونہہ اوسکے کو اسلیے کہ اللہ اوٹہائیگا اوسکو دن قیامت کے لبیک کہتے ہوئی صحیح مسلم مین ابن عباس سے روایت ہی کہ مار ڈالا ایک شخص کو اوسکی

سواری نے اوس حال مین کہ وہ ساتھہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے تھا پس حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ غسل دیں
اوسکو ساتھہ پانی اور بیری کے پتونکی اور یہہ کہ کہا ڈھکین منہہ
اوسکی کو اور راوی کہتا ہے کہ گمان میرا ہے کہ فرمایا آپ نے
اور سر اوسکے کو اسلئی کہ اوٹھایا جاویگا دن قیامت کے اوس
حال مین کہ احرام باندہے ہوگا —
اور روایت ہے عبد اللہ بن عباس سے کہ کہا تحقیق ایک شخص تھا
ساتھہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس گردن توڑی اوسکی اونٹنی
اوسکی نے اور وہ تہا محرم یعنی حج کی نیت کئے ہوئی پس مر گیا
پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل دو اوسکو ساتھہ
پانی اور بیری کے پتون کے اور کفناؤ اوسکو دو کپڑون وسکی مین و نہ لگاؤ
اوسکو خوشبو اور نہ ڈھانکو اوسکا سر پس تحقیق وہ اوٹھایا جاویگا
دن قیامت کے لبیک کہتا ہوا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے

فائدہ

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ محرم اگر مر جاوے تو کفن بھی

اوسکی لباس مین بطور لباس محرمونکی دے اور خوشبوی نہ لگاوے
چنانچہ مذہب شافعی اور احمد یہی ہے اور امام ابوحنیفہ او رامام مالک
کے نزدیک محرم اور غیر محرم برابر ہین اور حضرت نے کہ اوس
محرم کو وہ کپڑون مین کفنایا بسبب ضرورت کے تہا کہ وہ
سوا اون کپڑونکی اور کپڑا نرکہتا تہا اور خوشبو لگانی
اور سر ڈہانکنے کو جو منع فرمایا خاص اوسیکے لئی تہا نہ سبکے
لئی واللہ اعلم شیخ عبدالحق —
محرم وغیر محرم برابر ہین خوشبو لگانی اور ڈہانکنی سر اور منہ
میت کے ہکذا فی المحیط عالمگیری وعن ابن عمر رض انہ کفن ابنہ
واقد اذ مات بالجحفۃ محرما وخمر راسہ ووجہہ وقال لولا انا حرم
لطیبناہ اخرجہ مالک —

صفت حاجی

روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا پوچہا ایک شخص نے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سے پس کہا ہے صفت حاجی کی فرمایا سر غبار آلودہ پراگندہ
بال بوانی ہو سینی اور میل کے سبب سے پہر کہڑا ہوا ایک شخص اور

کہا یا رسول اللہ کونسی چیزین حج مین بہت ثواب رکھتی ہین فرمایا بلند کرنا آواز کا ساتھہ کہنے لبیک کے اور بہانا خون قربانی یا ہدی کا نقل کیا یہ شرح السنت مین اور ابن ماجہ نے اپنی سنن مین اور فرمایا جناب سالت مآب نے کہ گروہ اللہ کے تین ہین غازی اور حاجی اور عمرہ کرنیوالا قبول کرتا ہے اللہ دعائین انکی اور بخشتا ہی اللہ انکو اگر بخشش چاہین ۔ اور فرمایا جناب سالت مآب نے خرچ کرنا راہ حج مین مثل خرچ کرنے فی سبیل اللہ کے ہے دیتا ہی اللہ ان خرچ کرنیوالونکو ساتھہ سو درہم ایک درہم کے بدلی ہین از مناسک صغیر ابن جماعتہ ۔

فضیلت حج اور عمرہ کی

جامع ترمذی اور سنن نسای مین ہے کہ شقیق روایت کرتے ہین عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا عبد اللہ نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ متابعت کرو تم یعنی ایک کے پیچھے دوسری کو کرو تم درمیان حج و عمرہ کے کہ یہہ دونون دور کرتے ہین فقیری کو اور گناہونکو جیسے کہ دور کرتی ہے بھٹی میل کو لوہی

اور سونی اور چاندی سے اور نہین ہی واسطے حج مبرور کے ثواب سوای جنت کے اور سنن ابن ماجہ مین روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے متابعت کرو تم درمیان حج اور عمرہ کے اسلئی کہ متابعت درمیان ان دونون کے دور کرتی ہی فقیری کو اور گناہونکو جیسے کہ دور کرتی ہی بہٹی لوہی کی میل کو اور سنن نسائی مین روایت ہی ابن عباس سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے متابعت کرو تم درمیان حج و عمرہ کے اسلئے کہ وہ دونون دور کرتی ہین گناہونکو جیسے کہ دور کرتی ہی بہٹی لوہی کے میل کو اور دارقطنی نے افراد مین اور طبرانی نے معجم کبیر مین روایت کیا ہے عبداللہ ابن عمر سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی متابعت کرو تم درمیان حج و عمرہ کے اسلئے کہ متابعت درمیان اون دونونکی زیادہ کرتی ہے عمر مین اور رزق مین اور دور کرتی ہے گناہونکو بیٹی آدم سی جیساکہ دور کرتی ہے بہٹی لوہی کی میل کو — دارقطنی نے افراد مین

اور طبرانی نے معجم اوسط مین جابر رضی اللہ عنہ سے روایت
کیا ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تمام کرو تم
حج اور عمرہ کو اسلیئے کہ وہی دونون دور کرتے ہین فقیری کو
اور گناہونکو جیسے کہ دور کرتی ہے بہٹی لوہی کے میل کو صحیح
بخاری اور صحیح مسلم و موطا امام مالک اور سنن نسائی اور
سنن ابن ماجہ اور جامع ترمذی اور مسند امام احمد و شعب الایمان
بیہقی مین روایت ہی ابو ہریرہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک کفارہ ہی اون گناہونکا
کہ درمیان دو عمرونکے ہین اور حج مبرور نہین ہے جزا اوسکی
مگر جنت ۔ صحیح بخاری اور سنن نسائی اور سنن ابن ماجہ مین
روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا ابو ہریرہ نی کہ سنا مینی نبی
صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھی جسنے حج کیا واسطے اللہ
کے اور رفث نہین کیا اور نہ فسق کرتا ہے تو پہر آتا ہے مانند
اوس دن کی کہ جنا ہی اوسکو مان نے اور یہی روایت مسند احمد
مین مروی ہے حضرت انس سے ۔

جامع ترمذی مین روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا ابی ہریرہ
نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس شخص نے
حج کیا اور نہ رفث کیا اور نہ فسق کیا بخشے گئے واسطے اوسکے
گناہ سابق کے یعنی پہلے ۔
فرمایا جناب رسالتمآب نے جسنے حج کیا بغیر رفث اور فسق کے پاک
ہو گیا گناہونسی جیسے پاک ہونا اوسکا دن ولادت مین شکم مان سے
اور رفث عبارت ہے جماع سے اور بعضونکی نزدیک قول فحش
ہے اور فسق عبارت ہے گناہ سی ۔ اور فرمایا جناب رسالت
مآب نے عمرہ سے عمرہ تک کفارہ ہی اون گناہونکا جو درمیان
ان دونون عمروںکے ہو گئی ہین اور نہین ہی بدلا حج مبرور کا
مگر جنت اور حج مبرور وہ حج ہے جسمین گناہ نکیا جاوے ۔
اور کہا ابن اسحاق سے نہین بہیجا اللہ نے کسی نبی کو بعد ابراہیم کے
مگر اوسنے تحقیق کی زیارت بیت اللہ کی ۔ از مناسک صغیر ابن جماعہ

احرام مسجد اقصی سی

سنن ابی داود مین روایت ہی ام سلمہ بی بی انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

ہے کہ اونہوں نے سنا رسول خدا صلی علیہ وسلم سی کہ فرماتے تھی جو شخص احرام باندہے حج کا یا عمرہ کا مسجد اقصی یعنی مسجد بیت المقدس سے مسجد حرام یعنی کعبہ تک بخشی جاتے ہین اوسکے گناہ اگلے اور پچھلے یا واجب ہوتی ہے واسطے اوسکی جنت یہ شک عبداللہ راوی کا ہے جو اس حدیث کی اسناد مین ہے اور مصنف عبد الرزاق مین حضرت ام سلمہ سی یون روایت ہے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ جس شخص نے احرام باندہا حج کا یا عمرہ کا مسجد اقصی سے ہوگا مانند اوس دن کی کہ جنا تہا اوسکو اوسکی مان نے —

طواف

سنن نسائی مین روایت ہی عبداللہ ابن عمر سے کہ کہا عبد اللہ ابن عمر نے کہ سنا مینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھی کہ چہونا رکنین یمانیین کا مٹاتا ہے گناہ کو اور سنا مینے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھی جسنے طواف کیا سات بار یعنی طواف کرنا اوسکا برابر آزاد کرنے بردی کی ہے

اور سنن ابن ماجہ مین روایت ہی عبداللہ ابن عمر سے کہ کہا
عبداللہ بن عمر نے کہ سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے
کہ فرماتے تہی جسنے طواف کیا بیت اللہ کا اور نماز پڑہی دو رکعتین
ہوگا یہ مانند آزاد کرنے بردی کی اور حاکم نے مستدرک
مین عبداللہ ابن عمر سے روایت کیا ہی کہ جسنے طواف کیا اس
گہر کا یعنی کعبہ کا سات بار بس یاد رکہا اوسکو ہوگا مانند آزاد
کرنے بردی کی اور نہین کہتا ہی کسی قدم کو اپنی طواف کرنیوالا
اور نہین اوٹہاتا ہے دوسری قدم کو مگر یہ کہ دور کرتا ہے اللہ
بسبب اوسی قدم کے ایک گناہ اور لکہتا ہے واسطے اوسکے
بسبب اوسی قدم کے ایک نیکی ہے — اور ابن النجار نے روایت کیا ہے
جابر رضی اللہ عنہ سے کہ جسنے طواف کیا بیت اللہ کا سات بار
اور نماز پڑہی پیچہی مقام ابراہیم کے دو رکعت اور پیا پانی زمزم
کا بخشے اللہ انکی گناہ اوسکی ساری یہہ بخشی واسطے ہون گناہ
جہان تک کہ پہونچین مراد یہ ہی کہ کتنی ہی ہون سب بخشی جاتے
ہین اور دیلمی نیون روایت کیا ہی اونہین جابر رضی اللہ عنہ کی

کہ جسنے طواف کیا بیت اللہ کا سات بار اور نماز پڑہی پیچہی مقام ابراہیم کی دو رکعت اور پیا پانی زمزم کا نکالا اوسکو اللہ نے اوسکی گناہونسی مانند اوس دنکی کہ جنا تہا اوسکو اوسکی مان نے ـ اور بیہقی نے اپنی سنن مین اور ابو نعیم نے حلیہ مین حضرت عائشہ سے روایت کیا ہی کہ تحقیق اللہ تبارک و تعالی فخر کرتا ہے ساتہ طواف کرنیوالونکی ـ اور جامع ترمذی مین روایت ہے عبد اللہ بن عباس سی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ و آلہ و اصحابہ وسلم نی کہ جس شخص نے طواف کیا بیت اللہ کا پچاس بار نکلا اپنی گناہونسی مانند اوسدنکی جنا تہا اوسکو اوسکی مانی نے

لبیک

جامع ترمذی مین اور سنن ابن ماجہ مین روایت ہے سہیل ابن سعد سے کہ کہا سہیل ابن سعد نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین لبیک کہتا ہے کوئی مسلمان مگر یہہ کہ لبیک کہتے ہین وہ چیزین کہ داہنی طرف اوسکی ہین اور بائین طرف اوسکی ہین پتہر اور درخت اور ڈہلی یہانتک کہ قطع ہوتی ہے زمین

اس جگہ اور اسجگہ سے لمعات مین ہے کہ یہ اشارہ ہی طرف
مشرق کی اور مغرب کی اور جانب اوسکی محذوف ہی یعنی نہایت
زمین تک مشرق سے گویا مغرب و مغرب سی گویا مشرق تک جہان
تک قطع زمین ہووے لبیک کہا جاوے - اور صحیح بخاری
مین روایت ہی حضرت عایشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سی کہ کہا
اونہون عایشہ رضی اللہ عنہا نے یا رسولخدا دیکھتی ہین ہم جہاد کو
افضل العمل پس کیا یہ جہاد کرین ہم فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے نہین یعنی نہ جہاد کرتو کسلئے کہ افضل جہاد حج مبرور ہے -
سنن نسای مین روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے جہاد صغیر یعنی نابالغ اور کبیر یعنی بوڑہی اور ضعیف
یعنی ناتوان و کمزور اور عورت کا حج اور عمرہ ہے -
اور مستحب ہی نزدیک شافعیون اور حنفیون اور حنبلیون کے کہ
درود پڑہی پیچھے تلبیہ سے اور طلب کری اللہ تعالی سے خوشی
اللہ تعالی کی اور جنت اور پناہ مانگی اللہ کے ساتھہ دوزخ سے
اور مستحب ہی زیادہ کرنا تلبیہ کا اور حدیث مین آیا ہے کہ فرمایا

رسول اللہ نی ہہین تلبیہ کرتا ہے مومن وقت صبح سے وقت غروب
شمس تک مگر ست جاتے ہین گناہ اوسکے یہانتک کہ ہوتا ہے
وہ شخص مانند لڑکے نئی جنی ہوی کی ۔ از مناسک صغیر ابن جماعہ

حق العباد وغیرہ

سنن ابن ماجہ اور کتاب البعث والنشور بیہقی مین روایت ہے
عباس بن مرداس سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
دعا کی واسطے امت اپنی کی عرفہ کے شام کو ساتھہ مغفرت کے
پس قبول کی گئی دعا حضرت کی کہ تحقیق مین نے بخشا واسطے اونکے
سوا ئی ظالم کے یعنی بندہ ونکے حق کی پس تحقیق مین لونگا واسطے مظلوم کے
حق اوسکا ظالم سے فرمایا آنحضرت نی کہ اے رب میری اگر چاہی تو
دی مظلوم کو نعمتین جنت کی سی یعنی بدلی اوسکی حق کے کہ ظالم نے
لیا ہی اور بخشدی تو واسطے ظالم کے پس نہ قبول کی گئی دعا
عرفہ کی شام کو پس جب صبح کی حضرت نی مزدلفہ مین پہر اعادہ
دعا کا کیا پس قبول کی گئی واسطے اوس چیز کی کہ چاہی تہی آنحضرت نے
کہا عباس بن مرداس نے پس ہنسی اور راوی نے ہنسی رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم یا مسکرا ہی یہ شک راوی کا ہی پس عرض کیا
آپ سی حضرت ابوبکر و حضرت عمر نے کہ قربان ہون باپ ہماری
آپ پر اور ماں ہماری تحقیق یہ ہے وقت کہ نہین تھی تم ہنستے اسمین
یعنی مقتضای حال اس ساعت کا نہین ہے کہ ہنسو تم پس کس
چیز نے ہنسایا آپ کو ہنساتا رکھی خدا تعالی آپ کے دانتونکو
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق خدا کے دشمن
شیطان نے جب جان لیا کہ تحقیق خدای عز و جل نے قبول
فرمای میری دعا اور بخشدیا میری امت کو لیا مٹی کو پس شروع
کیا ڈالنا مٹی کا اپنی سر پر اور پکارنا ساتھ ویل اور ثبور کی یعنی ہلاکت کی
پس ہنسایا مجکو اس امر نے جو دیکھا مینے شیطان کے جزع کو اس
حدیث سی ایک جماعت نے علماؤنمین سی مانند بیہقی و طیبی اور
ابن حجر عسقلانی وغیرہم نے استدلال کیا ہے اسپر کہ حج مبرور
مکفر صغائر و کبائر و حقوق العباد سب کا ہے اور ایک جماعت علماء
کی مانند ابن عبد البر اور امام الحرمین اور قاضی عیاض وغیرہم
اسکی خلاف پر ہین کہتے ہین کہ کوی عمل ایسا نہین ہے کہ مکفر کبائر

اور حقوق عباد ہوویں بلکہ جو عمل مکفر ہے وہ مکفر صغائر ہی کا ہی چنانچہ
ابن عبد البر نے استیعاب مین اسپر اجماع نقل کیا ہے اور قاضی
عیاض نے شرح صحیح مسلم مین لکھا ہے کہ یہی مذہب ہی اہل سنت
جماعت کا اور نووی نے شرح صحیح مسلم مین کہا ہی کہ معروف
اختصاص مکفر ہونیکا ساتھ صغائر کی ہے اور شیخ تقی الدین ابن
دقیق العید نے انکار اجماع کا جو ابن عبد البر نے نقل کیا ہے کیا ہے
اور یہ جماعت حدیث عباس بن مرداس کو ضعیف کہتی ہی
قابل حجت کے نہین جانتے ہین اور ایک جماعت علماء کی مانند
ابو عیسی ترمذی اور محمد ابن جریر طبری اور شیخ الاسلام تقی الدین
ابن تیمیہ اسطرف گئی ہین کہ حج اور بعض اعمال مکفر صغائر اور
کبائر دونوں کی ہین لیکن حقوق العباد کی مکفر نہین اور ایک وقت
مین درمیان ابن حجر مکی اور میر بادشاہ بخاری کی اس مسئلہ مین
بحث ہوئی اور طرفین سے رسالے لکھے گئے چنانچہ ابن حجر مکی
منکر اسکا ہے کہ کوئی عمل کسی کبیرہ کا مکفر نہین ہے اور میر بادشاہ
بخاری مثبت اسکا ہے کہ حج مبرور مکفر عموما کبائر کا ہے پھر ملا علی

قاری نے ایک رسالہ لکھا اوسمین محاکمہ کیا حاصل اوس محاکمہ کا یہ ہے
کہ حج مبرور مکفر صغائر کا اور بعض اون کبائر کا حقوق اللہ مین سے ہے
کہ جنکی قضا نہین اور تدارک اوسکا ممکن نہین مانند پینی شراب کے
اور حقوق العباد مین سے کہ جنکا تدارک ممکن نہین بسبب نہ جانے
اہل حقوق کے یا عدم قدرت کے ادای حقوق پر مکفر ہے
اور اون کبائر کا حقوق اللہ مین سے کہ جنکی قضا ہے مانند ترک
نماز اور ترک صوم کی اور حقوق العباد مین سے کہ جنکا تدارک
نہین ہوسکتا ہی مانند چہین لینے مال کے ساتھ ظلم کے کدی سکتا
مظلوم کو یا قتل نفس کے یعنی کسیکو مار ڈالا تو اوسکا قصاص ہے
ایسی کبائر کا حج مبرور مکفر نہین ہے یہ سب خلاصہ ہے فتح الباری
شرح صحیح بخاری اور محلی شرح موطا اور رسالہ ملا علی قاری کا
درمختار مین ہے کیا حج مکفر ہے کبائر کا کہا گیا ہے ہان یعنی مکفر ہے
کبائر کا مانند حربی کی کہ اسلام لایا بس نہین مطالبہ کیا جاتا ہے
ساتھ حقوق العباد کے بعد اسلام کے اور کہا گیا ہے اون گناہونکا
مکفر ہے جو متعلق آدمی سے نہون مانند ذمی کی کہ اسلام لایا کہ ذمی

مطالبہ کیا جاتا ہے ساتھہ حقوق العباد کے بعد اسلام لانی کے بھی اور کہا قاضی عیاض نے کہ اجماع ہے اہل سنت کا اسپر کہ کبائر کے مکفر نہین ہے مگر توبہ اور کوئی قایل نہین ہے ساتھہ سقوط دین کے اگرچہ وہ دین حق اللہ تعالی کا ہو مانند دین نماز اور زکوۃ کی ہان گناہ درنگی کرنے غنی کا ادای دین سے اور گناہ تاخیر نماز کا اور ہان اسکی جیسے گناہ تاخیر زکوۃ اور حج کا اونکے قول پر جو کہتے ہین کہ زکوۃ اور حج فی الفور واجب ہے ساقط ہو جاتا ہے حج سے اور یہی معنی کفارہ ہونے کے ہین اوپر اوس قول کے کہ حج مکفر ہے اور حدیث ابن ماجہ کہ دعا قبول کی گئی آنحضرت کی مغفرت امت مین یہان تک کہ درباب خونون اور حقوق عباد کے ضعیف ہے۔

رد المحتار حاشیہ در المختار مین مرقوم ہے کہ کہا گیا ہے کہ حج مکفر کبائر ہے بسبب حدیث ابن ماجہ کے جو سنن ابن ماجہ مین روایت کی گئی ہے عبد اللہ بن کنانہ بن عباس بن مرداس سے کہ عبد اللہ کی باپ کنانہ نے اوسکو خبر دی اپنی باپ عباس بن مرداس سے

کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی اپنی امت کے لئی عرفہ
کے شام کو پس قبول کی گئی وہ دعا کہ تحقیق مینی بخش دیا میں نے
لئی سب گناہونکو سوای حقوق العباد کے اسلئے کہ مین لینی والا ہون
مظلوم کے لئی ظالم سی یعنی اوسکے حق کو پس کہا آنحضرت نے
ای پروردگار میرے اگر چاہی تو دے تو مظلوم کو بہشت اور
بخشدی تو ظالم کو سو نہ قبول ہوی عرفہ کی شام کو پہر جب صبح کی
آنحضرت نے مزدلفہ مین اعادہ دعا کا کیا پس قبول کی گئی جس
بات مین مانگی تہی آخر حدیث تک ابن حبان نے کہا کہ کنانہ کہ
روایت کرتا ہے اوس سے عبد اللہ بیٹا اوسکا منکر الحدیث
ہے اور کنانہ اور عبد اللہ بیٹا اوسکا دونو ساقط الاحتجاج ہین
بیہقی نے کہا ہے کہ اس حدیث کی شواہد بہت ہین کہ ذکر کیا
ہمنے اونکو کتاب شعب الایمان مین پس اگر یہہ حدیث صحیح ہے
ساتہہ اپنی شواہد کے تو اسمین حجت ہے مکفر کبائر اور حقوق
عباد پر اور جو یہہ حدیث صحیح نہین ہے تو فرمایا ہی اللہ تعالے
نے کہ بخشتا ہے اللہ سوا اے شرک کی سب گناہون کو جسکے لئے

کہ چاہتا ہے اور ظلم بعض آدمیون کا ساتھہ بعض کے گناہ سے
سوا ہی شرک کے تمام ہوا کلام بیہقی کا اور روایت کیا ہے
ابن المبارک نے کہ تحقیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ
تحقیق اللہ عزوجل نے بخش دیا ہے اہل عرفات اور اہل مشعر کو
اور ضامن ہوا ہے اونکی طرف سے حقوق عباد کا پس کھڑے ہوے
حضرت عمر پھر کہا یا رسول خدا یہہ ہمارے لئی خاص ہی فرمایا
آپنی یہہ تمہاری لئے ہے اور اون لوگونکی لئے کہ جو آئین تمہاری
بعد قیامت کے دن تک پس کہا حضرت عمر نے بہت ہوا ہے
خیر ہماری پروردگار کا اور اچہا ہوا ہے خیر پروردگار کا او تمام
اس کلام کا فتح القدیر مین ہے اور لایا ہی صاحب فتح القدیر ـــــ
اسمین حدیثین اور حاصل یہہ ہے کہ حدیث ابن ماجہ اگرچہ ضعیف ہے
لیکن اوسکے لئی شواہد ہین کہ صحیح کرتے ہین اوسکو اور آیت ہی
تائید کرتی ہے اوسکی اور اون احادیث مین سے جو اوسکی شاہد ہین
ہی حدیث بخاری کی ہے مرفوع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
کہ فرمایا آپ نے جسنے حج کیا اور عورتون کی خواہش کی بات نکی

اور فسق نہ کیا لوٹ آیا اپنی گناہوں سے مانند اوس دن کی کہ جنا تہا
اوسکو اوسکی ماں نے اور یہہ بہی حدیث مسلم کی جو مرفوع ہے
آنحضرتؐ سے کہ فرمایا آپنے کہ اسلام ڈہاتا ہے اون گناہون کو
جو اسلام لانے سے پہلے ہو چکے ہین اور ہجرت ڈہاتی ہے
اون گناہون کو کہ ہجرت سے پہلے ہو چکی ہین اور حج ڈہاتا ہے
اون گناہونکو جو حج سے پہلے ہو چکے ہین لیکن ذکر کیا ہے
اکمل نے مشارق کی شرح مین اس حدیث مین یہہ کہ حربی
کے سب گناہ حبط ہو جاتے ہین یعنی جاتے رہتے ہین ساتہہ اسلام
اور ہجرت اور حج کی یہانتک کہ اگر حربی نے کسیکو مار ڈالا اور
کسیکا مال لے لیا اور دار الحرب مین اوسکو جمع کیا پس اسلام لایا
تو نہ مواخذہ کیا جائیگا ساتہہ کسی چیز کے اونمین سے اور اوپر
اوسکی اسلام کافی ہوگا اوسکی مراد کے حاصل کرنے مین لیکن
ذکر کیا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت اور حج کو واسطے
تاکید کے اپنی بشارت کے واسطے ترغیب دلانیکی اپنی بیعت لینی
مین اسلئے کہ ہجرت اور حج نہین کفارہ ہوتے ہین حقوق العباد کا

اور نہین یقین ہے ہجرت اور حج مین ساتہہ مٹانے کبائر کے
اور سوا اسکے نہین کہ ہجرت اور حج کفارہ ہوتے ہین صغائر کا
اور جائز ہے کہ کہا جاوے اور کفارہ ہوتے ہین اون کبائر کا
کہ وہ حقوق کسیکی نہین مانند اسلام ذمی کی کہ اوس سے کبائر بہے
معاف ہوجاتے ہین لیکن مطالبہ حقوق عباد کا نہین جاتا تمام ہوا
کلام اکمل کا بطور تلخیص کے اور ایسا ہی ذکر کیا ہے امام طیبی نے
اس حدیث کی شرح مین اور کہا شارحین سے اتفاق کیا ہے
اسپر اور ایسے ہی ذکر کیا ہے نووی اور قرطبی نے شرح صحیح
مسلم مین جیسا کہ بحر الرایق مین ہے اور شرح لباب مین ہے
اور چلا ہی طیبی اسپر کہ حج ڈہاتا ہے کبائر اور مظالم کو اور
واقع ہوا ہے جہگڑا تا درمیان امیر بادشاہ کے حنفیہ مین
سے جس جگہہ کہ مائل ہوا ہے امیر بادشاہ طرف قول طیبی کے
اور درمیان شیخ ابن حجر مکی کے شافعیہ مین سے اور تحقیق مائل
ہوا ہے ابن حجر مکی طرف قول جمہور کے اور لکھا ہی مینے ایک رسالہ
بیچ بیان اس مسئلہ کی تمام ہوا کلام شارح لباب کا کہتا ہون مین

اور ظاہر کلام فتح القدیر کا میل ہے طرف اسکی کہ حج کفارہ
ہوتا ہے مظالم کا بہی اور اسی پر چلا ہے امام سرخسی شرح
سیر کبیر مین اور قیاس کیا ہے اسپر شہید صابر محتسب سنے
اور نسبت کیا ہے اسکو بہی مناوی سنے طرف قرطبی کی شرح حدیث
مَن حج فلم یرفث الخ مین پس کہا مناوی سنے اور وہ شامل ہے
کبائر اور مظالم کو اور اسی طرف گیا ہے قرطبی اور کہا قاضی
عیاض سنے کہ یہہ مجہول ہے بہ نسبت طرف مظالم لعینی حقوق العباد
کے اوس شخص پر کہ توبہ کی ہوا وسنے اور عاجز ہووفا رحقوق سیے
اور کہا ترمذی سنے یہہ مخصوص ہے ساتہہ اون گناہون کے
کہ متعلق ہین ساتہہ حق اللہ تعالی کے نہ ساتہہ حق بندون کے
او رنہین ساقط ہوتا ہے نفس حق بلکہ جیسے نماز سے ساقط
ہوتا ہی اوسی گناہ تاخیر نماز کا نہ نفس نماز پہر اگر تاخیر کریگا
اوسی نماز کے بعد اوسکی نیا ہوگا گناہ دوسرا تمام ہوا کلام
ترمذی کا اور مانند اسی کے ہی بحرالرائق مین اور تحقیق کیا ہی
اوسکو برہان لقانی سنے جوہرۃ التوحید کی بڑی شرح مین باطور

که قول آنحضرت صلی الله علیه وسلم کا که نکل آتا ہے اپنی گناہون سے
نہین متناول ہے حقوق الله اور بندون کے حقوق کو اسلئے که حقوق
بندونکے ذمه مین ہین گناه نہین ہین اور سواے اسکے نہین که
گناه دیرنگی سے ادای حقوق الله تعالے مین پس ساقط ہوگا گناه
فقط تاخیر گذشته کا نه گناه اصل کا اور نه گناه تاخیر آینده کا بحرالرایق
مین کہا ہے که نہین ہین معنی کفاره ہونیکے جیسا که توہم کرتے ہین اوسکو
بہت لوگ که دین ساقط ہوجاتا ہے اوسی اور ایسی ہی ہے قضاء
نماز اور روزه اور زکوة کی اسلئے که نہین قایل ہے اسکا کوئی تمام
ہوا کلام بحرالرایق کا اور ساتھه اسکے ظاہر ہوا که قول شارح کا
مانند حربی کی که اسلام لایا اپنی جگہه نہین ہے بسبب مقتضی ہونے
اس قول کے جیسا که کہا ہے حموی نے ساقط ہونے نفس حق کو
اور کوئی قایل اسکا نہین ہے جیسا که جان چکا ہے تو اسکو بلکه یہه
حکم خاص کرتا ہے حربی کو جیسا که گذرا اگل سی کہنا ہو نہین کبھی کیا
جاتا ہے ساتھه ساقط ہونے نفس حق کی جب مرجاوے پہلے
قدرت سے ادای حق پر برابر ہی حق الله تعالی کا ہو یا حق اوسکے بندونکا

اور نہوا اوسکی ترکہ مین اوسقدر کہ وفا کرے اوس حق کے ادا کرنے کو
اسلیئے کہ جب ساقط ہوگیا گناہ تاخیر کا اور نہ متحقق ہوا اوسے گناہ
اوسکے بعد پس نہین ہے کوی مانع ساقط ہوجانے نفس حق سے
اوی پر حق اللہ تعالے پس ساقط ہوجانا اوسکا ظاہر ہی اور ای
پر حق بندہ کا پس اللہ تعالے راضی کردیگا اوسکے خصم یعنی حق والیکو
اوس سے جیسا کہ گذرا حدیث مین اور ظاہر یہہ ہے کہ یہی مراد ہے
قائلین کے ساتھہ تکفیر مظالم کی بہی والا باقی نہین ہے واسطے
قول کے ساتھہ تکفیر مظالم کی جگہہ علاوہ اسکے نفس ورنگی دین کے
اوا کرنا نہین بہی حق عبد ہے اسلیئے اسمین گناہ ہے اوسپر ساتھہ تاخیر
اوسکے حق کے اوس سے اور جبکہ قایل ہوی علماء ساتھہ ساقط ہونے
تاخیر حق کے پس چاہیے کہ ساقط ہو نفس دین بہی نزدیک عجز کے
جیسا کہ پہلے گذر چکا قاضی عیاض سے لیکن قید لگانا قاضی عیاض
کا ساتھہ توبہ اور عجز کے غیر ظاہر ہی اسلیئے کہ توبہ خود مکفر ہے اور
توبہ سوای اسکے نہین ساقط کرتی ہے حق اللہ تعالی کو نہ حق العبد کو
پس متعین ہوا حج کا مسقط ہونا جیسا کہ مقتضی ہے اوسکا احادیث

گذشتہ اور اسی پر نہین ہے کوئی قائل ساتھہ سقوط دین کے پس
کہتے ہین ہم ہان یہہ نزدیک قدرت کے اوسپر بعد حج کی ہے
اور اسی پر محمول ہے کلام شارحین کا جو گذرا اور اسوقت مین
صحیح ہے قول شارح کا مانند حربی کی کہ اسلام لایا ساتھہ اس
اعتبار کے پھر جان تو کہ تحقیق جائز رکھنا اونکا تکفیر کبائر کو ساتھہ
ہجرت اور حج کے منافی ہے واسطے نقل قاضی عیاض کے اجماع
کو اسپر کہ کفارہ کبائر کا نہین ہوتی ہے مگر توبہ اور خاص کر اوپر
قول کے ساتھہ تکفیر مظالم کی ہے بلکہ قول ساتھہ تکفیر کرنا دین کی
اور تاخیر نماز کی منافی اسکے ہے اسلئے کہ دین کی اور تاخیر نماز کی
کبیرہ ہے اور تحقیق کفارہ ہوتا ہے اوسکا حج بلا توبہ کے اور اسی
ہی منافی اوسکی ہے عموم قول اللہ تعالی کا او بخشتا ہے اوس
چیز کو کہ سوا اوسکے ہی جس شخص کے لئی کہ چاہتا ہے اور یہہ اعتقاد اہل
حق کا کہ جو شخص مرا مداومت کرتا ساری کبائر پر سوائی کفر کے پس تحقیق
شان یہہ ہے کہ کبھی بخشا جاتا ہے وہ ساتھہ شفاعت کے یا ساتھہ محض
فضل خدا کے اور حاصل یہہ ہے جیسا کہ بحر الرائق مین ہے کہ تحقیق مسئلہ

ظنی ہے پس نہین یقین ہی ساتھہ مکفر ہونے حج کے واسطے کبائر
کی حقوق اللہ تعالی مین سے بڑھ کر حقوق عباد سے اللہ تعالی دانا تر ہے
طحطاوی نے حاشیہ در المختار مین لکھا ہے کہ کہا بحر الرائق مین کہ روایت
کیا گیا ہے کہ آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام نے دعا کی عرفہ کی شام مین
اپنی امت کے لئی یعنی حاجیان امت کے لئی ساتھہ مغفرت کی
پس قبول کی گئی دعا آپکے مگر درباب خونون اور حقوق العباد کے پھر
اعادہ کیا آنحضرت نے دعا کا مزدلفہ مین پس قبول کی گئی دعا آپ
کی یہانتک کہ درباب خونون اور حقوق العباد کے روایت کیا ہی
اس حدیث کو ابن ماجہ نے اور یہہ حدیث ضعیف ہی بسبب عباس
مین مرداس کی اسلئے کہ عباس بن مرداس منکر الحدیث ساقط الاحتجاج
ہے جیسا کہ ذکر کیا ہے اسکو حفاظ نے لیکن اس حدیث کی شواہد
بہت ہین پس اونہین شواہد مین سے وہ حدیث ہے کہ روایت
کیا ہے اوسکو امام احمد نے ساتھہ اسناد صحیح کے ابن عباس سے
کہا ابن عباس نے کہ تہا فلانا ردیف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا
دن عرفہ کے پس شروع کیا جوان نے کہ دیکھتا تہا عورتونکو

اور نظر کرتا تھا عورتوں کی طرف پس فرمایا اوس سے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے ای میرے بھائی کے بیٹے تحقیق یہہ دن ہے جو مالک
ہوا اس دن نہین اپنی شنوائی اور بینائی کا بخشش کی گئی اوسکی
اور اونہین شواہد مین سے وہ حدیث ہے کہ روایت کیا ہے
اوسکو بخاری نے مرفوعاً کہ جسنے حج کیا اور عورتونکی خواہش
کی بات نہ کی اور فسق نہ کیا پھر آیا اپنی گناہونسے مانند اوس
دن کی کہ جنا تھا اوسکو اوسکی ماںنے اور اونہین شواہد مین سے وہ
حدیث ہے کہ روایت کیا ہے اوسکو مسلم نے اپنی صحیح مین کہ اسلام
ڈھاتا ہے اون گناہونکو کہ تھی پہلے اسلام سے اور تحقیق ہجرت
ڈھاتی ہے اون گناہونکو کہ تھی پہلے ہجرت سے اور تحقیق حج
ڈھاتا ہے اون گناہونکو کہ تھے پہلے حج سے اور اونہین شواہد مین سے
وہ حدیث ہے کہ روایت کیا ہے اوسکو امام مالک نے اپنی موطا
مین مرفوعاً کہ نہین دیکھا گیا شیطان کسی دن کہ وہ خوار اور ذلیل تر اور
زیادہ تر غصہ مین ہوا اوس دنسے کہ دیکھا گیا عرفہ کی دن مین اور نہ تھا یہہ
مگر اس سے کہ دیکھتا تھا اوترنے رحمت کی اور درگذر کرنے کی اللہ کی

بڑی گناہون سے مگر وہ کہ دیکھا گیا دن بدر کے پس تحقیق شیطان نے
دیکھا جبریل کو کہ صف باندھتی ہین فرشتونکی پس تحقیق یہہ شواہد
مقتضی ہین تکفیر صغائر اور کبائر کو اگرچہ ہون حقوق عباد مین سے
لیکن ذکر کیا ہے اکمل نے شرح مشارق مین بیچ شرح اس حدیث
کے کہ اسلام ڈہاتا ہے اون گناہونکو کہ ہون پہلے اسلام سے
تحقیق مقصود یہہ ہے کہ گناہ پہلی حبط کیے جاتی ہین ساتہہ اسلام
اور ہجرت اور حج کی صغیرہ ہون یا کبیرہ اور شامل ہے یہہ حدیث حقوق اللہ
اور حقوق العباد کو بہ نسبت حربی کی اسلیے کہ حربی جب اسلام لاوی نہین
مطالبہ کیا جاتا ہے ساتہہ کسی چیز کے اونمین سے یہانتک کہ اگر بارڈالا ہو
حربی نے کسی کو اور لیا ہو مال اور لے گیا ہوا سکو دار الحرب مین
پہر اسلام لایا ہو نہ مواخذہ کیا جاوی گا حربی ساتہہ کسی کے اون چیزون
مین سے اور اوپر اوسکے ہوگا اسلام کافی اوسکی مراد کی حاصل کرانے
مین لیکن ذکر کیا ہے آنحضرت نے ہجرت اور حج کو واسطے تاکید کے
اپنی بشارت مین اور واسطے رغبت دلانے کی اپنی بیعت لینے مین
اسلیے کہ حج اور ہجرت نہین تکفیر کرتے ہین حقوق عباد کے اور نہین

یقین ہے حج اور ہجرت مین ساتھہ مثالی کبایرکے اور سواے اسکے
نہین کہ تکفیر کرتے ہین حج اور ہجرت صغایر کی اور جایز ہے یہہ کہ
کہا جاوے کہ تکفیر کرتے ہین حج اور ہجرت اون کبایر کی کہ نہین ہین حقوق
عباد ہین سے مانند اسلام کی اہل ذمہ سے اور اسوقت مین شک
نہین ہے اسمین کہ ذکر حج اور ہجرت کا ہے تاکید کے لیئے
آخر ہوا کلام اکمل کا اور ایسا ہی ذکر کیا ہے امام طیبی نے اس
حدیث کی شرح مین اور کہا ہے کہ شارحین نے اتفاق کیا ہے
اسپر اور ایسا ہی ذکر کیا ہے نووی اور قرطبی نے شرح صحیح مسلم
مین اور کہا قاضی عیاض نے کہ اہل سنت نے اجماع کیا ہے اسپر
کہ کبایر نہین تکفیر کرتے ہین اونکی مگر توبہ پس حاصل یہہ ہے مسئلہ
ظنی ہی اور تحقیق حج نہین یقین ہے اوسمین ساتھہ تکفیر کبایر کے
حقوق اللہ تعالی ہین سے بڑھکر حقوق العباد سے اگر قایل ہون
ہم ساتھہ تکفیر کے واسطے کل کے پس نہین ہین معنی اوسکے جیسا کہ
توہم کرتے ہین بہت لوگ کہ تحقیق دین ساقط ہو جاتا ہے اوس سے
اور ایسا ہی ساقط ہو جاتی ہے قضا نمازون اور روزون اور زکوۃ کے

اسلئی کہ نہین قائل ہوا ہے اسکا کوئی اور سوا اسکے نہین کہ مراد یہہ ہے کہ گناہ دیرنگی ادای دین اور اوسکے تاخیر کا ساقط ہو جاتا ہے پہر بعد وقوف کی عرفہ مین جب دیرنگی کریگا ہو جائیگا گناہ گار اب اور ایسا ہی گناہ تاخیر نماز کا اوسکے وقت سی اوٹہہ جاتا ہے ساتہہ حج کے نہ قضا پہر بعد وقوف کی عرفہ مین مطالبہ کیا جاتا ہے ساتہہ قضا کے پہر اگر نہ کیا قضا کو ہوگا گنہگار اوپر قول کے ساتہہ فوریت قضا کے اور ایسا ہی باقی اوپر اسی قیاس کے ہین اور بالجملہ نہین قائل ہوا ہے کوئی ساتہہ مقتضی عموم احادیث وارد ہ حج مین جیسا کہ نہین ہے پوشیدہ آخر ہوا کلام بحر الرائق کا اور کہا مناوی نے شرح جامع صغیر مین شرح مین قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ جسنے حج کیا اور نہ کی بات عورتونکی خواہش اور فسق نہ کیا نکل آیا اپنی گناہون سے مانند اوس دن کی کہ جنا تہا اوسکو اوسکی مانے یعنی اوسکی خالی ہونے مین گناہون سے اور وہ شامل ہے کبائر اور حقوق عباد کو اور اسی کیطرف گیا ہے قرطبی اور کہا ہے قاضی عیاض نے کہ یہہ محمول ہے بہ نسبت طرف مظالم کی اوسپر کہ جسنے توبہ کے

اور عاجز ہوا اوسکی وفا کرنے سے اور کہا ترمذی نے کہ یہہ مخصوص
ہے ساتہہ اون گناہون کے کہ متعلق ہین ساتہہ حق اللہ کے نہ ساتہہ
حق بندونکے اور نہین ساقط ہوتا ہے خود حق بلکہ جسپر کہ نماز ہے
ساقط ہوتا ہی اوس سے گناہ تاخیر نماز کا پہر اگر تاخیر کیا اوسنے
نماز کو بعد اوسکی از سرنو ہوا گناہ دوسرا آخر ہوا کلام ترمذی کا
جب پہچانا تونے اسکو پس قول شرح کا کہ کہا گیا ہے ہان حج مکفر ہے
کبائر کا مانند حربی کی کہ اسلام لایا مقتضی ہے اسکو کہ یہان قول ہے
واسطے بعض علمار کے کہ حج تکفر کرتا ہے صغائر اور کبائر کی اور
ساقط کرتا ہے حقوق عباد کو جیسا کہ مقتضی ہے اسکو تشبیہ ساتہہ
حربی کی اور تحقیق جانا تونے اوپر کے کلام سی کہ یہہ حکم خاص ہے
ساتہہ حربی کے اور جانا تونے کلام بحر سے کہ یہہ تعمیم واسطے
بعض آدمیونکی ہے اور نہین قائل ہے اسکا کوی پس حکایت
شرح کی اوسکی لئے ساتہہ قبل کے اوس چیز سے ہی کہ نہین
سزاوار ہے اور وہ بہی قائل ہی اسکا کہ اور نہین قائل ہے
کوی ساتہہ اسقاط دین کے انتہی ۔ ایسا ہی فکر کیا ہی علبی نے

سفر کرنا حج کی لئی کس دن چاہئی اور کسوقت گھر سی نکلے
حج کی لئے سفر کیا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بقول صحیح
روز شنبہ یعنی سنیچر کو بعد نماز ظہر کے مدینہ سے اور فتح الباری
شرح صحیح بخاری مین ہے کہ حضرت نی مدینہ سے دوشنبہ کے
دن یعنی پیر کو پہلی تاریخ ذیقعدہ کی سنہ چھہ ہجری مین عمرہ کے
لئے سفر فرمایا تھا ۔
زاد المعاد مین ابن قیم کی ہے کہ جسوقت عزم کیا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی حج کے لئی تو آپنے دن جمعہ کے مدینہ مین منبر پر خطبہ
پڑھا اور خطبہ مین احرام اور اوسکے واجبات اور سنن کی تعلیم
تھی بعدہ مدینہ کی مسجد مین ظہر کی چار رکعت پڑہین ابن حزم
ظاہری نے جزم کیا اسپر کہ وہ دن خروج آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کا پنجشنبہ یعنی جمعرات کا تہا اور اکثر علما اسپر ہین کہ وہ دن
شنبہ یعنی سنیچر کا تہا چنانچہ ابن قیم نے اسکو ترجیح دی ہے
اور قول ابن حزم کو رد کیا ہے صحیح بخاری اور صحیح مسلم مین روایت
ہے حضرت انس سے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز

پڑہی مدینہ مین چار رکعتین اور پڑہی نماز عصر ذی الحلیفہ مین دو رکعتین صحیحین کی حدیث سے یہہ ثابت ہی کہ سفر حجۃ الوداع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بعد نماز ظہر کے تہا ۔

مطلق سفر مین

فتح القدیر مین ہے کہ اول نہار اور شروع مہینہ مین مستحب ہے نکلنا سفر کے لئی دن پنجشنبہ کی اقتدا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اگر دن پنجشنبہ کا نہووے تو دن دوشنبہ کی روایت ہے کعب بن مالک سے یہہ کہ تہے نبی صلعم نکلی جمعرات کے دن بیچ غزوہ تبوک کی اور تہی حضرت دوست رکہتے یہہ کہ نکلین دن جمعرات کے روایت کیا اسکو بخاری نے ابو داؤد مین روایت ہی کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا کعب نے کمتر تہی رسول اللہ صلی اللہ وسلم کہ نکلتے سفر کے لئی سوای دن پنجشنبہ کے اور شرح شرعۃ الاسلام مین ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی الہی خدا برکت دے واسطے امت میری کے بیچ جانے دن پنجشنبہ کے اور لکہا ہی اوسی شرح مین کہ روایت مین انس کے یوم السبت یعنی دن شنبہ کا ہی مناوی شرح جامع صغیر

مین مغنی کی حوالی سے لکھا ہے کہ اسناد حدیث اللهم بارک لامتی فی بکورہا یوم الخمیس کی ضعیف ہے -

فائدہ

وجہہ ضعیف کی تین راوی اوسکے ہین اول محمد بن عثمان ابو مروان دوسرا محمد بن میمون - تیسرا عبد الرحمان بن ابی الزناد - سو حاکم نے کہا ہے کہ حدیث محمد بن عثمان مین بعض مناکیر ہین اور صالح جزرہ نے کہا ہی کہ روایت کرتا ہے محمد بن عثمان اپنی باپ سے مناکیر کو لیکن اس راوی کی وجہہ جو ضعیف ہی وہ اس حدیث سے مدفوع ہی اسلئے کہ نکارت اوس روایت مین ہے جو اوسکے باپ سے مروی ہو جیسا کہ ذہبی نے میزان مین لکھا ہے اور یہہ روایت اوسکے باپ سی نہین ہے اور میزان مین ہے محمد بن میمون معلوم نہین کہ کون ہے پس یہہ راوی مجہول ہے اور عبد الرحمان بن ابی الزناد کی نسبت عباس نے ابن معین سے نقل کیا ہے کہ حجت نہ پکڑی جاوی ساتہہ اوسکے اور نقل کیا ہے معاویہ اور صالح نے ابن معین سے کہ ضعیف ہے اور ابن مدینی نے کہا ہے کہ جو روایت

اوسنے مدینہ مین وہ صحیح ہے اور جو روایت کی اوسنے بغداد مین اوسکو خراب کیا ہے بغداد والون نے اور کہا یعقوب بن شیبہ نے کہ وہ ثقہ سچا ہے اور اوسکی حدیث مین ضعف ہی قال الفلاس کہ اوسمین ضعف ہی اور جو روایت کیا مدینہ مین وہ اصح ہے اور کہا ابو حاتم نے کہ حجت نہ پکڑی جاوے ساتھہ اوسکی اور کہا ابن عدی نے کہ اوسکی بعض روایت کی متابعت نہین کیجاتی ہے یعنی جو روایت بغداد مین ایسا ہے ذکر کیا ہی ذہبی نے تذہیب مین۔

سفر اور حضر مین توبہ کرنا انسان کو ہمیشہ چاہیئے مگر خصوص جب ایسی سفر مبارک کا قصد کرے تو اول توبہ کری بعد کو گہر سے نکلے

فتح القدیر مین ہے کہ اول توبہ کری ف اللہ تعالی فرماتا ہے۔

ان اللہ یحب التوابین ویحب المتطہرین ۔ تحقیق اللہ دوست رکھتا ہے توبہ کرنیوالونکو اور دوست رکھتا ہے پاک کرنیوالون کو روایت ہے حضرت انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہے اللہ ای بنی آدم کے تحقیق تو جب تک کہ مانگی گا مجھہ سے بخشش گناہونکی

اور امید رکھی گا مجھسے بخشونگا مین تجھکو کسی عمل بار پر ہو تو اور نہین
پروا رکھتا مین ای بیٹے آدم کی اگر پہونچے ہین گناہ تیرے بلندی
آسمان تک پہر بخشش مانگی مجھہ سے بخشون مین تجھکو اور نہین
پروا رکھتا مین اے بیٹے آدم کے تحقیق تو اگر ملی مجھہ سے ساتہہ
بہری زمین کی خطاؤن سے پہر ملی مجھہ سے اوس حال مین کہ شریک
نکرتا ہو ساتہہ میرے کسی کو البتہ آؤن مین تیرے پاس ساتہہ بہری
ہوی زمین کے از روی بخشش کے نقل کیا ہے یہہ ترمذی نے
اور نقل کی احمد اور دارمی نے ابی ذر سے۔
فتح القدیر مین ہے کہ نیت خالص کرے ریا اور سنائی اور فخر کرنے
سے خالی ہووی مجالس الابرار مین ہے کہ بعضی مفسرون نے کہا ہے
کہ لوگون پر ایسا زمانہ آویگا جسمین دولت مند توجہ کرینگے واسطے عیش
کے اور درمیانہ لوگ تجارت کی لئے اور قاری ریا کے واسطے اور
فقیر مانگ کہانے کی واسطے اور ربعیا نہین کہ کہا جاوے کہ جو رجوری
کے لئے توجہ اونکی حق مین فتنہ ہے پس زیادہ فخر وغیرہ کے لئے
حج کرنا حج مبرور نہین ہے کسلئے حدیث شریف مین آیا ہے کہ حج

مبرور نہین جزا اوسکی مگر جنت نقل کیا ہے اسکو ترمذی سنن نسائی
ابن ماجہ مسند امام احمد اور شعب الایمان بیہقی مین ابی ہریرہ سے
اللہ تعالی فرماتا ہے لَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّکُمْ -
نہین ہے تم پر گناہ کہ چاہو تم زیادتی پروردگار اپنی سے شان نزول
اس آیت کی یہہ ہے کہ اسلام سی پہلے ایام حج مین بازار عکاظ
ومجنہ وذو المجاز مین لوگ خرید فروخت کیا کرتے تہی اور یہی اونکی
معاش تہی جب اسلام نے رونق پکڑی مسلمانون نے تجارت مین
تامل کیا تب یہہ آیت نازل ہوئی صحیح بخاری اور سنن نسائی اور
اور ابن ماجہ مین روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا ابی ہریرہ نے
کہ سنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے کہ جسنے حج کیا
واسطے اللہ کے اور رفث نہین کیا اور نہ فسق کرتا ہے تو پہر آتا ہے
مانند اوس دنکی کہ جنا ہے اوسکو اوسکی ماںنے اور یہی روایت مسند
احمد مین مروی ہے حضرت انس سے پس صاف ہی کہ تجارت کی ضمن مین
حج کرنیکا ثواب ویسا نہین ہوتا جیسا خاص حج بلاشمول تجارت کے کیا جاتا ہے
فتح القدیر مین ہے کہ حقوق العباد کو ادا کری اور اہل معاملہ سے معافی چاہے

دو رکعت نماز گھر مین ادا کرے

اس نماز کی بابت روایت ہے طبرانی سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نہین پیچھے چھوڑا ہے کسی نے نزدیک اہل اپنی کی افضل دو رکعتون سے ادا کرے اونہین دو رکعتون کو نزدیک اپنی اہل کے جسوقت ارادہ کرے سفر کا۔

اور پڑہی بعد ان دونون رکعتون کے آیت الکرسی اور لایلاف قریش از مناسک صغیر ابن جماعہ۔

بعضی آثار مین آیا ہے کہ آیۃ الکرسی اپنی گھر کی نکلنے سی پہلی پڑہے تو نہ پہونچی گا اوسکو مکروہ یہان تک کہ لوٹ آوے

پس بعد نماز کی آیۃ الکرسی پڑہے

وقت خروج گھر کی یہہ دعا پڑہ کر دروازہ سی قدم باہر رکھے

بسم اللہ توکلت علی اللہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ یہہ روایت ہی ابی داؤد و ترمذی کی فتح القدیر مین ہے کہ بد خلقی نکرے۔

فائدہ

ضرور چاہیئے کہ اس آیت پر ولا رفث ولا فسوق ولا جدال فی الحج ۔
خیال رکھی کہ ان تینون باتونسے حج مین خلل آتا ہے فتح القدیر مین ہے
کہ اگر رفیق ہمراہ لے تو مرد صالح کو لے اور رفیق کا ہونا غیر شخص کا اولی ہے
بہ نسبت اقارب کے ۔
فتح القدیر مین ہے کہ شرکت نکری توشہ مین اور ایک شخص کے کہانے پر سب
ساتہہ والی جمع نہو جاوین اور نہ کمی کرے قیمت کے دینی مین خریدنے
اسباب حج مین ۔

جب گہر کے دروازہ سی باہر نکلے تو کچہہ صدقہ دی ساکین کو
اور رخصت کرنیوالونکو رخصت کرے یہہ کہکر

أَسْتَوْدِعُ اللهَ دِينَكُمْ وَ اَيْمَانَكُمْ وَ خَوَاتِيمَ اَعْمَالِكُمْ ۔

ترجمہ خدا کو سپرد کرتا ہون دین تمہارا اور ایمان تمہارا اور انجام
کام تمہاریکا

وقت سوار ہونے کشتی یا جہاز کی یہہ پڑہنا چاہیے

بسم الله مجريها و مرسيها ان ربی لغفور الرحيم

حج کی لئی فرض چار چیز ہین

اول احرام

احرام کو احرام اسلئے کہتے ہین کہ کتنی چیزین احرام باندہنی والی کو اپنے اوپر حرام کرنے ہوتے ہین —

میقات احرام حج کی دو قسم ہین

ایک زمانی

فرمایا اللہ تعالی نے الحج اشہر معلومٰت یعنی حج کے مہینے ہین معلوم ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مہینے حج کی شوال اور ذو القعدہ اور دس ذی الحجہ سے ہین روایت کیا اسکو بخاری نے ترجمہ باب مین

امام ابی حنیفہ	ابی یوسف	امام مالک
اور امام احمد اور زیدیہ کی نزدیک مہینی حج کی شوال اور ذی القعدہ اور دس دن و دس رات ذی الحجہ	اور امام شافعی اور ابی ثور اور ابن الزبیر اور ابن مسعود کے نزدیک اور ایک دو روایتون مین حضرت علی اور	مہینی حج کے شوال اور ذی القعدہ اور ذی الحجہ پورا ابی و یہی ایک قول ہی شافعی کا اور ربیعہ

امام ابی حنیفه	ابی یوسف	امام مالک
ہین سے ہے — المعانی البدیعه فی اختلاف اہل الشریعه	ابن مسعود اور ابن عمر سے یہہ ہے کہ مہینے حج کے شوال اور ذی القعده اور نو دن اور دس راتین ہین ذی الحجه سے المعانی البدیعه	روایت دوسری ہے حضرت علی اور ابن عباس اور ابن عمر سے المعانی البدیعه فی اختلاف اہل الشریعه

میزان شعرانی مین ہے کہ اتفاق ہے آئمہ اربعه کا کہ نہین صحیح ہوتا ہے احرام حج کا قبل شوال کے فائده یہه اجماع بلا کراہت نه صحیح ہونے پر ہے —

ابو حنیفه	ابی یوسف	
اور امام مالک و امام احمد اور ثوری اور ابن حی اور باقی زیدیہ کے نزدیک سوائے ناصر اور اکثر علماء کے نزدیک مکروہ ہے احرام باندھنا حج کے لئے حج کے غیر مہینون مین پھر اگر احرام باندھا حج کا غیر مہینون حج مین صحیح ہوگا احرام اوسکا ساتھہ حج کے لیکن نہ لاوے کچھہ افعال حج مین سے پہلے مہینون حج سے ۔	اور امام شافعی و ناصر کے نزدیک زیدیہ مین سی اور ابن عباس اور جابر اور ابی ثور اور داؤد کے نزدیک نہین جائز ہے احرام حج کا مگر حج کے مہینون مین پھر جب احرام باندھا حج کا غیر مہینون حج مین منعقد ہوگا یہہ احرام عمرہ کا ۔	نزدیک داؤد کے نہین جائز ہے احرام عمرہ کا بھی غیر مہینون حج مین

دوسرا امکانی

میقات احرام حج کا مکانی ہے جسکو مقرر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا معین کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
جگھہ احرام باندہنی کی اہل مدینہ کے لئے ذو الحلیفہ اور شام والون کے
لئے جحفہ او رنجد والون سکے لئے قرن المنازل اور یمن والون کے لئے
یلملم کو پس یہہ سب جگھہ احرام باندہنے کی ہین اون شہر والون کے لئے
کہ ندکور ہوئی اور اوسکے لئی کہ گذرین ان جگہون پر سوا اون شہر والون کے
اور شہر والے جو ارادہ رکھتے ہون حج اور عمرہ کا اور جو ہون سوا انکی
یعنی رہنی والے داخل میقات کے انکی احرام کی جگھہ اونکی اہل کی ہے
یعنی جگھہ اونکے رہنی کی اور مکہ والی احرام باندہین مکہ سے نقل کی یہہ
بخاری اور مسلم نے —

روایت ہی جابر سے کہ نقل کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
احرام کی جگھہ مدینہ والونکی ذی الحلیفہ اور دوسری راہ جحفہ اور احرام
کی جگھہ عراق والونکی ذات عرق ہے اور احرام کی جگھہ نجد والون کی
قرن ہے اور احرام کی جگھہ یمن والونکی یلملم ہے نقل کی یہہ مسلم نے —

نام میقات یعنی جگہہ احرام باندہنی کے	نام جن شہر والونکی یا اوس طرف سے آنیوالونکے لئی میقات ہے —	
ذوالحلیفہ بضم حا، فتح لام	اہل مدینہ اور جو اودہر سے آوین	ذوالحلیفہ نام ہی ایک جگہہ کا چھہ میل ہی مدینہ سے اور دس منزل ہے مکہ سے ابوالفضل کرمانی نے لکھا ہے مکہ سی دس منزل اور مدینہ سے دو کوس اور یہہ میقات سب میقاتون سے دور ہی عوام اسکو آبار علی بہی کہتے ہین —
جحفہ بضم جیم بسکون حا	اہل شام و مصر اور جو اودہر سے آوین	مکہ سے اوتر اور پچھم مین تین منزل پر ایک مکان ہے تبوک کی رستہ پہلی اوسکا نام مہیعہ تہا کہ پہلی دو راہین تہین مدینہ والونکی ایک مین ذوالحلیفہ ملتا تہا اور ایک مین جحفہ ملتا تہا اور اب ایک ہی راہ ہے اوسمین اول ذوالحلیفہ ملتا ہی اور پہر جحفہ پس اس صورت مین دو میقات ہوی مدینہ والونکی احرام کی لئی حکم مفصلہ ذیل سے

نام میقات یعنی جگہہ احرام باندہنی کی	نام جن شہر والونکی یا اوسطے آنیوالونکی لئے یہہ میقات ہے			
		نام مجتہد	قیاس	کیا لازم آئیگا
		ابی حنیفہ اور ابی ثور کے نزدیک	اولی یہہ ہی کہ احرام باندہی ذو الحلیفہ سے پہر اگر ترک کیا احرام ذو الحلیفہ سے اور باندہا احرام جحفہ سے جائز ہوا احرام اوسکا دم نہین آویگا	دم یا کچہہ نہین ہے اوسپر
		حضرت عایشہ کے نزدیک	اگر ارادہ کرے حج کا احرام باندہے ذو الحلیفہ سے اور اگر ارادہ کرے عمرہ کا احرام باندہے جحفہ سے	

نام میقات یعنی جگہہ احرام باندہنی کی	نام جن شہرونکی یا اور طرفسے آنیوالونکی یہہ میقات ہے	نام مجتہد	قیاس	کیا لازم آئیگا
		امام شافعی کے نزدیک	جائز نہین ہے اوسکو جو گذرا ذو الحلیفہ مین بارادہ حج کہ ترک کرے احرام کو ذو الحلیفہ سے اور احرام باندہی جحفہ سے پس اگر ترک کیا احرام کو ذو الحلیفہ سے اور باندہا جحفہ سے	لازم آئیگا اوسپر دم

نام میقات یعنی جگہہ احرام باندہنے کے	نام جن شہر والوں یا اونکے آنیوالوں کے لئے یہہ میقات ہے	
ذات عرق بکسر عین و سکون ثانی	اہل عراق و خراسان وغیرہ اور جو اودہر سے آویں	مکہ سے تین منزل ایک پہاڑی کا نام ہے اور بعضوں نے چالیس کوس بہی لکہا ہی ابن عباس سے روایت ہی کہ کہا معین کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جگہہ احرام کی مشرق والونکے لئے عقیق نقل کیا یہہ ترمذی نے اور ابوداؤد نے ف عقیق نام ایک جگہہ کا ہی کہ محاذی ہی ذات عرق کی و مشرق والون سے مراد وہ لوگ ہین کہ گہر اونکے خارج حرم کی جانب شرقی مکہ کی اور وہی آفاقی کہلاتے ہین پس مشرق والونکی جگہہ احرام کی دونو ہین ایک عقیق دوسرے ذات عرق جو کوئی ان دونو جگہونسی جس جگہہ کہ آئی ہین احرام باندہی یہہ فائدہ عبدالحق دہلوی و مولانا اسحاق صاحب کا ہی

نام میقات یعنی جگہہ احرام باندہنی کی	نام جن شہرونکی یا اسطرفی آنیوالونکی یہہ میقات ہے	
قرن بفتح قاف وسکون ثانی	اہل نجد اور جو ادہرسی آوین	ایک پہاڑی کا نام ہی مکہ سی دو منزل پر عرفات کی نہر کے پاس —
یلملم بفتح مثناۃ تحتانی و دو لام	اہل یمن کے لئی اور جو محاذی ہو یلملم کے ہوکر آوین چنانچہ ہندوستان والون کے لئی محاذی یلملم کا میقات ہے —	یلملم مکہ سے دو منزل ہے پہلی اسکو الملم اور یرمرم کہتے تہے —

نام میقات یعنی جگہہ احرام باندہنی کی	نام جن شہرونکی یا اونسی سفر کر آنیوالونکی لئی یہہ میقات ہے	
حل	جو لوگ داخل مواقیت مذکورہ مین میقات اونکی زمین حل ہے	حل وہ زمین ہے کہ جو واقع ہی درمیان مواقیت اور درمیان حرم کی یعنی مواقیت سی تا حرم مکان واحد ہے — **عمرہ کی لئی** اہل مکہ کا میقات حل ہے اور تنعیم نام ایک جگہہ کا ہے کہ تین کوس مکہ سی ہے خارج حد حرم سی یعنی حل مین ہے، اور احرام عمرہ مین شرط ہے کہ حل سے باندہا جاوی خواہ احرام باندہنی والا مکی ہو یا غیر مکی — حضرت عایشہ سی روایت ہے صحیح بخاری و مسلم مین کہ بہیجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھہ میرے عبدالرحمن بیٹے ابوبکر کو اور حکم کیا مجکو یہہ کہ عمرہ کرون مین تنعیم سی تو تنعیم افضل ہی حل مین
حرم	خاص مکی کی لوگونکی لئی میقات حرم ہے	

حنائی

میقات مقرر کرنیکا منع کرنا ہے تاخیر احرام کا مواقیت سے ایسا ہے
ہدایہ مین پس اگر مقدم کیا احرام ان مواقیت پر جائز ہوگا اور یہی
افضل ہے اگر مامون ہو پڑنی سے محظورات احرام سے اور جو
مامون نہو پڑنی سے محظورات مین پس تاخیر احرام کی میقات تک
افضل ہے ایسا ہی ہے جوہرہ نیرہ مین اور ہر ایک ان میقاتون
مین سے میقات ہین واسطے ان میقات والون کے اور اوسکے
لئے جو گذرے ان میقاتون پر غیر ان میقات والونمین سے ایسا ہی ہے
تبئین مین   عالمگیریہ —

غسل احرام

امام ابو حنیفہ

غسل احرام واسطے حج اور عمرہ کے سنت موکدہ ہی اور
وضو قایمقام اوسکے جیسا کہ لباب اور اوسکی شرح مین ہے لیکن قہستانی
مین اختیار اور محیط سے منقول ہے کہ غسل اور وضو واسطے احرام
کے مستحب ہی —   رد المحتار

امام شافعی

غسل احرام حج اور عمرہ کے لئے مستحب ہی واجب نہین المعانی البدیعہ

زیدیہ متفق با امام شافعی

دیگر علماء

نزدیک حسن بصری کے جب پہونچا ہی غسل احرام کا غسل کری جب یاد ہو پس اگر مراد حسن بصری کی یہہ ہے کہ مستحب ہی پس وہ موافق ہے اور اگر مراد یہہ ہے کہ واجب ہی پس نہین صحیح ہے المعانی البدیعہ

احرام بعد دو رکعت نماز کے

امام ابو حنیفہ

احرام باندہنا بعد دو رکعت کے مستحب ہے۔

امام شافعی

ایک قول مین احرام باندہنا بعد دو رکعت کے مستحب ہے۔ جملہ زیدیہ سوائے ناصر متفق با امام شافعی قول اول مذکورہ کے۔ قول دوسرا احد یدیہ یہہ ہے کہ مستحب ہے احرام باندہنا اوسوقت کہ اوٹہای اوسکو سواری اوسکی اگر ہے سوار اور جب شروع کری چلنا اگر ہے پیادہ۔

امام احمد

متفق بقول اہل شافعی و ابو حنیفہ ۔

امام مالک

احرام باندہی وقت قریب پہونچنے جنگل کے ۔

نزدیک ناصر کے زیدیہ مین سے چہ رکعت پڑہی پہر ظہر پڑہی اگر وقت

اوسکا ہو پہر احرام باندہے اوسکی جگہہ سے ۔

جسوقت پہونچے میقات راستہ اپنی تک بس چاہیے کہ صفائی کری ساتہہ

اوٹہانے بالونکی اور ناخونونکی اور چاہی کہ غسل کری اور ارادہ کری اس

غسل سے غسل احرام اور حیض والی اور نفاس والی عورتین

باتفاق مذاہب اربعہ غسل کرین واسطے احرام کے اور نکالی سلاہوا

کپڑا مرد ہویا لڑکا اور نکالی وہ کپڑا جو پہننا اوسکا حرام ہے اور پہنی

دو کپڑی واسطے احرام اپنی کے اور باتفاق ایمہ اربعہ کے بہتر یہ ہے

کہ ہوویں وہ دونون کپڑی سپید مگر نزدیک شافعیون و حنفیون کے

نیا ہونا ان دونون کپڑونکا بہتر ہے اور نزدیک مالکیونکی نہین فرق

درمیان جدید اور غسیل کے نزدیک حنبلیونکے مستحب ہے جو ہوویں وہ دونون

کپڑے پاک وصاف جدید ہون یا غسیلین اور مستحب ہے خوشبو کرنا
بدن اپنی کو نزدیک حنفیون اور شافعیون اور حنبلیون کے مگر خلاف
ہے مالکیونکا اور صحیح تر اونکے نزدیک خوشبو لگانا کپڑونمین جائز ہے
مگر شافعیون کے نزدیک صرف بدن پر خوشبو لگانا اولی ہے اور یہہ ہی ہے
مذہب حنبلیون کا مگر اونہون نے تصریح یا دلویت نہین کی اور کہا کرمانی
حنفی نے مذہب ہے کہ مکروہ ہے وہ خوشبو لگانا کپڑی کو جو باقی رہتا ہے اثر
اسکا اور نزدیک مالکیونکی نہ لگاوے کپڑی کو اور بدن کو وہ خوشبو
جو باقی رہے خوشبو اوسکی بعد احرام کے پہر بعد کرنے اوس چیز کے
جو ہمنی ذکر کیا پڑہے دو رکعت احرام کی اگر نہووے وقت مکروہ اور
بہتر نزدیک شافعیون اور ابن حبیب مالکی کے یہہ ہے کہ محرم ہی وہ شخص
بعد چلنی کے خواہ سوار رہوی یا پیدل اور بہتر نزدیک حنبلیون
اور حنفیون کے یہہ ہی کہ وہ محرم ہی بعد نماز کے اور افضل ہی متوجہ ہونا
طرف قبلہ کی وقت احرام کے نزدیک چارون امام کے اور جسوقت
ارادہ کری احرام حج کا دران حالیکہ وہ مفرد ہی کسی زبانسے اور نیت کری
یعنی یہہ کہ ای بار خدایا تحقیق ہمنے ارادہ کیا حج کو پس آسان کر اوسکو ہمارے

واسطے اوسکے قبول کر اوسکو ہمسے اور مدد دی مجھکو اوپر اوسکے اور
برکت مجھکو بیچ حج کے اور نیت کی یعنی حج کی اور احرام کیا میںنے حج
کیواسطے اور پہر پڑہی یہہ لبیک اللہم لبیک الخ پس صحیح ہوتا ہے
احرام اسکا بیچ مہینوں حج کے باتفاق ائمہ اربعہ کے اور جسوقت
ارادہ کرے احرام حج اور عمرہ کا پس زیادہ کری ذکر عمرہ حج
کے ساتھہ اور نیت کری دونوں کی اور تلبیہ کری مثل ماذکرنا کے
صحیح ہوتا ہے احرام دونوں کے لئی بیچ مہینوں حج کے باتفاق اور
اگر اسنی ذکر کیا اور نیت کی صرف عمرہ کی اور تلبیہ کیا صحیح ہوتا ہے
احرام اوسکا خاص عمرہ کیواسطے بلا شرکت حج بالاتفاق مذاہب اربعہ
کے اور مستحب ہے نزدیک مالکیوں کے یہ کہ نہ ذکر کرے زبان سے
اوس چیز کو کہ جسکے واسطے احرام ہی مگر خلاف کیا ہے باقی اماموں
نے کیونکہ باقی امام مستحب جانتے ہین ذکر کرنا زبانسے از مناسک
صغیر ابن جماعہ ۔

بدن اور بالونکا گرد اور غبار اور میل جھڑوانا خطمی اور اشنان وغیرہ
سے مستحب ہی کذا فی حاشیۃ الطحطاوی مستحب بلکہ سنت ہی اپنی زوجہ

یا اپنی لونڈی سے جماع کر لینا قبل احرام کے اگر اوسکی ہمراہ ہو اور
کوی جماع کا مانع نہو چنانچہ حیض در مختار —
ازار پہنی یعنی تہ بند باندہی ناف سے زانو تک اور چادر کو اپنی
پیٹھ پر ڈالے اور مسنون یہہ ہے کہ چادر کو پیٹھ پر ڈال کر داہنی
ہاتہہ کی طرف بغل کے نیچی کر کے اپنی بائین مونڈہے پر ڈالے
سو اگر چادر مین گھنڈی لگای یا اوسکو کانٹی سے اٹکایا یا گرہ لگای
تو برا کیا لیکن یہہ ایسا قصور نہین کہ ذبح کرنا اوسپر لازم آوے
تہ بند اور چادر نئی ہون یا دہلون پرانین دہوئین پاک سفید ہون جیسا
کفن کفایت کا ہوتا ہے اور یہہ جو مذکور ہوا تہ بند اور چادر کا سو بیان
ہے سنت کا والا احرام کیواسطے ستر عورت کافی ہے بعد غسل و لباس
مذکور کے اور قبل احرام کے اپنی بدن مین خوشبو لگاوی اگر اوسکی پاس ہو
اور نہو تو کسی سے طلب نکری اور اپنی کپڑے مین ایسی خوشبو نہ لگاوی
جسکا نشان باقی رہے اور نظر آوی یہی قول صحیح تر ہے دوسرے
قول سے مگر بدن مین خوشبو لگانا ہر طرحسے درست ہے ظاہر الروایت
مین خواہ اوسکی ذات باقی رہی جیسے مشک اور غالیہ یا نہ باقی رہے

صحیح مسلم مین عایشہ صدیقہ سے روایت ہی کہ احرام کے وقت
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک پر مین مشک لگایا اور
اوسکی چمک نظر آتی تہی لیکن بقول اصح کپڑی مین ایسی خوشبو لگانا
درست نہین جو نمود ار رہو اور بعد اسکے نماز دوگانہ مستحب پڑہے
اوس وقت مین جو مکروہ نہین اور فقط حج کا کرنیوالا اپنی زبانسے موافق اپنی
دل کے یہ دعا کری اللہم انی ارید الحج فیسرہ لی وتقبلہ منی یعنی خداوند
مین حج کا ارادہ کرتا ہون سو اوسکو میرے واسطے آسان کردے
اور اوسکو قبول کر میری جانب سے آسانی کی دعا اسواسطے ہی کہ
حج مین مشقت زیادہ ہے اور رہت دراز اوسکے کرنہین لگتی ہی تو اومین
درخواست آسانی مناسب ہے اور قبول ہونیکی خواہش کے قید باقتداء
ابراہیم اور اسمعیل علیہما السلام کے دونون حضرات نے فرمایا کہ ای ہمارے
رب قبول کر حج کو ہماری جانب سے بلاشک تو سمیع اور علیم ہے ۔
پہر دوگانہ احرام کے بعد تلبیہ کری یعنی لبیک کہی اور لبیک کہنی سے
حج کی نیت کرے یہہ بیان ہے شروع حج کا بطریق کاملہ والا حج
تو مطلق نیت سی بہی صحیح ہے اگرچہ دل ہی مین نیت حج کی کرلے زبان سے

نہ نکالی لیکن بشرط متصل کرنے نیت کی ساتھہ ایسے ذکر کے جیسے تعظیم
رب العالمین مقصود ہو چنانچہ بعد نیت کے سبحان اللہ کہنا اور لا الہ الا اللہ
کہنا اگرچہ یہہ ذکر فارسی زبان مین کرے اگرچہ زبان عربی کا خوب
ماہر ہے مگر لبیک کہنے سے نیت حاصل نہین ہوتی اسواسطے
کہ زبان سے بولنا دوسرا امر ہے ارادے کے سوا اور معلوم ہوا
کہ نیت کا کہنا زبانسے شرط نہین بلکہ مستحب ہے لبیک اللہم لبیک لبیک لا شریک لک
لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک لا شریک لک اور تلبیہ بنا بر
مذہب درست کے یہہ ہی جو ماتن نے مذکور کیا یعنی حاضر ہون تیری
خدمت مین خداوندا تیری بجا آوری حکم مین بار بار حاضر ہون کوئی
تیرا شریک نہین حاضر ہون تیری حضور مین بلاشک سب تعریفین
اور سب نعمتین تیرے واسطے ہین اور پادشاہی تجکو مخصوص ہے
کوئی تیرا ساجھی نہین لفظ ان کا ہمزہ مکسور ہے لغت فصیح مین اور
فتحہ بھی جائز ہے اور نعمت کی ت کو فتحہ ہے یا النعمۃ لک مبتدا
اور خبر ہین تو اسصورت مین ت کو ضمہ ہوگا مگر یہہ تلبیہ صحاح ستہ
مین عبداللہ بن عمر رضہ سے منقول ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ

وسلم اسیطرح احرام کے وقت فرماتے تھے اور زیادہ کرے بنا بر استحباب
کے اس تلبیہ مین یعنی اس تلبیہ کے بعد اور الفاظ کا پڑھنا مستحب ہے اور اس
تلبیہ کے الفاظ کے اندر اور الفاظ کا زیادہ کرنا بہتر نہین مرحلبی کی
مناسک مین ہے کہ بعد تلبیہ ماثورہ کے یون کہے لبیک والخیر
بیدیک والرغباء الیک والعمل لبیک اله الخلق غفار الذنوب لبیک کذا فی المنح
اور اس تلبیہ مسنونہ سے کوئی لفظ کم نکرے اسواسطے کہ کم کرنا مکروہ
تحریمی ہے بدلیل قول فقہا کے تلبیہ مذکورہ ایکبار کہنا شرط ہے اور ایکبار
سے زیادہ کہنا سنت ہی اور محرم تلبیہ کے ترک کرنے سے اور تلبیہ
مین آواز نہ بلند کرنے سے بدکار ہوجاتا ہے اور جب لبیک کہا
حج کی نیت کرکے یا ہدی کو ہانک لیچلا یا نفل کی اونٹ یا گای کے
گردنمین پٹا ڈالا یا جس شکار کو کہ حرم مین یا احرام سابق مین
قتل کیا تہا اوسکی بدلی کی اونٹ یا گای کی گردنمین پٹا ڈالا اور مانند
اسکی کسی قصور اور نذر اور تمتع اور قران کے اونٹ یا گای کی گردن مین
پٹا ڈالا اور خود لیچلا اس اونٹ یا گای کو حج کے قصد پر اور کیا عمرہ
بہی امور مذکورہ مین حج کی مانند ہے یون لایق ہی جواب دینا کہ

ہان عمرہ بہی حج کی مانند ہے یعنی ایسے افعال سے عمری کا احرام بہی ثابت ہوتا ہے یا اونٹ یا گای کو پٹا ڈالکر اول روانہ کردیا پہر خود متوجہ ہوا اور اوسکو ملگیا میقات سے پہلے سو اگر بعد میقات کے ملیگا تو اوسکو احرام کرنا میقات سے لبیک کہکر لازم ہوگا یعنی اسصورت مین پٹا ڈالکر اونٹ کا بہیجنا قایمقام تلبیہ کے نہوگا یا اونٹ یا گای کو تمتع یا قران کے واسطے روانہ کیا اور حالانکہ پٹا ڈالنا اور متوجہ ہونا حج کے مہینون مین واقع ہوا اور اگر دونون کام موسم حج مین نہوی تو یہہ شخص محرم نہوگا جب تک کہ اونٹ یا گای کو نہ ملجاوے سو اگر تمتع یا قران کی اونٹ یا گای کو روانہ کیا اور خود متوجہ ہوا احرام کی نیت سے اگرچہ اوسکو قبل میقات کے نملا بنا بر استحسان کے تو البتہ وہ شخص محرم ہوگیا ان سب صورتون مین اسواسطے کہ اجابت حج کی جسطرح ہر تعظیمی ذکر سے ہوتی ہے اسیطرح ہر ایک اوس فعل سے ہوتی ہے جو فعل کہ احرام کے ساتھہ مخصوص ہے اور یہہ افعال مذکورہ احرام ہی سے خصوصیت رکہتے ہین خلاصہ یہہ ہے کہ احرام کا ثبوت دو طریق سے ہی ایک یہہ کہ حج کی نیت سے لبیک کہی یا کوی اور ذکر تعظیمی کرے اور

دوسرا طریقہ یہہ ہے کہ حج کی نیت کرکے یہہ افعال مذکورہ شرح
مفصلہ عمل مین لاوے شارح کہتا ہی پہر ہم کہتے ہین کہ صحیح ہونا احرام
کا موقوف نہین مخصوص حج یا عمری کی نیت پر اسواسطے کہ اگر محرم
مبہم احرام کیا یعنی احرام باندہنی کے وقت بالخصوص حج یا عمرہ کا
خیال دلپر نہ آیا یہانتک کہ بیت اللہ کے گرد ایکبار گہوما تو اوس احرام
کو عمری کی طرف پہیری یعنی عمرہ ادا کرے اور قبل شروع افعال
اوسکو اختیار رہے تعین کا چاہے اوس احرام کو حج کیواسطے ٹہراوے
چاہی عمری کے واسطے کذا فی حاشیۃ الطحطاوی اور اگر نیت حج
کی مطلق کی یعنی حج فرض یا حج نفل کی تعین نکی تو فرض حج کیطرف
پہیری یعنی فرض حج اوس احرام سے ادا کرے اور اگر اوسنے
نفل حج کو معین کرلیا تو نفل حج صحیح ہوگا اگرچہ اوسنے ہنوز فرض
حج نکیا ہو کذا فی الشرنبلالیہ عن فتح القدیر ۔ اور اگر اونٹ مین
اشعار کیا یعنی کوہان کی بائین طرف ہلکا سا زخم کردیا تا کہ ہدی کا
نشان ہوجاوے یا اوسکی پیٹہہ پر جہول ڈالی یا اوسکو روانہ کیا
بہ نیت تمتع یا قران کے اور اوسکو جاکر نہ مل گیا چنانچہ مل جانی کا مسئلہ

مذکور ہو چکا یا بہیڑ بکری کی گردنمین پٹا ڈالا تو ایسے افعال سے محرم
نہوگا اسواسطے کہ یہہ کام حج یا عمری کیواسطے مخصوص نہین م
اشعار یعنی قربانیکی اونٹ کا کوہان چیرنا امام اعظم کے نزدیک مکروہ
ہے اسواسطے کہ جیوانکی تعذیب ہے اور صاحبین کے نزدیک
خوب ہے اور امام شافعی کے نزدیک سنت ہے اسواسطے کہ
رسول علیہ السلام اور اصحاب کا فعل ہے ابوجعفر طحاوی نے کہا
کہ اصل اشعار ابوحنیفہ کے نزدیک مکروہ نہین اور کیونکر مکروہ ہو اور
حالانکہ احادیث مشہور سے ثابت ہی اور امام نے مکروہ نہین کہا
مگر اوس اشعار کو جو امام کے اہل زمانہ کرتے تھے اسواسطے کہ
امام نے اونکو دیکہا کہ نہایت زخم کاری لگاتے تھے جسے ہلاکی کا
خوف تہا تو سد باب کے واسطے اونکی اس فعل کو مکروہ کہا اور اگر اسطرح
زخم لگاوے کہ کہال کٹی نہ گوشت تو جایز ہے اور بعضی علما نے کہا کہ
تقدیم اشعار کے تقلید پر امام کے نزدیک مکروہ ہے جیسی تقدیم نکاح
کتابیہ کے نکاح مسلمہ پر مکروہ ہے کذا فی العینی شرح الکنز
اور بعد احرام یا ندہنی کے فوراً اجتناب کری اور دور رہا کرے عورتونکے

جماع سے یا عورتوں کے سامنے جماع کی بات چیت سے اور پرہیز کرے فسوق سے یعنی نافرمانی اور اطاعت الہی کی چھوڑنے سے اور لڑائی جھگڑی سے اسواسطے کہ محرم کے حق مین یہہ زیادہ تر قبیح ہے یعنی خادمون اور رفیقون اور کرایہ دارون سے خرخشہ نکرے بلکہ اونکی سخت گوئی اور زبان درازی کا تحمل کرے کہ یہہ امور نص قرانی سے ممنوع ہین فرمایا فلا رفث ولا فسوق ولا جدال فی الحج ۔ اور پرہیز کرے محرم خشکی کے شکار سے نہ دریا کے شکار سے اسواسطے کہ دریا کا شکار محرم کو درست ہے بموجب آیت قرانی کے اور پرہیز کرے موجود شکار کیطرف اشارہ کرنے سے اور غائب شکار کے بتا دینی سے اور اشارہ کرنا اور بتا دینا شکار کا دہان حرام ہے جب دوسرا محرم شکار کے جانور کو نجانتا ہو اور اگر جانتا ہو تو اشارہ کرنیوالی اور بتانیوالی محرم پر کچھہ جرم نہین قول اصح مین اور بعد احرام کے بہی خوشبو لگانے سے اگرچہ بلا قصد ہو نہ بدن مین خوشبو لگاوی نہ کپڑی مین اور مکروہ ہے سونگہنا خوشبو کا اور اسیطرح پہول اور میوی کا سونگہنا مکروہ ہے کذا فی حاشیۃ الطحطاوی ۔ از غایت الاوطار

چار فرض ہین حج کے لئے

فرض وہ ہے جسکے ترک سے حج باطل ہووے اور سال آیندہ مین اوسکی قضاء لازم آوے واجب وہ ہے جسکے ترک سے حج باطل نہین ہوتا بلکہ دم دیکر حج کرنا لازم آتا ہے ۔

اول فرض احرام ۔

دوسرا وقوف بعرفات ۔

تیسرا طواف الزیارت ۔

چوتھی فرض ترتیب افعال سے اول احرام بعد ازان وقوف بعرفہ بعد ازان طواف الزیارت جو ایک السنی فوت ہوا حج اور انہوا لہذا احرام برومی ترتیب اول فرض ہے ۔ اور احرام شرط ہے باعتبار ابتدا کے لہذا اوسکی تقدیم حج کے مہینون پر جائز ہے جیسے وضو مین قبل وقت نماز کے جائز ہے اور احرام کو رکن کا حکم ہے باعتبار انتہا کے تاآنکہ جسکا احرام باندہ کے حج فوت ہوگیا ہو اوسکو احرام کا باقی رکھنا تاکہ سال آیندہ اوسی حج کی قضاء کرے جائز نہین اور اگر شرط ہوتا ہر طرحسے تو اوسکا باقی رہنا

جایز ہوتا از غایۃ الاوطار ــ

اور احرام مین نسک ہین نیت و تلبیہ و سوق ہدی اور احرام کے

لئے رکن ہے اور شرط جیسا کہ مفصلہ ذیل شرح مذکور ہین ــ

امام ابو حنیفه		امام شافعی	
نہین منعقد ہوتا ہے احرام یہان تک کہ ختم کری ساتھ نیت کے تلبیہ کو یا سوق ہدی کو المعانی البدیعه	ناصر زیدیه متفق با مام ابوحنیفه	منعقد احرام ہوتا ہے ساتھ صادق نیت کے اور محتاج نہین ہوتا ہے لبیک کہنی اور ہانکنی ہدی کا مگر مستحب ہے اوسکو لبیک کہنا جب لبیک کہی اور نیت نہ کی منعقد نہوگا احرام اوسکا المعانی البدیعه	سعید یحیی متفق با مام شافعی

امام احمد	امام مالک	دیگر علماء
متفق با امام شافعی	متفق با امام شافعی در باب انعقاد متفق با امام ابوحنیفه	نزدیک ابوعلی بن خیران ابی عبداللہ زبیری کے شافعیہ مین سے۔ اور نزدیک امامیہ کے محتاج ہے طرف نیت و تلبیہ کے۔ نزدیک داؤد کے منعقد ہوتا ہی احرام ساتھہ تلبیہ کے بدون نیت کے المعانی البدیعہ

از کتب حنفیہ

اور احرام کے لئی رکن ہے اور شرط ہے رکن احرام
کا پایا جانا محرم سے ہی ایک فعل کا خصایص حج مین سے
اور وہ فعل دو قسم ہے ایک قول ہے اسیطرح کہ کہی
لبیک اللھم لبیک لا شریک لک لبیک الخ — اور یہہ
لبیک کہنا ایک بار شرط ہے اور زیادہ ایک بار سے سنت
کہ لازم آتی ہے اوسکے ترک سے اساءت ایسا ہی ہے
محیط سرخسی مین —
اور اگر ہو جگہ تلبیہ کے تسبیح یا تحمید یا تہلیل یا تمجید یا جو
اوس شابہہ اسکے ہے ذکر اللہ مین سے اور نیت کرے
ساتھہ اوسکے احرام کے ہو جائیگا محرم برابر ہے کہ اچھی
طرح تلبیہ کہہ سکتا ہو یا اچھی طرح تلبیہ نہ کہہ سکتا ہو بالاجماع
اور ایسا ہی ہے جبکہ لائی تلبیہ کو ساتھہ دوسری زبان
کے کافی ہوگا اوسکو برابر ہے کہ اچھی طرح عربی پڑہسکتا ہو

یا اچھی طرح عربی نہ پڑھ سکتا ہو ایسا ہی ہے شرح طحاوی
مین اور عربی افضل ہے اور اگر کہا محرم نے اللہم اور نہ زاید
کیا اسپر بس جسنے کہ کہا ہے ہو جاتا ہے ساتھ اسکے
شروع کرنیوالا نماز مین کہتا ہے ہو جاتا ہے محرم اور
اوپر قول اوس شخص کے کہ کہتا ہے نہین ہوتا ہے ساتھ
اسکے شروع کرنیوالا نماز مین نہین ہوتا ہے محرم۔

اور دوسری قسم فعل ہے اور وہ تقلید بدنہ اور سوق ہدی
اوسکا اور متوجہ ہو ساتھ اوسکے بارادہ حج کے ہو جاتا ہے
اس سے محرم اگرچہ نہ لبیک کہی ہو برابر ہے کہ تقلید بدنہ
تطوع کی یا بدنہ نذر یا بدنہ جزاے صید یا اسکی مانند کی
اور اگر بھیجا ہو بدنہ کو اپنے سامنے اور نہ متوجہ ہوا ہو
ساتھ اوسکے پھر متوجہ ہوا ہو گا محرم یہان تک کہ ملجاوے
بدنہ سے مگر ہدی تمتع یا قران کے کہ ہو جاتا ہے محرم جبکہ متوجہ
ہوا ہو ہو گا محرم یہانتک کہ ملجاوے بدنہ سے مگر ہدی متعہ
یا قران کے کہ ہو جاتا ہے محرم جبکہ متوجہ ہوا پہلے اسے کہ لاحق

ہو جاوے او سی ایسا ہی محیط سرخسی مین عالمگیریہ اور
صحیح ہوتا ہے حج ساتھہ مطلق نیت کے اسطرح کہ نیت کرے
نسک کے بدون تعین حج یا عمرہ کے پہر اگر تعین کریگا پہلے
طواف سے پس بہتر ہے اور جو نہین پہر جائیگی یہہ نیت واسطے
عمرہ کے جیسا کہ آتا ہے کہا لباب مین اور تعین نسک کے نہین ہے
شرط پس صحیح ہے مبہم اور ساتھہ اوسکی کہ احرام باندہا ہو ساتھہ
اوسکے غیر سے اور کہا لباب مین دوسری جگہہ مین اور اگر
احرام باندہا ساتھہ اوس چیز کے کہ احرام باندہا ہے ساتھہ
اوسکے غیر اوسکے نے پس وہ مبہم ہے پس لازم آئیگا اوسپر
حج یا عمرہ او رمقید کیا ہے اوسکو شارح نے ساتھہ اوس صورت
کے کہ نجانتا ہوا وسکو جسکا احرام باندہا ہوا وسکے غیر نے
انتہی اور ایسا ہی ہے اگر مطلق چہوڑا نیت حج کو پہر جائیگا اطلاق
نیت کا واسطے فرض کے در مختار

اور نیت اگرچہ ساتہہ دل کے ہو اسلئے کہ ذکر اوسکا جسکا احرام باندہا
گیا ہو حج یا عمرہ مین سے ساتہہ زبان کے شرط نہین ہے جیسا کہ

نمازمین زیلعی ورد المحتار۔
لیکن شرط ہے مقارنت نیت کے ساتھہ ایسے ذکر کے کہ قصد کیجاتی ہو ساتھہ
اوسکے تعظیم مانند تسبیح اور تہلیل کے اگرچہ ساتھہ فارسی کے ہو اگرچہ
اچھی طرح پڑہسکتا ہو عربی کو اور اچھی طرح تلبیہ پڑہسکتا ہو علی المذہب ونحوہا
ساتھہ ذکر کے کہ قصد کیجاتی ہو ساتھہ اوسکے تعظیم اسی اگرچہ امیز ہو وہ ذکر
ساتھہ دعا کے علی الصحیح شرح لباب۔
اور غانیہ مین ہے اور اگر کہا اللہم اور نہ زیادہ کیا اسپر کہا امام ابن الفضل نے
یہہ بہی اوسی اختلاف کے ہے کہ ذکر کرچکے ہین ہم اوسکو شروع نماز مین اور
حاصل یہہ ہے کہ اقتران نیت کا ساتھہ خصوص تلبیہ کے شرط نہین ہے
بلکہ اقتران نیت کا ساتھہ خصوص تلبیہ کے سنت ہے اور شرط اقتران
نیت ہے ساتھہ کوی شے ذکر کے کہ ہو اور جب لبیک کہے تو ضرور ہے
یہہ کہ ہو لبیک کہنا ساتھہ زبان کے۔ کہا لباب مین پس اگر ذکر کیا
لبیک کو ساتھہ دل کے نہ اعتبار ہوگا اوسکا اور اخرس یعنی گونگے کو لازم ہے
ہلانا زبان کا اور کہا گیا نہین لازم ہے گونگے کو ہلانا زبان کا بلکہ مستحب
ہے انتہی۔ اور میل کیا ہے شارح لباب نے طرف ثانی کے یعنی نہ لازم

ہونیکے اسلیئے کہ اصح یہہ ہے کہ نہین لازم ہے گونگے کو ہلانا زبان کا
قراءت مین واسطے نماز کے پس اسمین بطریق اولی لازم نہوگا ہلانا زبان کا
اسلیئے کہ حج اوسع یعنی وسیع تر ہے اور اسلیئے کہ قراءت فرض قطعی
متفق علیہ ہے بخلاف تلبیہ کے۔ ردالمحتار
جسنے تقلید بدنی تطوع یا نذر یا جزای صید یا تقلید بدنی کسی اور شی
کے اسبابمین کی اور متوجہ ہوا ساتھہ بدنی کے بارادہ حج پس تحقیق
احرام باندہا اوسنے اور یہہ کلام صاحب ہدایہ کا مفید اسکا ہے کہ ضرور ہے
اسطرح احرام مین تینون چیز تقلید بدنہ اور توجہ ساتھہ اوسکے اور نیت
نسک فتح القدیر
شرح لباب مین ہے کہ واسطے اقامت بدنی کی مقام تلبیہ کے شرایط مین
پس انمین شرایط مین سے نیت نسک یعنی حج یا عمرہ کے ہے اور انہین شرایط
مین سے سوق بدنی ہے اور توجہ ساتھہ اوسکے یا پالینا بدنی کا ہے اور سوق
اگرچہ ہدی یا ہے بدنہ کا اور متوجہ نہین ہوا ہے ساتھہ اوسکے مگر بدنی تمتع اور
قران مین ہے پس اگر تقلید کے بدنی کی اور نہین سوق کیا اوسکا یا سوق کیا ہے
اور متوجہ ہوا ساتھہ اوسکے پہر متوجہ ہوا بعد اوسکے بارادہ نسک پس اگر ہو

ہدی واسطے غیر متمتع اور قران کے نہو گا محرم یہانتک کہ لاحق ہووے ساتھہ ہدی
کے پس جب پالیوے ہدی کو اور سوق کرے اسکا ہو جاویگا محرم ردالمحتار
اور مقام و کلام در مختار یہہ ہے کہ شرط ایک شی ہے دو چیزون مین سے یا سوق کر
ہدی کا اور متوجہ ہو ساتھہ ہدی کے اور یا یہ کہ بہیجے ہدی کو پہر چلا جاوے اور نہین
متوجہ ہو ساتھہ اوسکے اور یہہ شرط واسطے غیر متمتع اور قران کے ہے اسلئے کہ نہین شرط
ہے متمتع اور قران مین توجہ ساتھہ اوسکے اور نہ لاحق ہونا ساتھہ اوسکے ردالمحتار
اور جب بہیجا ہو ہدی کو پہر متوجہ ہوا ہو بارادہ حج یا عمرہ اور لاحق ہوا ہو اوسکو
غیر متعہ اور قران مین ہو گا محرم پہلے پہونچنے کے میقات سے اور بعد پہونچنے کے
میقات پر لازم ہو گا اوسکو احرام ساتھہ تلبیہ کے میقات سے اسلئے کہ جس وقت
پہونچ گیا طرف میقات کے نہو گا محرم ساتھہ تقلید کے بسبب لاحق ہونے
کے ہدی کو اور نہین جائز ہے اوسکو تجاوز کرنا میقات سے بدون احرام اسکے
پس لازم ہو گا اوسکو احرام ساتھہ تلبیہ کے رحمتی ردالمحتار
اور لحوق شرط ہے بالاتفاق اور اوپر سوق بعد لحوق کے پس مختلف فیہ ہے
پس جامع صغیر مین نہین شرط کیا ہے سوق کو اور شرط کیا ہے سوق کو اصل مین
پس کہا اصل مین کہ سوق کرے ہدی کا اور متوجہ ہو ساتھہ اوسکے کہا فخر الاسلام

سے یہہ امر اتفاقی ہے اور سوا اسکے نہین کہ شرط لحوق ہے اور کافی مین ہے
کہ کہا شمس الائمہ سرخسی نے مبسوط مین کہ مختلف ہین صحابہ اس مسئلہ مین پس بعض
انہین سے کہتے ہین کہ جب تقلید ہدی کی محرم ہوگیا اور بعض انہین سے کہتے ہین کہ جب
متوجہ ہوا پیچھے ہدی کے محرم ہوگیا اور بعض انہین سے کہتے ہین جب پالیا اسکو
پس سوق اسکا کیا محرم ہوگیا پس لیا ہمنے ساتھ قول متقدمین کے انہین سے اور کہا ہمنے
کہ جب پالیا ہدی کو اور سوق کرے اوسکا ہوگا محرم بسبب اتفاق صحابہ کے اسپر
شرح لباب و المختار

جب بہیجا ہدی کو واسطے تمتع یا قران کے اشہر حج مین اور متوجہ ہوا بنیت احرام کے اشہر
حج مین اگرچہ نہ لاحق ہوا اوسکو ہوگا محرم ساتھہ تمتع یا قران کے درمختار
تقلید ہدی غیر اشہر حج مین معتبر نہین ہے اسلئے کہ تقلید ایک فعل ہے افعال متعہ
مین سے اور افعال متعہ پہلی اشہر حج سے معتد بہا نہین ہوتے ہین پس ہوجاتا ہے
تطوع اور ہدی تطوع مین جب تک نہ پاوی اوسکو یا جاوے ساتھہ اوسکے نہوگا محرم
ایسا ہی ہے شرح جامع صغیر و قاضیخان مین و زیلعی مین — رد المحتار
اور اگر اشعار کیا ہدی کا ساتھہ جرح بائین طرف کوہان اونٹ کے یا جھول ڈالا ہے
ہدی کی پشت پر یا بھیجا ہدی کو نہ واسطے تمتع او قران کے اور نہ لاحق ہوا اوسکو

پہلی میقات سے یا تقلید کی بکری کی نذ اونٹ اور گائے سے ہو کا محرم ہونا

عدم اختصاص ان افعال کے ساتھ نسک کی در مختار

عدم اختصاص ان افعال کا ساتھ نسک کے اسلئے ہے کہ اشعار کبھی ہوتا ہے واسطے دور کرنے عارضہ کے اور جھول ڈالنا کبھی ہوتا ہے واسطے دفع گرمی اور سردی کے اور اسلئے کہ جب ہوگی رو برو اسکے بکری کہ ہانکا ہے اوسکا نیت تو جب کے نہ پایا جائیگی مگر صرف نیت اور ساتھ صرف نیت کے نہیں ہوتا ہے محرم اور تقلید شاۃ کی نہیں ہے متعارف اور نہ سنت حقیقی رد المحتار

اور اشعار مکروہ ہے نزدیک امام یعنی ابی حنیفہ کے اسلئے کہ ہر ایک اشعار کرنا اچھی طرح نہیں جانتا ہے پس لاحق ہوگی حیوان کو ساتھ اوسکے تعذیب طحطاوی۔

اور اشارہ کیا ہے مصنف نے یعنی صاحب در مختار نے اسطرف کہ اشعار خاص ہے ساتھ اونٹ کے رد المحتار

اور اشعار مکروہ ہے نزدیک امام کے جیسا کہ قریب ہے کہ آتا ہے اگرچہ حسن ہے نزدیک صاحبین کے مگر یہہ کہ کہا جاسے واسطے معالجہ کے نہر الفایق اور اونٹ اور اونٹنی کا ہدی ہونا اتفاقی ہے اور گائے کو شامل ہونا بدنہ کا نزدیک حنیفہ کے ہے ایسا ہی مستفاد ہے نہر الفایق سے۔

احرام آفاقی

آفاقی وہ ہے جسکا گہر باہر میقات سے ہووے

امام ابوحنیفہ	امام شافعی	
	جسکا کہ گہر باہر میقات کے ہو جایز ہے	
	اوسکو احرام باندہنا اپنی گہر سے اور	
	جایز ہے ایسکو احرام باندہنا میقات سے	
	اور اسمین کہ افضل کیا ہے دو قول ہین	
	ایک یہہ کہ افضل ہے احرام باندہے	حسن بصری
	اپنی شہر سے	عطا
اگر لوٹ گیا طرف میقات کی او لبیک	جبکہ بارادہ حج گذر گیا میقات سے	ابی یوسف
کہی ساقط ہوا اوسی دم اور اگر	اور احرام نہ باندہا پہر احرام باندہا	محمد
نہ لبیک کہی نہ ساقط ہوگا اوسی دم	اندر میقات کے لازم آیا اوسپر دم	ناصر زیدیہ مین سے
المعانی البدیعہ	پہر اگر لوٹ گیا طرف میقات کی قبل	
	تلبیس کے ساتہہ احکام حج کے قطع ہوا اوسی کی	
	برابر ہی کہ لبیک کہی ہو یا نہ کہی ہو المعانی البدیعہ	

امام احمد	امام مالک	دیگر علماء
متفق بقول شافعی افضل	متفق بقول امام شافعی	نزدیک امامیہ کے مستحب نہیں ہوتا احرام قبل میقات کے
متفق با امام مالک	نہ ساقط ہوگا اوس سے دم	نزدیک حسن اور نخعی اور عطا کے ایک قول میں دو قول عطا سے میں نہیں ہے کچھ [illegible] جسنے ترک کیا احرام کو میقات سے نزدیک ابن الزبیر کے واگر ہی اپنی حج کو پھر لوٹ جاوے طرف میقات کے پس احرام باندہتا عمرہ کے نزدیک سعید بن جبیر کے [illegible]

امام شافعی		امام احمد		امام مالک
اگر نہ ارادہ میقات سے باندھی حج کی نیت کی اور نہ محرم پہر ارادہ کیا حج کا بعد گذر جانیکے میقات سے احرام باندہے اوسی جگہ جہان سے خیال ہوا احرام باندہی حج کا اور کچھ اوسپر لازم نہین آتا جب داخل ہو مکہ مین تجارت یا زیارت کے لئی یا ہو اہل حلہ سے اور تہا نمایت سے آیا کیا جایز او سکی لئی کہ داخل ہو مکہ مین بغیر احرام کے دو قول ہین		لوٹ جاوے طرف میقات کی اور احرام باندہی میقات سے پہر اگر نہ کیا ہو اوسنے یہہ لازم آئیگا اوسپر دم المعانی البدیعہ	اسحاق	
ایک قول مین داخل ہونا بغیر احرام کے جایز نہین	ابن عباس	متفق بقول اول شافعی ایک روایت مین		متفق بقول اول شافعی
دوسرے قول مین جایز ہی [illegible] اوسکے لیے احرام المعانی البدیعہ	ابن عمر	ایک روایت مین متفق بقول دوسرے		

امام ابو حنیفه	امام شافعی
جب گھر ہو باہر میقات کے نہین جایز ہی داخل ہونا حرم مین بدون احرام کے قتل کے لیے داخل ہو یا غیر قتل کے لیے اور اگر ہو گھر اوسکا اندر میقات کے تو جایز ہے داخل ہونا حرم مین بدون احرام کے نزدیک ابی یوسف کے نہین جایز ہی داخل ہونا مکہ مین بدون احرام کے جبتک کہ گھر ہو باہر میقات کے	نہین جایز ہے داخل ہونا حرم مین بدون احرام کے برابر ہے کہ ہو گھر باہر میقات یا اندر میقات کے اور برابر ہے کہ ہو داخل ہونا قتل کے لیے یا غیر قتل کے لیے ۔
داخل ہونا حرم مین بدون احرام کے قضا و دم لازم آتا ہے پس احرام باندہے حج کا یا عمرہ کا مگر یہہ کہ حج کرے سال حج اسلام مین یا منذور مین یا عمرہ منذورہ کا پس تحقیق وہ کافی ہے اوسکو اور داخل ہے اسمین احرام اوسکا کہ واجب ہے اوسپر حج ۔ المعانی البدیعه	داخل ہونا حرم مین بدون احرام کے جایز نہین ہے لیکن بدون احرام کے داخل ہونے سے قضا اور دم لازم نہین آتا ہے المعانی البدیعه

خشکی

اور جو گذر جاے میقات سے بدون احرام کے پھر آئے دوسرے
میقات پر پس احرام باندہے اوس دوسرے میقات سے
کافی ہوگا مگر احرام اوسکے میقات سے افضل ہے ایسا ہی ہے
جوہرہ نیرہ مین اور یہہ غیر اہل مدینہ مین ہے اسلئے کہ اہل مدینہ
اخص ہین ساتہہ اپنی میقات کے ایسا ہی ہے سراج وہاج
مین اور جو قصد کرے مکہ کا راہ غیر مسلوک سے احرام باندہین
جبکہ محاذی ہو کسی میقات کی ان میقاتون مین سے ایسا ہی ہے
محیط سرخسی مین اور جو حج کرے دریان مین پس میقات اسکا
اوسوقت ہے کہ محاذی ہوا وسجگہ خشکی سے کہ نہ متجاوز ہوا وسسے
بدون احرام کے ایسا ہی ہے سراج وہاج مین —

تری

اور جب چلی درمیان میقاتونکے دریا مین یا خشکی مین اجتہاد کرے اور احرام
باندہے جب محاذی ہو ساتہہ کسی میقات کے اون دونون سے اور بعید تر

دونون میقاتون سے نیت اولی ہے ساتھ احرام کے ایسا ہی ہے تبیین مین
پس اگر ہوا اسطرح کہ محاذی ہو پس میقات اوسکا اوپر دو منزل کے ہے
مکہ تک ایسا ہی ہے بحر الرائق مین — عالمگیریہ

اور نہین جایز ہے آفاقی کو داخل ہونا مکہ کا بدون احرام کی نسک یعنی حج یا عمرہ
کے نیت رکھتا ہو یا نرکھتا ہو اور اگر داخل ہوگا مکہ مین پس لازم ہوگا اوسپر
حج یا عمرہ ایسا ہی محیط سرخسی مین باب دخول مکہ مین بغیر احرام کے اور
جو رہتا ہو داخل میقات مین مانند بستانے کی جایز ہے اوسکو داخل ہونا
مکہ مین واسطے اپنی حاجت کے بدون احرام کے مگر جبکہ ارادہ رکھتا ہو نسک کا
یعنی حج یا عمرہ کا پس حج یا عمرہ نہین روا ہوتا ہے مگر ساتھ احرام کے
اور نہین کچھہ حرج ہے اسمین ایسا ہی ہے کافی مین عالمگیریہ —

واسطے لکڑی لانے یا گھاس لانیکے داخل ہونا بغیر احرام کے آفاقی جبکہ
ہو جاے اہل بستان سے مباح ہے ایسا ہی ہے محیط سرخسی مین
عالمگیریہ

جو آئی کسی میقات پر پانچ میقاتون مین سے اور حال مین کہ ارادہ کرتا ہو نسک کا
یعنی حج یا عمرہ کا یا قصد رکھتا ہو حرم کا واسطے کسی حاجت کے یا واسطے تجارت کے

حال یہہ ہے کہ وہ اہل افاق مین سے ہے یا اہل حل یا حرم مین
سے ہے نہین مباح ہے اسکو محاذات اوسکی مگر محرم ہو کے
اسلئے کہ قصد کیا ہے محاذات دو میقاتون کا میقات اہل افاق
اور میقات اہل حل کا اور اگر قصد کیا ہو حل کا مباح ہے اسکو محاذات
اوسکی بغیر احرام کے اسلئے کہ قصد کیا ہے محاذات ایک میقات
کا اور اسلئے کہ جب کہ نہ قصد کیا مکہ کا ساقط ہو گی حرمت میقات کی
پس ہو گیا مانند اور جگہون کے پہر جب داخل ہو گیا حل مین اور
ارادہ کیا بعد اوسکے داخل ہونے مکہ کا واسطے کسی حاجت کے
جایز ہو گا اوسکو داخل ہونا مکہ کا بدون احرام کے اسلئے کہ جب
داخل ہو گیا حل مین ہو گیا بمنزلہ اہل حل کی اور اسلئے کہ قصد کیا ہے
محاذات ایک میقات کا اور یہہ حیلہ ہے استقاط احرام مین اپنی آپ
سے اور کہا ابو یوسف نے اگر نیت کی ہے اوسنے جسنے ارادہ کیا ہے
حل کا اقامت کی حل مین پندرہ دن جایز ہے اوسکو داخل ہونے
مکہ کا بغیر احرام کے اسلئے کہ حل ہو گیا وطن اوسکے لئے پس ہو گیا مانند
اہل حل کے اور اگر نہین نیت کی ہے اقامت پندرہ دنکی نہین جایز ہے

اوسکو داخل ہونا مکہ کا مگر ساتہہ احرام کے اسلیئے کہ نہین ہوا ہے حل وطن واسطے اوسکے اور ایسا ہی ہے اگر نکلا ہو کوئی اہل حرم مین سے طرف حل کے اور نہ متجاوز ہوا ہو میقات سے پہر ارادہ کیا ہو پہر جانیکا طرف مکہ کی پہر جاے مکہ کو بغیر احرام کے اسلیئے کہ قصد کیا ہے اوسنے متجاوزت ایک میقات کا اور اصل اوسکی یہہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی لکڑ ہیرونکو مکہ مین داخل ہونیکی بغیر احرام کے اور عادت سے لکڑ ہیرونکی ہے نہ متجاوز ہونا مواقیت کا سراج وہاج

مکی کی تعریف

مکی مین اختلاف ہے نزدیک ہمارے یعنی حنفیونکے وہ شخص ہے کہ داخل میقات ہو حرم تک جیسا کہ ذکر کیا اسکو کرمانی نے اور یہہ بعید ہے یقیناً بالکل ظاہر وہ ہے جو سراج وہاج وغیرہ مین ہے کہ مکی وہ شخص ہے کہ رہتا ہو درمیان داخل میقات اور مکی کے تین دن کے راہ سے کم پر اور بحر زاخر مین ہے کہ شرط راحلہ حق مین اوس شخص کے کہ درمیان داخل میقات اور درمیان مکہ کے تین دن سے زاید کی راہ پر رہتا ہو اور اس سے کم پر اگر رہتا ہو تو اوسکی بہی شرط نہین ہے یہہ ردالمحتار مین ہے

احرام مکی

امام ابو حنیفه		امام شافعی	
حاضرین مسجد حرام وہ ہین که		حاضرین مسجد حرام کے جنپر دم نہین ہے	
جنکا گہر اندر میقات کے ہو		تمتع مین وہ ہین جو ہون حرم مین	
نہین صحیح ہی اونسے تمتع اور	اصحاب ابی حنیفه	یا ایسی جگه که درمیان اوسکی اور	
		درمیان حرم کے اسقدر مسافت ہو	
قران پہر اگر احرام باندہا تہا	ابی عبدالله	که جسمین قصر کیجاتی ہے نماز	
تمتع اور قران کیے جاتا رہیگا اوسے	ابن عمر		
عمرہ اوسکا			
قول ابی یوسف اور محمد مین		مکی اور جو ہون مسجد حرام کے بیچ ہے	حاضر بدیہ مین ہے
اگر احرام باندہا بعد ادا کرنے		اونسے تمتع اور قران اونہین	سو یا
اکثر طواف کے گذر جاوے دونون		مکروہ ہے اونکو یہہ مگر دم نہین	یحیی
نہین یعنی ادا کرے وہ دونونکو		لازم ہے اوسپر	
اور لازم ائیگا اوسپر دم جبر			

امام مالک		دیگر علماء
متفق با امام شافعی حاضرین مسجد حرام وہ ہین جو مکہ مین اور ذی طوی مین ہین		نزدیک ابن عباس اور مجاہد اور ثوری کے حاضرین مسجد حرام کے وہ ہین جو خاص حرم مین ہین — اور عطا سے دو روایت ہین ایک روایت مین قول اونکا تائید قول شافعی کے ہے دوسری روایت مین قول اونکا تائید قول ابی حنیفہ کے نزدیک قاسم اور یحیی کے زیدیہ مین سے حاضرین مسجد حرام کے اہل مواقیت ہین اور جو اندر میقات کے ہین مکہ تک اور وہ ہین جو داخل ہون مکہ مین بغیر احرام کے — نزدیک داعی اور ابی طالب کے زیدیہ مین سے جسکا ہو میقات گھر اوسکا نہین صحیح ہے تمتع اوسے اور نہوگا وہ متمتع —

امام ابوحنیفه	امام شافعی
	جب نکلی مکہ سے ملی طرف حل کے اور
	احرام باندہے ساتھہ حج کے حل سے اور
	چلا جاوے عرفہ تک لازم آئیگا اوسپر دم
	اور اگر لوٹ آئی طرف مکہ کے ساقط
	ہو جائیگا اوسی دم
	اور اگر لوٹ امی بدون لبیک کہی
	نہ ساقط ہوگا اوسی دم
	المعانی البدیعه
	جب احرام باندہا ساتھہ عمرہ کے مکہ سے اور
	طواف کیا اور سر مونڈایا اور نہ نکلا
	طرف حل کی پس دو قول ہین ایک قول نہین کافی
متفق بقول دوسرے شافعی کے	ہے یہہ دوسرا قول یہہ ہے کہ کافی ہے یہہ اور
	واجب ہے اوسپر دم

امام مالک	امام احمد
متفق بامام احمد	نہ لازم آئیگا دم کسی حال مین المعانی البدیعہ
متفق بقول اول شافعی	

امام ابو حنیفه	امام شافعی	
احرام باندہے اپنی جگہہ سے اور اگر احرام نہ باندہا ہو اپنی جگہہ سے نہ داخل ہو حرم مین مگر احرام باندہ کے پہر اگر داخل ہوگیا حرم مین بدون احرام باندہے نکل آئی حرم سے اور احرام باندہ لے جہان سے چاہے —	جب ہو گہر حج کرنیوالی کا اندر میقات کی تا یہ تک احرام باندہی اپنی جگہہ سے اور وہی جگہہ اوسکی میقات کے ہے —	
	جب احرام باندہا ہو حج کا مکہ سے پہر نکلا ہو طرف میقات کی احرام باندہی ہو حج کا پہلے کرنے کسے افعال کے افعال حج مین سے پس نہیں ساقط ہونے دم مین اوسی دو وجہ ہین ایک یہہ ہے کہ نہین ساقط ہوتا ہے اوسی دم دوسری یہہ کہ ساقط ہوتا ہے اوسے دم	عطا اسحاق مغرہ

امام احمد	امام مالک	دیگر علماء
		نزدیک مجاہد کے جگہ ہون اہل اوسکے درمیان مکہ اور درمیان میقات کے احرام باندہے مکہ سے المعانی البدیعہ
متفق ساتھہ وجہہ پہلی شافعی کے	متفق ساتھہ پہلی وجہ شافعی کے	

اور جو ہوں اہل اونکی میقات مین یا داخل میقات مین حرم تک پس میقات انکا حج اور عمرہ کے لئی وہ حل ہے جو درمیان مواقیت اور حرم کے ہی اور اگر تاخیر کرین احرام کی حرم تک جایز ہے ایسا ہی محیط مین -

اور میقات مکی کا احرام حج کے لئے حرم ہی اور احرام عمرہ کیلئی حل ہے ایسا ہی ہے کافی مین پس نکلے جو ارادہ رکھتا ہو عمرہ کا طرف حل کی جس جانب کہ چاہے ایسا ہی ہے محیط مین اور تنعیم افضل ہے ایسا ہی ہے ہدایہ مین اور ایسا ہی ہے جب نکلی مکی طرف حل کی واسطے لکڑی یا گھاس لانیکے پھر داخل ہو مکہ مین مباح ہے اوسکو داخل ہونا بغیر احرام کے - عالمگیریہ

صحت احرام

صحت احرام ہے بیچ قدرت ہے اور نیت نسک کے یعنی نسک معین کی اسلئیکہ اگر مبہم کہا ہو احرام کو یہان تک کہ ایک پھیرا طواف کا کیا پھر گیا احرام اوسکا طرف احرام عمرہ کے دیکھا کہا پھرا ہو مین اور جب ابہام کیا ہو احرام مین اسطرح کہ نہ معین کیا ہو اوسکو جسکا احرام باندھا ہی جایز ہے اور لازم ہے اوسپر تعین پہلے شروع کرنے سے افعال حج مین اگر نہ معین کیا اور ایک پھیر طواف کا کیا ہوگا احرام واسطے عمرہ کے اور ایسا ہی ہے جبکہ محصر ہوا پہلی افعال سے پس حلال ہوا ساتھ دم کے معین ہوگا احرام واسطے عمرہ کے

پس واجب ہوگی قضا عمرہ کی نہ قضا حج کی اور ایسا ہی ہے جبکہ جماع کیا پس فاسد کیا واجب ہوگا
کہ ادا کرنا عمرہ میں — رد المحتار

اور احرام جب مبہم ہو تو صرف نہیں کیا جاتا طرف حج کی مگر جبکہ معین کیا ہو حج کو پہلی شروع
کرنے کے افعال میں جیسا کہ بحر الرائق میں ہے لیکن لباب اور اسکی شرح میں ہے اگر وقوف کیا عرفہ میں
پہلے طواف کے متعین ہوگا احرام اوسکا واسطے حج کے اگرچہ نہ قصد کیا ہو حج کا قصد میں — رد المحتار
اور اگر کیا احرام کو نفل کے لیے پس احرام نفل کا ہوگا اگرچہ نہ ادا کیا ہو حج فرض شرح لباب رد محتار
اور ایسا ہی ہے اگر نیت کی ہو حج کی غیر کی طرف سے یا حج نذر کے ہوگا احرام اوسکا جیسا نیت کیا
کہ اگرچہ نہ حج کیا ہو واسطے فرض کے ایسا ہی ذکر کیا ہے بہت علما نے اور وہی صحیح
منصوص منقول ہے ابی حنیفہ اور ابی یوسف سے ہے کہ نہیں ادا ہوتا ہے فرض ساتھ
نیت نفل کے اور روایت کیا گیا محمد سے اور یہی مذہب ہے شافعی کا واقع ہوتا ہے فرض اسلام
اور گویا کہ محمد نے قیاس کیا اوسکو روزہ پر لیکن فرق یہ ہے کہ رمضان معیار ہے صوم فرض کا
بخلاف وقت حج کے اسلئے کہ وقت حج وقت موسع ہے آخر عمر تک اور نظیر اوسکا وقت ظہر کا ہے
شرح لباب — ہاں وقت حج اوسکے لیے شبہ ہے ساتھ معیار کے باعتبار عدم صحت دو حج
اوسمیں پس اسیلئے ادا ہو جاتا ہے حج ساتھ مطلق نیت کے برخلاف فرض ظہر کے
مثلاً اسلئے کہ وقت ظہر ظرف ہے ہر وجہ سے — رد المحتار

متعلق احرام

امام ابو حنیفه	امام شافعی
نیت کری قران کی اور رہو جاوے قارن	جب احرام باندھا ہو ساتھہ نسک معین کے پہر بہول گیا اوسکو یا احرام باندھا حج یا عمرہ یا دونوں کا کہ جاہے پس اسمین دو قول ہین قول جدید مین صحیح ہی کہ نیت کری قران کی اور رہو جاوے قارن
ایک روایت مین یہہ ہے کہ پہیری اوسکو جس طرف چاہے	قول قدیم یہہ ہے کہ تحری کری اور بنا کرے اوسپر جو غالب ہوا اوسکے ظن پر
المعانی البدیعه	المعانی البدیعه
	جب احرام باندھا ہو مطلق یعنی بدون قید حج کی یا عمرہ کے تو جایز ہے پہرنا اوسکا طرف حج کی یا طرف عمرہ کے یا طرف حج اور عمرہ دونون کے پہر اگر طواف کیا یا وقوف کیا عرفہ مین پہلی پہرنے کی کسی طرف نہ پہیری گا احرام

امام احمد	
کرڈالی اوسکو عمرہ ایک روایت مین متفق با امام ابوحنیفہ	

امام ابو حنیفہ	امام شافعی
منعقد ہوا احرام اوسکا ساتہہ کہا کہ پہر جب شروع کیا ایک مین اون دونون مین سے ٹوٹ گیا دوسرا اور لازم ہوئی اوسپر قضا دوسری کی اور اختلاف کیا کہ کب ٹوٹ جاتا ہے پس کہا ابی یوسف نے کہ ٹوٹ جاتا ہے فی الحال اور کہا ابو حنیفہ اور محمد نے جب شروع کرے شہر مین پہر جب حاضر ہوا اپنے مکان مین نکل آیا دونون سے	اوسکا ساتہہ نفس طواف اور قدوم کی بلکہ اگر پہیری گا اپنی احرام کو بعد طواف کی طرف حج کی اقصہ ہوگا طواف طواف قدوم سے المعانی البدیعہ جب احرام باندہا دو حج اور دو عمرہ اور اکثر کا یا احرام باندہا ستہ حج کے پہر داخل کیا احرام او حج کا یا احرام باندہا ساتہہ عمرہ کے پہر داخل کیا اوس پر احرام عمرہ کا نہ منعقد ہوا احرام اوسکا مگر ساتہہ ایک حج یا ایک عمرہ کی المعانی البدیعہ

امام احمد	امام مالک
متفق با امام شافعی	متفق با امام شافعی

امام ابو حنیفہ	امام شافعی	
	نہین جایز ہے داخل کرنا عمرہ کا حج پر صحیح تر قول پر دو قولون مین	اسحاق ابو ثور
جایز ہے داخل کرنا عمرہ کا حج پر	اور جایز ہے داخل کرنا عمرہ کا حج پر دوسرے قول مین —	
جایز ہے داخل کرنا حج کا عمرہ پر سو ہو جائیگا قارن المعانی البدیعہ	جب شروع کیا ہو عمرہ کے طواف مین نہ جایز ہوگا اوسکو داخل کرنا حج کا عمرہ پر	
	جب احرام باندھا ہو حج کا جایز نہوگا فسخ اوسکا طرف عمرہ کی جب احرام باندہے عمرہ کا حج کے مہینون مین کسی شہر سے شہرون مین یا اوس شہر کے میقات سے اور حج کری اوسی برس مین نہ لازم آئیگا اوسپر دم المعانی البدیعہ	

امام احمد	امام مالک	دیگر علماء
متفق با امام شافعی	متفق با امام شافعی	
	متفق با امام ابوحنیفہ	
جایز ہے یہہ اوسکے لئے جسکے پاس ہدی ہو المعانی البدیعہ		
		نزدیک طاؤس کے لازم آئیگا اوسپر دم

احرام غلام وصبی

امام ابوحنیفہ	امام شافعی	
	صحیح ہے احرام غلام کا بدون مالک کے اذن کے	
	جب احرام باندھا ہو غلام نے بغیر اذن مالک کے تو جائز ہوگا مالک کو نکال لینا اوسکو احرام سے	
یہہ رجوع نکل آنا ہے غلام کا احرام سے المعانی البدیعہ	جب اذن دیا ہو اپنے غلام کو احرام کا اور بعد احرام باندھنے سے غلام کے مالک نے اذن اپنی سے رجوع کیا ہو تو نہیں صحیح ہے رجوع اوسکا اور نہ ہوگا یہہ رجوع نکل آنا غلام کا احرام سے المعانی البدیعہ	

امام احمد		دیگر علماء
ایک روایت مین دو روایتون مین سے یہہ ہے کہ نہین جایز ہے مالک کو نکالنا اوسکا احرام سے المعانی البدیعہ		نزدیک داؤد اور اہل ظاہر کے نہین صحیح ہے احرام اوسکا بغیر اذن اوسکے مالک کے ۔ المعانی البدیعہ

امام ابو حنیفه	امام شافعی
خریدار کو پھیر دینی کا اختیار ہوگا او جایز ہوگا اوسکو غلام کو احرام سے نکالے المعانی البدیعه	جب غلام نے احرام اپنی مالک کے اذن سے باندھ لیا پھر بیچ ڈالا ہوا اوسکو مالک نے اوس حالت مین کہ خریدار کو اوسکی احرام کا علم نہ تھا خریدار کو اختیار رہوگا اوس غلام کی لینی پھیر دینی کا پس اگر راضی ہو گیا ہو خریدار اسیطور کے لینی مین نہوگا خریدار کو اختیار اسکا کہ احرام سے نکالے اوس غلام کو المعانی البدیعه
نہ کافی ہوگا یہ احرام حج اسلام سے اور یہی قول ہے ایک جماعت کا زیدیہ مین سے اونہین مقصود ہے خلاف ساتھ ابی حنیفه کے مگر غلام مین اور اسی پر صبی پس نہین صحیح ہے احرام اوسکا۔	جب احرام باندھا ہو صبی یا غلام نے پھر بالغ ہوا ہو صبی یا آزاد ہوا ہو غلام عرفه مین کافی ہوگا اذن دونون کے لئے وہی احرام حج اسلام سے المعانی البدیعه

امام احمد	امام مالک
متفق با امام شافعی	متفق با امام ابوحنیفه

امام ابو حنیفه	امام شافعی
نہین صحیح ہے حج صبی کا سوا اسکے نہین کہ اسکو اذن دے ولی احرام کا تا کہ سیکھے افعال حج کی اور بچی اوس چیز سے کہ بچتا ہی اوس محرم پر اگر کری اون چیزون مین سے کہ جنسے محرم بچتا ہے تو نہین ہے فدیہ اسپر المعانی البدیعه	کافی و صحیح ہے حج صبی کا کفارہ مین جنایت صبی کے احرام مین پس قول مین ایک قول مین واجب ہے کفارہ اوسکا ولی کے مال مین دوسری قول مین واجب ہے صبی کے مال مین - المعانی البدیعه
جب گذر گیا صبی میقات سے اور پہر بالغ ہوا صبی اور باندہا احرام اندر میقات کے اور نہ لوٹا طرف میقات کی نہین لازم آئیگا دم اور عبد مین لازم آئیگا دم المعانی البدیعه	جب گذر گیا صبی یا عبد میقات سے پہر بالغ ہوا صبی اور آزاد ہوا اور احرام باندہا اونہین دونون نے اندر میقات کے لازم آئیگا اوسپر دم — کچھ نہین عبد پر سوائی کہ منافع عبد حق غیر کا ہے اور رامی پر — صبی پس مخاطب اوسکا ولی ہی عقبا نیت ولی کا جبکہ نہ لوٹی ہون عبد اور صبی تو طرف میقات کے المعانی البدیعه

امام احمد		امام مالک
		متفق بقول اول شافعی
دونون مین دم نہین ہے	ابی ثور	جب گذر گیا عبد میقات سے اور آزاد ہوا عبد اور باندہا احرام اندر میقات کے اور نہ لوٹا طرف میقات کی نہین لازم آئیگا دم اور صبی مین لازم آئیگا دم المعانی البدیعہ

اگر احرام باندھا صغیر ہوشیار نے یا اوسکی طرف سے باپ نے اوسکا احرام باندھا
تو دونوں طرح سے صغیر محرم ہوگا اور باپکو چاہیئے کہ صغیر کو لباس سے برہنہ
کرے اور اوسکو تہمد اور چادر پہناوے ہکذا فی المبسوط اور مبسوط کا ظاہر
کلام اسپر دلالت کرتا ہے کہ احرام کرنا باپکا صغیر کیطرف سے باوجود اوسکے
عقل اور ہوش کے صحیح ہے تو اوسکی بیہوشی اور نافہمی مین باپکا احرام باندھنا
بطریق اولی صحیح ہوگا

پھر صغیر احرام باندہنے کے بعد بالغ ہوگیا یا غلام احرام باندہ کر آزاد ہوگیا قبل
ٹھہرنے عرفات کے پہر اسی اگلی احرام پر پہر ایک چلا گیا یعنی دوسرا احرام
نہ باندھا تو دونوں کا فرض حج ساقط نہوگا اسلیئے کہ شروع سے نفل تہا پہر نفل کی
نیت سے فرض کیونکر ادا ہو تو بعد بلوغ اور آزادی حج کی فرض صغیر اور
عبد پر لازم آئیگا پہر اگر صغیر نے بعد بلوغ کی نیا احرام باندھا قبل وقوف عرفات کے
اور اسی احرام جدید سے فرض حج کی نیت کی تو کافی ہے یعنی فرضیت ادا ہوگئے
احرام جدید اسطرح کرنا چاہیئے کہ میقات تک پلٹ جاوے اور وہان دوسرا
احرام باندہ کر حج کی نیت سے لبیک کہی اور اگر آزاد غلام اسطرح سے
نیا احرام باندہے گا تو اوسکو کفایت نکریگا یعنی اوسپر سے فرض حج ساقط نہوگا

اسواسطے کہ غلام پر نفل حج شروع کرنے سے لازم ہوگیا تو اوسکو
توڑ نہین سکتا بخلاف صغیر اور کافر او رمجنون کے اسواسطے کہ
صغیر کا احرام لازم نہین تو اوسکو احرام توڑنا جایز ہے اور
کافر کا احرام سری سے صحیح نہین بسبب عدم اہلیت کے ۔

از غایۃ الاوطار

احرام باندہے لڑکا تمیز والا ساتہہ اذن ولی اپنے کے باتفاق آیمہ اربعہ
کے اور نزدیک شافعیون اور حنبلیون کے نہین ہے صحیح احرام لڑکے
تمیز والے کا بغیر اذن ولی اپنے کے مگر نزدیک مالکیون کے صحیح ہے
اور احرام باندہے لڑکی غیر تمیز والی سے ولی اوسکا اگرچہ ہووے
وہ ولی محرم اپنی نفس سے اور جسوقت ہووے وہ لڑکا محرم بالذات
یا محرم ساتہہ احرام ولی اپنی کی کرے لڑکا وہ کام جو مقدر کیا گیا احرام کے
سبب سے اور اگر لڑکا عاجز ہو اسکی کرنے سے پس کری ولی اوس لڑکی کا وہ کام
لڑکی کیجانب سے باتفاق آیمہ اربعہ کے اور نزدیک شافعیون اور حنبلیون اور
مالکیون کے صحیح ہے احرام غلام کا اذن سید ہو یا نہو اور نزدیک
حنفیون کے نہین ہے صحیح از مناسک صغیر ابن جماعہ

حج واحرام نایب اجیر

امام ابوحنیفه		امام شافعی	
جایز ہی کہ حج کری غیر کیطرف سے وہ جسپر فرض حج یا نذر حج یا قضا حج ہو اور جب احرام باندھا اوسنے غیر کیطرف سے واقع ہوا وہ حج جسکی طرف سے کہ احرام باندھا المعانی البدیعه	اصحاب ابی حنیفه ابو سجستانی جعفر بن محمد نخعی شعبی عطا حسن بصری داود اکثر علماء	نہین جایز ہے اوسپر حجة الاسلام یا عمرہ یا حج نذر یا حج قضا کہ حج کرے غیر کیطرف سے پہر اگر احرام باندہ لیا واقع ہوگا حج اوسکے نفس کے طرف سے نہ میت کیطرف سے المعانی البدیعه	ابن عباس اوزاعی اسحاق
نہ کفایت کریگا میت کیطرف سے حج کو اور پہیر دینا ہوگا نایب کو جو وارثان میت سی لیا تہا المعانی البدیعه		صحیح ہے حج طرف سے زندہ اور مردہ کے جایز ہے مرد کو حج کری طرف سے مرد اور عورت کے اور جایز ہے عورت کو کہ حج کری طرف سے مرد اور عورت کے	
ساقط ہوجاتا ہی حج ساتہہ موت کے پہر اگر وصیت کی ہو ساتہہ حج کے حج کرایا جاوے اوسکی طرف سے اوسکی تہائی مال سے المعانی البدیعه	زیدیه	جسنے حج کیا میت کیطرف سے اور زندگی حج کی کفایت کریگا میت کیطرف سے حج کو حج کرایا جاوے میقات سے اور نہین ساقط ہوتا ہے حج ساتہہ موت کے بعد جب ہونیکی اوستطاعت ہوچکے اوپر المعانی البدیعه	ابن عباس اسحاق ثوری ابی جریره

امام احمد		امام مالک	دیگر علماء
متفق باامام شافعی دوسری روایت مین نه واقع ہوگا اوسکی طرف سے نه اوسکی غیر کی طرف سے	ابن عباس وداود	متفق باامام ابوحنیفه متفق باامام ابوحنیفه درباب استقاط حج ساتهه موت کے	نزدیک ثوری ورباقی زیادہ کے سوا احمد کے جائز نہین ہے کہ حج کرے غیر کیطرف سے اگر قادر ہو حج پر اپنی طرف سے اور اگر غیر قادر ہووا سطے مہیا کرنے زاد اور راحله کے جائز ہے اوسکو کہ حج کری غیر کیطرف سے المعانی البدیعه نزدیک اصم کے نہین ہے صحیح حج طرف سے زنده اور مرده کے نزدیک حسن بن صالح کے مکروہ ہے کہ حج کرے عورت طرف سے مرد کی المعانی البدیعه

امام ابوحنیفہ		امام شافعی
نہین جایز ہے استیجار حج پر المعانی البدیعہ		جایز ہے استیجار یعنی اجرت مین مقرر کرنا کسیکا اوپر حج کے المعانی البدیعہ جب کہا ہو کسی نے کہ حج کرانا میری طرف سے بعوض سود یا بیاج کی اجرت مین مقرر کیا جاوے حج کرنیوالا اوسکی طرف سے بعوض سود یا بیاج کے اور اگر ہون سود یا بیاج اجرت مثل کے اور اگر زیادہ ہو سود یا بیاج پر اجرت مثل کے تو ہوگی زیادت ثلث مال سے اور اجرت مثل کے اصل مال سے — المعانی البدیعہ
پھیردی ساری اجرت کو المعانی البدیعہ	ابی ثور	جب احرام باندھے اجیر یعنی اجرت مین مقرر کیا گیا حج کرنیکے لئے اندر میقات سے لازم ہوگا اوسپر دم اور پھیردینا اجرت کا بقدر اوس مسافت کے کہ درمیان ہے میقات اور اوس جگہہ کے جہان سے احرام باندھا ہے

امام احمد		
متفق با امام ابو حنیفہ حج کرایا جاوے اوسکی طرف سے ایک حج اور جو بچہ بھی پیدا کیا جاوے طرف اوسکی وارث کی — المعانی البدیعہ	ثوری	

امام ابو حنیفه	امام شافعی
	جب اجرت مین مقرر کیا ہو دو آدمیون نے ایک آدمی کو تا کہ احرام باندہے ایک کی طرف سے حج کا اور دوسرے کیطرف سے عمرہ کا پہر احرام باندہا اوسنے حج اور عمرہ کا عمدًا نہ صحیح ہوگا احرام اوسکا ان دونونکی طرف سے اور واقع ہوگا احرام اوسکا خود اوسکی طرف سے
لازم ہے اعادہ حج کا اوسپر المعانی البدیعه	جب نایب کیا بیمار نے اور مین پہر اچہا ہوگیا نہین ہے اعادہ حج کا اوسپر المعانی البدیعه

امام احمد	امام مالک	دیگر علماء
متفق با امام شافعی		نزدیک ابی ثور کے صحیح ہو جائیگا احرام اوسکا ان دونوں کی طرف سے اور اسکو اختیار کیا ہے ابن المنذر نے - المعانی البدیعہ

امام ابو حنیفہ	امام شافعی
منقول امام شافعی بروایت اصول اور روایت نادرہ مین ابو حنیفہ سے کہ روایت کیا اوسکو محمد نے یہہ ہے کہ نہین ہوتی ہے نیابت حج مین اور جبکہ نایب کیا ہو کسی کو حج مین اور اوسنے حج کیا ہو تو ہو گا حج نایب کا اور منیب کو صرف ثواب خرچ دینے کا ہو گا المعانی البدیعہ	ہوتی ہے نیابت حج مین اور واقع ہوتا ہے حج نایب کا جانب مستنیب سے اور یہی روایت اصول ہے نہین جایز ہے واسطے تندرست قدرت کہنے والے کو کہ نایب مقرر کرے حج نفلی مین المعانی البدیعہ
جایز ہے جبکہ مرا ہو ست اور وصیت کی ہو اوسنے اپنی طرف سے حج نفل کرنیکی آیا صحیح ہے نایب کرنا حج مین اوسکی طرف سے یا نہین صحیح ہے نایب کرنا حج مین اوسکی طرف سے المعانی البدیعہ	شافعی کے دو قول ہین اسمین ایک قول مین صحت ہے دوسرے قول مین عدم صحت اور اصح دونون قولون مین قول صحت ہے
	مریض جبکہ ہو مایوس اپنی زندگی سے نہین جایز اوسکو یہہ کہ نایب کرے پہر اگر بدون مایوسی کے نایب کیا ہو حج مین اور نایب نے حج کیا ہو طرف منیب کی تو اگر اچہا ہو گیا مریض لازم ہو گا اوسپر اعادہ حج کا اور اگر مر گیا کافی ہو جاویگا اوسکو حج کرانا نایب کا اور یہی حق مین محبوس کے ہے المعانی البدیعہ

امام احمد	امام مالک
متفق با امام شافعی	
متفق با امام ابوحنیفه	متفق با امام ابوحنیفه
متفق با امام شافعی	

امام ابو حنیفه		امام شافعی
جب عمره کری کوئی شخص اپنی طرف سے میقات سے پہر حج کری غیر کیطرف سے مکہ سے یا حج کرے اپنی طرف سے میقات سے پہر عمره کرے غیر کیطرف سے اندر حل سے نہین ہے دم اوسپر ان دونون صورتون مین — المعانی البدیعه		ان دونون صورتون مین اوسپر دم لازم ہے المعانی البدیعه
جبکہ احرام باندہا اجیر نے اندر میقات کے تو لازم ہے کہ پہیر دے ساری اجرت المعانی البدیعه	ابی ثور	جبکہ احرام باندہا اجیر نے اندر میقات کے لازم آئیگا اوسپر دم اور بقدر اوس مسافت کی پہیر دیگا اجرت سے کہ درمیان میقات کے ہے اور درمیان وسجگہ کے کہ احرام باندہا ہے اوس جگہہ سے — المعانی البدیعه

امام ابوحنیفه		امام شافعی		امام احمد
اجیر حرام باندہے اوسکے شہر سے اور وہی صحیح ہے مذہب موید زیدیہ مین سے المعانی البدیعه	ناصریہ مین سے صاحبین ہادوی	جب اجارہ مین لیا کسی اجیر کو حج کے لئے اور مطلق چھوڑا احرام باندہے اجیر میقات سے اور ہوگا اس مال سے المعانی البدیعه	اور یہی صحیح مذہب موید سے	
واقع ہوگا احرام اوسکا جو اوسکی طرف سے اور نہ جایز ہوگا اوسکو پہیرنا اوسکا غیر کی طرف نزدیک ابی یوسف المعانی البدیعه		جب جوڑہ دو اجیر کیا گیا اسلئے کہ احرام باندہے طرف سے دو شخصون کی پس احرام باندہا طرف سے ایک کی بدون تعیین کے پس منعقد ہوا احرام اوسکا اور جایز ہے اوسکو پہیرنا جسکی طرف چاہے۔ المعانی البدیعه		متفق با امام ابو یوسف حنفی

بیان اسکا کہ تمتع افضل ہے یا قران

بعد دو رکعت نماز کے احرام باندہنا ساتھہ نسک معین کے چاہیے
اگرچہ صحت احرام نسک معین پر موقوف نہین چنانچہ ذکر اسکا صحت
احرام مین مفصل بیان ہوا ہے نسک بمعنی مطلق عبادت کے ہے
لیکن حج وغیرہ مین کثیر الاستعمال ہے -

احرام مبہم مین قباحتین ہین محرم نسک معین کی رو سے تین طور پر
ہوتا ہے مفرد بالحج و قارن - و متمتع - چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
قارن تہے یا تمتع اور کہ قران افضل ہے تمتع سے یا تمتع افضل ہے قرانسے
اختلاف ہے امام اور صاحبین کے نزدیک قران افضل ہے تمتع اور افراد
اور عمرہ سے اس حدیث کی دلیل سے کہ میرے پاس ایک آنیوالا
میرے رب کے پاس سے آیا اور مین عقیق مین تہا سو اوسنے کہا کہ اے
آل محمد تم حج اور عمرہ کا ساتہہ سے احرام باندہو اور اسواسطے کہ قران
زیادہ مشقت والا ہے تمتع وغیرہ سے لفظ وانا بالعقیق اور معاً
حدیث مین داخل نہین طحطاوی نے ام سلمہ سے یون روایت کی
سمعت رسول اللہ علیہ وسلم یقول اہلوا یا آل محمد بعمرۃ فی حجۃ یعنی مین نے سنا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے ای آل محمد احرام باندہو عمرہ کا حج مین ملا کر یعنی دونون کا ایک ساتھہ احرام کرو اور صحیح بخاری مین عمر فاروق سے یون روایت ہے سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول وہو بالعقیق اتانی اللیلۃ آت من ربی فقال صل فی ہذا الوادی المبارک وقل عمرۃ فی حجۃ -

مین نے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جب آپ عقیق مین تھے میرے پاس آج رات ایک آنیوالا میری ربکیطرف سے آیا اور کہا کہ اس وادی مبارک مین نماز پڑہو اور کہہ کہ عمرہ ہے حج مین ملا ہوا اور صحیحین مین انس سے روایت ہے سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یلبی بالحج والعمرۃ یقول لبیک حجۃ وعمرۃ کذا فی البرہان مینی سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ لبیک کہتے تھے حج اور عمرہ کے لئے یعنی فرماتے تھے لبیک حجۃ وعمرہ یعنی مین حاضر ہون اور یہہ حج اور عمرہ ہے - عقیق ایک جگہہ کا نام ہے مدینہ کے پاس والصواب انہ علیہ الصلوۃ والسلام احرم بالحج ثم ادخل علیہ العمرۃ لبیان الجواز فصار لہ قرانا اور قول فیصل یہہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم نے اول احرام حج کا کیا پہر عمرہ کو حج مین داخل کرلیا واسطے بیان جواز کے تو اب قران ہوگیا م کفار عرب عمرہ کرنیکو موسم حج مین بڑا گناہ جانتے تہے لہذا نبی علیہ السلام مامور ہوے کہ حج کے ساتہہ عمرہ بہی ملادین تا اونکا گمان باطل ہوجاوے مجدالدین فیروزآبادی نے اس مقام کو سفرالسعادت مین خوب محقق بیان کیا ہے خلاصہ اوسکا یہہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام مین اختلاف ہے بیشتر احادیث صحیحین مین کہ شمار مین ۲۰ سے زیادہ ہین یون مصرح ہے کہ احرام حج اور عمرہ کا معًا تہا یعنی قران تہا اور اکثر احادیث مین یون ہے کہ فقط حج کا احرام تہا اور بعضے احادیث مین تمتع بہی ثابت ہے تو ان احادیث مختلفہ کا طریق توفیق یہہ ہے کہ اول فقط حج کا احرام باندہا تہا بعد اسکے عمرہ کو بہی اوسمین داخل کرلیا تو قران ہوگیا اور تمتع سے تمتع اصطلاحی مراد نہین بلکہ تمتع لغوی مراد ہے یعنی فائدہ لینا اسواسطے کہ قران کے انتفاع مین شک نہین کہ ایک احرام مین دو عبادتین ادا ہوگئین حج بہی اور عمرہ بہی اور اصحاب رضی اللہ عنہم تین قسم تہی بعضے قارن تہے اور بعضون

نے فقط احرام حج کا لیا تہا لیکن اونکے ساتھہ ہدی نہی تو یہہ دونون
قسم کے لوگ اپنے احرام پر قایم رہی یوم النحر تک اور بعضون نے
فقط حج کا احرام باندہا تہا لیکن اونکے ساتھہ ہدی نہ تہی اونکو
حکم ہوا کہ حج کو عمرہ کر ڈالین یعنی عمرہ کرکے احرام اوتارین پہر مکہ سے
حج کے واسطے دوسرا احرام باندہین فسخ کرنا حج کا عمرہ سے اسکو
کہتے ہین ثم التمتع ثم الافراد پہر قران کے بعد تمتع افضل ہے پہر
افراد حج نرے عمرہ سے افضل ہے — از غایت الاوطار —
اور روایت ہے عایشہ سے کہ کہا نکلے ہم ساتھہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے حجۃ الوداع مین پس بعضی ہم مین سے وہ تہے کہ احرام باندہا
ساتھہ عمرہ کی فقط اور بعضے ہم مین سے وہ تہے کہ احرام باندہا ساتھہ
حج کے یعنی نری حج کا یا حج اور عمرہ کا پس جب آئی ہم مکے مین فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے احرام باندہا ہے عمرہ کا
فقط اور نہین ہدی لایا پس چاہیے کہ حلال ہوجاوے یعنی احرام سے
نکل آوی ساتھہ سر منڈانیکی یا بال کتروانیکی اور جسنے احرام باندہا ہے
عمرہ کا اور ہدی بہی ساتھہ لایا ہے پس چاہیئے کہ احرام باندہے حج کا

ساتھہ عمرہکی یعنی داخل کرے حج کو عمرہ مین پس ہوویکا قارن پہر نہ نکلی احرام سے یہانتک کہ حلال ہو دونونسے یعنی تمام کرے فعال حج اور عمرہکی — عبدالحق وملا علی قاری

اور ایک روایت مین ہے کہ پس نہ حلال ہو یہانتک کہ حلال ہو ساتہہ ذبح کرنے ہدی اپنی کے یعنی دن عید کے اور جسنے احرام باندہا ہے حج کا یعنی برابر ہے ہدی ساتہہ لایا ہو یا نہ لایا ہو حج کے ساتہہ احرام عمرہکا باندہا ہو یا نہ باندہا ہو پس چاہئے کہ تمام کرے حج اپنا مگر جو کوی حکم کیا گیا فسخ کرنے حج کا ساتہہ عمرہکے وہ نہ تمام کرے کہا حضرت عایشہ نے پس حایض ہوی مین اور نہ طواف کیا تہا مینے خانہ کعبے کا یعنی واسطے عمرہکے اور نہ سعی کی تہی مینے درمیان صفا اور مروی کے یعنی اسلئے کہ نہین صحیح ہوتی سعی مگر بعد طواف کے والا حیض مین سعی نہین منع پس ہمیشہ رہی مین حایض یہانتک کہ ہوا دن عرفہ کا اور نہین احرام باندہا تہا مینے مگر عمرہکا پس حکم فرمایا مجکو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ کہ کہولونین سر اپنا اور کنگہی کرون مین یعنی نکلون مین احرام عمرہکے سے اور مباح کرون

اون چیزون کو کہ حرام ہوئین تہین بسبب احرام کے اور احرام باندہون
حج کا بعد اسکے اور چہوڑدون مین عمری کو یعنی پہر جب فارغ ہون
حج سے تو احرام قضا عمری کا کرون پس کیا مینے یہان تک کہ ادا کیا
مینے حج اپنا بہیجا ساتہہ میرے عبدالرحمن بیٹی ابی بکر کے کو اور حکم
کیا مجکو یہہ کہ عمرہ کرون مین بدلی عمری اپنی سے کے تنعیم سے کہا حضرت
عایشہ نے پس طواف کیا خانہ کعبہ کا ان شخصون نے کہ احرام باندہا تہا
ساتہہ عمری کی یعنی طواف عمرہ کا کیا اور سعی کے درمیان صفا اور مروہ کے
پہر احرام سے نکلی پہر کیا اور طواف پیچہے اسکے کہ پہری منا سی یعنی طرف
منی کے اور یہہ طواف حج کے لئے کیا کہ اوسکو طواف افاضہ کہتے
ہین اور جن شخصون نے جمع کیا تہا حج اور عمری کو پس سوا اسکے نہین کہ کیا
اونہونے طواف ایک نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف تنعیم نام ایک
جگہہ کا ہے کہ تین کوس مکے سے ہے خارج حد حرم سے یعنی حل مین ہے
اور احرام عمری مین شرط ہے کہ حل سے باندہا جاوے خواہ احرام
باندہنے والا مکی ہو یا غیر مکی اور احرام حج کا مکی حرم سے باندہے
اور غیر مکی حل سے اور جن شخصون نے جمع کیا تہا حج اور عمرہ کو یعنی ابتدا

یا داخل کیا ایک کو دوسرے مین اونہون نے ایک ہی طواف
کیا یعنی دن نحر کے اور یہی مذہب ہے شافعی کا اور ہماری نزدیک
لازم ہین قارن کو دو طواف کرنے ایک[له] طواف عمرہ کے لئے جبکہ
داخل ہو مکہ مین اور دوسرا طواف بعد وقوف عرفات کے حج کے لئے
حدیث شریف سے ثابت ہوا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قارن
تہے اور جبکہ مکے مین تشریف لائی تو طواف کیا اور دوسرا طواف الزیارۃ
کیا بعد وقوف کے اور دارقطنی نے ایک روایت نقل کی ہے اوسکا
حاصل یہی ہے کہ قارن دو طواف کرے اور دو بار سعی کرے
صفا اور مروی مین اور حضرت علی اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ
عنہما سے بہی اسیطرح منقول ہے کہ قارن دو طواف کرے اور دو بار
سعی ملا علی قاری ۔

اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سے کہ کہا فائدہ اوٹہایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے حجۃ الوداع مین ساتہ عمرہ کی طرف حج کی یعنی اول
عمرہ کا احرام باندہا اور پہر حج کا پس پہلے ساتہ اپنے ہدی ذی الحلیفہ
سے کہ نام ایک جگہہ کا ہے وہین حضرت نے احرام باندہا تہا اور

[له] ان دونون طوافون کے بیچ مین ایک طواف اور ہے کہ اوسکو طواف القدوم کہتے ہین دوسرا سے منہی

شروع کیا پس احرام باندہا ساتہہ عمرہ کی پہر احرام باندہا ساتہہ حج
کے پس تمتع کیا لوگون نے ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ عمرہ کے
طرف حج کی یعنی ملایا عمرہ کو طرف حج کی پس تہے بعض لوگون مین سے
یعنی جنہون نے کہ احرام عمرہ کا باندہا تہا وہ کہ ہدی کو لائے اور بعضے
اون مین سے وہ تہے کہ نہین ہدی لائے پس جبکہ آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
مکی مین فرمایا واسطے لوگون کے یعنی عمرہ کرنیوالون کی جو ہے تم مین سے
ہدی لایا پس وہ نہ حلال ہووے کسی چیز سے کہ باز رہا ہے اوسی
یعنی احرام سے نہ نکلی یہان تک کہ ادا کرے حج اپنا اور جو شخص
کہ ہو تم مین سے ہدی نہ لایا پس طواف کری خانہ کعبہ کا یعنی طواف
عمرہ کا کرے اور سعی کرے صفا اور مروہ مین اور کترواوے
بال اور چاہیے کہ نکلی احرام سے یعنی احرام عمرہ کے سے یعنی
جو چیزین منع تہین احرام مین وہ اب مباح ہوئین پہر احرام کری ساتہہ
حج کے یعنی زمین حرم سے اور ذبح کرے ہدی یعنی دن نحر کے
بعد رمی جمار کے پہلے سر منڈانی کی کہ واجب ہے یہہ متمتع کو واسطے
شکرگذاری اس نعمت کی کہ توفیق ادای عمرہ اور حج کی ہوی پس جو

شخص کہ نپاوے ہدی پس چاہے کہ روزے رکھے تین دن بیچ
حج کے یعنی حج کے مہینون مین بعد احرام کے پہلی دن نحر کے
اور افضل یہہ ہے کہ ساتوین آٹھوین نوین کو رکھین اور سات دن
جبکہ پہری طرف اہل اپنی کی یعنی فارغ ہوا افعال حج سے اگرچہ
مکے مین ہو پہر طواف کیا حضرت نے خانہ کعبہ کا جبکہ آئے مکہ مین یعنی
طواف عمرہ کا کیا اور بوسہ دیا حجر اسود کو پہلے سب چیزون سے یعنی افعال
جو طواف کے ہین اونمین سے پہلے حجر اسود کو بوسہ دیا بعد لبیک کے
پہر جلدی چلے طواف کرنے مین تین بار اور چار بار چلے اپنی چال
یعنی ایکبار جو گرد خانہ کعبہ کے پہرتے ہین اوسکو شوط کہتے ہین پس سات
شوط بطور مذکور کئے اور سات شوط کا ایک طواف ہوتا ہے پہر پڑہی
نماز نزدیک مقام ابراہیم کے دو رکعت اوسوقت کہ پورا کیا طواف
اپنا گرد خانہ کعبہ کے پہر سلام پہیرا یعنی صلوة الطواف پڑہی کہ وہ واجب
ہے ہماری نزدیک پہر پہرے یعنی خانہ کعبہ سے اور آئے صفا پر پہر
پہرے صفا مروی مین سات بار پہر نہ حلال ہوئی کسی چیز سے کہ باز
رہے تہی اوس سے یعنی احرام سے نہ نکلی یہان تک کہ تمام کیا حج اپنا

اور ذبح کی ہدی اپنی دن نحر کے یعنی دسوین ذیحجہ کو پس آپ حلال ہوی ساتھہ حلق کے ہر چیز سوای جماع کے اور چلی یعنی مناسی مکی مین آئی پہر طواف کیا خانہ کعبہ کا یعنی طواف افاضہ پہر حلال ہوی ہر چیز سے کہ باز رہی تہی اوس سے یعنی اب جماع کرنا بہی حلال ہوگیا اور کیا مانند اوس چیز کے کہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس شخص مین نے کہ لایا تہا ہدی صحابہ مین سے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے

ف اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم متمتع تہے اور صحیح تر یہہ ہے کہ حضرت قارن تہے تاویل اسکی یہہ ہے کہ مراد متمتع سے تمتع لغوی ہے یعنی نفع اوٹہانا اور وہ قران مین موجود ہے کہ قارن منتفع ہوتا ہے عمری کر ساتہہ حج کے عبدالحق وملا علی قاری

اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ عمرہ ہے کہ فائدہ اوٹہایا ہمنے ساتہہ اسکے پس جو شخص کہ نہو پاس اوسکے ہدی پس چاہیے کہ حلال ہو جاوے سب طرحکا حلال ہونا اسلئے کہ تحقیق عمرہ کرنا داخل ہوا یعنی جایز ہوا بیچ مہینون حج کے روز قیامت تک نقل کی یہہ مسلم نے

ف یہان بہی

تمتع سے مراد تمتع لغوی ہے یعنی فائدہ اوٹھانا اور باقی شرح اس حدیث
کی اوپر ذکر ہو چکی ہے ۔ ملا علی قاری

روایت ہی عطاء سے کہ کہا سنا میںنی جابر بن عبد اللہ کو بیچ کتنی آدمیون کے
کہ شریک تھے میری ساتھہ سنے مین کہا جابر نے کہ احرام باندہا ہمنے یعنی صحابہ
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نے ساتھہ حج کے خالص تر یعنی بغیر آمیزش
عمرہ کی کہا عطاء نے کہ کہا جابر نے پس آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم وقت
صبح چوتھی تاریخ کی گذری تھی ذیحجہ کے پس حکم کیا ہمکو یہہ کہ حلال
ہو جاوین ہم کہا عطاء نے فرمایا حضرت نے کہ حلال ہو اور پہنچو
عورتون کے پاس یعنی اونسے ہی صحبت کرو کہا عطاء نے اور نہ واجب
کی حضرت نے صحبت کرنے اونپر ولیکن حلال کردین عورتین اونپر
یعنی حلال ہونے کا امر وجوب کے لئے تہا اور صحبت کرنیکا اباحت
کے لئے پس کہا ہمنے یعنی بطریق تعجب کے جبکہ نہ رہین درمیان
ہمارے اور درمیان عرفہ کے مگر پانچ راتین حکم کیا ہمکو یہہ کہ صحبت
کرین ہم اپنی بیویونسے پہر حاضر ہون میدان عرفہ مین اس حالت سے
کہ ٹپکاتے ہین عضو مخصوص ہماری منی کو یعنی قریب جماع کے ہوئی ہونگے

اور اسکو عیب گنتے تھے جاہلیت میں بلکہ باعث نقصان کا جانتے
تھے حج میں کہا عطاء نے کہ اشارہ کیا جابر نے ساتھ ہاتھ اپنے
کے گویا کہ میں دیکھتا ہون طرف اشارہ کرنے اونکے ساتھ
ہاتھ اپنے کے کہ ہلاتے تھے اوسکو کہا جابر نے پس کھڑے ہوی
نبی صلی اللہ علیہ وسلم درمیان ہمارے یعنی خطبہ کہنے کو پس فرمایا
کہ تحقیق جانا تمنے کہ تحقیق مین بہت ڈرتا ہون بہ نسبت تمہارے
خدا سے اور بہت سچا ہون تم مین اور بہت نیک ہون تم مین
اور اگر نہوتی ہدی میرے ساتھ البتہ حلال ہوجاتا مین جیسے کہ حلال
ہوتے ہو تم اور اگر پہلے سے جانتا مین کام اپنی سے اوس چیز کو
کہ پیچھے جانا مین سے نہ لاتا مین ہدی کو یعنی اگر مین جانتا کہ تمہیں
احرام سے نکلنا ایسا شاق ہوگا تو ہدی ساتھ نہ لاتا اور مین بھی
احرام سے نکل آتا پس حلال ہوجاؤ پھر حلال ہوئے ہم اور سنا
ہمنے اور اطاعت کی ہمنے کہا عطاء نے کہ کہا جابر نے پس آئی
حضرت علی کام اپنے سے یعنی یمن کے قاضی وغیرہ جو ہوکر گئے
تھے وہان سے آئی پس فرمایا حضرت نے ساتھ کس چیز کے احرام

باندہا تمنے کہا ساتہہ اوس چیز کے کہ احرام باندہا ساتہہ اوسکے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پہر فرمایا اونکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ پس ہدی ذبح کرنا یعنی دن نحر کے کہ قارن کو واجب ہے
اور ٹہیری رہو حالت احرام مین یعنی اب جیسکہ مینی کیا ہے کہا
جابر نے کہ لائے واسطے حضرت کے یا واسطے اپنی حضرت علی
ہدی پس کہا سراقہ بیٹے مالک بیٹے جعشم کے نے یا رسول اللہ
ایا واسطے اس سال کے ہے یا ہمیشہ یعنی جایز ہونا عمرہ کا حج کے
مہینون مین اسی سال ہے یا ہمیشہ فرمایا ہمیشہ کو نقل کی یہہ مسلم نے
ف ساتہہ حج کی خالص یہہ بات جابر نے بحسب علم اپنی کے
کہی اسلیئے کہ حضرت عائشہ کی روایت مین اوپر گذر چکا ہے کہ
بعضون نے نری عمرہ کا احرام باندہا اور بعضون نے حج اور
عمرے کا اور بعضون نے نرے حج کا یا مراد صحابہ سے اکثر صحابہ
یا بعض صحابہ ہین یا وہ صحابہ مراد ہین کہ ہدی ساتہہ نہین لائے تہے
اور یہہ ظاہر تر ہے اور اشارہ کیا جابر نے یعنی تشبیہ دی ستر
کے ہلنی کو ساتہہ ہاتہہ کے ہلنے کے کہ اسطرح ستر ہلتا جاوے

عادت عرب لکہی ہے کہ کلام کے کرنے مین اشارہ ساتہہ اعضاء
کے کرتے ہین عبد الحق

اور روایت ہے عایشہ سے یہہ کہ اونہون نے کہا آئی پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم چوتہی تاریخ کہ گذری تہی ذیحجہ سے یا پانچوین
پہر آئے میری پاس اُس حالت مین کہ غصی تہے پس کہا مینے
کسنے غصہ دلایا آپ کو یا رسول اللہ داخل کرے اوسکو اللہ آگ مین
فرمایا کیا نہین جانتی تو کہ تحقیق مین نے حکم کیا لوگونکو یعنے بعضونکو
ساتہہ ایک امر کے یعنی توڑنے حج کے ساتہہ عمری کے پہر وہ تردد
کرتے ہین اور اگر تحقیق مین پہلے سے جانتا کام اپنی سے اوس
چیز کو کہ پیچہے جاتی مینے نہ لاتا مین ہدی اپنے ساتہہ یہان تک
کہ خریدتا مین اوسکو یعنی مکہ مین یا راہ مین پہر حلال ہوتا جیسے حلال
ہوے لوگ نقل کی یہہ مسلم نے - ازمظاہر الحق

امام ابوحنیفہ	امام شافعی	
	مختلف ہین تین قول اسمین کہ افراد و تمتع و قران مین افضل کیا ہے صحیح تر تینون قولون مین یہہ ہے کہ افراد افضل ہے	اوزاعی زیدیہ مین سے یحیی اکثر علماء
نزدیک ابی یوسف اور ابن حی کے تمتع بمنزلہ قران کے ہے قران افضل ہے	دوسرا قول یہہ ہے کہ تمتع افضل ہے	ناصر زیدیہ باقر صادق احمد بن عیسی
	تیسرا قول یہہ ہے کہ قران افضل ہے	ثوری زفر یحیی زیدیہ مزنی ابو اسحاق مروزی ابن المنذر

امام احمد	امام مالک	دیگر علماء
+	متفق ساتھ قول اول شافعی کے	مکروہ رکھا ہی ثوری نے اوسکو کہ کہا جاوے بعض اونکا افضل ہے بعض سے نزدیک ابی عبد اللہ الداعی زیدیہ مین سے قران افضل ہے اوسکے لئے کہ حج کر چکا ہو اور افراد افضل ہے اوسکے لئے کہ حج نکیا ہوا وسنے جیسا کہ مذہب قاسم اور یحیی کا زیدیہ مین سے کہ افراد افضل ہے

امام شافعی

پس حاصل ہوگا خلاف شافعیہ کا ساتھہ ابی حنیفہ
کے تین جگہہ —

ایک جگہہ اونمین سے یہہ ہے کہ اصح نزدیک
شافعی کے یہہ ہے کہ افراد افضل ہے اور نزدیک
ابی حنیفہ کے قران افضل ہے —

دوسری جگہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نزدیک
شافعی کے مفرد تھے اور نزدیک ابی حنیفہ کے
قارن —

تیسری جگہہ یہہ ہے کہ دم جو قران سے واجب ہے
وہ نزدیک شافعی کے دم جبر ونقصان ہے نزدیک
ابی حنیفہ کے دم شکر ہے —

تمتع اور قران جایز نہین بالاجماع بدون کراہت
کے —

دیگر علما نزدیک عمر اور عثمان و سلیمان بن ربیعہ ور اسکے
قران مکروہ ہے —
نزدیک امامیہ کے تمتع لازم ہے اور نہین کافی ہے اسکو ساتھہ
تمکن کے غیر اوسکا اور صفت تمتع نزدیک امامیہ کے یہہ ہے کہ احرام
باندہے میقات سے عمرہ کا پہر طواف کرے اور سعی کرے اور
نکل آوے احرام سے اور پہر جب دن ہو ترویہ کا وقت زوال آفتاب
کے احرام باندہے حج کا مسجد الحرام سے اور لازم ہے اوسپر دم
تمتع کا پس اگر معدوم ہو ہدی اور پاس ہو مول اوسکا چہوڑ دے
اوسکو اوسکے پاس جسپر اعتماد ہو اہل مکہ مین سے تاکہ ذبح کرے
اوسکی طرف سے درازی ذی حجہ تک پہر اگر نہ قدرت ہو اوسکی
تاخیر کرے اوسکی ایام نحر تک سال آیندہ کے اور جو نہ پاوی ہدی
اور مول اوسکا روزہ رکہے اس دن کے ایک دن پہلے یوم ترویہہ
سے اور دن ترویہہ کے اور دن عرفہ کے اور جسکو فوت ہو جاوے
یہہ روزہ رکہے تین دن تشریق کے اور باقی دس دن کے روزہ نہین سے
جب لوٹ جاوے اپنی گہر والون مین —

اور تنہا کرنا حج کا اور عمرہ کا سال حج مین بہتر ہے قران اور تمتع سے نزدیک شافعیونکے اور کہا مالکیون نے مطلقا کہ افراد افضل ہے قران اور تمتع سے اور نزدیک حنفیونکے قران بہتر ہے افراد اور تمتع اور نزدیک حنبلیون کے تمتع افضل ہے قران اور افراد سے

از مناسک صغیر ابن جماعہ

تمتع

تمتع باعتبار لغت یا متاع سے ہے یا متعہ سے ہے اور وہ بمعنی نفع لینے کی ہے یا نفع پہونچانیکی اور اصطلاح شرع مین تمتع یہہ ہے کہ عمرہ کیا جاوے یا عمرہ کو اکثر شروط یعنی چار شوط کئے جاوین حج کے مہینون مین سو اگر قبل اشہر حج کے طواف کریگا تو تمتع نہ ثابت ہوگا۔

متمتع کی تعریف

متمتع وہ ہے جو لاوے اعمال عمرہ کے اشہر حج مین یا طواف کرے اکثر طواف عمرہ کا اشہر حج مین پہر احرام باندہے حج کا اور حج کرے اوسی سال مین پہلے اس سے کہ عود کرے طرف اہل کی المام

یعنی عود کرے صحیح کر الیسا ہی ہے قاضی خان مین برابر ہے کہ نکلے احرام
اول سے یا نہ نکلے ایسا ہی ہے محیط سرخسی مین اور نہین ہے شرط
تمتع سے وجود احرام عمرہ کا اشہر حج مین بلکہ شرط تمتع ادای عمرہ یا ادای
اکثر طواف عمرہ ہے اشہر حج مین پس اگر طواف کیا ہو تین شوط رمضان
مین پھر داخل ہو گیا ہو شوال پس طواف کیا ہو چار شوط باقی شوال
مین پھر حج کیا ہو اوسی سال مین ہوگا متمتع ایسا ہی ہے فتح القدیر مین
پس اگر طواف کیا ہو متمتع نے اکثر طواف عمرہ کو پہلے اشہر حج سے
اور حج کیا ہو اوسی سال مین ہوگا متمتع اور ہوگا مفرد ساتھہ عمرہ کے
اور مفرد ساتھہ حج کے اور نہ واجب ہوگی اوسپر ہدی ایسا ہی ہے
ظہیریہ مین اور نہین شرط ہے کہ جس سال مین احرام عمرہ کا باندہا ہو اوسی
سال مین حج کرے بلکہ شرط یہہ ہے کہ جس سال مین عمرہ کیا ہو اوسی
سال مین حج کرے یہان تک کہ اگر احرام باندہا ہو رمضان مین اور
اقامت کی ہو اپنی احرام پر شوال سال آینده تک پھر سال آینده مین
طواف عمرہ کا اشہر حج مین کیا ہو پھر حج کیا ہو اوسی سال مین ہوگا
متمتع ایسا ہی ہے بحر الرائق مین عالمگیریہ —

الامام صحیح یعنی لوٹ جانا اپنے اہل مین بطور صحیح یہہ ہے کہ جاوی اپنی
اہل مین بعد حلق کے حرم مین اور نہو کہ سوق ہدی کے ہو اسنی اسلیے
کہ عود طرف مکہ کے غیر مطلوب ہے اس سے رد المحتار
اور الامام غیر صحیح یہہ ہے کہ عود کرے طرف مکہ کی مطلوب ہو اسی خواہ
اسطرح کہ سوق ہدی کے ہو اسنی اسلیے کہ ہدی اوسکے مانع ہے
تحلل سے پہلے دن نحر کے یا اسطرح کہ چلا گیا ہو اپنی اہل مین پہلے
حلق سے حرم مین اسلیے کہ لوٹ جانیکا طرف حرم کے استحقاق ہے
اوسپر واسطے حلق کے حرم مین وجوباً نزدیک ابی حنیفہ اور محمد کے اور
استحباباً نزدیک ابی یوسف کے اور داخل ہے سفر واحار رد المحتار ملخصا
حکماً مین یہہ کہ ہو کوئی پہر جب عمرہ کر چکا ہو چلا گیا ہو بصرہ مین یعنی اپنی
اہل مین نہ گیا دوسری جگہہ گیا ہو جیسا کہ رد المحتار اور طحطاوی سے
معلوم ہوتا ہے جانتو کہ جو مذکور ہین شرطین الامام صحیح کے وہ صرف
افاقی مین ہین اور مکی مین یہہ شرط نہین ہے بلکہ الامام مکی کا صحیح ہے
مطلقاً بسبب عدم متصور ہونے اوسکے عود کے طرف حرم کے غیر مستحق
کیا گیا اوسپر اسلیے کہ وہ حرم مین ہے برابر ہے کہ حلال ہو جاتا ہو

ہدی کے ہو یا نہ کی ہو اور اسیلئے نہین صحیح ہے تمتع مکی کا مطلقاً جیسا
کہ قریب ہے کہ آئیگا ۔ ردالمحتار

اور جبکہ عمرہ کیا ہو اشہر حج مین پہر حلال ہو گیا ہو عمرہ سے اور لوٹ گیا ہو
اپنی اہل کیطرف پہر حج کیا ہو اوسی سال مین نہوگا متمتع اور جبکہ عمرہ کیا ہو
اشہر حج مین اور طواف کی تین پہیری کرکے حلال ہو گیا ہو اور لوٹ گیا ہو
طرف اپنی اہل کے پہر لوٹ آیا ہو طرف مکی کی اور ادا کیا ہو باقی چار
پہیرون طواف عمرہ کو اور حلال ہوا ہو بعد اوسکے اور حج کیا ہو اوسی
سال تو وہ متمتع ہے اور اگر ہو کہ طواف کیا ہو چار پہیری پر پہر حلال ہو کے
لوٹ گیا ہو اپنی اہل مین پہر لوٹ آیا ہو طرف مکہ کی اور ادا کیا ہو باقی
تین پہیرون طواف عمرہ کو اور حلال ہوا ہو اور حج کیا ہو اوسی سال مین
ہوگا متمتع ایسا ہی ہے محیط سرخسی مین اور اگر عمرہ کیا ہو اشہر حج مین پہر
لوٹ گیا ہو طرف اپنی اہل کے پہلے حلال ہونیکے عمرہ سے اور آیا اہل مین
حالت احرام مین پہر لوٹ گیا ہو ساتہ اوسی احرام کے پہر تمام کیا ہو اپنی
عمرہ کو پہر حج کیا ہو اوسی سال مین ہوگا متمتع بالاجماع اور یہ اوسی صورت
مین ہے جبکہ طواف عمرہ کے تین پہیری یا تین پہیرے سے کم کرکے چلا گیا ہو

طرف اپنی اہل کی اوس حال مین کہ محرم ہوا اور اگر گیا ہو طرف اہل کے
بعد کرنے اکثر طواف عمرہ کے یا کل طواف عمرہ کے پس نہ حلال ہوا ہو
اور گیا ہو اپنی اہل کے پاس اوس حال مین کہ محرم ہے پہر عود کیا ہو
طرف مکہ کی اور تمام کیا ہو باقی عمرہ کو اور حج کیا ہو اوسی سال مین ہوگا
متمتع قول ابی حنیفہ اور ابی یوسف مین اور قول محمدؒ مین نہوگا متمتع ایسا ہی
ہے ظہیریہ مین اور متمتع دو طریقہ پر ہوتا ہے ایک وہ متمتع کہ جسنے سوق
ہدی کی ہو اور دوسرا وہ متمتع کہ جسنے سوق ہدی نہین کی صفت اوس
متمتع کی جسنے سوق ہدی نہین کی ہے یہہ ہے کہ ابتدا کرے میقات
سے پس احرام باندہی عمرہ کا اور داخل ہو مکہ مین اور طواف کرے
عمرہ کا اور سعی کرے اور حلق کرے یا قصر کرے اور تحقیق حلال ہوگیا
عمرہ سے ایسا ہی ہے سراج وہاج مین اور احرام میقات سے نہین ہے
شرط واسطے عمرہ کے اور نہ واسطے تمتع کے یہان تک کہ اگر احرام باندہا ہو
عمرہ کا دویرہ یعنی گہرون اہل اپنے سے اور غیر دویرہ اہل سے جایز ہوگا
اور ہوگا متمتع اور ایسا ہی حلق بعد فراغ عمرہ کے نہین ہے واجب بلکہ
اوسکو خیار ہے اگر چاہے نکل آئے احرام سے اور اگر چاہے باقی رہے

محرم یہان تک کہ احرام باندہے حج کا ایسا ہی ہے تبئین مین اور
قطع کرسے تلبیہ کو جبکہ شروع کری طواف کو اور یہہ وقت استلام حجر
کے ہوگا ایسا ہی ہے سراج وہاج مین -
پہر اقامت کری مکہ مین حلال ہوکے ایسا ہی ہے ہدایہ مین -
اور نہین ہے اقامت مکہ مین شرط بلکہ معنی اسکے یہہ ہین کہ جب ارادہ
کرے اقامت کا حج کے لئے اوس سال مین تو اقامت کرے حلال
ہوکر وقت احرام حج تک اور اگر اقامت کرے مکہ مین احرام باندہے
ہوی جایز ہے ایسا ہی ہے سراج وہاج مین -
پہر جبکہ ہو دن ترویہ کا احرام باندہے حج کا مسجد سے اور شرط یہہ ہے
کہ احرام باندہے حرم سے ای پر مسجد پس نہین ہے لازم ایسا ہی
ہے ہدایہ مین اور مسجد افضل ہے اور مکہ افضل ہے اور مکہ افضل ہے
غیر مکہ سے حرم مین سے ایسا ہی ہے فتح القدیر مین اور یہہ وقت یعنی یوم
ترویہ نہین ہے لازم واسطے احرام حج کے متمتع کے لیے یہان تک کہ اگر
احرام باندہا ہو دن عرفہ کے جایز ہوگا ایسا ہی ہے جوہرہ نیرہ مین اور
اگر احرام باندہا ہو پہلے یوم ترویہ سے تو جایز ہوگا اور یہہ افضل ہے

ایسا ہی ہے تبئین مین ۔ اور ہرگاہ تعجیل کریگا پس وہ افضل ہے
ایسا ہی ہے جوہرہ نیرہ مین اور کرے متمتع جو کرتا ہے مفرد حج کرنیوالا
سوائے اسکے کہ نہ طواف کرے طواف تحیتہ اور رمل کرے طواف
زیارت مین اور سعی کرے بعد اسکے اور اگر اس متمتع نے بعد احرام
حج کے طواف قدوم کیا ہو اور سعی کی ہو پہلے جانے سے منا کو
نہ رمل کرے طواف زیارت مین برابر ہے کہ رمل کیا ہو طواف
قدوم مین یا نہ رمل کیا ہو اور نہ سعی کرے بعد طواف زیارت کے
ایسا ہی ہے نہایہ اور فتح القدیر مین ۔ عالمگیریہ ۔
اور واجب ہے دم متمتع پر واسطے شکر انعام خدا کے جو انعام کیا ہے
ساتھ میسر کرنے جمع کے درمیان دو عبادتون کے ایسا ہی ہے
فتاوی قاضی خان مین اور نہ حلق کرے سر کا یہان تک کہ ذبح کرے
اور اگر ہو مفلس کہ نہ پایا ہو شن ہدی کے تو روزی رکھے تین دن کے
ایام حج مین اور سوائے اسکے نہین کہ جایز ہے اسکو روزی رکھنا
تین دن کے بعد احرام عمرہ کے یوم عرفہ تک اور نہین جایز ہے پہلے
احرام عمرہ سے اور نہ بعد یوم عرفہ کے اور افضل روزہ رکھنا ان تین

دنکا ہے اور عرفہ اور روز ترویہ اور ایک دن پہلے روز ترویہ سے
یہان تک کہ آخر تین روز دنکا دن عرفہ کے ایسا ہی ظہیریہ مین
اور نہین جایز ہے یہہ روزہ رکھنا مگر ساتھہ نیت شب کے مانند روزدن
تمام کفارونکی اور اختیار ہے ان روزونکے رکھنے مین کہ پے در پے
رکھے یا فرق سے ایسا ہی ہے جوہرہ نیرہ مین پھر جب کر چکے یہہ
پہر آوی ان حلق کا حلق کرے یا قصر کری پہر روزی رکھے ساتدن کے
بعد گذرنے ایام تشریق کے نزدیک ہمارے ایسا ہی ہے ظہیریہ
مین اور اگر روزی رکھے ساتدن کے مکہ مین بعد فارغ ہونے کے
حج سے جایز ہی نزدیک ہمارے ایسا ہی ہے قدوری مین کہا ابو حنیفہ
نے اور جسنے نہ روزی رکھی تین دن کی پس نہین ہین اوسپر
روزی رکھنا سات دن کے ایسا ہی ہے محیط سرخسی مین اور اگر قادر
ہو جاوی اوپر ہدی کے پہلے کامل ہونے تین دن کے یا بعد کامل ہونے
تین دن کے پہلے اس سے کہ حلق کرے یا حلال ہو اوس حال مین کہ وہ
ایام ذبح مین ہے باطل ہوگا روزہ اوسکا اور نہ حلال ہوگا مگر ساتھہ ہدی
کے اور اگر پایا ہدی کو بعد اوسکے کہ حلق کیا اور حلال ہوا اور پہلے اس سے

کہ روزی رکہے سات دن کے صحیح ہوگا روزہ اوسکا اور نہ لازم آئیگی
اوسپر ذبح ہدی کی اور اگر روزے رکہی تین دن کے اور نہ حلال
ہوا یہانتک کہ گذر گئے ایام ذبح کے پہر پایا ہدی کو پس روزی
اوسکے گذرنیوالی ہین اور نہین ہے کچھہ اوسپر ایسا ہی روایت کیا ہے
حسن نے ابی حنیفہ سے اور اگر نہ روزی رکہے ایام ثلثہ کے نہ کافی ہوگا
اوسکو روزہ رکہنا بعد اسکے اور نہ کافی ہوگا اوسکو مگر دم پس اگر نہ پایا ہو
ہدی کو اور حلال ہوا ہو پس لازم ہے اوسپر ایک دم واسطے تمتع کے
اور دوسرا دم واسطے احلال کے پہلے ذبح سے اور نہین دم ہے
اوسپر بسبب ترک صوم کے ایسا ہی ہے ظہیریہ مین اور جسکہ عاجز
ہوا ہو اوسے یا مرگیا ہو یا وصیت کی ہو نہ کافی ہوگا اوسکو فدیہ
سوا اسکے نہین کہ لازم ہے اسکو دم دینا اس سے ایسا ہی ہے
تاتارخانیہ مین اور اگر روزے رکہی ہون باوجود ہدی کے دیکہا جائیگا
پس اگر باقی رہے ہدی دن نحر تک نہ کافی ہوگا روزے رکہنا
اوسکو اور اگر ہلاک ہوگئی ہوگی ہدی پہلے ذبح سے جایز ہوگا ایسا ہی
ہے تبئین مین عالمگیریہ —

پس جب ارادہ کری تمتع کہ سوق ہدی کرے احرام باندہے اور
سوق ہدی کرے ایسا ہی ہے قدوری مین اور احرام سے ساتھہ
عدم سوق ہدی کے ایسا ہی ہے جوہرہ نیرہ مین اور اگر ہے کہ سوق
ہدی کے ہوا اور اوسکی نیت مین تمتع ہو پہر جب فارغ ہوا عمرہ سے
دل مین آئی اوسکے کہ تمتع کری جایز ہے اوسکو یہہ اور کری ساتھہ
اپنی ہدی سکے جو چاہی ایسا ہی ہے غایۃ سروجی شرح ہدایہ مین علما
اور نہین ہے واسطے اہل مکہ کے تمتع اور نہ قران اور سوا اسکے کہ واسطے
اہل مکہ کے خاص افراد ہی ایسا ہی ہے ہدایہ مین اور ایسی ہے اہل
مواقیت اور جو داخل مواقیت ہین طرف مکہ کی حکم مین اہل مکہ کے ہین ایسا ہی
ہے سراج وہاج مین جب نکلی مکی طرف کوفہ کی اور قران کری صحیح
ہوگا قران اوسکا اور اگر نکلی مکی طرف کوفہ کی اور احرام باندہی عمرہ کا
اور عمرہ کری پہر حج کری ہوگا متمتع اور اگر مکی نکلا طرف کوفہ کی اور احرام
باندہا عمرہ کا اور سوق ہدی سکے ہوگا متمتع اور صحیح ہوگا الامام اوسکا
ساتھہ سوق ہدی کے بخلاف کوفی کے ایسا ہی ہے محیط مین اگر
احرام باندہا عمرہ کا پہلے اشہر حج سے پس ادا کیا عمرہ کو اور حلال ہوا

عمرہ سے اور اقامت کی مکہ مین پہر احرام باندہا عمرہ کا پہر حج کیا
اسی سال مین نہوگا متمتع پس اگر ہو جبکہ فارغ ہوا ہو عمرہ اولی سے
نکلا ہو پس متجاوز ہو گیا ہو میقات سے پہلے اشہر حج سے پہر احرام
باندہا ہو میقات سے عمرہ کا اشہر حج مین اور حج کیا اسی سال مین
پس یہہ متمتع ہے اور اگر ہو کہ متجاوز ہو گیا ہو میقات سے اشہر حج
مین نہوگا متمتع مگر جبکہ نکلا ہو طرف اپنی اہل کی پہر عمرہ کیا ہو پہر حج کیا ہو
اسی سال مین نزدیک ابی حنیفہ کے اور نزدیک ابی یوسف اور محمدؒ
کے وہ متمتع ہے متجاوز میقات سے پہلی اشہر حج سے ہوا ہو یا بعد
اوسکے ایسا ہی شنے محیط سرخسی مین اور اگر عمرہ کیا ہو کوفی نے
اشہر حج مین اور اقامت کی ہو مکہ مین یا بصرہ مین پہر حج کیا ہو اوسی
سال مین نہوگا متمتع ایسا ہی ہے متون مین اور اگر عمرہ کیا ہو اشہر
حج مین پہر فاسد کیا ہو اوسکو اور تمام کیا ہو عمرہ کو فساد پر اور حج کیا ہو
اوسی سال مین نہوگا متمتع اور اگر قضا کی ہو عمرہ فاسدہ کی اور حج کیا ہو
اوسی سال مین اگر قضا کی ہو عمرہ کی پہلے لوٹ جانے سے طرف
میقات کے نہوگا متمتع قول فقہا مین اور اگر قضا کی ہو عمرہ فاسدہ کے

بعد لوٹ جانیکی طرف میقات کے ہوگا متمتع اور اگر نہ قضا کی ہو عمرہ فاسدہ
کی یہان تک کہ لوٹ جاوے طرف اوس جگہہ کی کہ واسطے اہل اوس
جگہہ کے تمتع اور قران ہے پہر عود کیا اور قضا کی عمرہ فاسدہ کی اور
حج کیا اوس سال کہا ابو حنیفہ نے نہو گا متمتع مگر یہہ کہ لوٹ جاوے
طرف اپنی اہل کی پہر ہووے جاوے محرم ساتہہ عمرہ کے ایسا ہی ہے فتاوی
قاضی خان مین یہہ جب ہے کہ عمرہ کیا ہو اشہر حج مین اور فاسد کیا ہو
اوسکو اور اگر عمرہ کیا ہے پہلے اشہر حج سے اور فاسد کیا ہے اوسکو پہر
تمام کیا ہے اوسکو بر فساد اور خارج ہوا میقات سے یہان تک کہ داخل
ہوی اشہر حج کے اور قضا کی عمرہ کے اشہر حج مین اور حج کیا اوسی سال
مین ہوگا متمتع بالاجماع اور اگر لوٹ گیا ہو طرف غیر اہل اپنی کی اور لاحق
ہوا ہو ساتہہ ایسے موضع کے کہ اوس موضع کے اہل کے لئے تمتع اور
قران ہے پہر لوٹ آیا ہو اور قضا کی ہو اپنی عمرہ کے اشہر حج مین اور
حج کیا ہو اوسی سال پس قول ابی حنیفہ مین اگر دیکہا ہلال شوال کا
خارج میقات کے اور لاحق ہوی اوسکو اشہر حج کی اور وہ اہل تمتع
سے ہے پہر عود کیا اور قضا کی اپنی عمرہ کی اشہر حج مین اور حج کیا

اوس سال مین ہوگا تمتع اور اگر دیکھا ہلال شوال کا داخل میقات مین اور لاحق ہوی اوسکو اشہر حج کے اور وہ نہین ہے اہل تمتع مین سے اور متوجہ ہوی ہے طرف اوسکی نہی تمتع سے پس نہ مرتفع ہوگی اوس سے نہی یہان تک کہ لاحق ہوجای ساتھہ اہل ہی کے اور نزدیک ابی یوسف اور محمد کے ہوگا متمتع دونون صورتون مین ایسا ہی شرح طحاوی مین اور جسنے عمرہ کیا اشہر حج مین اور حج کیا اوسی سال مین پس جس چیز کو کہ اون دونون مین سے فاسد کرے ساقط ہوگا دم تمتع کا ایسا ہی ہے ہدایہ مین اور اگر تمتع کیا اور قربانی کی عید کی نہ کافی ہوگی قربانی عید کی دم تمتع سے ایسا ہی ہے کنز مین عالمگیریہ — سعے نہین ہے رکن عمرہ مین علی الصحیح مانند حج کی ردالمحتار —

شرایط تمتع

ذکر کیا ہی لباب مین کہ شرایط تمتع کی گیارہ ہین پہلی شرط یہہ ہے کہ طواف کری عمرہ کا سارا یا اکثر اشہر حج مین — دوسری شرط یہہ ہے کہ مقدم کرے احرام عمرہ کا حج پر — تیسری شرط یہہ ہے کہ طواف کرے عمرہ کا سارا یا اکثر پہلے احرام حج سے چوتھی شرط نہ فاسد کرنا عمرہ کا ہے

پانچوین شرط نہ فاسد کرنا حج کا ہے چھٹی شرط نہ پھر جانا ہے طرف
اپنی اہل کی یہ المام صحیح جیساکہ آتا ہے بیان اسکا ساتوین یہہ کہ
ہو طواف عمرہ کا سارا یا اکثر اور حج ایک سفر مین پس اگر لوٹ جاے
طرف اپنی اہل کی پہلے اتمام طواف سے پھر لوٹ آئی اور حج کرے
پس اگر ہوا اکثر طواف سفر اول مین ہوگا متمتع اور اگر ہوا اکثر طواف
سفر دوسرے مین ہوگا متمتع اور یہہ شرط خاص محمد کے قول پر ہے
جیساکہ مشاہیر کتب مین ہے —

آٹھوین ادا طواف عمرہ اور حج دونوں کے ایک ہی سال مین ہو پس اگر
طواف کیا ہو عمرہ کا اشہر حج اس سال مین اور حج کیا ہو دوسرے
برس نہوگا متمتع اگرنہ لوٹ گیا ہو طرف اپنی اہل کے اور باقی رہا ہو محرم
دوسرے برس تک — نوین عدم توطن مکہ مین پس اگر عمرہ کیا ہو
پھر عزم کیا ہو اوپر قیام مکہ کے ہمیشہ نہوگا متمتع اور اگر عزم کیا ہو دو مہینہ کا
مثلاً اور حج کیا ہو ہوگا متمتع دسوین یہ کہ نہ داخل ہون اوپر اشہر
حج کے اوس حال مین کہ حلال ہو مکہ مین یا محرم ولیکن اکثر طواف کرچکا ہو
عمرہ کا پہلے اشہر حج سے مگر یہہ کہ پھر جاے طرف اپنی اہل کے پس

احرام باندہی عمرہ کا - گیارہوین یہہ کہ ہو اہل آفاق سے اوراعتبار
واسطے تو طن کے ہے پس اگر وطن کر لیا مکے نے مدینہ مین مثلاً پس وہ
آفاقی ہے اور بالعکس مکی ہے اور جو شخص کہ ہون اوسکے لئے اہل مکہ
اور مدینہ دونون مین اور برابر ہوا قامت اوسکی دونو مین پس نہین ہے
متمتع اور اگر ہو اقامت اوسکی ایک اون دونو مین اکثر نہین تصریح
کی ہے اوسکی فقہانے کہا صاحب بحر نے اور سزاوار یہہ ہے
کہ ہو حکم واسطے کثیر کے اور اطلاق کیا ہے متمتع کو خزانہ اکمل مین
انتہی رد المحتار - کہا فتح القدیر اور نہر الفایق مین ہے اور حیلہ
واسطے اوسکے کہ داخل ہو مکہ مین محرم ساتہہ عمرہ کے قبل اشہر حج کے
ارادہ رکہتا ہو تمتع کا یہہ کہ طواف نکری بلکہ صبر کرے یہان تک داخل
ہون اشہر حج کے پہر طواف کری پس وہ جبکہ طواف کریگا واقع ہوگا
عمرہ سے پہر اگر احرام کیا ہو ساتہہ عمرہ دوسرے کے بعد داخل ہونے
اشہر حج کے اور حج کیا ہو اسی سال مین نہو گا متمتع قول کل مین اسلئے
کہ ہو گیا حکم مکی مین بدلیل اسکی کہ میقات اوسکا میقات اونکا ہی رد المحتار
رد المحتار مین حموی سے نقل کیا ہے کہ متمتع بعد فراغ طواف وسعی عمرہ کے

اگر چاہے حلق کرے اور چاہی تقصیر کرے اور چاہی باقی رہے محرم پہر
کہا اسمین دلالت ہے اسپر کہ جس متمتع نے سوق ہدی نہ کی ہو نہین
لازم ہے اوسکو تحلل جیسا کہ ذکر کیا ہے اوسکو اسبیجابی وغیرہ نے
اور ظاہر ہدایہ خلاف اسکے ہے اور تمام اسکا شرح لباب مین ہے

بیان متمتع	
امام ابو حنیفه	امام شافعی
جبکه سوق ہدی کی ہو تو نہین جایز ہے نکل آنا اوسکو بلکہ لازم ہے اوسکو کہ احرام باندہے حج کا تاکہ نکلی اون دونون سے	جب فارغ ہو متمتع عمرہ سی جایز ہوگا اوسکو نکل آنا برابر ہے کہ سوق ہدی کیے یا نہ کی ہو مستحب ہے متمتع کو جب فارغ ہو اپنی عمرہ سے اور اوسکی ساتہہ ہدی ہو یہہ کہ احرام باندہے حج کا دن ترویہ کے بعد زوال کے اوس حالتمین کہ متوجہ ہو طرف منی کی اور اگر نہو ساتہہ اوسکی ہدی پس رات مین چہٹی دن ذی حجہ کے اور مکی احرام باندہے جبکہ متوجہ ہو المعانی البدیعه

امام احمد	امام مالک
متفق با امام ابو حنیفہ	
افضل یہ ہے کہ تاخیر کرے متمتع احرام کی ترویہ کے دن تک المعانی البدیعہ	مستحب ہے متمتع کو احرام باندھنا حج کا جب چاند دیکھے ذی حجہ کا المعانی البدیعہ

امام ابو حنیفہ	امام شافعی	
اگر لایا اکثر افعال عمرہ کے رمضان مین نہو گا متمتع اگر لایا اکثر افعال عمرہ کے شوال مین ہوگا متمتع	جب احرام باندھا ہو عمرہ کا غیر اشہر حج مین اور لایا ہو افعال عمرہ کے اشہر حج مین پس دو قول ہین ایک قول مین متمتع نہوگا اور نہ دم ہوگا اوسپر	قتادہ اسحاق جابر
	دوسرا قول یہہ ہے کہ ہوگا متمتع اور لازم ہوگا اوسپر دم —	حکیم حسن
	جب عمرہ کیا ہو غیر اشہر حج مین پھر حج کیا ہو حج کے مہینون مین نہ لازم ہوگا اوسپر دم —	ابن سیرین ثوری
	متمتع وہ ہے جو احرام باندہے عمرہ کا حج کے مہینون مین پھر احرام باندہے حج کا اوسی برس مین	

امام احمد	امام مالک	دیگر علماء
متفق بقول اول شافعی	جبکہ داخل ہوا شوال مین اور نہین نکلا عمرہ سے ہوگا متمتع اگرچہ لایا ہو افعال عمرہ کے رمضان مین	نزدیک طاؤس کے اگر داخل ہوا حرم مین بیچ رمضان کے نہ ہوگا متمتع اور اگر داخل ہوا شوال مین ہوگا متمتع نزدیک طاؤس کے لازم آئیگا اوسپر دم نزدیک حسن کے جسنے عمرہ کیا ہو بعد محرم کے نہین وہ متمتع ہے —
متمتع وہ ہے جو احرام باندہے حج کا پہر رک جاوے بسبب دشمن یا بیماری کی یہانتک کہ جاتا رہے حج پہر کرے اوسکو عمرہ اور متمتع کرے تہہ نکلنے کے سال آیندہ تک پہر حج کرے سال آیندہ مین اور ہدی لاوے		

امام ابوحنیفه		امام شافعی
جب لوٹ آیا اپنی گہروالون مین ساقط ہوا اوسی دم اور اگر نہ لوٹ آیا اپنی گہروالون مین نہ ساقط ہوگا اوسی دم ساقط ہوگا دم یہانتک کہ جاوے اپنے گہروالون مین درمیان اپنی حج اور عمرہ کے	طاوس مجاہد	جب لوٹ آوی متمتع طرف میقات کی احرام حج کے لئے ساقط ہوگا دم کہ مدنی جب سفر کرے ایسا سفر کہ جسمین قصر کیجاتی ہے نماز نہ واجب ہوگا اوسپر دم

امام احمد	امام مالک	دیگر علماء
جب سفر کیا ہو درمیان اپنی اور اپنی عمرہ کے سفر صحیح ساقط ہوگا اوسی دم	جب لوٹ آئی طرف اپنی شہر کے یا اوسقدر مسافت جو ہے اوسکے شہر تک ساقط ہوگا اوسی دم	نزدیک سعید بن المسیب دو روایتین ہین ایک روایت مین قول اونکا مانند قول مالک کے ہے اور ابو حنیفہ کے دوسری روایت مین قول اونکا مانند قول شافعی کے ہے ۔

تعریف ہدی

ہدی لغت اور شرع مین اوسکو کہتے ہین جو حرم محترم مین چوپائے حلال جانور کا تحفہ گذرا نا جاوے تا کہ اوسکے ذبح کرنے سے حرم مین حق تعالی کا قرب اور رضامندی حاصل ہو ہدی کا ادنی رتبہ بہیڑ بکری اور ہدی کی اعلی قسم پانچ برس کا اونٹ ہے اور اوسط قسم دو برس کے گای بیل ہے اور ادنی قسم ایک برس کی بہیڑ بکری دنبہ ہے اور واجب نہین ہدی کو عرفات مین لیجانا یا پٹہ گردن مین ڈالکر یا کوہان کی کہال چیر کر مشہور کرنا بلکہ شکر کے خون مین اشتہار مستحب ہے یعنی قران اور تمتع اور نفل کی ہدی مین اشتہار بہتر ہے اور جنایات کی ہدی مین اخفا مناسب ہے جیسے قضا کی نماز کو چہپانا افضل ہے کذا فی المنح — اور جایز نہین ہدی مین مگر جو جانور کہ صحیح و سالم جایز ہے قربانیون مین چنانچہ اسکی تفصیل کتاب الاضحیہ مین آوی گی تو صحیح ہی شریک کر لینا ایک شخص کا چہہ شخصونکو اونٹ اور گای مین جو بہ نیت قربت کی خرید ہوئی ہو اگرچہ اجناس قربت کے مختلف ہون چنانچہ قران و تمتع اور احصار اور جزای صید غیر ذالک لیکن قربت کا

متحد الجنس ہونا مستحب ہے کذا فی المنح ۔

اور جایز ہے بھیڑ بکری کا ذبح کرنا حج کی ہر شئی مین مگر طواف الزیارت کو جنابت یا حیض یا نفاس کی حالت مین کرنے سے اور بعد وقوف عرفات قبل حلق کے وطی کرنے مین بھیڑ بکری کافی نہین بلکہ اونٹ یا گای کا ذبح کرنا یہان واجب ہے چنانچہ باب الجنایات مین مذکور ہو چکا ۔

اور جایز ہے کھانا ہدی کا بلکہ قربانی کی مانند مستحب ہے کھانا نفل کی ہدی کا جب کہ وہ حرم تک پہنچ جاوے اور تمتع اور قران کی ہدی کو کھانا جایز ہے فقط اور سوای نفل اور تمتع اور قران کے اور ہدی کو اگر کھاویگا تو بقدر کھانیکی قیمت دینا لازم ہوگا ۔ اگر نفل کی ہدی کو قبل حرم کی پہنچنے کے ذبح کیا تو اوسکا کھانا جایز نہین کہ وہ صدقہ ہے ہدی نہین تو اوسکا کھانا بھی جایز نہین کذا فی المنح ۔

اور فقط تمتع اور قران کے ہدی کے ذبح کرنیکے واسطے یوم النحر متعین ہے لفظ یوم کا یہان بمعنی مطلق وقت ہے تو جمیع اوقات نحر کو شامل ہوگا اور وہ تین دن ہین یعنی دسوین گیارہوین بارہوین تو تمتع اور قران کے ہدی کو ذبح کرنا قبل یوم النحر کے بالاجماع جایز نہین بلکہ بعد بارہوین کے البتہ

کافی ہے لیکن ترک واجب ہوا کہ ایام نحر سے تاخیر ہوئی لہذا اوسپر دوسرا خون واجب ہے امام کے
نزدیک نہ صاحبین کے نزدیک اور سوای تمتع اور قران کے جنایات اور نذر اور احصار اور
نفل کے ہدی کا ذبح کرنا ایام نحر مین مخصوص نہین کذا فی الطحطاوی —

اور سب قسم کی ہدی کے ذبح کرنیکے واسطے حرم متعین ہے منا کی کچھ خصوصیت نہین بقول صحیح اور تصدق
ہدی کے گوشت کا حرم کے محتاجونکی واسطے مخصوص نہین بنا بر وجوب کے لیکن حرم کا محتاج افضل ہے غیر
اور ہدی کی جھول اور نکیل کو خیرات کردی اسواسطے کہ صحاح ستہ مین علی مرتضی سے روایت ہے
کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجکو حکم کیا اونٹون کے گوشت اور جھولون اور کھالون کے تصدق کرنیکا
محتاجون پر اور فرمایا کہ قصاب کی مزدوری اسمین نہ دیجائے کذا فی الفتح اور قصاب کی مزدوری ہدی کے
گوشت وغیرہ سے نہ دیجاوی سو اگر دیگا تو ضمان دینا لازم آویگا لیکن اگر بطور صدقہ دی نہ بطور اجرت
تو جائز ہے اور سوار ہو ہدی پر بلا ضرورت م صحیحین مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو فرمایا کہ سوار ہولی ہدی پر تو مراد اس حدیث سے یہ ہے کہ اس شخص کو
حاجت ہو گی سواری اسواسطے کہ صحیح مسلم مین جابر سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ سوار ہو ہدی پر بہلونکے موافق جسوقت کہ تجکو حاجت ہو تو معلوم ہوا کہ بلا ضرورت چڑہنا
جائز نہین کذا فی الفتح القدیر پھر اگر مضطر ہو سواری کیطرف تو ضمان دی جسقدر نقصان ہوا ہو ہدی
مین سوار ہونے اور اسباب لادنے سے اور ضمان کو فقیرون پر خیرات کری کذا فی الشرنبلالیہ سو اگر

ضمان مین سے مالدار کو کہانا دیگا تو جتنا مالدار کو دیا اوسکی قیمت کا ضامن ہونا لازم ہوگا
کذا فی المبسوط۔ اور ہدی کا دودہ نہ دوہے اور اوسکے تہن کو ٹہنڈی پانی کا چہینٹا
مارے تاکہ دودہ کا ٹپکنا بند ہو جاوے بشرطیکہ ذبح کرنیکا مکان قریب ہو اور اگر دور ہو تو دودہ کو
دوہے تاکہ جانور کو تہنون کے تناو سے تکلیف نہو اور اوس دودہ کو خیرات کردے اور اگر قایم کرے
دوسری ہدی عوض اوس ہدی واجب کے جو ہلاک ہو گئی یا اوسمین ایسا عیب ہو گیا جو قربانی
کا مانع ہے یعنی لنگڑی ہو گئی یا اندہی اور جب بدلا دیا تو عیبدار کو جو چاہے سو کرے چاہے
بیچی جاوے ذبح کرکے کہا جاوے اور اگر نفل کی ہدی مین عیب ہو گیا ہو یا قریب الہلاک ہو تو اوسکو
نحر کرے اور اوسکا پٹہ اوسکے خون مین رنگین کرے اور اوسکے کوہان کی ایک جانب پر
رکہدے اس فعل سے غرض یہہ ہے تاکہ معلوم ہو کہ یہہ ہدی محتاجون کے واسطے
ہے اور اسمین سے غنی کو ندی کہانے کے واسطے اسلئے کہ وہ ہنوز حرم کو
نہین پہنچی کہ مالدار ونکو اوسکا کہانا جایز ہوتا۔

صحیح مسلم اور مسند احمد مین قبیصہ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میرے
ساتہہ ہدی کو بہیجا کرتے تہے اور فرماتے کہ اگر ہدی ہلاک ہونے لگے تو اوسکو نحر کرنا اور نعل
کو اوسکے خون مین ڈبونا اور اوسکی ایک جانب کو رکہدینا اور تو اوسمین سے نہ کہانا
اور نہ کوی تیرا ساتہی کہاوے کذا فی العینی شرح الکنز از غایۃ الاوطار

امام ابوحنیفہ		امام شافعی
ہی اطلاق کیا جاتا ہے تینوں جنس کے جانوروں پر اونٹ اور گای اور بکری پر المعانی البدیعہ	زبدیہ داخل لغت	متفق با امام ابوحنیفہ

دیگر علما

نزدیک ابوعمر کے اطلاق ہدی کا
بکری پر بھی آتا ہے
المعانی البدیعہ

مسایل ہدی

امام ابو حنیفه	امام شافعی	
	مستحب ہے کہ ہو نحر ہدی کا موضع تحلل مین لیس اگر عمرہ کرنیوالا تو نزدیک مروا اور اگر ہو حج کرنیوالا تو منی ہے اور اگر ہو نحر کری مکہ کی راہون مین کافی ہے عمرہ کرنیوالی او حج کرنیوالی کے	
وقت واجب نحر ہدی تمتع کا جب ہے کہ فارغ ہو عمرہ سے اور احرام باندہے حج کا —	متفق با امام ابو حنیفه	
پہلے دن نحر کے جایز نہین ہے —	افضل یہہ ہے کہ ذبح نہ کیجاوے ہدی تمتع کی مگر دن نحر کے پہر اگر ذبح کیا بعد احرام کے ساتھ حج کی یا پہلی دن نحر کے جایز ہے —	
جایز ہے اوسکو تین روزی رکہنا بعد احرام کے اور پہلی نکل آنیکے عمرہ سے المعانی البدیعه	متمتع جب احرام باندہے حج کا اور نہ پای ہدی تو جایز ہے اوسکو کہ تین روزی رکہی اور نہین جایز ہے تین روزی رکہنا پہلی حج احرام کے المعانی البدیعه	ابن عمر عایشه اکثر علماء

امام احمد	امام مالک	دیگر علماء
متفق بامام شافعی	نہین کافی ہے عمرہ کرنیوالی کے لئے مگر نزدیک مروا کی نہین کافی ہے حج کرنیوالی کے لئے مگر منی مین نہین واجب ہوتی ہے ہدی یہان تک کہ رمی کرے جمرۃ العقبہ کی پس اعتبار کیا مالک نے کمال حج کا اور عطا نے اعتبار کیا لانا معظم حج کا	نزدیک عطا کے نہین واجب ہوتی ہے ہدی یہان تک کہ وقوف کرے عرفہ کا
متفق بامام ابوحنیفہ		
دو روایتیں ہین ایک روایت مین قول اونکا مثل قول ابوحنیفہ کے ہے دوسری روایت مین مانند قول عطا کی ہے المعانی البدیعہ		نزدیک عطا کے جایز ہین تین روزہ رکھنا بعد نکل جانیکی عمرہ سے المعانی البدیعہ

امام ابوحنیفه	امام شافعی	
ساقط ہوجاینگی روزے اور پھر جاویگی ہدی اوسکے ذمہ مین المعانی البدیعه	جب فوت ہوجاوین تین روزے کہ اونکو دن نحر سے پہلے ساتہہ ہوینگی ساتہہ ہدی کے اور تین روزے رکہے ایام منی مین قول قدیم پر اور تین روزے رکہے بعد ایام منی کے قول جدید پر جب فوت ہوجاوین تین روزے پہلی دن نحر سے پس کیا جایز ہے اوسکو روزے رکہنا ایام منی مین اسمین دو قول ہین قول قدیم یہہ ہے کہ جایز ہے اوسکو روزے رکہنا ایام منی مین	ابن عمر عائشه عروه بن الزبیر ایک روایت مین اوزاعی زہری اسحاق —
نہین جایز ہے اوسکو روزے رکہنا ایام منی مین المعانی البدیعه مراجعت کرے طرف ہدی کے پس اگر میسر ہو تونگر نکالیگی ہدی اوسکو اور جو نہو تو نگر ثابت رہیگی ہدی اوسکے ذمہ مین یہان تک کہ تونگر ہو المعانی البدیعه	قول جدید نہین جایز ہے اوسکو روزے رکہنا ایام منی مین بہی المعانی البدیعه جب فوت ہوجاوین روزے تین ونکے کہ رکہتا ہے اونکو متمتع حج مین قضا کرے اونکی المعانی البدیعه	علی ابن ابیطالب حسن عطا زید بن علی

امام احمد	امام مالک
متفق با امام شافعی قول قدیم مین ایک روایت مین دو روایتون مین سے	متفق با امام شافعی قول قدیم مین ایک روایت مین دو روایتون مین سے

امام ابو حنیفه		امام شافعی	
جب پایا ہو ہدی کو اشعار صوم مین لازم ہے اوسپر انتقال طرف ہدی کی المعانی البدیعه	ثوری حماد عطا ابن ابی نجیح	ایک روایت مین دو روایتون مین سے جب معلوم ہوئی ہدی و شروع کیا رکھنا تین روزون کا پہر تا دم ہوا ہدی پر مستحب ہے اوسکو نکل آنا صوم سے اور انتقال طرف ہدی کے اور نہین واجب ہے یہہ اوسپر —	
		سات روزی رکھنی مین کہ کب رکھی اونکو تین قول ہین —	
		صحیح ترین قولون مین سے یہہ ہے کہ رکھی اونکو جب لوٹ آئی اپنی اہل وطن مین	عطا مجاہد قتادہ ابن عمر ثوری ابن المنذر
رکھی اونکو جب فارغ ہو افعال حج سے المعانی البدیعه		دوسرا قول رکھی اونکو جب فارغ ہو افعال حج سے	اکثر علماء
		تیسرا قول کہ رکھی اونکو جب شروع کری چلنا	اسحاق عطا مجاہد
		جب شروع کری روزی کہنا حج سے فارغ ہوکر یا راہ مین پس کیا افضل ہی تاخیر اوسکی وطن تک اسمین دو قول ہین — ایک قول مین تاخیر اوسکے وطن تک افضل ہے دوسری قول مین کہہ لینا افضل ہے تاخیر سے المعانی البدیعه	ایک روایت مین

امام احمد	امام مالک
ایک روایت مین دو روایتون مین سے متفق با امام شافعی	ایک روایت مین دو روایتون مین سے متفق با امام شافعی
ایک روایت مین متفق با امام شافعی	
متفق ساتھہ دوسری قول شافعی کے	
ایک روایت مین متفق ساتھہ تیسری قول شافعی کے	متفق ساتھہ تیسری قول شافعی کے
	متفق در بات اخیر ساتھہ پہلے قول شافعی کے

امام ابوحنیفہ		امام شافعی	
سوق ہدی سے حلال نہیں ہوتا جب تک فارغ نہو اپنے حج کے اعمال سے المعانی البدیعہ	ناصر زیدیہ میں سے زید ابن علی	متمتع محل آتا ہے بعد فارغ ہونیکے عمرہ سے برابر ہے سوق ہدی کی ہو یا نہ کی ہو المعانی البدیعہ	ہادی زیدیہ میں سے

بکری غصب کی ذبح کرنا		
امام ابوحنیفہ	امام شافعی	امام احمد
کافی ہوجائیگی المعانی البدیعہ	جب غصب کی ایک بکری پہر ذبح کیا اوسکو کیا اپنی تمتع یا قران سے نہ کافی ہوگی وہ اگرچہ بالی مالک بکری بہی المعانی البدیعہ	متفق با امام شافعی —

قران

قران لغت عرب مین دو چیز ملانے کو کہتے ہین اور اصطلاح شرع مین قران یہہ ہے کہ محرم لبیک پکار کر کہے بلفظ حج اور عمرہ ساتھی حقیقی معیت ہو اسطرح کہ دونون کی احرام کا زمانہ ایک ہی ہو یعنی یون کہی لبیک بحجۃ وعمرۃ یا حکمی معیت ہو اسطرح کہ اول عمرہ کا احرام کری بعد اوسکے حج کا احرام کری عمرہ کی چار شوط طواف کرنی سے پہلی یا اوسکی بالعکس کری کہ عمرہ کا احرام حج کے احرام پر داخل کری طواف القدوم کرنی سے پہلے اگرچہ اوسنے برا کیا کہ حج کا احرام عمرہ پر مقدم کیا یا بعد طواف القدوم کی احرام عمرہ کا حج پر داخل کیا اگرچہ اسصورت مین ذبح کرنا اوسپر لازم ہوگا بسبب مخالفت سنت کے اور اگر عمرہ کے چار شوط کے بعد حج کا احرام کری گا تو تمتع ہو جاویگا قران نہ باقی رہیگا کذا فی حاشیۃ الطحطاوی حج اور عمرہ کا معًا احرام کری میقات سے اسواسطے کہ قارن نہین ہوتا مگر آفاقی نہ مکی یا قبل میقات کے حج کے مہینونمین دونون کا احرام باندہے یا حج کی مہینون سے پہلی احرام کری اگرچہ احرام قبل اشہر کے مکروہ ہے اور قران کرنیوالا نماز کے بعد یہہ دعا کری اللھم انی ارید الحج والعمرۃ فیسرھما لی وتقبلھما منی۔ اور مستحب ہے عمرہ کا اول کہنا ذکر مین بسبب مقدم ہونے عمرہ کے فعل مین یعنی قران مین اول عمرہ ادا کرتے ہین پہر حج تو اسیطرح مناسب ہے کہ ذکر مین بہی عمرہ کو حج پر مقدم کرین صاحب کنز اور صاحب مجمع نی بنظر استحباب عمرہ کو حج پر مقدم ذکر کیا اور اکثر متون مین حج

مقدم ہے ۔ از غایت الاوطار اور قران عبارت ہے جمع کرنا حج اور عمرہ کا ساتھہ
شرطوں اپنی کی اور باتفاق ایمہ اربعہ واجب ہے متمتع اور قارن پر قربانی کرنا ساتھہ ان شرطوں کی جو
ذکر کیا ہمنی منسک کبیر میں اور وہ قربانی نزدیک شافعی کی عبارت ہے شاتہ سی یا اونٹ یا گاے
سے مگر اونٹ اور گای مین سات تک شریک ہو سکتی ہین کیفیت اس قربانی کی وہی جو ذبح کی گئی
ہے اور ذبح کری اسکو حرم مین اور تصدق کری گوشت اسکا مساکین حرم پر اور اگر استطاعت
نرکھی قربانیکی لازم ہی اسپر تین روزہ ایام حج مین اور سات روزہ اسوقت جو لوٹی طرف
اہل اپنی کی اور نزدیک امام ابو حنیفہ کے دم قربانی عبارت ہے بکری اور بکری اور گای
سے مگر واجب نہین ہے تصدق کرنا گوشت اسکا اور مستحب ہے کہ کہاوے ایک ثلث اور تصدق کرے
دوسرا ثلث اور ہدیہ کری تیسرا ثلث اور اگر نہو سکی اوسی قربانی روزہ رکہی تین ایام حج
مین اور سات روزہ رکہی جسوقت فارغ ہووے حج سے اور نزدیک مالکیون کے دم قربانی کی
کیفیت ہی جو گذر چکی مگر ذبح کری اسکو منی مین اگر اوسنی قربانی نکی منی مین بیچ
ایام نحر کے متعین ہوتا ہے قربانی کرنا الامکہ مین یا وہ گہر جو حوالی مکہ کے ہین اور بانٹی گوشت
اوسکا مسکینون پر اور وہ بہی وسکی کہاوین اور اگر نہو سکی اوسی قربانی روزہ رکہی بدستور سابق اور
نزدیک حنبلیون کے دم قربانی ساتہہ صفت مذکورکے ہونا چاہئے اور قربانی کری اوسکو ایام
نحر مین اور بعد ایام نحر کے ذبح کری از روی قضا ، از مناسک صغیر ابن جماعہ

قارن کیونکر ہوتا ہے

امام ابوحنیفه			امام شافعی	
واجب ہے قارن پر دم اور وہ بکری ہے			متفق با امام ابوحنیفه	
نہیں ہوتا ہی قران مگر ساتھ سوق بدنہ کے	ابوطالب محمد	ابی یوسف	نہیں واجب ہوتا ہی سوق بدنہ قارن پر	ناصر زیدیہ موید
المعانی البدیعه			المعانی البدیعه	

امام مالک	دیگر علماء
متفق با مام ابو حنیفہ	نزدیک شعبی کے اوسپر بدنہ ہے نزدیک طاؤس اور داود کے نہین ہے دم اوسپر المعانی البدیعہ

تعریف بدنہ

امام ابو حنیفه		امام شافعی		دیگر علمار
روایت ہی ابو یوسف اور محمد سی کہ بدنہ واقعہ ہوتا ہے اونٹ اور گای دونون پر اور نہین فاصل ہے درمیان دونون کے مگر سنت	اہل لغت جابر عطا ناصر زیدیہ	بدنہ جب طلاق کیا جاتا ہے کتب فقہ اور حدیث مین مراد اوسکی اونٹ ہوتا ہے نر ہو یا مادہ	زہری جمہور مفسرین سید ابوطا یحیی	نزدیک بعض علمار کے واقعہ ہوتا ہی بدنہ اونٹ اور گای اور بکری پر
المعانی البدیعه		المعانی البدیعه		المعانی البدیعه

مفرد بالحج

مفرد بالحج اوسکو کہتے ہین جو خالص حج کے لئے احرام باندہی عمرہ
کی شرکت احرام مین نکری احرام لغت عرب مین دخول فے الحرمت
کو کہتے ہین لیعنی بی حرمتی نکرنا اور شرع مین احرام عبارت ہے حرمات
مخصوصہ کے دخول سے بشرط نیت مع الذکر یا سوق ہدی کذافی فتح القدیر

وہو الفائق — از غایۃ الاوطار

تلبیہ

روایت ہی عمارہ بن خزیمہ بن ثابت سے کہ نقل کی اپنی باپ سے یعنی خزیمہ
سے اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ کہ تہی حضرت جب فارغ
ہوتے اپنی لبیک کہنے سے مانگتے اللہ تعالی سے خوشنودی اوسکی
اور جنت اور طلب معافی کرتی اوسے ساتہہ رحمت اوسکی کے آگ سے
نقل کی یہہ شافعی نے

امام ابو حنیفہ	امام شافعی	
	مستحب ہے بلند کرنا آواز کا ساتھہ لبیک کہنے کے سب جگہہ ۔ اور مسجد خیف مین بیچ منی کے ۔ مسجد مکہ مین اور مسجد ابراہیم مین بیچ عرفات اور ماورای مساجد مین مساجد جماعت سے دو قول ہین شافعی کے قول قدیم یہہ ہے کہ لبیک نہ کہی قول جدید مین لبیک کہی اور یہی صحیح ہے مختلف ہین قول شافعی کے لبیک کہنی مین بیچ طواف کے تین قول پر ۔ قول اول یہہ ہے کہ لبیک نہ کہے دوسرا قول ترک لبیک کہنی کا احب ہے پہر اگر لبیک کہی نہ لازم ہوگا کچھہ اسپر تیسرا قول لبیک کہی لیکن پست آواز سے المعانی البدیعہ	تیسرا قول ربیعہ ابن داؤد

امام احمد	امام مالک
مستحب نہیں ہے ظاہر کرنا تلبیہ کا شہروں میں المعانی البدیعہ	بلند نہ کرے آواز ساتھ اہلال کے مساجد جماعت میں تاکہ سنی آوے پاس والا مگر مسجد حرام اور مسجد منیٰ میں باقی متفق با امام شافعی المعانی البدیعہ

امام ابو حنیفہ	امام شافعی	امام مالک
زیادہ کرنا تلبیہ کا رسول خدا پر مستحب ہے المعانی البدیعہ	مستحب ہے کہ نہ زیادہ کیا جاوے تلبیہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر پس اگر زیادہ کیا مکروہ ہوگا اور نہ مستحب ہوگا المعانی البدیعہ اگر ترک کیا تلبیہ کو ساری حج مین پس برا کیا اور نہین لازم آتا ہے اوسپر کچھہ المعانی البدیعہ	
اگر لبیک کہی ایک بار پس نہین لازم آتا ہے اوسپر کچھہ لیکن برا کیا المعانی البدیعہ جایز ہے لبیک کہنا ساتھہ جس زبان کے کہ چاہی جسکہ پائی جاتے ہون اسمین معنی لبیک کے جو زبان عربی مین ہون — المعانی البدیعہ	لبیک کہی زبان عربی مین اگر اچھی طرح کہہ سکتا ہو عربی مین اور جو نہین تو لازم ہے اوسکو کہ سیکھے عربی مین کہنا اوسکا اگر وقت بسعت کہتا ہو اور اگر وقت تنگ ہو تو اپنی زبان مین کہے المعانی البدیعہ	اگر ترک تلبیہ کیا تو نزدیک قاسم اصحاب مالک کے لازم آتا ہے اوسپر دم المعانی البدیعہ

امام شافعی	امام مالک
نہین مکروہ ہے لبیک کہنا حلال کو یعنی اوسکو کہ جو احرام سے نکل آیا ہو المعانی البدیعہ	مکروہ ہے یہہ

تلبیہ اگرچہ ساتھہ فارسی کے ہو ای یا غیر فارسے کے مانند ترکی او ہندی کے جیساکہ لباب مین ہے اور اشارہ کیاہے اسطرف کہ عربی افضل ہے جیساکہ خانیہ مین ہے — ردالمحتار

لباب مین اور اوسکی شرح مین ہے اور مستحب ہے کہ بلند کرے آواز کو ساتھہ تلبیہ کے پھر پست کری آواز کو اور درود بھیجے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پھر دعا کرے جو چاہے اور دعای ماثور اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ رِضَاکَ وَالْجَنَّۃَ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ غَضَبِکَ وَالنَّارِ اور یہی لباب مین ہے اور تکرار تلبیہ کی سنت ہے مجلس اول مین اور ایسا ہی ہے اور مجلس مین اور نزدیک تغیر حالات کے مستحب موکد ہے اور اکثار تلبیہ کا مطلقاً مندوب ہے اور مستحب ہی تکرار تلبیہ کے جبکہ شروع کری اوسمین تین بار پی درپے اور نہ قطع کری اوسکو ساتھہ کلام کے ردالمحتار

لفظ تلبیہ کا یہہ ہے لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ ایسا ہی ہے درمختار مین ردالمحتار مین ہے کہ بعض نسخ درمختار مین بعد اللھم کی لبیک لبیک دو بار ہے اور یہی موافق ہے اوسکے جو کنز اور ہدایہ اور جوہرہ

اور لباب وغیرہ مین ہے پس ہوگا اعادہ لبیک کا تیسری بار واسطے
مبالغہ تاکید کے کہا بعض محشیون نے اور تحقیق مستحسن کہا ہے
شافعیہ نے وقف کو لبیک تیسرے پر اور نہین پایا ہے اوسکو
اپنی ایمہ سے پس غور کر تو اسمین انتہی کہتا ہون مقتضی اوسکا
جو قہستانی مین ہے وقف ہے لبیک ثانیہ پر اسلیئے کہ قہستانی نے
کلام کیا ہے اوپر قول اوسکے لبیک اللھم لبیک کے پھر کہا ہے
لبیک لاشریک لک استیناف ہے پس تحقیق مفاد اسکا یہہ ہے
کہ استیناف ساتھہ قول اوسکے لبیک ثالثہ کے ہے نہ ساتھہ قول
اوسکے لاشریک لک اور یہی مفاد اوسکا ہے جو شرح لباب مین ہے
آخر ہوا حاصل عبارت ردالمحتار کا ان الحمد مین ان ساتھہ کسرہ
ہمزہ کے ہے اور کبھی فتحہ بہی اوسکو دیا جاتا ہے درمختار
اور اول یعنی کسرہ افضل ہے کہا محیط مین اسلیئے کہ آنحضرت نے
کیا ہے اسکو اور رد کیا ہے اسکو نہایہ مین کہ یہہ کرنا آنحضرت کا
معروف نہین ہے۔
ہان علت بیان کی ہے اکثر علماء نے افضلیت کی اسطرح کہ اسمین

استیناف ہے واسطے ثنا کی رد المحتار —

اور حکایت کیا ہے شراح نے امام سے فتحہ کو اور محمد اور کسائے اور فرا سے کسرہ کو مگر مذکور کشاف مین یہہ ہے کہ اختیار امام کا کسرہ ہے اور شافعی کا فتحہ اور یہہ وہ ہے جسکا معطی ہے ظاہر کلام فقہا کا نہر الفایق رد المحتار —

اور النعمۃ ساتھہ نصب تای فوقانیہ کے مشہور ہے اور جایز ہے رفع اوسکا نہر الفایق اصوب نصب ہے رد المحتار اور والملک ساتھہ نصب کاف کے ہے اور جایز کیا گیا ہے رفع اوسکا اوپر تقدیر پر خبر محذوف ہے اور مستحسن ہے وقف اوسپر تاکہ نہ متوہم ہو کہ مابعد اوسکا خبر اوسکی ہے شرح لباب — اور نقل کیا ہے بعض علما نے کہ وقف اوسپر مستحب ہے نزدیک ایمہ اربعہ کے رد المحتار اور مندوب ہے زیادت تلبیہ مذکورہ پر نہ زیادت اوسکی درمیان مین درمختار اور نہین مستحب ہے زیادت غیر ماثور سے جیسا کہ غایۃ مین ہے برخلاف اوسکے جو نہر الفایق مین ہے ہان شرح لباب مین ہے کہ جو واقع ہوا ہے ماثور مستحب ہے اسطرح کہ کہے لبیک

وسعدیک والخیر کلہ بیدیک والرغباء الیک والہ الخلق لبیک بحجۃ حقا
تعبدا ورقا لبیک ان العیش عیش الآخرۃ اور جو نہین روایت کیا گیا ہے
پس جائز ہے بلکہ مستحب ہے اور بھی اسکو بعد تلبیہ مذکورہ کے نہ درمیان مین
تلبیہ مذکورہ کے در مختار۔
اور نہ کم کرے تلبیہ مذکورہ سے پس کم کرنا مکروہ تحریمی ہے بسبب قول فقہا
کے کہ تلبیہ ایکبار شرط ہے اور زیادہ ایکبار سے سنت اور ہوتا ہے
مسیئ ساتھہ ترک زیادت کے اور ساتھہ ترک رفع صوت کے ساتھہ تلبیہ
کے در مختار اور کم کرنے تلبیہ مذکورہ کو جو مکروہ کہا ہے تابع ہوا ہے
اسمین نہر الفائق کا برخلاف بحر رائق کے اور نہین پوشیدہ ہے جو اسمین
ہے کہ اگر ارادہ کیا ہے شرط سے خصوص صیغہ تلبیہ کا جو گذرا پس اسمین یہہ
ہے کہ ظاہر مذہب جیسا کہ فتح القدیر مین ہے یہہ ہے کہ ہوتا ہے محرم ساتھہ
ہر ثنا اور تسبیح کے اور تحقیق گذر چکا اور اگر ارادہ کیا ساتھہ اسکے مطلق ذکر
پس مفید مدعا نہین ہے اور وہ کراہت نقصان کی اس صیغہ سے تحریمی ہے
پس حق وہ ہے جو بحر مین ہے کہ خصوص تلبیہ سنت ہے پس جبکہ ترک
کیا ہو اسکو اصلا مرتکب ہوگا کراہت تنزیہی کا پس جبکہ کم کیا ہے اوس سے

پس ایسا ہی بالا وسے اور قول کافی نسفی کا کہ نہین جایز ظلم کرنا اسمین
نظر ظاہر ہے اور قول اوسکا جسنے کہا کہ تلبیہ ایکبار شرط ہے مراد اوسکی
تلبیہ سے وہ ذکر ہے کہ قصد کیجاتی ہے ساتھہ اوسکے تعظیم خصوص
تلبیہ رد المحتار اور ایک بار سے زاید کہنا سنت ہے اسی تکرار اوسکی
جیسا کہ پہلے بیان کر چکے ہین ہم لباب سے اور اسی زاید کرنا اوس
صیغہ تلبیہ پر جو گذرا پس تحقیق گذرا کہ مندوب ہے اور وہ معنی اوسکے ہین
جو کافی وغیرہ مین ہے کہ زیادت مستحب ہے اور ہوتا ہے مسی ساتھہ
ترک رفع صوت کے ساتھہ تلبیہ کے مقتضا اسکا یہہ ہے کہ رفع صوت
ساتھہ تلبیہ کے سنت ہے اور ساتھہ اسکی تصریح کی ہے نہر الفایق مین محیط
سے اور وہ خلاف ہے جو پہلے بیان کر چکے ہین ہم اسکو تصریح
کی ہے اوسکی بحر رایق اور فتح القدیر مین کہ رفع صوت ساتھہ تلبیہ کے
مستحب ہے لیکن ذکر کیا ہے بحر رایق مین اور جگہہ کہ اسارت کمتر ہے کراہت
سے پس نہین لازم آتا ہے قول شارح سے بہ ثبوت محیط کے کہ ہوتا ہے
اسارت کرنیوالا ساتھہ اوسکے ترک کی کہ ہو سنت موکدہ رد المحتار ۔
روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

سے کہ آواز بلند کرتے تھی تلبیہ کئے ہوئے کہتی حاضر ہون خدمت
تیری مین یا الہی حاضر ہون تیری خدمت مین حاضر ہون نہین
تیری مین نہین کوئی شریک تیرا حاضر ہون تیری خدمت مین تحقیق
سب تعریف اور نعمت واسطے تیری اور بادشاہت نہین شریک
واسطے تیری نہ زیادتی کرتی تہی ان کلمات پر نقل کی یہہ بخاری
اور مسلم نے —

ف

تلبید کی ہوئی تلبید یہہ ہے کہ ڈالی محرم سر مین گوند یا خطمی یا اور
کچھہ تاکہ بال چپکجاوین آپسمین اور نہ بیٹھے اوسمین غبار اور جوان سے
محفوظ رہے اور لفظ والملک کا عطف ہے الحمد پر اسلئے مستحب ہے
وقف کرنا لفظ والملک پر شیخ عبد الحق
اور روایت ہے ابن عمر سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جمائے بال
سر اپنے کے ساتھہ ایسی چیز کے کہ وہ نہ سرد ہوجاتا ہے نقل کی
یہہ ابوداود نے وہ جو جامع مین ہے کہ اگر تلبید کیا سر کو پس اوپر
اوسکے دم ہے اور تلبید لینا کچھہ خطمی اور آس اور گوند کا پہر ڈالنا

اوسکا بالونکی جڑ مین تا کہ چپک جائین اور وہ جو ذکر کیا ہے رشید الدین بصری نے اپنی مناسک مین اپنا قول کہ حسن ہے تابید سر کے احرام سے پہلی بسبب تغطیہ کے مشکل ہے اسلیئے کہ نہین جایز ہے باقی رکہنا تغطیہ کا جو احرام سے پہلے ہو بخلاف خوشبو کے فتح القدیر اور مستحب ہے بہت تلبیہ نزدیک شافعیون اور حنبلیون کے اور نزدیک مالکیون کے قطع کری تلبیہ قبل وقوف عرفات اور بعد زوال جسوقت جاوے طرف مسجد ابراہیم کے اور مستحب ہے کہ بلند کری آواز کو تلبیہ کے ساتھہ بلا افراط اور آہستہ پڑہے ماسوا تلبیہ کے اور یہہ ہے مذہب شافعیونکا اور سچے دل سے توبہ کری گناہونسے اور روی اور نادم ہووی قلب سے اور مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رح نے دیکہا عرفات مین رونا لوگونکا کہا اونسے اگر یہہ لوگ روتی اور مانگتی تہی کسی شخص سے ایک دانگ ایا نہین دیتا تہا کہا لوگون نے نہین بلکہ دیتا تہا پس کہا فضیل نے قسم ہے خدا کی کہ بخشنا ان لوگون کا عند اللہ زیادہ آسان ہے دینی ایک دانگ سے اوس شخص پر اور سزاوار ہے اس نہین جو نہ مشغول ہووے کسی چیز مین سوا ذکر اللہ تعالی کے

مروی ہے کہ سالم بیٹا عبداللہ اور عبداللہ بیٹا خطاب کے نے کہا سائل
کو کہا سالم نے کہ ای مجبور حرص ایسے نہین مانگتا ہے غیر اللہ سے اور مروی
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ بہترین دعاؤن کا دعا دن عرفہ کی ہے
اور بہتر چیزونکو جو ہمنے اور اور نبیون نے پڑہا ہے یہہ ہے کہ کہی نہین
کوئی معبود مگر اللہ واحد نہین ہے شریک اوسکا اور ملک و حمد خاص ہے
اوسکو اور وہ ہر شی پر قادر ہے اور مروی ہے رسول اللہ صلعم سے
کہ اکثر دعا میری اور اور انبیاؤنکی عرفات مین یہہ تہی لا اله الا الله
وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شي قدير اللهم اجعل في قلبي
نورا وفي سمعي نورا وفي بصري نورا اللهم اشرح لي صدري ويسر لي امري
واعوذ بك من وساوس الصدور وشتات الامور وفتنة القبر اللهم اني
اعوذ بك من شر ما يلج في الليل وشر ما يلج في النهار وشر ما تهب
به الرياح ومن شر بوائق الدهر کہ نہین ہے کوئی معبود مگر اللہ واحد اور
نہین ہے مثل اور شریک اوسکی کوئی ملک اور تعریف خاص اوسکی
واسطے ہے اور وہ ہر شی پر قادر ہے ای بار خدایا کر دے دل اور
سمع اور بصر میری مین نور ای بار خدایا کہول سینہ میرا اور آسان کر

امر میرا اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے وسوسہ کے سینوں سے اور
پراگندہ ہونا کیفیتوں سے اور فتنہ قبر سے ای بار خدایا پناہ مانگتا ہوں
تیرے ساتھ اوس چیزوں سے جو رات اور دن میں بوقوع آتے ہیں
اور شر اوس چیزوں سے جو بوقوع آتے ہیں ہوا اوس سے اور شر زمانہ
سے اور بعضے علماؤں نے مختار کیا یہہ دعا اللھم ربنا اتنا فی الدنیا
حسنة و فی الاخرة حسنة وقنا عذاب النار اللھم ظلمت نفسی ظلما کثیرا
ولا یغفر الذنوب الا انت فاغفرلی مغفرة من عندک وارحمنی انک
انت الغفور الرحیم اللھم اغفرلی مغفرة تصلح بها شانی فی الدارین وارحمنی
رحمة اسعد بها فی الدارین وتب علی توبة نصوحا لا انکث بعدها ابدا والزمنی
سبیل الاستقامة لا ازیغ عنها ابدا اللھم انقلنی من ذل المعصیة الی
عز الطاعة واغننی بحلالک عن حرامک وبطاعتک عن معصیتک وبفضلک
عن من سواک ونور قلبی وقبری واعذنی من الشر کله واجمع لی الخیر کله اللھم
انی اسئلک الهدی والتقی والعفاف والغنی اللھم یسر لی الیسری وجنبنی العسری
وارزقنی طاعتک ما ابقیتنی اللھم متعنی بسمعی وبصری ابدا ما ابقیتنی واجعل ذالک الوارث
منی واجعل ثاری علی من ظلمنی وانصرنی علی من عادانی ولا تجعل الدنیا اکبر همی ولا مبلغ علمی ولا تسلط

عفو بار نوں منی لا ئرحمنی یا ارحم الرحمین ای بار خدایا دے مجکو دنیا و آخرت مین
نعمت اور بچا مجکو دوزخ کی آگ سے ای بار خدایا ظلم کیا مینی نفس پر ظلم کثیر اور نہین بخشنے
والا گناہون کا مگر تو اور بخشدے مجھکو و رحمت کر مجھپر خاص تو غفور الرحیم ہے ای بار خدایا
بخش تو مجھکو تا کہ بہتر ہووے کیفیت میری دنیا اور آخرت مین اور بخشدے مجھکو تا کہ
نیک ہووے بسبب بخشش کے کیفیت میری دارین مین اور رکھ مجھکو گناہ
سے اور جدا کر مجھکو سیدھے راستہ سے تا کہ نہ لوٹون اوسی ہمیشہ ای بار خدایا لوٹا
مجھکو ذلت معصیت سے اور پہونچا مجھکو عزت طاعت تک اور بے پرواہ کر مجھکو بسبب
حلال اپنی کے حرام سے اور بسبب بندگی تیری کے نافرمانی سے اور بسبب مہربانی
اپنی کے ماسوای تیری سے اور روشن کر دل میرا اور قبر میری اور بچا
مجھکو کل برائیون سے اور مہیا کر میرے واسطے کل سامان خیر کے ای بار خدایا
مانگتا ہون تجھسے ہدایت اور تقوی اور پاکی اور بی پروای اسے بار خدایا
دور کر سختی میری اور دور کر مجھکو سختی سے اور نصیب کر مجھکو طاعت اپنی کو
جب تک مجھکو زندہ رکھے ای بار خدایا فائدہ دی مجھکو سمع اور بصر سے جب تک
مجھکو باقی رکھے اور مدد دی مجھکو میرے دشمنون پر اور مت کر دنیا اصل
مقصود میرا اور نہ ثمرہ علم میری کا اور مت مسلط کر مجھپر بسبب گناہ

پھیری سکے وہ شخص جو مجھپر رحم نکرے یا ارحم الراحمین از مناسک

صغیر ابن جماعہ

دخول مکہ

امام ابو حنیفہ جب داخل ہو مکہ مین بعد بے خوف ہو سکنے اسباب سے

پہلے مسجد مین جاے باب السلام سے درمختار ۔

مستحب ہے داخل ہونا مکہ کا دن مین ایسا ہی ہے خانیہ مین باب معلی سے

تاکہ ہو مستقبل باب خانہ کعبہ کا اسی دخول مین تعظیما اور جب نکلے پس نکلے

باب صفی سے بحر رد المحتار

مندوب ہے داخل ہونا مکہ مین معلی سے اور نکلنا صفی سے نہر الفائق

نہین ضرر کرتا ہے محرم کو رات مین داخل ہونا یا دن مین ہدایہ

رات اور دن برابر ہین حق دخول مین فتح القدیر

کما للباب مین اور رہے محرم اپنی داخل ہونے مین بیچ مکہ کے لبیک کہنے والا

دعا مانگنے والا یہان تک کہ پہونچے باب السلام تک رد المحتار

مستحب ہے داخل ہونا مسجد مین باب بنی شیبہ سے کہ اوسی سے داخل

ہوئے مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فتح القدیر اور باب بنی شیبہ ہی

مسمی ہے ساتھہ باب السلام کے نہر الفایق اور مسنون ہے غسل واسطے
دخول مکہ کے اور یہہ غسل واسطے نظافت کی ہے پس مستحب ہے یہہ غسل
واسطے عورت حیض والی اور نفاس والی کے نزد
امام شافعی نہین مکروہ ہے داخل ہونا مکہ مین المعانی البدیعہ
دیگر علماء کے نزدیک نخعی و اسحاق کے اولی یہہ ہے کہ داخل ہو مکہ
مین دن کو نزدیک عطا کے نہین جایز ہے داخل ہونا مکہ مین رات کو المعانی البدیعہ
اور مستحب ہے غسل اوس شخص کو جو داخل ہووے مکہ مین اگرچہ حایضہ
اور نفاسہ ہووے دران حالیکہ محرم ہووے اور یہہ مذہب حنفیون
اور شافعیون کا ہے اور کہا مالکیون نے کہ سوای حایض کے
اور ہمیشہ کے لئے یہہ غسل مسنون ہے اور جایز ہے داخل ہونا مکہ مین
رات اور دن مین مگر داخل ہونا دن کا افضل ہے رات سے بالاتفاق
اور جایز ہے داخل ہونا مکہ مین پیادہ اور سوار اور ثابت کیا
شیخ محی الدین شافعی نے کہ پیادہ داخل ہونا مکہ مین افضل ہے
اور مستحب ہے دخول مکہ مین ثنیہ اعلاہی مکہ سے بالاتفاق چارون
امامون کے مگر مالکی یہہ کہتے ہین کہ یہہ اوس شخص کے لئے مستحب ہے

جو مدینہ کے رستہ سے آتے ہین اور مروی ہے جعفر بیٹے محمد صادق
سے کہ اونہون نے روایت کیا باپ اپنی سے اور اونہون نے
جد اوسکی سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے نزدیک دخول
مکہ کے اللہم البلد بلدک والبیت بیتک جئت اطلب رحمتک
والزم طاعتک متبعا لامرک راضیا بقدرک مسلما لامرک اسئلک
مسئلہ المضطر الیک المشفق من عذابک ان تستقبلنی بعفوک
وان تتجاوز عنی برحمتک وان تدخلنی جنتک ای بار خدایا یہ شہر
شہر تیرا ہی اور یہہ گھر گھر تیرا ہے آیا ہون مین واسطے طلب
کرنے رحمت تیری کے اور لازم پکڑی مینے طاعت تیری درانحالیکہ
تابعدار ہون امر تیری کو اور راضی ہون تقدیر تیری پر اور تسلیم کرتا ہون
حکم تیری کو اور سوال کرتا ہون تجھسے مثل سوال بیقرار کی تیری طرف
اور ڈرتا ہون تیری عذاب سے اور متوجہ ہو میری طرف ساتھہ بخشش
اپنی کے اور رحمت کر مجھہ پر تا کہ داخل ہون جنت تیری مین از مناسک
صدیق ابن جماعہ

دعا وقت دیکھنے مکہ کے

اور جب مشاہدہ کرے خانہ کعبہ کا تکبیر کہے تین بار اور تہلیل کہے ۔ درمختار
عبارت فتح القدیر میں ہے تکبیر اور تہلیل کہے تین بار اور عبارت ابن
میں ہے کہ تکبیر کہے تین بار اور تہلیل کہے تین بار ردالمحتار
کہا بحرالرائق میں اور نہیں ذکر کیے گئے مسنون نہیں ۔ دعا نزدیک مشاہدہ خانہ کعبہ کے
اور یہ غفلت ہے اوس سے جسے غفلت لائق نہیں اسلیے کہ دعا نزدیک
مشاہدہ خانہ کعبہ کے مستجاب ہے اور محمد رحمۃ اللہ تعالے نے نہیں معین
کیا ہے اصل میں واسطے مشاہد حج کے کچھ دعاؤن میں سے اسلیے کہ توقیت
کیجاتی ہے رقت کو اور اگر تبرک کرے ساتھ دعائے منقول کے دعاؤن میں سے
بس حسن ہے ایسا ہی ہے ہدایہ میں اور فتح القدیر میں ہے اور اہم دعاؤن
میں سے طلب جنت ہے بدون حساب کے اور درود نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اسجگہہ
اہم اذکار میں سے ہے جیسا کہ ذکر کیا ہے اوسکو حلبی نے تنبیہ اور
کہا لباب میں اور نہ اوٹھائے جائیں دونو ہاتھ نزدیک دیکھنے خانہ
کعبہ کے اور کہا گیا ہے کہ اوٹھائے جائیں کہا ملا علی قاری نے
شرح لباب میں ای نہ اوٹھائے جائیں ہاتھہ اگرچہ وقت دعا کے ہو

اوٹھانا اسلئے کہ اوٹھانا ہاتھونکا نہین ذکر کیا گیا ہے ہمارے اصحاب
یعنی حنفیہ کے مشاہیر کتب مین بلکہ کہا ہے سروجی نے کہ مذہب کے
اوسکا ہے اور تصریح کی ہے طحاوی نے اوٹھانا ہاتھونکا وقت مشاہدہ
خانہ کعبہ کے مکروہ ہے نزد ہماری ایمہ ثلثہ یعنی ابو حنیفہ اور ابو یوسف
اور محمد کے رد المحتار

محرم وقت داخل ہونے مکہ کے یہہ دعا پڑہے اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ وَاَنَا
عَبْدُكَ جِئْتُ لِاُؤَدِّيْ فَرْضَكَ وَاَطْلُبُ رَحْمَتَكَ وَاَلْتَمِسُ رِضَاكَ
مُتَّبِعًا لِاَمْرِكَ رَاضِيًا بِقَضَائِكَ اَسْئَلُكَ مَسْئَلَةَ الْمُضْطَرِّيْنَ الْمُشْفِقِيْنَ
مِنْ عَذَابِكَ اَنْ تَسْتَقْبِلَنِي الْيَوْمَ بِعَفْوِكَ وَتَحْفَظَنِيْ بِرَحْمَتِكَ وَتَتَجَاوَزَ
عَنِّيْ بِمَغْفِرَتِكَ وَتُعِيْنَنِيْ عَلٰى اَدَاءِ فَرَائِضِكَ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ
رَحْمَتِكَ وَاَدْخِلْنِيْ فِيْهَا وَاَعِذْنِيْ مِنَ الشَّيْطَانِ ۔ اور ایسا ہی ہے
پڑہے یہہ دعا داخل ہوتے مسجد کے فتح القدیر ۔

اور مروی ہے عطا سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے کہتے جب
ملاقات کرتے خانہ کعبہ کی اَعُوْذُ بِرَبِّ الْبَيْتِ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَمِنْ
ضِيْقِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ اور نہ اوٹھاتے ہاتھ اوٹھاتے فتح القدیر

بیہقی نے روایت کیا ہے سعید بن المسیب سے کہا سعید
بن المسیب نے سنا مینے عمر رضی اللہ عنہ سے وہ کلمہ کہ نہین
باقی رہا کوئی سننے والا اوسکا سوا میرے کہتے عمر جب دیکھتے
خانہ کعبہ کو اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ فحیّنا ربّنا
بالسلام اور شافعی نے ابن جریج سے روایت کیا ہے
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب دیکھتے خانہ کعبہ کو اوٹھاتے
دونوں ہاتھ اور کہتے اَللّٰھُمَّ زِدْ ھٰذَا الْبَیْتَ تَعْظِیْمًا وَتَکْرِیْمًا وَمَھَابَۃً
وَزِدْ مَنْ شَرَّفَہٗ وَکَرَّمَہٗ مِمَّنْ حَجَّہٗ اَوِ اعْتَمَرَہٗ تَشْرِیْفًا وَتَعْظِیْمًا
وَتَکْرِیْمًا وَبِرًّا اور ذکر کیا ہے واقدی نے مغازی مین
اسکو موصولًا بابتہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور نہین
ذکر کیا ہے اوسمین ہاتھ اوٹھانے کو فتح القدیر

امام شافعی مستحب ہے ہاتھ اوٹھانا دعا مین وقت دیکھنے
خانہ کعبہ کے المعانی البدیعہ —

امام مالک نہین اچھا جانتے اوسکو اور کہا جابر سے کہ نہین
کرتے ہین اسکو مگر یہود المعانی البدیعہ —

اور مستحب ہے نزدیک شافعیونکے کہ جسوقت دیکھے بیت اللہ
کو اوٹھا دے ہاتھہ اپنی کو جسطرح دعا کے واسطے اوٹھاتے
ہین اور نہ اشارہ کرے ساتھہ ہاتھون اپنی کے اور
نہ ساتھہ سبابہ کے طرف بیت اللہ کے جیسا کرتے
ہین بعض عوام اور یہہ بدعت ہے اور کہی یہہ دعا اللہم زد
ہذا البیت تشریفا وتعظیما وتکریما ومہابۃ وامنا وزد من شرفہ
وعظمہ وکرمہ ممن حجہ او اعتمرہ تشریفا وتکریما وتعظیما وبرا اللہم
انت السلام ومنک السلام فحینا ربنا بالسلام ای بار خدایا
زیادہ کر اس گہر کے لئے شرافت اور بزرگی اور بزرگی اور
امن اور زیادہ کر اوس شخص کو جو تکریم اور تعظیم کرے
اور حج اور عمرہ اس گہر کا ای بار خدایا تو سلامتی دینوالا ہے
اور تجہسے سلامتی ہے اور زندہ رکہہ ہمکو ساتھہ سلامتی
کے اور ایسا ہی ہے مذہب حنبلیونکا مگر اونہونے زیادہ
کیا تکبیر کو پہلے دعا سے اور مروی ہے کہ دعا مستجاب
ہوتی ہے وقت دیکھنے بیت اللہ کے اور کہا حنفیون نے

جسوقت دیکھے بیت اللہ کو تکبیر کرے اور تہلیل کرے تین دفعہ
اور نہ اوٹھاوے ہاتھوں کو وقت دیکھنے بیت اللہ کے از مناسک
صغیر ابن جماعہ

طواف قدوم

امام ابوحنیفہ	امام شافعی
پہر بعد مشاہدہ خانہ کعبہ کے ابتدا کرے ساتہہ طواف کے پس اگر ہو حلال پس یہہ طواف تحیۃ ہوگا اور اگر ہو محرم باحج پس طواف قدوم ہے یہہ جبکہ داخل ہو پہلے یوم نحر سے پس اگر داخل ہو بیچ دن نحر کے بہی پہر اداکریگا طواف فرض کو طواف تحیۃ سے اور اگر محرم ہوگا ساتہہ عمرہ کے پس یہہ طواف طواف عمرہ کا ہوگا اور نہین طواف قدوم کا ہے واسطے عمرہ کے ایسا ہی ہے فتح القدیر مین نہرالفایق اطلاق مفید اسکا ہے کہ نہین مکروہ ہے طواف اون اوقات مین کہ مکروہ ہے اونمین نماز جیسا کہ تصریح کی ہے اسکی فتح القدیر مین	طواف قدوم سنت ہے جب احرام باندہے حج کا مکہ سے طواف کرے قدوم کا وقت احرام کے المعانی البدیعہ

امام احمد	امام مالک	دیگر علما
ایک روایت مین نه طواف کری جب تک نه لوٹ اوی عرفات اور منی سے المعانی البدیعه	اگر ترک کیا طواف قدوم کو بسبب تعجیل کے تو کچهه لازم نهین آتا هے اور اگر ترک کیا اوسکو باوجود طاقت کے تو لازم آئیگا اوسپر دم بعضی اصحاب مالک اوسکو تعبیر کرتے هین ساتهه وجوب کے یعنی طواف قدوم کو واجب کهتے هین نه طواف کری جب تک لوٹ نه آئی عرفات اور منی سے المعانی البدیعه	طواف قدوم نزدیک ابی ثور کے نسک هے یعنی افعال حج مین سے هے واجب هوتا هے اوسکے ترک سے دم المعانی البدیعه

امام ابو حنیفه	امام شافعی	امام احمد	امام مالک
کہا فتح القدیر مین مگر یہہ کہ نہ پڑہے رکعتین طواف کے اوقات مکروہہ مین بلکہ صبر کرے یہان تک کہ داخل ہو وقت کہ نہین ہے کراہت نماز کی اوسمین رد المحتار اور ابتدا اسیطرح طواف کے اوسوقت کرے کہ نہ خوف ہو فوت نماز مکتوبہ یا اوسکی جماعت یا وتر یا سنت راتبہ کا در مختار اور جگہ خوف ہو فوت نماز مکتوبہ یا اوسکی جماعت یا وتر یا سنت راتبہ کا مقدم کرنا چاہیے انکا طواف تحیۃ وغیرہ پر ایسا ہی ہے لباب اور اوسکی شرح مین بہی اسکے بعد طواف کرے بحر رائق رد المحتار واجب ہے دو رکعت پڑہنا المعانی البدیعہ	دو رکعت طواف کی سنت ہے ایک قول مین دونون واجب ہین اور روایت کیا ہے شافعی نے ان دو رکعت کو دوسری قول مین مستحب ہے کہ پڑہا جاوین پیچہے مقام ابراہیم کے پہر اگر فوت ہو جاوین مقام ابراہیم مین پڑہی جاوین حرم مین پہر اگر فوت ہو جاوین حرم مین پس پڑہے جاوین جسجگہ چاہے جب بہول گیا دو رکعت طواف کی یہانتک کہ نکل آیا حرم سے اور لوٹ گیا طرف اپنے شہر کے پڑہ لے اونکو جہان چاہے حل مین یا حرم مین سے المعانی البدیعہ	متفق بقول اول شافعی	متفق بقول اول شافعی

امام ابو حنیفه	امام شافعی	امام مالک
اور ختم کرے طواف کو ساتہہ استلام حجر کے اور یہہ سنت ہے پہر نماز پڑہے دو رکعت وقت مباح مین در مختار پڑہے ان رکعتون مین کافرون اور اخلاص واسطے اقتدا فعل آنحضرت صلی الله علیه وسلم کے پہر اور مستحب ہے یہہ کہ دعا کرے بعد ان رکعت کے ساتہہ دعا آدم علیه السلام کے اور اگر پڑہے زاید دو رکعت سے جایز ہے اور نہ کافی ہوگی نماز فرض اور نہ نماز نذر ان دو رکعتون سے اور نہ جایز ہوگی پہیرنیوالے ان رکعت کو اقتدا ساتہہ شغل ایسی کے اسلئے کہ طواف اسکا غیر ہے		
طواف دوسرے کا اور اگر طواف کرے ساتہہ بچے کے نماز پڑہے اوسکی طرف سے لباب	جایز ہے پڑہنا دو رکعت طواف کا طرف سے صبی لایعقل کے المعانی البدیعه	جایز نہین ہے المعانی البدیعه

پڑہے رکعت پہلی مین قل یا ایہا الکافرون اور دوسری رکعت مین
قل ہو اللہ احد تبرکا ساتہہ فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
اور اگر پڑہے غیران دو سورتون کی تو جایز ہے پہر دعا کرے واسطے
مسلمان مردون اور مسلمان عورتون کے اور اگر ملا دے طواف
کو ساتہہ طواف دوسرے کے پہلے نماز سے مکروہ ہوگا نحرییًا
بسبب کراہت وصل اسابیع کے نزدیک ابی حنیفہ اور محمد کے
برخلاف ابی یوسف کے اوس صورت مین کہ فارغ ہو وتر
سے اور خلاف مقید ہے بغیر وقت کراہت کے پس اگر ہو نہ مکروہ
ہوگا اجماعًا اور مکروہ رکہا ہے بعض اصحاب ہماری نے طواف
کو بعد نماز صبح اور عصر کے اسواسطے کہ نہین جایز ہے نماز بعد
ان دونون کے اور مشہور عدم کراہت ہے اور تاخیر کرے
نماز کے مابعد طلوع اور غروب تک برجندی طحطاوی وقت
مباح مین قید ہے واسطے نماز کے فقط پس مکروہ ہے وقت
کراہت مین بخلاف طواف کے اور سنت موالاۃ ہے
درمیان اوسکے اور درمیان طواف کے پس مکروہ ہے

تاخیر اوسکی طواف سے مگر وقت مکروہ مین اور اگر طواف کیا بعد عصر کے نماز پڑہے مغرب کی پہر دو رکعت طواف کی پہر سنت مغرب کی اور اگر پڑہا ہے نماز کو وقت مکروہ مین کہا گیا ہے کہ صحیح ہوگی نماز ساتہہ کراہت کے اور واجب ہوگا قطع اوسکا پس اگر گذر جاتا ہے اوسمین پس واجب اعادہ اوسکا ہے لباب اور اوسکے اطلاق مین نظیر ہے بسبب اوسکے کہ گذرا اوقات صلوۃ مین کہ واجب اگرچہ واسطے غیر کے ہو مانند دو رکعت طواف اور نذر کے نہ منعقد ہوگا تین وقتون مین اوقات معینہ مین سے یعنی وقت طلوع اور استواے شمس اور غروب مین بخلاف مابعد فجر اور مابعد نماز عصر پس تحقیق وہ منعقد ہوجاتا ہے ان دو وقتون مین رد المحتار

اور یہہ دو رکعت بعد طواف کے واجب ہین علی الصحیح بعد ہر سات پہیرون کے نزدیک مقام کے کہ وہ پتہر ہین ظاہری اوسمین نشان دو قدمون ابراہیم خلیل اللہ کا یا غیر مقام مین مسجد سے اور یا مستحب ہے مسجد اسمین دو قول ہین درمختار

اور کہا گیا ہے کہ یہہ دو رکعت سنت ہین قہستانی رد المحتار
بعد ہر سات پہیروں کے یعنی اوپر تراخی کے جب تک کہ نہ ارادہ
کیا ہو کہ طواف کرے سات پہیرون اور کہا پس علی الفور ہے بحر
اور سراج وہاج مین ہے کہ مکروہ ہے نزدیک ابی حنیفہ او محمد کے
جمع درمیان دو اسبوعون یا اکثر کے بدون نماز کے درمیان دو اسبوعونکے
اگرچہ فارغ ہو چکا ہو وتر سے اور کہا ابو یوسف نے نہین مکروہ
ہے جبکہ فارغ ہو چکا ہو وتر سے مانند تین اسبوعون یا پانچ
یا سات کے اور خلاف بغیر وقت کراہت مین ہے اور وقت کراہت
مین پس نہین مکروہ ہے اجماعا اور تاخیر کرے نماز کی وقت مباح
تک انتہی اور جب زایل ہو جاوی وقت کراہت کا ایا مکروہ ہے
طواف کیا جاوے دو رکعت سے نماز سے واسطے ہر اسبوع کے کہا
محیط میں اور کہا ہے کہ مین نے اسکو اور مزار ہے مکروہ ہونا
مسئلے ایسا ہے اسوقت تین ہو جاوینگے مانند اسبوع واحد کی
انتہی اور اگر یاد کیا دو رکعت طواف کے بعد شروع کے دوسرے
طواف مین پس اگر ہو یاد کرنا پہلے تمام کرنے ایک پہیری کے

ترک کرے اوسکو اور جو نہین تمام کرے طواف کو اور لازم ہونگی
اوسپر واسطے ہر اسبوع کے دو رکعت لباب اور اطلاق کیا اسبوع کو
پس شامل ہے طواف فرض اور واجب اور سنت اور نفل کو برخلاف
اوسکے جسنے مقید کیا ہے وجوب نماز کو ساتہہ طواف واجب کے
کہا فتح القدیر مین یہہ تقیید کچہہ نہین ہے بسبب اطلاق اولہ کے
انتہی اور ظاہر مراد ساتہہ اسبوع کے طواف ہے نہ عدد یہانتک
تک کہ اگر ترک کیا ہو اقل اشواط کو بسبب کسی عذر کے تو واجب
ہونگے دو رکعت اوسپر اور لازم آئیگا اوسپر سہو جیسے ترک اول [illegible]
کا اور قول اوسکا شرح لباب مین واجب ہے بعد ہر طواف کے
اگرچہ ادا کیا ہو اونکو ناقص پس محتمل ہے نقصان عدد کا اور
نقصان وصف کا مانند طواف کے ساتہہ حدث کے اور جنابت
کے اور ظاہر یہہ ہے کہ مراد اوسکی ثانی ہے ردالمحتار
نزدیک مقام کے عبارت لباب کے ہے کہ پیچہے مقام کے کہا
اور مراد ساتہہ اسکے وہ ہے جو صادق آتا ہے اوسپر یہہ عادۃً
اور عرفاً ساتہہ قرب کے اور روایت ہے ابن عمر سے کہ جب ارادہ

کری رکوع کرنے کا پیچھے مقام کے گرد اسنے درمیان اپنے اور درمیان
مقام کے ایک صف یا دو صف یا ایک مرد یا دو مرد روایت کیا ہے
اسکو عبدالرزاق نے انتہی رد المحتار

تھے ابراہیم کھڑے ہوتے اون پتھر ون پر وقت اوترنے اور سوار
ہونیکے جسوقت کہ آتے طرف زیارت اسمعیل اور ہاجرہ کے اور
کہا گیا ہے کہ وہ ایک جگہہ ہے کہ تھا اوسمین پتھر جب کہ رکھا تھا اوسپر
دونو قدمونکو اور بلایا تہا لوگونکو طرف حج کی اور کہا گیا ہے کہ وہ وہ ہے
کہ جسپر کہڑے ہوتے تھے واسطے رفع بنای خانہ کعبہ کے اور شرح
ملتقی مین ہے کہ طول اوسکا دنل بالشت کا اور عرض اوسکا سات
بالشت کا تہا اور وہ جگہہ اوسکے اب ہے بجرہ نہر صفاوی سے اور
کہا گیا ہے کہ وہ سارا حرم ہے طحطاوی -

پتھر مین ذکر کیا ہے اسکو بحر مین تفسیر قاضی سے لیکن تعبیر کیا ہے
ساتھہ حجر مفرد کے وہ وہ موضع ہے کہ تہی اوسمین جبکہ قیام کیا
ابراہیم علیہ السلام نے اوسپر اور بلایا لوگونکو طرف حج کی اور
تحریر کیا ہے بعض علمای اعلام نے کہ وہ حجر کہ مقام مین ہے بلندی

اوسکی زمین سے بقدر نصف ذراع اور چوتہای اور آٹھوین حصہ کے
ہے اور اوپر کی جانب اوسکی مربع ہے ہر طرفسے نصف ذراع ہے
اور ربع ہے اور گہرائی غوص یعنی دہسنی قدمین کے ساتھہ قیراط
اور نصف کے ہے رد المحتار معتمد یہہ ہے کہ تعین مسجد کا بطریق فضلیت
ہے پس اگر پڑہا اون دو رکعت کو بعد لوٹنے کے طرف اپنی اہل کے کافی
ہوگا اوسکو اسلئے کہ وہ دو رکعت تراویح ہین اور یہہ قول امام اور
اصحاب امام کا ہے اور کہا ابوطاہر نے اگر چہوڑا پڑہے ان
دو رکعت کو مسجد مین واجب ہوگا اوسپر دم اور تقویت کی ہے
اوسکی صاحب نہر الفایق نے اور نہین وجہ ہے عدول کی
مذہب امام اور اصحاب امام سے طحطاوی - اور متعین ہے نے
مسجد مین جو لکہا کہ دو قول ہین نہین دیکہا مینے اوسکو کہ جسے
حکایت کیا ہو دو قولونکو سوا اسکے کہ جسکا وہم دلایا ہے
عبارت نہر نے اور عبارت نہر مین نظر ہے اور مشہور عامہ کتب
مین ہے کہ نماز اوسکی مسجد مین افضل ہے غیر مسجد سے اور لباب
مین ہے کہ نہین خاص ہے یہہ نماز ساتھہ زمان اور نہ ساتھہ مکان کے

اور نہین فوت ہوتی ہے یہہ نماز پس اگر ترک کیا ہوا وسکو نہ جبیر
کی جائیگی ساتھہ دم کے اور اگر پڑھا ہوا ونکو خارج حرم کے اگرچہ
بعد رجوع کے ہو طرف وطن کی جایز ہے اور مکروہ ہوگا اور
مستحب ہے تاکید کے ساتھہ ادا اوسکا پیچھے مقام کے پھر
کعبہ مین پھر حجر مین نیچے میزاب کے پھر ہرا وسجگہہ کہ قریب ہو
حجر سے پھر باقی حجر مین پھر اوسمین کہ قریب ہو خانہ کعبہ کے پھر مسجد
مین پھر حرم مین پھر نہین فضیلت ہے بعد حرم کے بلکہ اسارت
ہے انتہی ردالمختار —
نہ خوف ہو فوت وقت مکتوبہ کا سزاوار یہہ ہے کہ ہو مراد فوت
وقت مستحب مکتوبہ کا اسلئے کہ ساقط ہوتی ہے ساتھہ اوسکے ترتیب
اوپر ایک دو قولون مصححین کی پس بالاولی ہے جو بیان ہے
اور زیادہ کیا ہے شرح لباب مین فوت نماز جنازہ کو اور زیادہ کیا ہے
پھر اور نہر مین اوسکو جبکہ داخل ہوا وسوقت مین کہ منع کئے جاتے
ہون لوگ طواف سے یا ہوا وسپر فایتہ مکتوبہ انتہی اور ذکر کیا ہے اخیر کو
لباب مین وقصد کیا ہے اوسکو شارح لبابنے ساتھہ صاحب ترتیب کے

کہتا ہون مین اور ظاہر مراد فائتہ کے وہ فائتہ ہے کہ فوت کیا ہے اوسکو عمدًا اور واجب ہے قضا اوسکی فورًا اور جو نہین پس تقدیم طواف کی اوسپر نہین مضر ہے مگر جبکہ خوف ہو فوت مکتوبہ وقتیہ کا جبکہ مقدم کرے اوسپر طواف کو اور قضاء فائتہ کو اور اسوقت مین پس ذکر مکتوبہ وقتیہ کا (ی) پروا کریگا ذکر فائتہ سے ردالمحتار

اور طواف کری خانہ کعبہ کا طواف قدوم اور سنت ہے طواف قدوم واسطے افاقی کے اسلئے کہ وہی افاقی قادم ہے درمختار طواف قدوم کو طواف تحیتہ اور طواف لقاء اور طواف اول عہد بخانہ کعبہ طواف احداث عہد بخانہ کعبہ اور طواف الوارد وہی کہتے ہین شرح لباب مین ہے کہ واقع ہوجاتا ہے یہہ طواف واسطے قدوم کے مفرد بالحج اگرچہ نہ نیت کی ہو واسطے قادم کے لئے ہونی کی یا نیت کی ہو غیر قدوم کے لئے اسلئے کہ واقع ہوا ہے محل قدوم مین کہا لباب مین پھر اگر ہو محرم مفرد ساتھہ حج کے واقع ہوگا یہہ طواف اوسکا واسطے قدوم کے اور اگر ہوگا مفرد ساتھہ عمرہ کے یا متمتع یا قارن واقع ہوگا طواف عمرہ سے نیت کی ہو اوسکے لئے یا واسطے اوسکے غیر کے اور قارن پر

یہہ کہ طواف کری اور طواف واسطے قدوم کے انتہی یعنی استحبابًا
بعد فراغ اپنی کے سعی عمرہ سے قاری اور لباب مین ہے کہ اول
وقت طواف قدوم کا وقت دخول مکہ کے ہے اور آخر اوسکا وقوف
عرفہ سے ہے پس جب وقوف عرفہ کیا پس تحقیق فوت ہوگیا وقت اوسکا
اور اگر نہ وقوف کیا پس طلوع فجر نحر تک ردالمحتار

اور مسنون ہے طواف قدوم واسطے آفاقی کے نہ واسطے غیر آفاقی
کے ایسا ہی ہے فتح القدیر مین پس مسنون نہین ہے واسطے مکی
کے اور نہ واسطے اہل مواقیت کے اور جو داخل مواقیت ہین مکہ
تک سراج و شرح لباب —

مگر تحقیق مکی جب نکلے واسطے آفاق کے پہر لوٹے حالت احرام
مین ساتہہ حج کے پس لازم ہے اوسپر طواف قدوم لباب
پس یہہ خلاف اوسکے ہے جو قہستانی مین ہے کہ مسنون ہے واسطے
اہل میقات اور داخل میقات کے ردالمحتار

اور شروع کرے طواف کرنیوالا اپنی داہنی طرف سے اوسجگہہ سے کہ
متصل دروازہ کعبہ کے ہے درمختار —

اور یہہ واجب ہے اصح مین جیسا کہ گذرا رد المحتار

پس ہو جائیگا کعبہ بائین طرف اسلئے کہ طواف کرنیوالا مانند مقتدی کی ہے خانہ کعبہ کا اور ایک مقتدی کہڑا ہوتا ہے داہنی طرف امام کی اور عکس اوسکا کرے اسطرح کہ شروع کرے طواف کو بائین طرف سے اور گرد اپنے خانہ کعبہ کو داہنی طرف سے اعادہ کرے جب تک مکہ مین ہے اور ایسا ہی اعادہ کرے طواف کا جب تک کہ مکہ مین ہے اگر طواف مین استقبال کرے خانہ کعبہ کا ساتہہ اپنی چہرہ کے یا استدبار کرے خانہ کعبہ کا اور طواف کرے درحالیکہ عرض مین جانیوالا ہو جیسا کہ شرح لباب وغیرہ مین ہے پس اگر لوٹ جاسے طرف اپنی شہر کی پہلے اعادہ کرنے سے درمختار رد المحتار اور ایسا ہی ہے اگر شروع کیا طواف کو غیر حجر سے جیسا کہ گذرا یعنی اعادہ کرے اوسکا اور جو نہین پس اوپر اوسکے دم ہے اور یہہ اوپر قول کے ہے ساتہہ وجوب اوسکے کے جیسا کہ اشارہ کیا ہے طرف اوسکی ساتہہ قول اونکے کے جیسا کہ گذرا یعنی واجبات مین درمختار رد المحتار

کہاہے علمانے اور مرور کرے ساتہہ ساری اپنی بدن کے اوپر
ساری حجر کے در مختار

کہا بحر الرائق مین ہے اور ہرگا ہیکہ ہے ابتدا حجر سے واجب ہوگی
ابتدا طواف مین اوس جہت سے کہ اوسمین رکن یمانی ہے قریب
حجر اسود سے متعین اور ساتہہ اسیکی تصریح کی ہے فتح القدیر مین
اوس حال مین کہ کہنے والا ہے اپنی تعلیل مین اور تابعداری کی ہے
اوسکی ملا علی قاری نے شرح لباب مین واسطے خروج کے اوس
شخص کے خلاف سے جو شرط کرتا ہے مرور کو حجر پر ساتہہ ساری
بدنکے اور کرمانی مین ہے کہ یہہ اکمل اور افضل ہے پہر کہا قاری
نے اور جو نہین پس اگر استقبال کرے حجر کا اور نیت کرے
طواف کی کافی ہوگا نزدیک ہمارے اصل مقصود مین کہ وہ
ابتدا ہے حجر سے برابر ہے کہ کہین ہم کہ وہ سنت ہے یا واجب یا فرض
یا شرط انتہی — اور شرح نبلالیہ مین ہے بعد اوسکے کہ گذرا
بحر الرائق سے اور یہہ ہے جسوقت کہ نہوا اپنی قیام مین سمت پر حجر کے
اسطرح کہ کہڑا ہو جانب ملتزم کے اور مایل ہو ساتہہ اپنی بعض

جسد کے تاکہ بوسہ دے حجر کو ای پر جو کہڑا ہو مقابل ساتہہ اپنے جسد کے
حجر کا پس داخل ہوگا اوسمین کچھہ رکن یمانی سے اسلئے کہ حجر اور رکن
اوسکا نہین پہونچتا ہے عرض جسد سامنے حجر کے اور ساتہہ اسیکے
حاصل ہوگی ابتدا حجر سے انتہی کہتا ہو نہین نہ حاصل ہوگا ساتہہ اوسکے
مرور ساتہہ سارے بدن کے اوپر ساری حجر کے
لیکن جانا ہے تو نے کہ یہہ غیر لازم ہے نزدیک ہمارے اور
شاید کہ شارح نے اشارہ کیا ہے اسکے ضعف کیطرف ساتہہ لفظ
قالو کے بسبب اسکے کہ جانا تو نی اوسکو رد المحتار —
اور طواف کرے حطیم کے پیچھے سے وجوبًا اسلئے کہ حطیم بین سے چہہ گز
خانہ کعبہ مین سے ہے پس اگر طواف کریگا فرجہ سے نہ جایز ہوگا مانند
استقبال اوسی حطیم کی احتیاطًا اور اسی حطیم مین قبر اسمعیل اور ہاجرہ
کی ہے درمختار —

اور نام رکہا جاتا ہے حطیم حظیرہ اسمعیل اور وہ ایک جگہ ہے نیچے
میزاب یعنی پرنالی کے اور اوسکے حاجز ہے یعنی حایل ہے مانند نصف
دایرہ کے درمیان اوسکے اور درمیان خانہ کعبہ کے ایک فرجہ ہے نام

رکہا گیا حطیم اسلیئے کہ توڑا گیا ہے خانہ کعبہ سے اور نام رکہا گیا ہے
حجر اسلیئے کہ منع کیا گیا ہے یعنی الگ کیا گیا ہے خانہ کعبہ ہی رد المحتار
کہا فتح القدیر مین اور نہین ہے حجر یعنی حطیم سارا خانہ کعبہ مین سے
بلکہ چہہ گز حطیم مین سے فقط خانہ کعبہ مین سے ہے بسبب حدیث
عائشہؓ کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے کہ چہہ
گز یعنی حطیم سے خانہ کعبہ مین سے ہے اور جو زیادہ ہے چہہ گز سے
وہ نہین ہے خانہ کعبہ مین سے روایت کیا ہے اس حدیث کو مسلم نے رد المحتار
اور مراد عدم جواز سے عدم حل ہے نہ عدم صحت ایسا ہی
ظاہر ہے رد المحتار سے کہا قاری نے شرح نقایہ مین اور
اگر طواف کیا فرجہ سے نہ کافی ہوگا اوسکی تحقیق کمال مین اور
لابد ہوگا اعادہ سب طواف کا اور اگر اعادہ کریگا تنہا حطیم سے
اسطرح کہ شروع کرے اپنی داہنی طرف سے خارج حجر یعنی حطیم کی
یہان تک کہ منتہی ہو آخر حطیم تک پہر داخل ہو حطیم مین فرجہ سے
اور نکلی دوسری جانب حطیم سے یا نہ داخل ہو حجر یعنی حطیم مین اور
یہ افضل ہے اسطرح کہ لوٹے اور ابتدا کری اول حجر سے اسیطرح

کرے سات بار اور پورا کرے صفت طواف کی رمل وغیرہ سے
اور اگر نہ اعادہ کریگا طواف کو صحیح ہوگا اداے اوسکا اور واجب ہوگا
اوسپر دم رد المحتار

مانند استقبال کیا ہوگا حطیم کا مصلی نے نہ صحیح ہوگی نماز اوسکی
اسلیئے کہ فرضیت استقبال کعبہ کی ثابت ہے ساتھہ نص قطعی کے اور
ہونا حطیم کا کعبہ مین سے ثابت ہوا ہے ساتھہ احادیث کے پس ہوگیا گویا
حطیم کعبہ مین سے من وجہ دون وجہ ہے پس ہوگی احتیاط در جواز طواف
مین وراء حطیم سے اور عدم صحت استقبال حطیم مین ہے رد المحتار
اور حطیم مین قبر اسمعیل اور ہاجرہ کے ہے نسبت کیا ہے اسکو بحر نے طرف
غایۃ البیان کے اور ذکر کیا ہے بعض نے کہ ابن جوزی نے ذکر کیا ہے کہ
قبر اسمعیل بیچ مابین میزاب باب حجر غربی تک ہے تنبیہ

نہین ذکر کیا در مختار مین شاذروان کو اور وہ افریز المسنم ہے یعنی
گول خارج چوڑا ای دیوار خانہ کعبہ سے قدر دو ثلث گز کے کہا گیا ہے
کہ شاذروان خانہ کعبہ مین سے ہے باقی رہگیا ہے اوسی جگہ تعمیر کیا ہے
اوسکو قریش نے مانند حطیم کی اور شاذروان نہین ہے خانہ کعبہ مین

نزدیک ہمارے یعنی حنفیہ کے لیکن سزاوار یہہ ہے طواف خانہ کعبہ کا وراے
شاذروان سے واسطے نکلنے کے خلاف سے جیسا کہ فتح القدیر اور لباب
وغیرہما مین ہے رد المحتار
اور طواف کرے سات پھیرے فقط پھر اگر طواف کیا ہو آٹھوان باوجود
اسکے کہ جانتا ہو کہ یہہ آٹھوان ہے پس صحیح یہہ ہے لازم ہوگا اوسکو
اتمام اسبوع کا واسطے شروع کے یعنی اسلئے کہ شروع کیا ہے اوسمین
بالتزام بخلاف اوسکے کہ ظن کیا ہو اسکا کہ یہہ ساتوان ہے بسبب
اسکے کہ شروع اسمین واسطے اسقاط واجب کے ہے اور وہ تمام کرنا
سات پھیروںکا ہے نہ بالتزام کے ساتھہ پھیرے مستانف کی بخلاف
حج کے جیسا کہ شروع کیا ہوگا اوسمین بقصد اسقاط لازم ہوگا اوسپر
اتمام اوسکا برخلاف باقی عبادات کے بحر — اور حاصل یہہ ہے
کہ طواف مانند اور عبادات کے ہے جیسے نماز اور روزہ اگر شروع
کیا ہوا وسمین بطریق اسقاط کے اسطرح کہ اوسپر ہے پھر ظاہر ہوا
خلاف اوسکا نہین لازم ہے اوسکو اتمام اوسکا مگر حج کہ لازم ہوتا ہے
اتمام اوسکا مطلقًا جیسا کہ گذرا اول فصل مین تنبیہ

اگر شک کیا پھیرونکی عدد مین بیچ طواف رکن کے اعادہ کرے اوسکا اور نہ بنا کری غالب ظن پر بخلاف نماز کے اور کہا گیا ہے جبکہ ہو کہ بہت ہوتا ہو شک تحری کری اور اگر خبر دی اوسکو عادل اتھہ کسی عادل کی مستحب ہے کہ اخذ کرے ساتھہ اوسکی قول کے اور اگر خبر دین اوسکو دو عادل واجب ہوگا عمل ساتھہ قول دو عدل کے لباب —

کہا شارح لباب نے اور مفہوم اسکا یہہ ہے کہ اگر شک کیا ہو پھیرون غیر رکن مین نہ اعادہ کری اوسکا بلکہ بنا کری اوپر غلبہ ظن اپنی کی اسلئے کہ غیر فرض اوپر توسعہ کے ہے اور ظاہر یہہ ہے کہ واجب حکم رکن مین ہے اسلئے کہ فرض عملی ہے انتہی رد المحتار

حجر سے حجر تک ایک پھیرا ہے خانہ — اور یہہ بیان ہے واسطے واجب کے نہ واسطے فرض کے طواف مین بسبب اسکے کہ گذرا کہ اقل اشواط سبعہ کا سوای اکثر کے واجب ہے جبر کیا جاتا ہے ساتھہ دم کے پس رکن اکثر اشواط ہے بحر — لیکن ظاہر یہہ ہے کہ یہہ فرض مین ہے اور واجب مین تحقیق تصریح کی ہے فقہا نے اسطرح کہ اگر ترک کیا اکثر پھیرون طواف صدر کو لازم آیگا اوسپر دم اور اقل مین واسطے ہر پھیری کے

صادقہ ہے اور اسی پر طواف فاروم پس نہین تصریح کی ہے فقہانے
ساتھہ اوسکے جو لازم آتا ہے اگر ترک کیا ہو اوسکو بعد شروع کے
اور بحث کی ہے سندہی نے منسک کبیر مین کہ مانند صدر کی ہے
اور نزاع کیا ہے اسمین بیچ شرح لباب کے اسطرح کہ صدر واجب ہے
باصالہ پس نہین قیاس کیا جائیگا اوسپر جو واجب ہوتا ہے ساتھہ شروع کے
پس ظاہر یہہ ہے کہ نہ لازم آئی اوسکے ترک سے کچھہ سوای توبہ کے
مانند نماز نفل کی انتہی ملخصًا اور کبھی کہا جاتا ہے کہ وجوب اوسکا ساتھہ
شروع کی بمعنی واجب ہونے اکمال اور قضا اوسکے کے ہے ساتھہ
اہمال اوسکی کے اور لازم آئیگا اوس سے وجوب لانے اوسکے واجبات کا
مانند نماز نافلہ کے یہان تک کہ اگر ترک کیا ہو نماز نافلہ سے کسی واجب کو
واجب ہوگا اعادہ نماز نافلہ کا اور لانا اوسکا کہ جبر کری یعنی پورا کرے
اوسکو جو ترک کیا ہے نماز نافلہ مین سے مانند نماز واجب کے شروع
مین اور یہان ایسا ہی ہے اگر ترک کیا ہو اقل طواف کو واجب ہوگا
اوسمین صدقہ اور اگر ترک کیا ہو اکثر طواف کو واجب ہوگا اوسمین دم
اسلئے کہ دم جایز ہے واسطے ترک واجب کے طواف مین مانند سجدہ سہو کے

ترک واجب مین نہ بیچ نماز نافلہ کے رد المحتار

پس اگر طواف کیا ہو آٹھوین بار جان کے یعنی اسطرح کہ آٹھوین بار ے لیکن کیا ہوا وسکو بنا بر وہم یا وسوسہ کے نہ بر قصد دخول اوطواف کے اسلئے کہ اسوقت مین لازم آئیگا اوسپر اتمام اتفاقاً شرح لباب ۔ کہتا ہون مین لیکن تعلیل مفید اسکے ہے کہ خلاف اسصورتین کہ قصد کیا ہو دخول کا اور طواف مین سے ہے رد المحتار

اور جانتو تحقیق مکان طواف داخل مسجد ہے اگرچہ ورا ر زمزم کے ہو نہ خارج مسجد کے بسبب ہونے طایف کے خارج مسجد مین طواف کرنیوالا ساتھہ مسجد کے نہ ساتھہ خانہ کعبہ کے در مختار

اگرچہ ہو ورا ر زمزم کے یا مقام کے یا ستونونکے اوپر سطح کے اگرچہ مرتفع ہو خانہ کعبہ پر لباب رد المحتار

نہ ساتھہ خانہ کعبہ کے اسلئے کہ دیوارین مسجد کے حایل ہوتی ہین درمیان طواف کرنیوالی اور درمیان خانہ کعبہ کے بحر محیط سے اور مفہوم اسکا یہہ ہے کہ اگر ہوون دیوارین گری ہوئین صحیح ہوگا طواف خارج مسجد سے اور تحقیق کہا ہے فتح القدیر مین کہ یہہ مفہوم غیر معتبر ہے لیکن تعلیل

مبسوط سے رد المحتار ۔
اور اگر نکلا ہو طواف سے یا سعی سے طرف نماز جنازہ کی یا مکتوبہ کے
یا تجدید وضو کے پھر لوٹے بنا کرے در مختار
بنا کرے اسے اوپر جسقدر رکے کہ طواف کیا ہوا اور نہین لازم ہے
ازسرنو کرنا فتح القدیر کہنا ہو نہین ظاہر فتح القدیر یہہ ہے کہ اگر
ازسرنو کرے نہین ہے کچھہ اوسپر پس نہ لازم ہوگا اوسکو اتمام
اول کا اسلئے کہ یہہ ازسرنو کرنا واسطے اکمال کے ہے ساتھہ موالاۃ
کے درمیان اشواط کے پھر دیکھا مینے لباب مین جو دلالت کرتا ہے
اسپر جہان کہین کہ کہا فصل مستحبات طواف مین اور مستحبات
طواف مین سے ہے استیناف یعنی ازسرنو کرنا طواف کا اگر قطع کیا ہو
اوسکو یا کیا ہو اوسکو بوجہ مکروہ اور کہا شارح لباب نے اگر قطع
کیا ہو طواف کو ای اگرچہ ساتھہ عذر کے اور ظاہر یہہ ہے کہ یہہ
مقید ہے ساتھہ اوس صورت کے کہ ہو پہلے لانے اکثر طواف کے انتہی
باقی رہی صورت حاضر ہونے جنازہ یا فرض کے درمیان پھیرے
مین یا تمام کرے اسکو یا نہین نہین دیکھا ہے مینے اوسکو کہ تصریح

کی ہو اسکی نزدیک ہماری اور سزاوار ہے عازم اتمام جبکہ خوف
کرے فوت رکعت کا ساتھہ امام کے اور جبکہ لوٹے واسطے بنا کی
ایا بنا کرے محل انصراف سے یا ابتدا کرے پہیری کے حجر سے
اور ظاہر اول ہے بر قیاس اوسکے کہ آیا ہو اوسکو حدث نماز مین
پہر یکہا ہے مینے بعض کو کہ نقل کیا ہے اوسکو ونہون نے صحیح بخاری
سے کہ اوسمین مروی ہے عطا بن رباح تابعی سے اور یہی ظاہر
قول فتح القدیر کا ہے کہ بنا کری اوپر اوسقدر کے کہ طواف کیا ہو
واللہ اعلم تنبیہ — جب نکلے طواف سے واسطے غیر حاجت کے
مکروہ ہے اور نہین باطل ہوتا ہے طواف نکلنے سے بدون حاجت
کے پس تحقیق کیا ہے لباب مین —
اور نہین مقید ہے واسطے طواف کے اور شمار کی گئی ہے مکروہات
طواف سے تفریق طواف کے یعنی فصل درمیان اشواط طواف کے
تفریق کثیر کر اور ایسا ہی کہا ہے سعی مین بابکہ ذکر کیا ہے منسک کبیر
مین اگر تفریق کرے سعی کی بہت تفریق کر کہ ہو سعی ہر دن کے ایک
پہیرا یا کمتر ایک پہیرے سے نہ باطل ہوگی سعی اوسکی اور

مستحب ہوگا استیناف رد المحتار
اور جایز ہے بیچ طواف اور سعی کے اکل اور بیع اور فتوی دینا اور قراءۃ لیکن ذکر افضل ہے قرارت سے اور منسک نووی میں ہے کہ ذکر ماثور افضل ہے اور غیر ماثور میں قرارت افضل ہے در مختار
مصرح یہ لباب میں کراہت بیع کی ہے طواف اور سعی دونون مین اور کراہت اکل کی ہے طواف مین نہ سعی مین اور مانند بیع کی شرا ہے اور شمار کیا ہے شرب طواف اور سعی مین مباحات سے رد المحتار
اور جایز ہے طواف اور سعی دونون مین اکل اور بیع اور افتا ظاہر اسکا یہہ ہے کہ حکم متحد ہے ساری اونمین جو ذکر کیا ہے اوسکو اور جو بحر مین ہے وہ یہہ ہے اور مکروہ ہے پڑہنا شعر کا طواف مین اور بات بدون حاجت کے اور بیع اور رای پر قرارت قرآن کی طواف مین پس مباح ہے اور نہ بلند کرے ساتھ قرارت کی آواز کو اور ظاہر اطلاق کراہت کا کراہت تحریمی ہے اور ذکر کیا ہے کرمانی نے مانند اوسکی جو بحر مین ہے اور کہا کراہت مراد کلام سے فضول کلام ہے نہ وہ جسکی حاجت ہو اور نہین ڈر ہے اسمین کہ پی پانی اگر حاجت ہو

اوسکی اور نہ لبیک کہی طواف مین طحطاوی - لیکن ذکر افضل ہے
اوسی ای قرارت سے طواف مین اور یہہ وہ ہے جسکو نقل کیا ہے
فتح القدیر مین تجنیس سے اور کہا اور یہہ کافی کے ہے واسطے حاکم کے
کہ اوسمین جمع ہے کلام محمد کا مکروہ ہے رفع صوت ساتہہ قرارت
کے طواف مین اور نہین ڈر ہے ساتہہ قرارت کے چپکے اور منتقی
مین ہے ابی حنیفہ سے کہ نہین سزاوار ہے واسطے مرد کے قرارت
طواف مین اور نہین ڈر ہے ساتہہ ذکر اللہ تعالے کے اور نہین

امام ابو حنیفه	شافعی
نفرت کرتا ہے جسکو ذکر کیا ہے تجنیس مین	ایک روایت مین قرارت قران طواف مین
اوسی جسکو کہ ذکر کیا ہے حاکم نے اوسکی	افضل ہے ذکر غیر ماثور سے اور ذکر
لا باس اکثرین مین اسطے خلاف اولی کے ہے انتہی	ماثور افضل ہے قرارت قران سے
یعنی اور غیر اکثرین سے قول منتقی کا ہے	دوسری روایت مین
اور نہین ڈر ہے ساتھ ذکر اللہ کے پھر کہا	نہین واجب ہے قرارت قران طواف مین
فتح القدیر مین اور حاصل یہہ ہے کہ طریقہ	المعانی البدیعه
نبی صلعم کا وہ افضل ہے اور نہین ثابت ہے	
آنحضرت صلعم سے طواف مین قرارت	
بلکہ ثابت آنحضرت سے ذکر ہے اور	
وہی متوارث سلف سے اور	
مجمع علیہ ہے پس ہوگا ذکر اولی روا مکتا	
حاصل ان نقول سے جو ذکر کین ہمنے	

امام احمد	دیگر علمار
ایک روایت مین متفق با امام شافعی ایک روایت مین دو روایتون مین سے مکروہ ہے قرارت قران طواف مین المعانی البدیعہ	نزدیک مجاہد کے واجب ہے المعانی البدیعہ

ابھی یہہ ہے کہ قرارت خلاف اولی ہے اور ذکر افضل ہے
قرارت سے ماثور ہو یا نہ ماثور ہو جیسا کہ وہ مقتضی اطلاق کا ہے
مگر یہہ کہ مراد ہو ذکر سے ذکر کامل اور ذکر کامل ماثور ہے پس
موافق ہوگا اوسکی جسکو نقل کیا ہے شارح نے نووی سے
اور استحسان کیا ہے اوسکا شرح لباب مین لیکن ہونا قرارت کا
افضل غیر ماثور سے نفرت کرتا ہے اوس سے قول منتقی کا کہ
نہین سزاوار ہے قرارت کرنا طواف مین اسلئے کہ قول مشعر
ہے ساتھہ منع کے قرارت سے تنزیہا اور ظاہر عدم منع ہے
ذکر غیر ماثور سے دلالت کرتا ہے اسپر جو پہلے بیان کیا ہمنے ہمارا یہہ
ہے کہ محمد رحمتہ اللہ علیہ نے نہین معین کیا ہے اصل مین واسطے
مشاہد حج کے کچھہ دعاؤن مین سے اسلئے کہ معین کرنا پہنچاتا ہے
رقت کو اور اگر تبرک کرے ساتھہ منقول کے دعاؤن سے پس
حسن ہے انتہی —

اور یہہ مفید اسکا ہے کہ مراد ساتھہ ذکر کے اسجگہہ مطلق ذکر ہے
جیسا کہ وہ مقتضی فقہا کے اطلاق کا ہے برخلاف اوسکے

جسکی تفصیل کی نووی نے تنبیہ

وارد ہوا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا ہے درمیان رکنین کے ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ الخ اور نہین منافی ہے یہہ اوسکی جو گذرا اسلئے کہ ظاہر یہہ ہے کہ مراد منع ہے قرارت اوسکے سے جسمین ذکر نہین ہے یا کہا ہے ربنا اتنا الخ کو برقصد ذکر یا واسطے بیان جواز کے رد المحتار

اور ذکر افضل ہے طواف مین اور تحقیق کہا ہے آنحضرت صلعم نے جو طواف کرے خانہ کعبہ کا سات بار اور نہ کلام کرے اوسمین مگر ساتہہ سبحان اللہ و الحمد للہ و لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر و لا حول و لا قوۃ الا باللہ کے مٹای جاتی ہین اوس سے دس برائی اور لکھی جاتے ہین اوسکے لئے دس نیکی روایت کیا ہے اسکو ابن ماجہ نے نہر الفایق۔

مستحب ہے داخل ہونا مسجد مین دروازہ بنی شیبہ سے نزدیک چارون اماموںکے اور داخل کرے پیر داہنی اپنے کو پہلے بالاتفاق اور کہے وقت داخل ہونے مسجد کے اللہم افتح لی ابواب رحمتک

اي بار خدايا كهولو ميرے واسطے دروازے رحمت اپني كے اور جسوقت داخل هووے مسجد مين نيت كرے طواف خانه كعبه كي كيونكه يه طواف هے تحية مسجد الحرام كا دراں حاليكه هووے عاجز اور تلبيه كرنيوالا اور طواف كرنيوالا اور جسوقت پهونچے حجر اسود كو تو نزديك شافعيون كے مقابل كرے حجر اسود كو جميع بدن اپنے سے اور نزديك حنبليون كے كهڑا هووے داهنے حجر اسود كے دران حاليكه متوجه طرف بيت الله كے هووے يا كهڑا هووے دران حاليكه بيت الله اوسكي بائين پر واقع هو قبل محاذات حجر اسود كے اور نزديك چارون اماموں كے اراده كرے ساتهه طواف اول كے طواف قدوم بشرطيكه تنها محرم بالحج هووے اور داخل هووے مكه مين قبل ٹهيرنے عرفات كے اور اگر هووے محرم بالعمره فقط داخل هوئے بعد ٹهيرنے عرفات كے تو نزديك شافعيون اور مالكيون اور حنبليون كے اداكرے طواف سے طواف قدوم اور نزديك حنفيونكے نيت كرے اول طواف سے طواف عمره اگر اوسنے نيت كي طواف قدوم كي تو نيت اوسكي لغو هے پهر شروع كرے طواف كو اور گردانے

بیت اللہ کو بیار اپنی سے اور چلے سیدہا دران حالیکہ خارج کرنیوالا ہووے
جمیع بدن اپنی کو شاذروان سے اور حجر اسود اور زمزم اوسکے یمین سے
واقع ہووے یہانتک کہ پہونچے حجر اسود تک اور جسوقت اوسنے
اس طریقہ پر سات دفعہ طواف کیا اور پہونچا حجر اسود تک اور
محاذی کیا بعضے بدن اپنے کو اخیر طواف مین حجر اسود کے اور
حاصل ہو طہارت کامل بدن اور کپڑے اور مکان طواف کا اور
مستور کیا عورت اپنی کو صحیح ہوتا ہے طواف اوسکا نزدیک
چارون اماموں کے ۔ از مناسک صغیر ابن جماعہ

طواف صحیح

امام ابو حنیفه	امام شافعی
طہارت اور ستر عورت شرط صحت طواف مین ہے اختلاف ہے اصحاب ابی حنیفه کا اسمین کہ آیا طہارت اور ستر عورت واجب ہے یا نہین ـ المعانی البدیعه	ایک روایت مین دو روایتون مین سے طہارت حدث اور نجاست اور ستر عورت شرط ہے صحت طواف مین جب حدث واقع ہو اثنار طواف مین وضو کرے اور بنا کری طواف کی ساتھہ قرب فصل کے اور ساتھہ طول فصل کے دو قول ہین قول قدیم مین باطل ہوتا ہے طواف از سر نو کرے طواف کو اور قول جدید شافعی مین نہ باطل ہوگا طواف اوسکا اور بنا کرے المعانی البدیعه

امام احمد	امام مالک	دیگر علماء
متفق بامام شافعی ایک روایت مین دوسری روایت مین اگر اقامت کرے مکہ مین یا اعادہ کرے اور اگر لوٹ جاوی اپنی شہر کیطرف تو کافی ہو گیا اور جبر اوسکا ساتھہ دم کے ہو گیا المعانی البدیعہ	متفق بامام شافعی ایک روایت مین المعانی البدیعہ	اور نزدیک ابی شجاع کی طہارت اور ستر عورت سنت ہے نہ واجب اور کہا غیر ابو شجاع نی کہ دو واجب ہے اور اتفاق اسپر کہ جبر اوسکا ساتھہ دم کے ہے نزدیک زیدیہ کی جب طواف زیارت کرے حالت جنابت یا حدث مین جبر اوسکا ساتھہ دم کے ہے اور وہ ایک بکری ہے المعانی البدیعہ

امام ابو حنیفه	امام شافعی
جب لاوی اکثر طواف کو یا چار پہیرون کو پس اگر ہو مکہ مین لازم ہوگا اوسکو اعادہ طواف کا اور اگر نکل آیا ہو مکہ سے جبر اوسکا ساتہہ دم کے ہے — المعانی البدیعه	نہ پورا ہوگا طواف جبتک نہ کرے ساتہ طواف پہر اگر ترک کیا ایک طواف یعنی ایک پہیری کو سات پہیرونمین سے نہ اعتبار ہوگا اوسکا یہانتک کہ لادے اوسکو کہ ترک کیا ہے اور نہ قایم ہوگا مقام اوسکے دم برابر ہے کہ مکہ مین یا خارج مکہ مین — جب شک ہو عدد طواف مین بنا کرے اپنی یقین پر اور وہ کمتر عدد ہے اور تقلید کرے اپنی غیر کے المعانی البدیعه

امام احمد	امام مالک	دیگر علماء
متفق بامام شافعی	متفق بامام شافعی	اور نزدیک عطا اور فضل بن عیاض کے واسطے اوسکے یہہ ہے کہ تقلید کرے اوسکی جسکو شک نہو المغنی العدہ

امام ابوحنیفہ		امام شافعی	
جمع درمیان اسابیع طواف مین مکروہ ہے	حسن زہری عروہ	نہین مکروہ ہے جمع درمیان اسابیع طواف مین اور رکوع کری واسطے ہر واحد کے او نہین ہے	مسور عائشہ
مکروہ ہے ملصق اسابیع طواف مین المعانی البدیعہ		متفق با امام ابوحنیفہ المعانی البدیعہ	
ترتیب شرط نہین ہے صحت طواف مین پس اگر طواف کیا او نقص کیا صحیح ہوا پھر اگر وہ مکہ مین اعادہ کرے اور اگر نکل گیا اپنے شہر کیطرف کا ہوگیا اور لازم آئیگا او سپر دم المعانی البدیعہ		ترتیب شرط نہین ہے صحت طواف مین اور وہ یہ ہے کہ گردانا جاوے بیت اللہ بائین طرف اور طواف کیا جاوے داہنی طرف المعانی البدیعہ	

امام احمد	امام مالک	دیگر علماء
متفق باامام ابوحنیفہ	متفق باامام ابوحنیفہ	
ایک روایت مین مکروہ نہین ہے دوسری روایت مین مکروہ ہے بشرطیکہ قطع کرلی وپر وتر کے یعنی طاق پر المعانی البدیعہ		
متفق باامام شافعی ۔	متفق باامام شافعی	نزدیک انکے تحقیق یہہ ہے جسوقت نقص کیا کافی نہین ہے دم اوپر اسکے المعانی البدیعہ

امام ابو حنیفه	امام شافعی
جبکہ طواف کیا ہو گرد خانہ کعبہ بنی ہوے حال کا اور ترک کیا ہو حجر کو کافی ہو جایگا اور لازم آئیگا اوسپر دم المعانی البدیعه	طواف معتبر یہہ ہے کہ طواف کرے بیت عتیق کا اور وہ بنایا گیا ہے چھہ یا سات گز حجر سے پہر اگر طواف کیا گرد اوسکے جو بنایا ہے خانہ کعبہ سے نہ شمار ہوگا اوسکے طواف کا اور ایسی ہی ہے جبکہ طواف کیا ہو شاذروان خانہ کعبہ پر نہ شمار ہوگا اوسکا المعانی البدیعه
واجب نہین ہے المعانی البدیعه	واجب ہے توجہ طرف بیت الله وقت اداے طواف کے المعانی البدیعه

امام احمد	امام مالک	دیگر علماء
متفق با امام شافعی	متفق با امام شافعی	نزدیک حسن کے اعادہ کرے طواف کا پھر اگر نکل آیا ہو احرام سے اہراق کرے دم کا المعانی البدیعہ

امام ابو حنیفه	امام شافعی
	ایک روایت مین قرارت قران طواف مین افضل ہے ذکر غیر ماثور سے اور ذکر ماثور افضل ہے قرارت قران سے دوسری روایت مین نہین واجب ہے قرارت قران طواف مین المعانی البدیعه
اگر طواف کیا سوار ہوکے بسبب عذر کے کچہہ نہین لازم آتا ہے اوسپر اور اگر طواف کیا سوار ہوکے بدون عذر کے تو دم لازم آتا ہے اوسپر طواف حامل اور محمول دونون کیطرفسے واقع ہوجائیگا المعانی البدیعه	ایک روایت مین مستحب ہے طواف پانون چل کے پہر اگر طواف کیا سوار ہوکے بدون عذر کے جایز ہے اور کچہہ نہین لازم آتا ہے جب اکیا بانع کو اپنی طواف مین اور نیت کی دونون نے سو اسمین دو قول ہین ایک قول ہین واقع ہوگا طواف حامل یعنی سوار کرنے والی سے اور دوسرے قول مین واقع ہوگا محمول یعنی سوار سے المعانی البدیعه

امام احمد		دیگر علماء
ایک روایت مین متفق با امام شافعی	حسن	نزدیک مجاہد کے واجب ہے
ایک روایت مین دو روایتین ہین مکروہ ہے	مکروہ	المعانی البدیعہ
قرارت قرآن طواف مین		
المعانی البدیعہ		
متفق با امام شافعی نہ کافی ہوگا طواف حامل		
اور محمول مین دو روایت ہین ایک روایت مین		
کافی ہوجائیگا محمول کیطرف سے ساتھ عاری کے		
اور دم لازم آئیگا —		
دوسری روایت مین دم لازم نہ آئیگا		
او سیر		
المعانی البدیعہ		

شافعیون کے نزدیک طہارت ہے حدث اور نجاست سے جو بدن اور کپڑون مین ہووے اور پاک ہووے مکان جو پیر رکھتے ہین اوسپر وقت طواف کے اور واجب ہے ستر عورت اور محاذی کرنا سارا بدن کل حجراسود کے شروع طواف مین اور واجب ہے سات طواف کا جو ہر ایک من الحجر الی الحجر ہووے

اور واجب ہے وقوع طواف مسجد مین اور گرد اسکے بیت اللہ کو طواف کرنیوالا اپنیبار اپنی سے درانحالیکہ خارج کرنیوالا ہووے جمیع بدن اپنی کو بیت اللہ اور شاذروان سے اور اگر طواف کیا اوسنے درانحالیکہ چہوتی تہی دیوار کعبہ کو اگرچہ ہووے یہہ فعل بعضے قدمون مین نہین ہے صحیح طواف اوسکا کیونکہ اوسنے طواف کیا درانحالیکہ بعضے اوس طواف کا شاذروان مین ہے اور شاذروان بیت اللہ سے ہے اور لائق ہے کہ پرہیز کرے ہر شخص وقت استلام حجراسود اور رکن یمانی کے اس سے یعنی طواف شاذروان سے کیونکہ اگر چلے شاذروان مین وقت استلام اور تقبیل کے بسبب انبوہ کے کچہہ تہوڑا قدم نہین ہے صحیح طواف اوسکا پس واجب ہے کہ مضبوط

کری قدمون اپنی کو حالت استلام اور تقبیل کے پہر سیدہا ہوکر کہڑا ہووے
اپنی مکان مین جسوقت فارغ ہووے استلام اور تقبیل سے اور
اگر چلے حالت استلام اور تقبیل کے شاذروان مین پس لازم ہے طرف
مکان اول کے پہر وہانسے چلے تاکہ کامل ہووے طواف اوسکا
خارج بیت سے اور بہتر ہے کہ ہوشیار رہی طواف کرنیوالا تاکہ
بچی ان باتون سے کیونکہ اکثر لوگ نزدیک شافعیونکے لوٹتا ہے
بلا حج کے ان باتونکے سبب سے اور واجبات ہے نسبت طواف اگر ہو طواف
غیر حج اور عمرہ مین یہہ وہ واجبات طواف سے ہے جو نہین ہے صحیح
نزدیک شافعیون کے طواف بغیر اسکے اور مذہب حنبلیہ کا ایسا ہے
جیسے شافعیونکا یعنی نہین ہے صحیح طواف بغیر ان واجبات کے
مگر حنبلی یون کہتے ہین کہ طہارت نجاست سے ساقط ہوتی ہے
عجز اور جہل اور نسیان سے اور کہتے ہین حنبلی کہ اگر چہوے
طواف کرنیوالا دیوار خانہ کعبہ کو ہاتھہ سے وقت محاذات شاذروان کے
مین صحیح ہے طواف اسکا کیونکہ اکثر اوسکا خارج ہے بیت اللہ سے
اور کہتے ہین کہ موالات درمیان طوافون کے واجب ہے اور

نہین ضرر دیتا ہے چھوڑنا طواف کا نماز اور جنازہ کے واسطے اور
نہین ضرر دیتا ہے چھوڑنا طواف کا تھوڑی دیر بسبب غیر ان امور کے
نزدیک احمد کے از سرنو شروع کرے طواف کو حجر سے اگر اوسنے
چھوڑا طواف کو ناتمام اور کہا اونہون نے نہین ہے صحیح طواف
بغیر نیت کے خواہ وہ طواف حج مین ہووے یا عمرہ مین یا سوا
ان دونون کے اور ماسوا ان مذکورات سے سنن اور مستحبات
ہین اور اوسکے ترک کرنے سے فوت ہوتی ہے فضیلت اور نہین
لازم ہے اوسپر کوئی چیز اور نزدیک حنفیون کے طواف کے لیئے
ارکان ہین کہ نہین صحیح طواف بغیر اونکے اور واجبات ہے کہ بدلا اوسکا
قربانی ہے اگر ترک کرے اون واجبات کو پس رکن طواف چار شوط
ہین اور واجبات طواف جو بدلا اوسکا دم ہے شروع کرنا مشی ہے
نہین بیٹھ کے اور ستر عورت اور طہارت حائض سے ہے اور واجب
پاک کرا اوس مقدار طبعی کی ہے جو پوشیدہ کرے عورت کو اور زیادہ
چار شوطون سے بھی واجب ہے اور ماسوای اسکے سنن و مستحبات
اور آداب ہین اور نہین واجب ہوتی ہے اونکے چھوڑنے سے کوئی چیز

اور نزدیک مالکیونکے وہ واجبات جو نہین صحیح طواف بغیر اونکے ابتدا
کرنا حجر اسود سے ہے اور نہین ہے شرط محاذی ہونا حجر اسود کا اور
گردانے بیت اللہ کو داہنی اپنی سے اور کامل کرے سات طواف
کو حجر سے حجر تک درانحالیکہ خارج کرے جمیع بدن اپنی کو بیت اللہ
اور حجر اور شاذروان سے اور واجب ہے طہارت حدثین سے
اور نجاست سے اور یہی واجب ہے ستر عورت اور مشہور مذہب
مالکیونکا یہہ ہے کہ دور کرنا نجاست کا واجب ہے بشرط قدرت اور
یاد کے اور ساقط ہے وقت نسیان اور عجز کے کہتے ہین اگر پڑہے
نماز عورت حرہ درانحالیکہ کہلا ہووے سر یا اطراف یا سینہ
اوسکا صحیح ہے نماز اوسکی مگر اعادہ کرے اوس نماز کا اگر وقت باقی
ہووے اور ایسا ہی حال ہے طواف کا جیسے نماز کا اور کہا
اونہون نے کہ نہین ہے صحیح طواف خارج مسجد سے اور اگر
طواف کیا اوسنے ورا زمزم سے یا چھترون مسجد مین انبوہ
کے سبب سے نہین کوئی خوف اور اگر اوسنے طواف کیا گرمی
یا سردی کے سبب سے ان مقامات مذکورہ مین اعادہ کرے

طواف کا اور اگر لوٹ گیا طرف شہر اپنی کی اسمین دو قول ہین
ایک قول مین بدلہ دیوے طواف کے ہدی اور دوسرے
قول مین اعادہ کرے طواف کو اور واجب ہے پے درپے
کرنا طوافونکا اور اگر اوسنے چھوڑ دیا طواف کو نماز فرض کیوجہ
سے پورا کری باقیماندہ طوافونکو قبل نفلون سے یہانتک واجبات
تھے اور ماسوا اسکے سب سنن اور مستحبات ہین اور نہین لازم
ہوتی ہے کوئی شے اونکے ترک کرنے سے جسوقت فارغ
ہووے طواف سے آوے مقام ابراہیم علیہ السلام مین
پڑھے دو رکعت نماز اور ارادہ کرے اون دونون رکعتون
سے دو رکعت طواف اور یہہ دونون رکعت سنت موکدہ ہین
نزدیک شافعیون اور حنبلیون کے + (اور نزدیک حنفیون کے) یہہ دو رکعت واجب ہین مگر
نہین لازم ہوتی ہے بسبب ترک کرنے اون دونون رکعتون
کے قربانی اور نزدیک مالکیون کے واجب ہے اور بدلہ دیا جاتا ہے
اونکے ترک کرنے سے قربانی اور مستحب ہے
جو پڑھے رکعت اول مین بعد فاتحہ کے قل یا ایہا الکافرون

اور دوسرے بین قول ہوا اللہ احاد کو چنانچہ مذہب شافعیون و حنفیون اور حنبلیون کا ہے اور مروی ہے کہ دعا مستجاب ہے خلف مقام ابراہیم علیہ السلام کے از مناسک صغیر ابن جماعہ

طواف صبی

امام ابوحنیفہ	امام شافعی	امام احمد		امام مالک
+	جائز ہے پر شرط وضو اور ستر عورت کا طفل صبی لایعقل کے المعانی البدیعہ جب طواف کرے ساتھ لڑکے کے اور نیت کرے طواف کی اپنی جانب سے اور لڑکے کی جانب سے پس طواف واقع ہوگا حامل کا محمول کا المعانی البدیعہ	واقع ہوگا حامل سے محمول سے المعانی البدیعہ	[illegible] اسحاق	جائز نہیں ہے المعانی البدیعہ

طواف مریض

امام ابوحنیفه	امام شافعی	دیگر علمار
+	جائز ہے کہ طواف نہ کیا جاسے ساتھہ مریض کے اور کافی ہوجاویگا مریض کیطرف سے المعانی البدیعه	نزدیک عطا کی ایک روایت ہین دورہ اپنے تئین سے اجرت پر ٹھہرایا جاوی دوسرا شخص کہ وہ طواف کرے مریض کی طرف سے المعانی البدیعه

طواف قارن

امام ابو حنیفه		امام شافعی
قران کرنیوالی پر واجب ہے دو طواف اور دو سعی کا المعانی البدیعه اور شرح مذہب ابو حنیفه کے یہہ ہے کہ جب داخل مکہ ہو مین طواف کرے اور سعی کرے عمرہ کے لئے اور نہ حلق کرے یہان تک کہ طواف کرے و سعی کرے دن نحر کے پہر حلق کرے اور نکل آوے دونون سے ایک حالت مین پہر اگر نہ طواف کیا ہو اور نہ سعی کی ہو عمرہ کے لئے یہان تک کہ وقوف کیا ہو عرفہ مین جاتا رہا عمرہ اوسکا اور صحیح ہوا حج اوسکا اور لازم آویگی اوسپر قضا عمرہ کی اور واجب ہوگا اوسپر دم المعانی البدیعه	شعبی نخعی جابر بن عبد الله عبد الرحمن بن اسود ثوری ابی حنیفه و اصحاب ابی حنیفه حسن بن صالح ابن حی علی ابن مسعود	قران کرنیوالا درمیان حج اور عمرہ کے اقتصار کرے طواف واحد پر اور سعی کرے اور مستحب ہے اوسکے لئے دو طواف اور دو سعی المعانی البدیعه

امام احمد	امام مالک
متفق باامام شافعی متفق باامام ابوحنیفہ ایک روایت مین درباب وجوب طواف اور دوسعی کے المعانی البدیعہ	متفق باامام شافعی المعانی البدیعہ

اضطباع طواف مین

اور محرم پہلے شروع طواف سے اپنی چادر کو اپنی بغل کے
نیچی سے نکال کے کنارہ اوسکا بائین مونڈہے پر ڈالے اور یہہ
ڈالنا پہلے شروع طواف سے سنت ہے درمختار
اور اسطرح چادر ڈالنا نام رکہا جاتا ہے اضطباع اور جو صاحب
درمختار نے اول احرام مین کہا اوڑہے چادر کو پیٹہ پر او سنت ہے
کہ داخل کری چادر کو نیچے داہنے مونڈہے کے اور ڈالے اوسکو
اپنی بائین مونڈہے پر وہ مخالف ہے واسطے قول بحر کے اوڑہے
چادر کو پیٹہ اور دونون مونڈہون اور سینہ پر اور جو اسجگہ درمختار مین ہے
اوسکو نسبت کیا ہے قہستانی نے طرف نہایہ کی اور نسبت کیا ہے اوسکو
شرح لباب مین طرف برجندی کے خزانہ سے پہر کہا شرح لباب مین
اور یہہ توہم ہے اسکو کہ اضطباع مستحب ہے اول احوال احرام مین اور
اسی پر عوام ہین اور نہین ہے ایسا اسلئے کہ محل اضطباع مسنون تہوڑا
پہلی طواف کی انتہای طواف تک نہ غیر طواف مین کہا بعض محشین نے

اور شرح مرشدی مین جو مناسک کنز پر ہے یہہ ہے کہ یہی اصح ہے
اور یہی سنت ہے اور نقل کیا ہے اسکو منسک کبیر سندھی مین نہایہ
اور مناسک طرابلسی و فتح القدیر سے اور کہا ہے کہ اکثر کتب مذہب کے
ناطق ہین ساتھ اسکے کہ اضطباع سنت ہے طواف مین نہ پہلی
طواف سے احرام مین اور اسی پر دلالت کرتے ہین احادیث
اور ساتھہ اسیکی قایل ہوے ہین شافعی انتہی اور ایسا ہی نقل کیا ہے
قہستانی نے عمدۃ المناسک سے صاحب ہدایہ سے کہ عام اوسکا یعنی
عدم اضطباع کا وقت احرام کے پہلی طواف سے اولی ہے رد المحتار
کہا فتح القدیر مین اور لایق ہے یہہ کہ اضطباع کرے پہلے شروع سے طواف
مین تہوڑا اسا رد المحتار اور شرح لباب مین ہے اور جان تو کہ اضطباع
سنت ہے ساری پہیرون طواف مین جیسا کہ تصریح کی ہے اوسکی
ابن الضیا نے پس جبکہ فارغ ہو طواف سے ترک کرے اضطباع کو یہان
تک کہ جسوقت کہ دو رکعت طواف کے پڑہے حالت اضطباع مین
مکروہ ہوگا بسبب کہولتے مونڈہ کے اور آتا ہے کلام اسپر کہ نہین اضطباع
ہے سعی مین انتہی رد المحتار ۔ اضطباع سنت ہے ہر طواف مین

کہ اوسکے بعد سعی ہے مانند طواف قدوم اور طواف عمرہ کے اور مانند طواف زیارت کے اگر تاخیر کے ہو سعی مین اور نہوا وڑہنے والا باقی رہا جسنے کہ پہنا ہو سلا کپڑا بسبب عذر کے ایا مسنون ہے اوسکی تشبیہ ساتہہ مضطبع کے نہین تعرض کیا ہے اوسے ہمارے اصحاب نے یعنی حنفیہ نے اور کہا ہے بعض شافعیہ نے متعذر ہے اضطباع اوسکے حق مین اسے اور وجہ کمال کے پس نہین منافی ہے اوسکے جو ذکر کیا ہے اوسکو بعض نے کہ کبھی کہا جاتا ہے مشروع ہے اوسکے لئے اگرچہ ہو مونڈہا چھپا ساتہہ سلے کپڑے کے بسبب عذر کے کہتا ہو نہین اظہر کرنا اوسکا ہے شرح لباب ملخصًا رد المحتار –

اور مستحب ہے نزدیک شافعیون اور حنبلیون کے اضطباع اوس طواف مین کہ اوسمین رمل ہووے اور اضطباع عبارت ہے اوسے کہ گرد اسنے مرد آدہی چادر اپنی کو نیچے کندہے داہنے کے اور ڈالے دونون طرف چادر کے اوپر کندہے بائین کے اور نزدیک حنفیونکے اضطباع مستحب ہے یا سنت ہے اور

نزدیک شافعیونکے ہمیشہ کرے اضطباع آخر سعی تک اور
نزدیک حنفیون اور حنبلیونکے خاص بیچ طواف کے ہے
اور نہ شروع کرے اضطباع کو نہ طواف نہ غیر طواف مین
از مناسک صغیر ابن جماعہ —

گانٹھ لگانا متعلق اضطباع

امام شافعی		امام مالک	دیگر علماء
نہ گانٹھ لگاوے محرم اپنی چادر میں المعانی البدیعہ	ابن عمر	اگر ایسا کیا اور تطاول کیا پس واسپر لازم ہے فدیہ دینا المعانی البدیعہ	نزدیک سعید بن المسیب کے اور حکیم کے رخصت ہے اسکی المعانی البدیعہ

رمل

امام ابو حنیفه	امام شافعی		امام احمد		دیگر علما
رمل کرے یعنی چلے سات شرعت کے ساتھ قریب ڈالنے قدمونکے اور ساتھ ہلانے دونوں مونڈھون کے پہلے تین پھیرون مین فقط حجر سے حجر تک ہر پھیرے مین اور رمل پہلے تینون پھیرون مین سنت ہے درمختار یعنی رمل کرے ہر طواف مین کہ جسکے بعد سعی ہے اور جو طواف کہ جسکے بعد اوسکی سعی نہین ہے رمل اوس مین نہین ہے مانند اضطباع کے بدائع کما نہر الفائق مین اور ربیع غایه کہ اگر ہو قارن اوس حال مین کہ رمل کی ہو طواف عمرہ مین	سنت رمل کی رمل کرنا حجر سے حجر تک ہے سنت ہی اہل مکی کے بھی رمل طواف مین جب مقدم کرے سعی کو رمل کرے طواف افاضت مین المعانی البدیعیه	عمر ابن عمر ابن مسعود ابن الزبیر	نہین ہے رمل اہل مکہ کے لیے المعانی البدیعیه	اسحاق	نزدیک عطاء وطاوس مجاہد و عطاء اور حسن وسعید بن جبیر اور قاسم بن محمد اور سالم بن عبد الله مشی کرین درمیان دو رکن یمانی کے اور رمل نکرین المعانی البدیعیه

نہ رمل کری طواف قدوم مین اور محیط مین ہے اگر طواف کیا ہو واسطے
تحیہ کے اوس حال مین کہ تجارت ہوا ور سعی کی ہو بعد اوسکے ہو گا
اوسپر کہ رمل کری طواف زیارت مین اور سعی کرے بعد اوسکے
بسبب خاص ہونے سعی اول کے بعد طواف ناقص کے اور
اگر نہ اعادہ کرے سعی کا پس نہین ہے کچھ اوسپر - رد المحتار
صحیح مسلم اور سنن ابی داؤد اور نسائی مین روایت ہے ابن عمر سے
کہا ابن عمر نے کہ رمل کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
حجر سے حجر تک تین پھیرون مین اور مشی کے چار پھیرون مین فتح القدیر
اور کہا ابن عباس نے کہ نہین مسنون ہے رمل اور ساتھ اسیکے
لیا ہے بعض مشایخ نے جیساکہ مناسک کرمانی مین ہے نہر الفائق
رد المحتار - حجر سے حجر تک نہ رکن یمانی تک جیساکہ کہا گیا ہے
رد المحتار - پس اگر ترک کیا ہو رمل کو یا بھول گیا ہو اوسکو
اگر تین مین نہ رمل کرے باقی مین اور اگر مزاحم ہون اوسکے
لوگ ٹھہرا رہے یہان تک کہ پاوی فرجہ پس رمل کرے بخلاف
استلام کے اسلئے کہ واسطے استلام کے بدل ہے در مختار

کہا فتح القدیر مین اگر مشی کی ایک پھیری مین پھر یاد کرے نہ رمل کرے مگر دو پھیرون مین اور اگر نہ یاد کرے تینون پھیرون مین نہ رمل کرے بعد اوسکے انتہی۔ یعنی اسواسطے کہ ترک رمل چار پھیرونمین سنت ہے پس اگر رمل کیا چار پھیرےمین ہوگا تارک واسطے دو سنتون کے اور ترک ایک سنت کا دو سنتونمین سہل تر ہے بہ نسبت ترک دو سنتون کے بحر۔ اور اگر رمل کیا ہو کل پھیرونمین نہ لازم آئیگا اوسپر کچھہ ذلولو الجیہ۔ اور سزاوار ہے یہہ کہ مکروہ ہو تنزیہا بسبب مخالفت سنت کی بحر رد المحتار۔ ٹہرا ہے اور شرح طحاوی مین ہے کہ مشی کرے یہان تک کہ پاوے رمل کو اور ظاہر تر ہے اسلئے کہ وقوف اوسکا مخالف ہے واسطے سنت کے قاری علی النقایہ اور شرح ملا علی قاری مین ہے لباب پر اسلئے کہ موالاۃ درمیان پھیرون اور اجزای طواف کے سنت ہے اتفاق کیا گیا ہے اوسپر بلکہ کہا گیا ہے کہ واجب ہے پس نہ ترک کرے اوسکو بسبب سنت مختلف فیہا کے انتہی کہتا ہونمین سزاوار تفصیل ہے جمعا بین القولین اسطرح کہ اگر ہو جمعیت

سے شروع سے کے ٹہرا رہے اسلئے کہ مبادرت طرف طواف کے مستحب
ہے پس ترک کرے اوسکو واسطے سنت رمل کے کہ موکد ہے
اور اگر حاصل ہو زحمت درمیان مین پس نہ ٹہرے تا کہ نہ فوت ہو
موالاۃ رد المحتار - بدل استلام کا اشارہ ہے طرف حجر کی
اور رمل کے لئے بدل نہین ہے رد المحتار - عورت نہ رمل
کرے اور نہ اضطباع اور نہ سعی کرے درمیان میلین کے در مختار
اسلئے کہ مشروعیت رمل کے واسطے اظہار جلاوت کے ہے اور وہ
واسطے مردونکے ہے اور اسلئے کہ رمل مخل ہے ستر مین اور
ایسا ہی ہے سعی اسی پھر چلنا درمیان میلین کے سعی کی جگہہ مین
اور اضطباع اسلئے نہ کرے کہ وہ سنت رمل کی ہے رد المحتار
قول در مختار کہ سعی کرے بعد طواف قدوم کے اگر چاہے مقید ہے اسکا
کہ اضطباع کرے اور رمل کرے طواف قدوم مین اگر مقدم
کیا ہو سعی کو جیسا کہ تصریح کی ہے اسکے لباب مین کہا ملا علی قاری
شارح لباب نے اور یہہ وہ ہے جسپر جمہور ہین کہ ہر طواف
کہ بعد اوسکے سعی ہے رمل اوسمین سنت ہے اور تحقیق نص کی ہے

کرمانی نے جہان کہ کہا ہے باب قران مین طواف کرے طواف قدوم
کا اور رمل کرے اوسمین بہی اسلئے کہ طواف قدوم طواف ہے کہ بعد
اوسکے سعی ہے اور ایسا ہی ہے خزانۃ اکمل مین اور سوا اسکے نہین
کہ رمل کرے طواف عمرہ مین اور طواف مین مفرد ہو یا قارن اور
جو نقل کیا ہے اوسکو زیلعی نے غایۃ سروجی سے کہ جبکہ ہو قارن
نہ رمل کرے طواف قدوم مین اگر ہو کہ رمل کئی ہو ہی طواف عمرہ مین پس خلاف
ہے جیسا اکثر مین رد المحتار ۔ اور سنت ہے رمل بیچ طواف عمرہ یا قدوم کے اور
رمل نزدیک غیر حنفیہ کے جاری چلنا ہے باوجود قریب ہونے اور دور نا مکروہ ہے اور
رمل نزدیک حنفیہ کے یہہ ہے کہ ہلاوے کندہون اپنونکو اور نزدیک شافعی کے بہتر
یہہ ہے کہ کہے رمل کے وقت اللھم اجعلہ حجا مبرورا وذنبا مغفورا وسعیا مشکورا
ای بارخدایا گردان اس حج کو حج مبرور اور گناہ کو مغفور اور سعی کو
مشکور اور کہا شافعی نے کہے چارون طواف اخیر مین
اللھم اغفر وارحم واعف عما تعلم وانت الاعز الاکرم اللھم ربنا آتنا
فی الدنیا حسنۃ وفی الاخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار ای بارخدایا
بخشدی اور رحم کر اور عفو کر اوس گناہ کو جو جانتا ہے تو اور تو

غالب و کریم ہے ای رب ہمارے دے ہمکو دنیا اور آخرت
مین نعمت اور بچا ہمکو عذاب دوزخ سے اور اس دعا کو بہتر جانا
صاحب تلخیص حنبلی نے تین طواف اول اور چار آخر مین اور کہا
ابن قدامہ صاحب مقنع نے یہہ کہ یہہ دعا کل طوافون مین مگر دعای
اخیر اسلیئے کہ دعای اخیر مستحب ہے دونون کنون مین اور نہین
ثابت کوئی دعا ان دعاؤن سے نبی صلعم سے مگر ربنا آتنا الخ درمیان
رکن یمانی اور حجر اسود کے اور مذہب شافعی یہہ ہے کہ پڑہنا قران کا
طواف مین بہتر ہے اوس دعا سے جو نہین ہے ماثور نبی صلعم سے
اور پڑہنا دعاء ماثور کا طواف مین بہتر ہے قران کے پڑہنے سے
اور کہا ابو حنیفہ اور خضری نے کہ ذکر اللہ تعالی کا طواف مین
بہتر ہے پڑہنے قران سے اور کہا شمس الایمہ صاحب مبسوط نے
کہ مکروہ ہے پڑہنا قران شریف کا بلند آواز کے ساتھہ طواف مین
کیونکہ لوگ مشغول طواف مین ہوتے ہین بہت کم سنتے ہین کلام اللہ
کو اور نہ سننا کلام اللہ کا خطا ہے وقت جہر کلام اللہ کے اور
کہا مالک نے نہین پڑہنا کلام اللہ کا طواف مین سنت اور مکروہ

جانا مالک نے طواف مین کلام اللہ کا پڑہنا اور صحیح نزدیک حنبلیون کے یہہ ہے کہ نہین ہے خوف پڑہنے کلام اللہ سے اور ثابت ہے نبی علیہ السلام سے جو طواف کیا جناب نے اونٹ پر سوار ہوکر اور جس وقت آتے تہے رکن کو اشارہ کرتے تہے طرف رکن کے کسی شی کے ساتہہ اور تکبیر کرتے تہے اور کہتے تہے درمیان رکن یمانی اور حجر اسود کے ربنا اتنا الخ اور اکثر دعا جناب کی طواف مین یہہ ہوئی تہی اور صحیحین مین وارد ہے کہ اکثر اوقات دعا جناب کی یہہ ہوئی تہی بغیر تقیید طواف کے اور کہا شافعی نے کہ بہتر ہے پڑہے کل مین اور مستحب جانا حنبلیون نے درمیان رکنون کے یہہ دعا پڑہنا ربنا اتنا الخ اور ثابت ہوا نبی علیہ السلام سے کہ فرماتے تہے طواف مین اللہم قنعنی بما رزقتنی وبارک فیہ واخلف کل غائبۃ لی بخیر ای بار خدایا قناعت دے مجہکو اوس چیز پر جو تو نے دی اور برکت کر بیچ اوسکے رزق مین اور پیچہے خلیفہ کر جو چیز پیچہے میرے ہے ساتہہ بہتری کے اور حکایت کیا صاحب ہدایہ اور دیگر حنفیون نے کہ وہ ذکر کرے ایک دعا

خاص مشاہدہ حج مین کیونکہ معین کرنا دعا رکا سلب کرتا ہے نرمی دلکو
اور کہا حنفیون نے تبرک ساتھہ اوس چیز کے جو منقول نبی علیہ السلام
سے ہے بہتر ہے اور کہا شمس الایمہ سرخسی نے دعا مانگی انسان
او سچیز کے ساتھہ جو اوسکو معلوم ہووے اور منکر ہوے مالک
معین کرنے دعا سے طواف اور مشاہدہ حج مین اور مطلق دعا
سنت ہے طواف مین نزدیک مالکیون کے اور مستحب ہے
طواف کرنیوالون کو طواف کرنا قریب بیت اللہ کے باتفاق ایمہ اربعہ
اور مروی ہے کہ دعا مستجاب ہوتی ہے طواف مین پس چاہیئے
مانگے اپنی نفس اور اپنی دوستونکے لیئے جو چیز کہ بہتر ہے اور
مرد اور عورت طواف مین یکسان ہین مگر عورت نہ رمل اور
نہ اضطباع کرے بالاتفاق اور نہین ہے مستحب عورت کو تقبیل
اور استلام مگر نزدیک خالی ہونے جگہہ طواف کے لوگون سے
باتفاق ائمہ اربعہ کے اور تہین حضرت عایشہ رض طواف کرتی تہین
علیحدہ مردون سے اور نہ ملتی تہین مردون سے اور چاہیئے کہ بچے
عورت کہلنے عورت سے اور بچی عورت حرہ کہلنی قدمون سے

بسبب احتیاط کے کیونکہ مذہب شافعیون اور حنبلیونکا یہہ ہے کہ نہیں ہے صحیح طواف عورت کا اگر کھلے ہووین قدم اوسکے مگر خلاف ہے حنفیون اور مالکیونکا ۔ از مناسک صغرا بن جماعہ

حجر اسود

امام ابو حنیفہ	امام شافعی	امام مالک
پہر استقبال کری حجر کا تکبیر کہتے ہوی تہلیل کہتے ہوی دونو ہاتہہ اوٹہاکے مانند نماز کی اور استلام کری اوسکا ساتہہ دونو ہاتہون کے اور تقبیل کری اوسکے بدون آواز کے اور یا سجدہ کری اوسپر کہا گیا ہے ہان بلا ایذا کے اسلئے کہ استلام سنت ہے اور ترک ایذا کا واجب ہے پس اگر نہ قادر ہووے رکہے دونون ہاتہونکو پہر تقبیل کری دونون ہاتہونکی یا رکہی ایک ہاتہہ کو اور تقبیل کرے اوسکی اور جو نہ ممکن ہو یہہ یعنی رکہنا دونون ہاتہہ یا ایک ہاتہہ کا مس کری حجر کو ساتہہ کسی چیز کے اور اوسکو ہاتہہ مین لیا اگر عصا ہو پہر تقبیل کرے +	جب نہ ممکن ہو تقبیل حجر اسود کی چہووی حجر اسود کو ساتہہ کسی چیز کے پہر بوسہ دی اوسکو المعانی البدیعہ	مونہہ سے لگای اوسکو بدون بوسہ دینی کے المعانی البدیعہ

اوس چیز کی اور اگر عاجز ہو استلام اور امساء مین دونون سے استقبال کرے اسطرح کہ اشارہ کرے ساتھہ باطن کفین کے گویا کہ رکھنے والا دونون کف کا حجر پر اور تکبیر کہی اور تہلیل کہے اور حمد کرے اللہ تعالی کی اور درود بھیجے نبی صلعم پر پھر بعد اشارہ کے تقبیل کری کفین کی اور حجر اسود کے سوای باقی مکانون مین رفع الیدین کے وقت اندر ہتیلیون کا جانب آسمان کی کرے بطور دعا کے نزدیک حجر مین کے وہان کعبہ معظمہ کی طرف کرے ۔ در مختار

اسقول مین کہ پھر استقبال کرے حجر کا اشارہ ہے اسطرف کہ نیت کری طواف کی پہلے استقبال کی بسبب اوسکی کہ قریب ہے کہ ذکر کریگا اسبات کو کہ مرور کرے ساتھہ ساری اپنے بدن کے اوپر ساری حجر کے اور اسی سے کہا ہے لباب مین پھر استقبال کرے خانہ کعبہ کا بجانب حجر اسود کے اوس موضع سے کہ متصل ہے رکن یمانی کے اسطرح کہ ہو سارا حجر جانب یمین مین محرم کے اور ہو داہنا مونڈہا اوسکا نزدیک طرف حجر کے پس نیت کرے طواف کی اور یہہ کیفیت مستحب ہے اور نیت فرض ہے پھر مشی کری

اوس حال مین که مرور کرنے والا ہو داہنی طرف یہان تک
که محاذی ہو حجر کے پس وقوف کرے مقابلہ اوسکے اور استقبال
کرے اوسکا اور بسم اللہ کہے اور تکبیر کہے اور حمد کرے اور
درود پڑہے اور دعا مانگے انتہی کہا اوسکی شارح نے اسے کہے
بسم اللہ اللہ اکبر و للہ الحمد و الصلوۃ و السلام علی رسول اللہ اللہم
ایمانا بک و وفاء بعہدک و اتباعا سنۃ نبیک محمد صلی اللہ علیہ وسلم رد المحتار
دونون ہاتہہ اوٹہاکے یعنی نزدیک تکبیر کے نہ نزدیک نیت کے
اسلئے کہ اوٹہانا ہاتہونکا نزدیک نیت کے بدعت ہے لباب
اور کہا ملا علی قاری شارح لباب نے دوسری جگہہ بعد ایک کلام کے
اور حاصل یہہ ہے کہ رفع یدین غیر حالت استقبال مین مکروہ ہے
اور ابتدا غیر رکن الیمانی سے پس وہ حرام ہے یا مکروہ تحریمی
یا تنزیہی بنا کرنے کے اوپر اقوال کے نزدیک ہمارے کہ ابتدا کے
ساتہہ حجر کے فرض ہے یا واجب ہے یا سنت ہے اور سوا اسکے
نہین کہ مستحب ابتدا ہی ساتہہ نیت کے پہلی حجر سے واسطے خروج کے
اختلاف سے ہے رد المحتار

مانند نماز کی ای محاذی دونون کانونکے اور پہلی بیان کیا ہے کتاب الصلوٰۃ مین کہ استلام مین اور نزدیک حجر کین سکے اوٹھائی جائین ہاتھہ محاذی دونون مونڈہونکے اور گردانا جاسے باطن دونون ہاتھونکا طرف حجر اور کعبہ کے انتہی اور نسبت کیا ہے اسکو قہستانی نے طرف شرح طحاوی کے اور تصحیح کی ہے اسکی بدایع وغیرہ مین اور چلا ہے نقایہ وغیرہ مین اول پر اور تصحیح کی ہے اسکی غایۃ البیان وغیرہ مین تاپس تحقیق مختلف ہوی ہے تصحیح رد المحتار

اور استلام کری حجر کا بعد ارسال یدین کے جیسا کہ نہر مین ہے تحفہ سے کہا لباب مین صفت استلام کی یہہ ہے کہ رکھے دونون ہاتھہ کو حجر پر اور رکھے موہنہ کو درمیان دونون ہاتھہ کے اور بوسہ دے اوسکو رد المحتار

	امام شافعی		امام مالک
اور ایا سجدہ کری اوسپر اور کہا گیا ہے ہاں جزم کیا ہے اسکا لباب مین اور کہا ہے کہ سجدہ کرنا اوسپر مستحب ہے اور انکار کرے سجود کو ساتھہ تقبیل کے تین بار کہا شارح لباب نے اور یہہ موافق ہے اوسکی جو نقل کیا ہے اوسکو شیخ رشید الدین نے شرح کنز مین اور ایسا ہی نقل کیا ہے سجود کو ہمارے اصحاب نے عز الدین ابن جماعہ نے	مستحب ہے سجدہ کرنا حجر اسود پر المعانی البدیعہ	عمر ابن عباس طاؤس	سجدہ کرنا حجر اسود پر بدعت ہے المعانی البدیعہ

لیکن کہا ہے قوام الدین کاکی نے کہ اولی یہہ ہے نہ سجدہ کرے
نزدیک ہمارے بسبب عدم روایت کے مشاہیر مین انتہی —
اور ظاہر شرح لباب ترجیح اوسکی ہے جو کہا ہے کاکی نے معراج
مین اور یہی ظاہر ہے فتح القدیر کا اور اسی لئے اعتراض کیا ہے
نہر الفایق مین قول بحر رایق پر کہ جو کاکی نے کہا ہے وہ ضعیف ہے
اسطرح کہ صاحب درایت ہے یعنی کاکی اہل مذہب ماہرین سے
ہے اور وہ اوری ہے ساتھہ مذہب کے غیر اوسکی سے پس نہین
سزاوار ہے تضعیف اوسکی جو نقل کیا ہے کاکی نے اوسکو
کہتا ہو نہین لیکن استیناف کیا ہے کاکی نے طرف عدم ذکر اوسکے
کے مشاہیر مین اور نہین یہہ نفی کرتا ہے اوسکی ذکر غیر مشاہیر مین
اور تحقیق سند پکڑی ہے مؤلف نے اسپر ساتھہ اسکے کہ کیا ہے
اسکو آنحضرت صلعم نے اور فاروق نے آنحضرت کے بعد جیسا کہ
روایت کیا ہے اسکو حاکم نے اور تصحیح کی ہے اسکی اور استدلال
کیا ہے ساتھہ اسکے ملا علی قاری نے شرح نقایہ مین اور ...
چیز کے کہ گذرا کاکی سے اور ... ساتھہ اسکے ... اسکی جو نقل

کیا ہے ابن جماعہ نے ہمارے اصحاب سے پہر دیکہا مینے غایۃ سروجی مین کہ مکروہ رکہا ہے تنہا مالک نے سجدہ کو حجر پر اور کہا ہے مالک نے کہ یہہ بدعت ہے اور جمہور اہل علم اوسکے استحباب پر ہین اور حدیث حجت ہے اوسپر انتہی یعنی مالک پر اور ساتہہ اسکی رجحان پاتا ہے جو بحر اور لباب مین ہے استحباب اسلئے کہ نہین مختص ہے کہ سروجی سے اہل مذہب مین سے ہے پس سروجی ادری ہے اور اخذ ساتہہ اوسکے جو کیا ہے سروجی نے موافق جمہور اور حدیث کی اولی اور احری ہے رد المحتار۔

اور ترک ایذا واجب ہے ای پس نہ ترک کیا جاوے واجب واسطے فعل سنت کے اور اسی پر نظر طرف عورت کے بسبب خیال کے پس نہین ہے اسمین ترک واجب بسبب فعل سنت کے اسلئے کہ نظر اذن دیا گیا ہے اوسمین اسطے ضرورت کے رد المحتار

پس اگر نہ قادر ہو یعنی اوپر تقبیل کے مگر ساتہہ ایذا کے یا نہ قادر ہو مطلقا رکہے دونون ہاتہہ کو حجر پر پہر تقبیل کرے دونون ہاتہونکی یا رکہی ایک ہاتہہ کو اور اولی یہہ ہے کہ ہووہ ایک ہاتہہ داہنا اسلئے

که داہنا ہاتھہ استعمال کیا گیا ہے اوسمین جسمین شرف ہے اور تثبیت
اسکی که نقل کیا گیا ہے بحر عمیق مین که حجر داہنا ہاتھہ اللہ کا ہے مصافحہ
کرتا ہے ساتھہ اوسکے اپنی بندون سے اور مصافحہ کرنا ساتھہ داہنے
کے ہے رد المحتار — اور جب گذری ساتوین پہیرے مین حجر
استلام کری که سنت ہے درمیان ہر دو پہیرون اسکے جیسا که
غایة البیان مین ہے اور ذکر کیا ہے محیط اور ذالولوالجیہ مین که
ابتدا اور انتہا مین سنت ہے اور بیچ اوسکے جو درمیان اسکے ہے
اور بحر اور توفیق دی ہے شرح لباب مین اسطرح که استلام طرفین
مین موکد تر ہے ادسے جو درمیان مین اوسکے ہے کہا شرح لباب
مین اور ایسا ہی مسنون ہے استلام درمیان طواف اور سعی کے
انتہی — اور ہدایہ مین ہے اگر نه استطاعت رکھی استلام کی
استقبال کرے اور تکبیر کہے اور تہلیل اور یاد اوسکے که ذکر کیا
کہا فتح القدیر مین اور نہین ذکر کیا مصنف نے رفع الیدین کو بہیر
مین استقبال کری حجر کا ہر مبدء شوط مین واعتقاد میرا یہہ ہے
که عدم رفع وہی صواب ہے اور نہین کہا ہے مینے آنحضرت صلعم کے

خلاف اسکا ردالمحتار ــ
اور مستحب جانا شافعیون نے بوسہ دینا حجر اسود کو اور چھونا اوسکا ساتھہ
ہاتھہ داہنے کے پہر بوسہ دینا اوسکو لبون کے ساتھہ بلا آواز اور
سجدہ کری اوسپر اگر ممکن ہو بغیر ایذا کے اور مستحب ہے
بوسہ دینا اور پیشانی لگانا وقت محاذات حجر اسود کے ہر طواف
مین اور اگر رک گیا وہ شخص بسبب انبوہ کے سجدہ سے فقط بوسہ دیوی
اور اگر رک گیا وہ شخص بوسہ دینے سے بہی تو چھوئی ہاتھہ یا عصا
کے ساتھہ پہر بوسہ دیوی ہاتھہ یا عصا کو اور اگر ممکن نہووے
یہہ بہی اشارہ کرے ساتھہ ہاتھہ کے یا کسی اور شئے کے ساتھہ جو
ہاتھہ مین ہے طرف حجر اسود کی اور یہہ مذہب شافعیون کا ہے
اور نزدیک حنفیون کے سنت ہے استقبال حجر اسود کا اول
طواف مین اور اوٹہاوے دونون ہاتہون کو کندہون تک اور
پیچہے چہوڑی دونون ہاتہہ کو اور بوسہ دیوے حجر اسود کو اور
رکہے ہتیلی کو حجر اسود پر اور بوسہ دیوے اور سجدہ کرے
حجر اسود پر اگر ہوسکے ویسے بغیر نقصان کسی کے اور اگر نہو سکے

اوسی کہے دونون ہاتہونکو حجر اسود پر اور بوسہ دیوے دونون
ہاتہونکو اور اگر یہہ بہی نہین ہو سکی عصا رکہے حجر اسود پر اور اگر
یہہ بہی نہو سکے اوٹہاوے دونون ہاتہونکو کندہون تک اور متوجہ
کرے ہتیلیون کو طرف حجر اسود کی چنانچہ رکہنے والا ہتیلیون کا حجر اسود پر
اور پشت اپنی دونون ہاتہونکی اپنے موہنہ کیطرف کرے اور بوسہ
دیوے دونون ہاتہونکو اور بوسہ دینا ستون سے اول اور آخر طواف
مین اور درمیان مین مستحب ہے اور مذہب مالکیون کا یہہ ہے کہ بوسہ
دینا حجر اسود کا موہنہ کے ساتہہ اول ہر طواف مین سنت ہے اور
اگر انبوہ کثیر ہووے چہووے حجر اسود کو ہاتہہ کے ساتہہ اور رکہے ہاتہہ
کو موہنہ پر اور نہ دیوے بوسہ ہاتہہ کو اگر نہ پہنچے حجر اسود تک جسوقت
محاذی ہووے یا اوسے گذر جاوے تکبیر کہے اور نہ اشارہ کرے
ساتہہ ہاتہون کے اور انکار کیا مالک نے رکہنے رخسارون اور
پیشانی کو حجر اسود پر اور مستحب جانتی ہین شافعی اور حنبلی یہہ کہ کہے
وقت ابتداے طواف اور استلام حجر کے یہہ دعا کہ بسم اللہ واللہ اکبر
اللہم ایمانا بک وتصدیقا بکتابک ووفاء بعہدک واتباعا لسنة نبیک محمد

صلی اللہ علیہ وسلم شروع کرتا ہون ساتہہ اسم اللہ کے اور اللہ بڑا ہے
ای بارخدایا ایمان لایا مین تجہپر اور سچی جانی مین نے کتاب تیری
اور پورا کیا عہد تیرا اور پیروی کی مینی سنت نبی تیرے کی کہ نام
مطہر اوسکا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور مستحب جانتے ہین شافعی
اور حنبلی پڑہنا اس دعا کا ہر طواف مین وقت محاذات اور استلام
حجر اسود کے اور کہا شافعی نے کہ ذکر اللہ تعالے کا اور درود نبی پر بہتر ہے
اور کہی لا الہ الا اللہ اور فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ حجر اسود اوترا ہے
جنت سے اور وہ زیادہ سفید تہا دودہ سے اور سیاہ کیا اوسکو گناہون
نبی آدم نے اور کہتے ہین صاحب کتاب کہ دیکہا ہمنے ششنہ مین
حجر اسود پر نقطہ سفید اور پہر حج کیا ہمنے بعد اس سنہ سے تحقیق وہ
سفیدی کم ہوگئی تہی اور نہین دیکہا ہمنے اس سفیدی کو بیچ ۳۶ سنہ
کے مگر بہت وقت کے ساتہہ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ رکن اور مقام یاقوت جنت سے ہے اگر نہ لگتا ان دونون کو گناہ
نبی آدم البتہ روشن کرتے ہیے وہ دونون بابین مشرق اور مغرب کے
اور نہین چہوتا ہے ان دونونکو کوئی بیمار مگر شفا پاتا ہے اور فرمایا

رسول اللہ صلعم نے اوٹہاویگا اللہ تعالے حجر کو قیامت مین انکہون والا
اور دیکہنے والا اور بولنی والا اور گواہی دیویگا جسنے چہوا صادق
دل سے اوسکو اور مستحب ہے بہت عمرہ کرنا نزدیک شافعیون
اور حنفیون اور ایک جماعت حنبلیون کے خصوصًا رمضان شریف
مین کیونکہ عمرہ رمضان مین مانند حج ہے چنانچہ فرمایا رسول اللہ
صلعم نے کہ عمرہ رمضان مین مانند حج ہے میرے ساتھ اور
مکروہ جانتے ہین مالکی عمرہ کرنا زیادہ ایکدفعہ سے ایک سال مین
از مناسک صغرا ابن جماعہ

رکن یمانی و شامی و عراقی

اور استلام کرے رکن یمانی کا یعنی ہر پہیرے مین اور مراد ساتھ
استلام کے اسجگہہ لمس اوسکا ہے ساتہہ دونون ہاتہہ کے
یا ساتہہ داہنے ہاتہہ کے نہ ساتہہ بائین ہاتہہ کے بدون تقبیل کے
اور سجدہ کی اوسپر اور نہین ثابت ہے استلام رکن یمانی
ساتہہ اشارہ کے وقت عاجز ہونے کے اوسکے لمس سے بسبب
زحمت کے شرح لباب رد المحتار

اور استلام رکن یمانی کا مندوب ہے لیکن بلا تقبیل کے اور کہا محمد نے
کہ یہہ استلام سنت ہے اور تقبیل کرے رکن یمانی کی اور دلایل موید
قول محمد ہین اور مکروہ ہے استلام غیران دونون کا درمختار
شرح لباب مین ہے کہ ظاہر روایت اول ہے یعنی مندوب ہونا
اوسکا بدون تقبیل کے ہے جیسا کہ کافی اور ہدایہ وغیرہما مین ہے
اور کرمانی مین ہے اور یہی صحیح ہے اور نخبہ مین ہے کہ جو محمد سے
ہے وہ ضعیف ہے یقیناً اور ہدایہ مین ہے کہ نہین خلاف ہے
اسمین کہ تقبیل اوسکی نہین ہے سنت اور سراجیہ مین ہے اور
نہ تقبیل کری اوسکی اصح الاقاویل مین ردالمحتار ــ
اور مکروہ ہے استلام غیران دونون کا اور وہ رکن عراقی اور
شامی ہے اسلئے کہ رکن عراقی اور رکن شامی نہین ہین دونون
رکن حقیقۃ بلکہ وسط خانہ کعبہ سے ہین اسلئے کہ بعض حطیم خانہ کعبہ
مین سے ہے بدایع اور کراہت تقبیل کی تنزیہی ہے جیسا کہ بحرالرایق
مین ہے ردالمحتار ــ اور دلایل موید اسکی ہین پس روایت
کیا ہے ابن عباس سے کہ تہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تقبیل کرتے

رکن یمانی کی اور ایسا ہی روایت کیا ہے بخاری نے تاریخ مین اور روایت کیا ہے مسلم اور ابو داؤد نے ابن عمر سے تقبیل حجر اور رکن یمانی کے بسبب دیکھنے اونکے نبی صلعم کو بوسہ دیتے حجر اور رکن کو طحطاوی — اور مکروہ ہے استلام غیر حجر اور رکن یمانی کا یعنی رکن عراقی اور شامی کا اسلئے کہ واسطے اوس رکن کے کہ جسمین حجر ہے دو فضیلت ہین ہونا حجر کا اوسمین اور ہونا اوسکا قواعد خلیل پر اور واسطے رکن یمانی کے صرف دوسری فضیلت ہے یعنی ہونا اوسکا قواعد خلیل پر اور رکنین اخرین یعنی عراقی اور شامی پس نہین ہین قواعد خلیل پر اسلئے کہ یہہ دونون بنای حجاج مین سے ہین اور استثنا کیجای جو کہہ کعبہ کی پس طلب کیا جاوے استلام اوسکا جیساکہ شبلی مین ہے مجمع سے طحطاوی نہ استلام کری اوسکا یعنی رکن یمانی کا یعنی نہ چھوئی اور نہ چومی اوسکو اور نہ چومی اپنے ہاتھہ کو المعانی البدیعہ

امام شافعی چھونا رکن یمانی کا ہاتھہ سے اور چومنا ہاتھہ کا نہ رکن یمانی کا مستحب ہے — المعانی البدیعہ

نہین مستحب ہے تقبیل رکن عراقی اور شامی کے اور نہ استلام
یعنی چھونا اوسکا المعانی البدیعہ —
امام احمد متفق باامام شافعی چومی رکن یمانی کو اور نہ چومی اوسکو
جیسے رکن یمانی کو چھوا ہے المعانی البدیعہ —
امام مالک صرف چھونا اوسکا رکھنا ہاتھہ کا موںنہہ پر اور نہ چومنا
ہاتھہ کا المعانی البدیعہ —
دیگر علما رنزدیک امامیہ کے سنت یعنی چھونا اور بوسہ دینا اوسکا
دونون ہین —
نزدیک جابر اور ابن عباس اور ابن الزبیر اور انس بن مالک اور
حسن کے یہہ ہے کہ استلام کرین ان دونون رکنونکا المعانی البدیعہ
اور مذہب شافعیون کا یہہ ہے کہ مستحب ہے بوسہ دینا رکن یمانی کا پس
چھوئی اوسکو ساتھہ ہاتھہ داہنے کے ظاہر روایت مین پہر بوسہ دیوے
ہاتھہ داہین کو ہر طواف مین اور نہ بوسہ دیوے رکن یمانی کو اور نزدیک
حنفیون کے بہتر ہے بوسہ دینا رکن یمانی کو اور نزدیک مالکیون کے
سنت ہر طواف مین یہہ ہے کہ چھوی رکن یمانی کو ہاتھہ سے اور

رکھی ہاتھہ کو مونہہ پر اور نہ دیوے بوسہ اور نزدیک حنبلیین کے
مستحب ہے چھونا رکن یمانی کا ہاتھہ سے اور نہ بوسہ دیوی رکن یمانی
کو بلکہ بوسہ دینے ہاتھہ میں بھی حنبلیونکا اختلاف ہے اور
باتفاق ایمہ اربعہ نہ چھوئی اور نہ بوسہ دیوے دونون رکنونکو واسطے
پیروی نبی صلعم کے از مناسک صغیر ابن جماعہ

زمزم و ملتزم

پھر التزام کری ملتزم کا اور پئی پانی زمزم کا در مختار
التزام کری یعنی کھڑا ہو چپٹ کے ملتزم کو الحاح کرتا اور ملتزم
دیوار خانہ کعبہ کے ہی درمیان حجر اسود اور دروازہ کے طحطاوی
اور فتح القدیر مین ہے اور مستحب ہے آنا زمزم کا بعد دو رکعت کے
پھر آئی ملتزم مین پہلے نکلنے کے طرف صفا کے اور کہا گیا ہے
کہ آئی ملتزم مین پھر آئی زمزم مین پھر عود کری طرف حجر کی
ذکر کیا ہے اسکو سروجی نے انتہی — اور ثانی ایسہل ہے
اور افضل اور اسی پر عمل ہے شرح لباب کا اور جسکو ذکر کیا ہے
شارح نے یعنی صاحب در مختار نے مخالف واسطے دونون

قولونکی ظاہر الیکن مراد نہین مقتضی ہے ترتیب کو بس حمل کیا جائیگا
وہ جو ذکر کیا ہے شارح نے قول اول پر اور تحقیق ذکر کیا ہے
شرح لباب مین بیچ طواف صدر کے کہ یہی وہ مشہور ہے روایات
مین اور وہی اصح ہے جیسا کہ تصریح کی ہے اوسکی کرمانی اور
زیلعی نے انتہی اور کہا شرح لباب مین اسجگہہ اور نہین ذکر کیا گیا ہے
بہت کتابون مین آنا زمزم اور ملتزم کا مابین نماز طواف اور توجہہ
کیطرف صفا کی اور شاید کہ نہ ذکر کرنا اوسکا بسبب موکد ہونے
اوسکی کے ہے رد المحتار
اور مستحب ہے دعا ی ملتزم مین اور ملتزم مابین حجر اسود اور
دروازہ کعبہ کے ہے اور یہہ ملتزم مشہور ہے ساتھہ اجابت دعا کے
اور مستحب ہے: واسطے اوس شخص کے کہ وہ مسجد حرم مین بیٹھا
ہووے اور یہہ کہ متوجہ اور قریب ہووی کعبہ شریف کے اور
نظر کری طرف کعبہ کی از روئے اعتقاد اور ثواب کے کیونکہ
نظر طرف کعبہ کی عبادت ہے اور مروی ہے کہ اللہ تعالی نازل
کرتا ہے بیت اللہ پر ہر رات اور دن ایکسو بیس ۱۲۰ رحمت ساتھہ

واسطے طواف کرنیوالونکے اور چالیس واسطے نماز پڑھنے والونکے اور بیس واسطے نظر کرنیوالونکے ہے از مناسک صغیر ابن جماعہ

مستحب ہے بہت پینا اور پیٹ بھرنا پانی زمزم سے اور ثابت ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ یہہ پانی مبارک ہے اور شفا ہے بیماریونکو اور مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ پانی زمزم کا مفید ہے جس چیز کے واسطے پیا جاوے اگر پیوے تو اوسکو شفا کیواسطے دیویگا اللہ تجکو اگر پیوے تو استعاذہ کیواسطے پناہ دیوے تجکو اللہ اگر پیوے تو اوسکو واسطے رفع پیاس کے رفع کرے اللہ پیاس کو اور مروی ہے کہ پانی زمین سے اوٹھ جاویگا پہلے قیامت سے مگر زمزم باقی رہیگا اور درست ہے غسل اور وضو پانی زمزم سے اور حضرت عائشہ ام المومنین رضی اوٹھاتی تھین پانی زمزم کو اور فرماتی تہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکروہ جانتے تھے استنجا پانی زمزم سے —

اور مستحب ہے زیادتی صدقہ اور صوم اور پڑھنا کلام اللہ کا اور

باقی طاعت بیت اللہ مین اور کہا ہے ایک جماعت نے متقدمین
سے کہ بوسہ نہین دیتے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقام
ابراہیم کو اور نہ احجار و نکو اور کہا علمار سلف نے اگر بوسہ نہ دیتے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجر اسود اور رکن یمانی کو ہرگز ہم تو
نہ دیتے تہی ان دونون کو اور ابن عمر رضہ خارج ہوتے تہے مسجد سے
تاکہ بوسہ دیتے تہے رکن یمانی کو طواف اور غیر طواف مین از مناسک
صغیر ابن جماعہ

متعلق زمزم

امام شافعی نہین مختص ہے رخصت واسطے اہل سقایت کے ساتہہ
اہل بیت کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے المعانی البدیعہ
امام مالک مختص ہے المعانی البدیعہ
بعض شافعیہ مین سے متفق با امام مالک

مسایل داخلی کوٹہہ کعبہ وافضلیت نماز وطواف

بحر رائق مین ہے کہ جب داخل ہو حاجی مکہ مین دسن دن ذی حجہ مین
او نیت کرے اقامت نصف شہر کے نہ صحیح ہو گی نیت اوسکی اسلئے

کہ لا بد ہوگا اوسکو جانا طرف عرفات کے پس نہ متحقق ہوگا اتحاد
موضع کا کہ بشرط صحت نیت اقامت ہے طحطاوی ۔

رد المحتار نہین جایز ہے محرم کو کہ فسخ کری نیت حج کو بعد اسکے
کہ احرام باندہ چکا ہو حج کا اور قطع کری افعال حج کو اور گردانے
اپنی احرام اور افعال کو واسطے عمرہ کے لباب ۔

اور اسی پر امر آنحضرت صلعم کا ساتھہ اسکے اپنی یاروں کو مگر وہ کہ سوق
ہدی کی ہوا ونسے پس مخصوص ہے ساتھہ اصحاب آنحضرت صلعم کے
یا منسوخ ہے نہر اور تحقیق کہولکی بیان کیا ہے اسمقام کو محقق ابن
ہمام نے رد المحتار ۔

اور نہ جایز ہونا فسخ کرنا برخلاف ہے خانیہ اور ظاہریہ اور عامہ
اہل حدیث کے اونکی قول مین ہے کہ فسخ کرے محرم حج کو جبکہ
طواف کری قدوم کا طرف عمرہ کے اور ظاہر کلام اونکے کا یہہ ہے
کہ یہہ واجب ہے اور کہا بعض حنابلہ نے کہ ہم گواہ کرتے ہین اللہ کو
اسکا کہ اگر احرام باندہتے ہم حج کا پس دیکھتے ہم فرض اوسکا اوسکے
فسخ مین طرف عمرہ کے واسطے خلاصی کے عقب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سے فتح القدیر

اور عامہ فقہای مجتہدین منع فسخ پر ہین فتح القدیر۔ اور طواف کرتا ہے

خانہ کعبہ کا نفلا جسقدر چاہے بدون رمل اور سعی کے اسلئے کہ رمل

اور ایسا ہی اضطباع تابع ہین اوس طواف کے بعد اوسکے

سعی ہے اور سعی واجبات حج اور عمرہ سے ہے فقط اور یہہ طواف

تطوع ہے پس نہین ہے اسکے بعد کہا شرنبلالیہ مین کافی سے

کہ نفل ساتھہ سعی کے غیر مشروع ہے۔ در المختار

سزاوار ہے تقید اوسکی یعنی مقید ہونے نماز نافلہ کے افضل طواف

تطوع سے حق مکی مین ساتھہ زمانہ موسم کے واسطے توسعہ کے غربا کے

اور جو نہین پس طواف افضل ہے نماز سے مطلقا یعنی مکی اور آفاقی

دونون کے لیے غیر موسم مین اور تحقیق قرار کیا ہے اسکا اس بحث پر

بہتر ین کہتا ہون نہین لیکن مخالف اسکے ہے جو نوالہ الحبیہ مین ہے

او نص کی ہے اوپر کہ نماز مکہ مین افضل ہے واسطے اہل مکہ کے طواف

سے اور واسطے غربا اور مسافرین کے طواف افضل ہے اسلئے

کہ نماز فی نفسہا افضل ہے طواف سے اسلئے کہ نبی صلعم نے تشبیہ

دی ہے طواف خانہ کعبہ کو ساتھہ نماز کے لیکن غربا اگر مشغول ہونگے
ساتھہ نماز کے فوت ہو جائیگا اونسے طواف بغیر امکان تدارک کے
پس ہوگا مشغول ہونا ساتھہ اوسکے کہ نہین ممکن ہے تدارک اوسکا
اولی پس تنبیہ ہے شرح مرشدی مین کنز پر ہے کہ قول اونکا کہ نماز
افضل ہے طواف سے نہین ہے مراد اونکی یہہ کہ پڑہنا دو رکعت کا
افضل ہے ادای اسبوع سے اسلئے کہ اسبوع مشتمل ہے اوپر
دو رکعت کے ساتھہ زیادت کے بلکہ مراد اوسکے ساتھہ اسکی یہہ ہے
کہ وہ زمانہ کہ جسمین ادا کیا جاتا ہے اسبوع افضل اسمین یہہ ہے کہ صرف
کرے اوسکو واسطے طواف کے یا مشغول ہو اسمین ساتھہ نماز کے
انتہی اور نظیر اوسکا وہ ہے جو جواب دیا ہے ساتھہ اوسکے علامہ قاضی
بن ظہیرہ مکی نے جہان کہ پوچھے گئے اس سے کہ آیا افضل طواف ہے
یا عمرہ لکہا راجح تفضیل طواف کی ہے عمرہ پر جبکہ مشغول ہو ساتھہ اوسکے
مقدار زمانہ عمرہ کا مگر جبکہ کہا جاوے کہ عمرہ نہ واقع ہوگا مگر فرض کفایہ پس ہوگا حکم مثل ترجیح

داخلی کوٹھہ کعبہ

سکوت کیا ہے مصنف نے داخل ہونے سے خانہ کعبہ مین کہ یہہ مندوب ہے جبکہ

نہ مشتمل ہو اوپر اپنے یا اپنی غیر کے ایذا پر اور داخل ہونا کعبہ مین ساتھہ زحمت کے کمتر ہوتا ہے نہر — کہتا ہون مین اور ایسا ہی ہے جبکہ نہ مشتمل ہو دفع رشوت پر وہ رشوت کہ لیتے ہین وسکو دربان جیسا کہ اشارہ کیا ہے اسکی طرف ملا علی قاری نے ردالمحتار —

اور شرح لباب مین ہے اور حرام ہے لینا اجرت کا اونسے جو داخل ہوتے ہین کوٹہہ کعبہ مین یا قصد کرتے ہین زیارت مقام ابراہیم علیہ السلام کا بلا خلاف درمیان علمای اسلام اور ایمہ انام کے جیسا کہ تصریح کی ہے ساتھہ اسکے نحر وغیرہ مین انتہی اور تحقیق تصریح کی ہے ساتھہ اسکے کہ جسکا حرام ہے لینا حرام ہے دینا مگر واسطے ضرورت کے اور نہین ضرورت ہے اسجگہہ اسلئے کہ داخل ہونا کوٹہہ کعبہ مین نہین ہے مناسک حج مین ردالمحتار مگر واسطے ضرورت کے اور نہین ضرورت ہے اسجگہہ اسلئے کہ داخل ہونا خانہ کعبہ مین نہین ہے مناسک حج مین ہے ردالمحتار

اور ثابت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دخول کوٹہہ کعبہ شریف کا اور تکبیر و دعا اوسکی جوانب اور نواحی مین اور نماز پڑہے مصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین جو داخل ہووے کوٹہہ کعبہ مین اور مصلی رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم بمقدار تین ذرع کے ہے جو ارکعبہ شریف سے جسوقت داخل ہووے کعبہ مین ورچلے سیدہا -

اور مستحب ہے دخول کوٹھہ کعبہ شریف کا اگر نہ ہووے پہنچے نقصان کسی کو وقت داخل ہونے کوٹھہ کے اور غلطی کرتے ہین اکثر لوگ داخل ہونے اندر کعبہ کے کثرت مین اور ایذا دیتے ہین بعض بعضونکو اور بہت دفعہ کہل جاتا ہے عورت بعضونکا اور کہل جاتا ہے مونہہ اور ہاتہہ عورتونکا اور بلند کرتے ہین آوازونکو نہ ڈرتے ہین اور نہ ادب کرتے ہین یہہ عادت ہے جاہلونکی پرہیز کرنا اس سے ضرور ہے اور مروی ہے کہ دعا مستجاب ہوتی ہے بیت اللہ کے اندر اور مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جو داخل ہوا کوٹھہ کے اندر گویا داخل ہوا نیکی مین اور خارج ہوا گناہ سے اور روایت ہے نسائی مین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت داخل ہوئے اندر کوٹھہ کعبہ کے اوسوقت بیت اللہ چہہ ستون پر تہا اور تشریف رکہی جناب نے بامین اون دونون ستون کے جو قریب ہین دروازہ سے پس تعریف اور ثنا کی اللہ کی اور سوال کیا اور استغفار کیا پہر کہڑے ہوئی اور رکہا مونہہ اور رخسار مبارک کو دیوار کعبہ پر اور

تعریف اور ثنا کی اللہ کی اور سوال اور استغفار کیا اللہ سے پہر تشریف لیگئے طرف ہر رکن کعبہ کے اور پڑہی تہلیل اور تکبیر اور تسبیح کو اور کرتے تہے سوال اور استغفار پہر جسوقت باہر تشریف لائے پڑہین دو رکعت مستقبل ہوکر قبلہ کی اور مروی ہے کہ عمر بن عبد العزیز جسوقت داخل ہوتے تہے بیت اللہ مین کہتے تہے اللہم انک وعدت الامان داخل بیتک وانت خیر منزول بہ اللہم فاجعل امانی ان تکفینی مؤنۃ الدنیا وکل ہول دون الجنۃ حتی تبلغنیہا برحمتک اے بارخدا بالتحقیق تو نے وعدہ کیا امان کو داخل ہونے والے بیت اللہ اپنی کے اے بارخدا یا دے مجھکو امان اور چہٹا مجھسے محنت دنیا کی اور ہر سختی کو تاکہ پہونچون جنت تیری مین بسبب رحمت تیری کے از رسالہ صغیر ابن جماعہ

دوسرا فرض وقوف عرفہ یعنی عرفہ کی دن عرفات مین ٹھہرنا

خطبہ مکہ کا اور دیگر خطبہ کا ذکر ذی الحجہ کو واسطے جانے عرفات کے

اول خطبہ ساتوین ذی الحجہ کو بعد زوال و بعد نماز ظہر کے امام مکہ مین پڑھے اور پہلے زوال سے مکروہ ہے اور تعلیم کرے اس خطبہ مین مناسک کو کہ جنکی حاجت ہوں دن عرفہ کے کیفیت احرام اور خروج طرف منی کی اور شب باشی اوسی منی مین اور جانا منی سے طرف عرفہ کی اور نماز پڑہنا عرفہ مین اور وقوف کرنا اوسمین اور جانا اوسی عرفہ سے اور سوای اوسکے یا ساری مناسک جنکی حاجت ہوئی حج کرنیوالی کو تمام حج تک بیان کرے اگرچہ ہونگے بعد اوس خطبہ کے اور خطبہ اسلئے تاکید بہتر ہے رد المحتار

دوسرا خطبہ عرفہ مین پہلے جمع بین الصلوتین سے ۔ تیسرا خطبہ منی مین گیارہوین تاریخ ذی الحجہ کی فصل ہوگا درمیان ہر خطبہ کے ساتھ ایک دن کے اور ساری خطبہ بلا جلسہ سوا ایک خطبہ ہونگے مگر خطبہ دن عرفہ کی دو خطبہ ہونگے اور ساری خطبہ بعد نماز ظہر کے ہونگے مگر خطبہ عرفہ کا کہ اول نماز ظہر کی ہوگا اور ساری یہہ خطبہ سنت مین ایسا ہی ست لباب مین و نہین ذکر کیا ہے صاحب تنویر اور رد مختار نے

امام ابو حنیفہ	امام شافعی	امام احمد
تیسرے خطبہ کو اسکی جگہہ مین رد المحتار	سنت ہے خطبہ پڑہنا ساتوین دن ذی الحجہ سے مکہ مین بعد نماز ظہر کے اور حکم کیا جاے لوگونکو جانیکا طرف منی کے فردا کو المعانی البدیعہ	نہین سنت ہے خطبہ پڑہنا ساتوین ذی الحجہ سے المعانی البدیعہ
نہین مستحب ہے یہہ خطبہ المعانی البدیعہ	مستحب ہے خطبہ پڑہنا امام کو بعد ظہر کے دن نحر کے منی مین اور تعلیم کرنا مناسک لوگون کو المعانی البدیعہ	نہین مستحب ہے المعانی البدیعہ

امام ابو حنیفه	امام شافعی
حکم کری امام موذن کو ساتهه اذان کے پهر خطبه پڑهے بعد اوسکے مانند جمعه کی المعانی البدیعه	جب ڈهل جاوے آفتاب نوی دن ذی الحجه سے خطبه پڑها جاوے خطبه خفیفه یعنی مختصر اور بعد تمامی خطبه کے بیٹهے خطیب پهر کهڑا هووا سطے دوسری خطبه کے اور شروع کرے موذن اذان کهنا اس حال مین که امام خطبه ثانیه مین هو یهان تک که هو فراغ امام کا خطبه سے ساتهه فراغ موذن کی اذان سے المعانی البدیعه

امام ابوحنیفه	امام شافعی	امام احمد
نہین مستحب ہے المعانی البدیعه	مستحب ہے یہہ کہ خطبہ پڑہی امام بعد ظہر کے دوسرے دن ایام تشریق مین سے پہلے دن جانے کے المعانی البدیعه	متفق ساتہہ قول شافعی کے المعانی البدیعه

منی ۸ ذی الحجه کو

آٹھوین تاریخ ذی الحجہ کے کہ اوسکو یوم الترویہ کہتے ہین نماز فجر کی مکہ مین پڑہ کے منی کو کہ ایک قریہ ہے حرم مین سے ایک فرسنگ مکہ سے جائے ایسا ہی ہدایہ مین اور کہا کمال نے کہ ظاہر اس ترتیب کا نماز فجر کی پڑہ کے جانا منی کا اور یہہ خلاف سنت ہے اور مستحسن ہے محیط ہونا خروج کا طرف منی کی بعد زوال کے اور کچھہ نہین ہے اور کہا مرغینانی نے بعد طلوع آفتاب کے اور یہی صحیح ہے در مختار رد المحتار ۔ اور ٹھہری منی مین

فجر عرفہ تک درمختار —

یہہ مفید ہے طلب شب باشی کا منی ہین کہ شب باشی سنت ہے
ایسا ہی محیط مین — اور مبسوط مین ہے کہ مستحب ہے پڑہنا
ظہر کا ترویہ کے دن منی ہین اور اقامت اوسمین صبح عرفہ تک
انتہی اور نماز پڑہے فجر کی منی ہین وقت مختار فجر مین اور وہ
زمانہ اسفار کا ہے اور خانیہ مین ہے کہ پڑہے فجر کو غلس مین
پس گویا کہ اوسنے قیاس کیا ہے اوسکو فجر مزدلفہ پر اور اکثر
اول پر ہین یعنی پڑہنی پر وقت مختار فجر مین پس وہ افضل ہے
شرح لباب اور مناسک نووی مین ہے اور اسی پر جو کرتے
ہین لوگ ان زمانون مین داخل ہونا عرفات کی زمین مین آٹھوین
دن پس خطا ہے مخالفت سنت کی اور فوت ہو جاتے ہین
اوسی بسبب سے بہت سنتین بعض اونمین سے نمازین ہین منی مین
اور شب باشی ہے منی مین اور توجہ ہے منی سے طرف نمرہ کی
اور اوترنا ہے اوسمین اور خطبہ ہے اور نماز ہے پہلی عرفات
کے داخل ہونے سے اور سوار اسکے انتہی اور اوسکے قول مین

د توجہہ ہے منی سے طرف نمرہ کے اور اوترنا ہے اوسمین نزدیک
ہمارے کلام سے ہے کہ آئیگا قریب ردالمحتار —

اور مستحب ہے خروج منی کیطرف آٹھوین ذی الحجہ سے اور پڑہے
ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا منی مین باتفاق چارون اماموںکے
وہ جو روشنی کرتے ہین جاہل عوام شمع یہہ گمراہی فاحش اور بدعت
ظاہر ہے اور یہہ ہٹانیوالا ہے ذکر اور دعا سے اور واجب ہے
امیر حاج اور حاکم پر ازالہ اس بدعت کا اور مروی ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے بہتر ہے تسبیح کرنا اللہ کا چار رات مین قربانی
کی رات اور عید الفطر کے اور پندرہوین شعبان اور عرفہ کی رات
اور سنت یہہ ہے کہ ٹہیرے منی مین وقت طلوع شمس تک
باتفاق چارون اماموںکے اور جسوقت طلوع کرے یہان سے
جاوے طرف عرفات کے تلبیہ اور ذکر اور دعا بہت پڑہے
اور کہا بعض سلف نے کہ کہے وقت چلنے کے یہہ دعا اللہم اجعلہا
خیر غدوت غدوتہا واقربہا الی رضوانک وابعدہا من سخطک اللہم
الیک توجہت ولوجہک الکریم اردت فاجعل حجی مبرورا وسعیی مشکورا وذنبی

ہنی

مغفور یا ارحم الراحمین ای بار خدایا گردان اس دن کو بہتر مردنے
جو اوسکے صبح کرتا ہون اور قریب کر اس دنکو طرف قبولیت اپنی کے
اور دور کر اس دنکو غضب اپنی سے ای بار خدایا متوجہ ہوا مین
طرف تیری اور ارادہ کیا مینے طرف ذات کریم تیری کے [illegible]
حج میرا مبرور اور سعی میری مشکور اور گناہ میری مغفور یا ارحم الراحمین

ابن حجر [illegible]

جمع نماز و تعلیم نمرہ

۹ ذی الحجہ کو بعد طلوع آفتاب کے منی سے جانا اور بمقام نمرہ ٹہرنا
اور وہان نماز ظہر و عصر ایک وقت مین پڑہنا پہر عرفات مین [illegible]
آکے بعد زوال کے ٹہرنا اور بطن عرنہ مین نہ ٹہرنا پہر بعد طلوع
آفتاب کے جائی جانب عرفات کے راہ ضب سے کہ وہ ایک پہاڑ ہے
متصل مسجد خیف کے جیسا کہ شرح لباب مین ہے [illegible]
اور کہا ایضاح مین اگر گیا عرفات کو [illegible]
اور اول یعنی جانا بعد طلوع [illegible]
ہے سراج وہاج مین [illegible]
اور عرفات سارا موقف ہے مگر بطن عرنہ [illegible]

بھی کہ ایک وادی ہے حرم مین سے بجانب غرب مسجد عرفہ کے در مختار
کہا معراج الدرایہ مین اور اوترنی عرفات مین جسجگہہ چاہے مگر امین
اور قرب جبل رحمۃ کا افضل ہے اور کہا ایمہ ثلثہ نے کہ نمرہ مین فضل ہے
بسبب اوترنے آنحضرت صلعم کے نمرہ مین کہتے ہین ہم حنفیہ جواب مین
کہ نمرہ عرفہ مین سے ہے اور اوترنا آنحضرت صلعم کا اوسمین نہ تہا قصد
سے انتہی ۔ اور یہہ مخالف اوسکے ہے جو فتح القدیر مین ہے
کہ سنت ہے اوترنا امام کا نمرہ مین ور مخالف ہے اوسکی جو نقل کیا ہے
علمانے امام رشید الدین سے کہ سزاوار ہے یہہ کہ نہ داخل ہو عرفہ
مین یہان تک کہ اوترے نمرہ مین قرب مسجد کے آفتاب کے
ڈہلنے تک اور توفیق دی ہے شرح لباب مین اسطرح کہ یہہ بنسبت
امام کے ہے نہ بنسبت غیر امام کے یا اسطرح کہ اوترنا پہلے نمرہ مین ہے
پہر قریب جبل الرحمۃ کے رد المختار ۔ پہر جب پہونچی طرف عرفہ کی
اور ٹہرے اوسمین اوس حال مین کہ دعا مانگنے والا ہو درود پڑہنی والا
ذکر کرنے والا لبیک کہنے والا پہر جب ڈہلی آفتاب غسل کری یا وضو
کرے او غسل افضل ہے پہر جاے طرف مسجد کی اسی مسجد نمرہ کی

بلا تاخیر پہر جب پہونچ جاے مسجد نمرہ مین چڑہے امام اعظم
یا نایب اوسکا منبر پر اور بیٹھے اوسپر اور اذان کہے اذان
دینے والا روبرو اوسکے پس جب فارغ ہوا اذان دینی والا
اذان سے کہڑا ہوا امام پس دو خطبہ پڑہے پس حمد کرے
اللہ کی اور ثنا اور لبیک کہے اور تہلیل اور تکبیر اور درود
بہیجے نبی صلعم پر اور نصیحت کرے لوگونکو اور حکم کرے
اونکو اور منع کرے اونکو اور تعلیم کرے اونکو مناسک یا مناسک
وقوف عرفہ اور وقوف مزدلفہ اور جمع نماز ظہر اور عصر کا
اور رمی اور ذبح اور حلق اور طواف اور باقی مناسک
تیسرے خطبہ تک پہر دعا مانگے اللہ تعالی سے اور اوس پس
اگر ترک کیا ہو خطبہ کو یا خطبہ پڑہا ہو پہلے زوال کے کافی ہوگا
اور تحقیق اسارت کی یعنی برا کیا جوہرہ —
اور قول زیلعی یہہ ہے کہ جایز ہے یعنی صحیح ہے ساتہہ کراہت
کے شرنبلالیہ رد المحتار — اور بعد خطبہ کے نماز پڑہائی امام
لوگونکو ظہر اور عصر کی ساتہہ ایک اذان اور دو اقامت کے یعنی

اقامت کہی واسطے ظہر کے پہر نماز پڑہے ظہر کی پہر اقامت کہے
واسطے عصر کے در مختار رد المحتار –

ظاہر اسکا کہ بعد خطبہ کے نماز پڑہائی امام لوگونکو عادم تاخیر نماز ہے
خطبہ سے اور یہی صریح قول بدایع کا ہے کہ جب ڈہلی آفتاب
چڑہ جاوے امام منبر پر پس جب فارغ ہو خطبہ سے اقامت
کہی موذن اور نماز پڑہائی امام الی آخرہ اور مانند اسیکی ہے لباب مین
اور بحرالرائق مین ہے معراج الدرایہ سے کہ تاخیر کرے اس
جمع بین الصلوتین کے آخر وقت ظہر تک اور مانند اسیکی ہے
شرح قاضی خانیین جامع صغیر پر کہا شرح لباب مین اور سہمین
یہہ ہے کہ لازم آتی ہے اس سے تاخیر وقوف کی اور منافی ہے
یہہ حدیث جابر رضی اللہ تعالے عنہ کے یہان تک کہ جب ڈہلی
آفتاب پس تحقیق ظاہر اسکا یہہ ہے کہ خطبہ تہا اول زوال مین
پس واقع ہوگی نماز آخر وقت ظہر مین رد المحتار –

اور قرات کرے ان دونون نمازون ظہر اور عصر مین جو جمع
کیجاوین سرا اور نہ پڑہے درمیان ان دونون نمازون کے

کچھہ نماز اوپر مذہب کے درمختار ــ کچھہ نماز ای اور نہ سنت آنچہ یعنی مقتدی کہا لباب مین اور اگر دیر کر پڑہے امام نماز عصر کو نہین مکروہ ہے مقتدی کو تطوع درمیان ظہر اور عصر کے داخل ہوئے امام تک عصر مین ردالمحتار ــ

اوپر مذہب کے اور وہ ظاہر الروایت ہے شرنبلالیہ اور وہی صحیح ہے پس اگر کری یعنی کچھہ نماز پڑہے مکروہ ہوا اور اعادہ کرے اذان کو عصر کے لئے بسبب منقطع ہوجانے فوراً پڑہنی اوسکی سے پس ہو گیا مانند مشغول ہوجانے کے درمیان ان دونون نمازون کے ساتھہ فعل دوسری کے بجای مانند کہانے اور یہی کی پس تحقیق اسصورت مین اعادہ کری اذان کو سراج اور جو ذخیرہ اور محیط اور کافی مین ہے استثنار سنت ظہر کا سو خلاف حدیث اور اطلاق مشایخ کے ہے فتح القدیر تنبیہ لیا ہے اس سے علامہ سید محمد ابن احمد بادشاہ نے کہ ترک کرے تکبیر تشریق کو اس جگہہ اور مزدلفہ مین درمیان مغرب و عشا کے واسطے مراعاۃ فوایت کے کہ وارد ہے حدیث مین نقل کیا ہے اسکو علامہ سے کازرونی نے اپنے

فتاوی مین لکہا ہونہین اور اسمین نظر ہے اسلیئے کہ وارد حدیث مین
یہہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑہی نماز ظہر کے پہر اقامت
کہے پس نماز پڑہے عصر کی اور نہ پڑہے درمیان اون دونون کے
کچہہ نماز پس اسمین تصریح ہے ساتہہ ترک نماز کے درمیان اون دونون
نمازون کے اور نہین لازم آتا ہے اس سے ترک تکبیر کا اور نہ قیاس
کیا جاوے تکبیر کا نماز پر بسبب واجب ہونے تکبیر کے نہ نماز کے اور
اسلیئے کہ مدت تکبیر کی تہوڑی ہے یہان تک کہ نہین شمار کیجاتی ہے
فاصل درمیان فریضہ اور راتبہ کے اور حاصل یہہ ہے کہ تکبیر بعد ثبوت
اوسکے وجوب کے نزدیک ہماری نہین ساقط ہوگی اسجگہہ مگر ساتہہ
دلیل کے اور جو ذکر کیا ہے وہ صلاحیت دلیل ہونے کی نہین رکہتی ہے
جیسا کہ جانا تو نے یہہ وہ ہے جو ظاہر ہوا ہے مجکو اور اللہ تعالی
دانا تر ہے رد المختار۔ اور نہ پڑہے کچہہ نماز بعد ادا سے
عصر کے وقت ظہر مین در مختار۔
ساقط ہے یہہ جملہ بعض نسخون درمختار سے اور نسبت کیا ہے اس
جملہ کو شرنبلالیہ مین طرف شرح وہبانیہ ابن الشحنہ کی رد المحتار۔

اور شرط واسطے صحت اس جمع کے یعنی ظہر اور عصر کے عرفات
مین امام اعظم یعنی خلیفہ یا نایب ہوسکا ہے جو امام نہو تو تنہا نماز کو
اوسکے وقت مین پڑہین ۔ اور دوسری شرط واسطے صحت جمع کے
احرام حج کا ہے دونون نمازون مین پس نہین جایز ہوگی عصر
اوسکے جو منفرد ہوا ایک نماز مین دونون نمازون مین سے پس اگر
نماز ظہر پڑہی ہو اکیلی نہ نماز پڑہے عصر کی ساتہہ امام کے اور
مانند اسکی ہے اگر نہ پڑہے ظہر کو ساتہہ امام کے اور نہ پڑہے عصر کو
ساتہہ امام کے تو نہ پڑہے عصر کو مگر اوسکے وقت مین اور نہ جایز ہوگی
عصر اوسکے جسنے نماز پڑہی ہو ظہر کی ساتہہ جماعت کے پہلے احرام
حج سے خواہ پڑہی ہو بدون احرام کے یا ساتہہ احرام عمرہ کے
پہر احرام باندہا ہو حج کا پہلے ادا عصر کے مگر وقت عصر مین
اور کہا ابو یوسف اور محمد نے کہ نہین شرط ہے واسطے صحت
عصر کے مگر احرام نہ امام اور ساتہہ اسیکے قایل ہین ایمہ ثلثہ یعنی
مالک و شافعی اور احمد اور یہی اظہر ہے نقل کیا ہے یہ شیخ بنا الیہ
نے برہان سے نزدیک صاحبین کے در مختار رد المحتار و طحطاوی

اختلاف ہے اس جمع مین یعنی جمع ظہر اور عصر مین بیچ عرفات کے
کہ آیا یہہ جمع سنت ہے یا مستحب اور جو کہا گیا ہے کہ تقدیم عصر کے
نزدیک امام کے واجب ہے واسطے صیانت جماعت کے لائق ہے
حمل واجب کا بمعنی ثابت کے شرح لباب رد المحتار -
اقتصار کیا شروط مین سے - امام اور احرام پر اور زیادہ
کیا ہے لباب مین تقدیم ظہر کو عصر پر یہان تک کہ اگر ظاہر ہو جاوے
امام کو واقع ہونا ظہر کا پہلے زوال کے یا بغیر وضو اور واقع ہونا
عصر بعد زوال کے یا بوضو اعادہ کرے دونون کا اکٹھا اور زمان کو
اور وہ دن عرفہ کا ہے اور مکان کو اور وہ عرفہ ہے اور جو قریب ہے
عرفہ سے اور جماعت کو پس شرطین چھہ ہین گا ہتا ہو نہین لیکن شرط
اخیر یعنی جماعت داخل ہے شرط اول یعنی امام مین اسلئے کہ معنی شرط
ہونے امام کے شرط ہونا نماز امام کا ہے ساتھہ لوگونکے نہ وجود امام کا
اوسمین علاوہ یہہ ہے کہ بحر رائق مین کہا ہے کہ جماعت شرط نہین ہے
یہان تک کہ اگر لاحق ہوا ہو لوگونکو خوف اور گھبراہٹ پس نماز پڑھ لے ہو
امام نے اکیلی دونو نمازین جایز ہوگا بالاجماع علی الصحیح ایسا ہی ہے

ذخیرہ مین یہہ نقل کیا بدایع سے کہ جماعت شرط جمع کی ہے
نزدیک ابو حنیفہ کے لیکن حق غیر امام مین نہ حق امام مین پہر کہا
پس جو نقایہ اور جوہرہ اور مجمع مین ہے شرط ہونا جماعت کا ضعیف
ہے اور اعتراض کیا ہے اوسپر نہر الفایق مین اسطرح کہ نقل
کیا ہے اس اشتراط کو غیر ذاحارے اور تصحیح کی ہے اسکی
اسبیجابی نے اسطرح کہ جواز مسئلہ فرع یعنی خوف اور گہبراہٹ
مین واسطے ضرورت کے ہے کہتا ہون مین کہ جو گذرچکا بدایع سے
صلاحیت رکہتا ہے توفیق کا درمیان دونو کلام اور دونو تصحیح
کے پہر کافی ہے پایا ایک جز کا دونو نماز ونمین سے ساتہہ امام کے
یہان تک کہ اگر پایا اخیر ظہر کو پہر کہڑا ہوا واسطے ادای ما فات
کے پہر پایا ایک جز کو عصر مین سے ساتہہ اوسکے کافی ہوگا جیسا کہ
افادہ کیا ہے اسکا بحر مین اور لباب مین رد المختار –
اور مطلق چہوڑا امام کو پس شامل ہے مقیم اور مسافر کو لیکن اگر ہو
امام مقیم مانند امام مکہ کی نماز پڑہای امام لوگونکو نماز مقیمونکی اور
نہین جایز ہے امام کو قصر کرنا اور نہ حاجیونکو اقتدا ساتہہ امام کے

قصر مین کہا امام حلوانی نی تہے امام نسفی کہنے عجب ہے اہل موقف سے
کہ متابعت کرتے ہین امام مکہ کے قصر مین پس کہا نسے قبول کیجائیگی
دعا اونکی یا امید رکہی جائیگی اونسے کسی چیز کے حال یہہ ہے
کہ نماز اونکی غیر جایز ہے کہا شمس الایمہ نے تہا مین ساتہہ اہل موقف
کے پس لگ رہا مین
اور نماز پڑہی مین ہر نماز اونکی
وقت مین اور وصیت کی
مین نے اپنی یارونکو
اور تحقیق سنا مینے کہ
امام تکلیف کرتا ہے اور
نکل آتا ہے مسافت سفر کو
پہر آتا ہے عرفات کو پس اگر
ہوا ایسا پس قصر جایز ہے
امام کو اور جو نہین پس واجب
ہوگی احتیاط انتہی ملخصاً

امام شافعی

نہین جایز ہے اہل مکہ
و مقیمین مکہ کو قصر اور
ایسا ہی نہین جایز
ہے امام کے لئے
قصر جب کہ مقیم ہون
مکہ مین اور تمام کرے
نماز کو جو پیچہے امام
کے مسافر ہون

المعانی البدیعہ

امام مالک

جایز ہے قصر عرفہ مین
واسطے مسافران اور
اہل مکہ کے اور واسطے
اون لوگون کے جو مقیم
ہین مکہ مین ۔

المعانی البدیعہ

من التاتارخانیہ عن المحیط رد المحتار —

پس احرام شرط متفق علیہ ہے نزدیک ہمارے یعنی حنفیہ کے اور جمعہ احرام نیت
بالاضافہ طرف مذکور کے ہے یہان پر یعنی پس نہین شرط ہے نزدیک ابی یوسف
اور محمد کے اقتدا ساتھ امام یا اوسکے نایب کے اور جو نہین پس شرط ہونا زمان
اور مکان و تصریح ظہر کا عصر پر متفق علیہ ہے نزدیک ہمارے یعنی حنفیہ کے جیسا
افادہ کیا ہے اسکا شرح لباب مین رد المحتار — شاید اظہر ہونا عدم شرط
امام کا جہت دلیل سے ہے اور جو نہین پس متون قول امام پر ہین اور تصحیح کیا ہے
اسکی بدایع وغیرہ مین اور نقل کیا ہے اسکی تصحیح کو علامہ قاسم نے اسبیجابی سے
اور اعتماد کیا ہے اسپر برہان الشریعت اور نسفی نے رد المحتار

جب فوت ہو جمع عرفات مین ساتھ امام کے نہین جایز ہے اکیلی جمع کرنا — المعانی البدیعہ
مکروہ ہے نفل بعد نماز عصر کے اگرچہ جمع کی گئی ہو عرفہ مین نسبت کیا ہے
اسکو معراج الدرایہ مین طرف مجتبی کے اور قنیہ مین طرف قمر الایمہ الترجمانی اور ظہیر الدین مرغینانی
اور ذکر کیا ہے اسکو حلیہ مین بحث اور کہا نہین
دیکھا ہے مین نے اسکو صریح اور تابعداری کی
ہے اوسکی بحر مین رد المحتار

امام شافعی

جب فوت ہو جمع عرفات مین ساتھ امام کے
جمع کرے اکیلا — المعانی البدیعہ

اور جسوقت قریب ہووی عرفات کے تو نزدیک شافعیون اور مالکیون اور حنبلیون کے مستحب ہے اونترنا نمرہ مین اور کہڑا کرے امام خیمہ کو وہان جہان چاہیے ہے اور غسل کری باتفاق چارون اماموںکے وقوف عرفات کے لیئے جسوقت ڈہل جاوے شمس مستحب ہے جانا امام اور لوگونکا مسجد ابراہیم کیطرف کہ وہان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہی ہے اور نہین تہی بنا مسجد کی وہان عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین بلکہ بنا اوسکی اول دولت عباسیون مین ہوگئی ہے وہان پڑہے ظہر اور عصر کو بعد خطبہ کے نزدیک شافعیون اور مالکیون اور حنفیون کے اور نزدیک حنبلیون کے پڑہے دونون نمازون کے بعد ایک خطبہ کو مگر نزدیک شافعیونکے سنت ہے جمع تقدیم مابین ان دونون نمازونکے واسطے مسافر سفر طویل کے اور نہ مکی اور مقیم کے واسطے اور یہہ ہی مذہب حنبلیونکا اور مذہب حنفیون اور مالکیون کا یہہ ہے کہ جمع مابین ان دونون نمازونکے جایز ہے واسطے ہر شخص کے مگر نزدیک حنفیونکے شرط جواز جمع کیواسطے ادا ہے صلواتین بجماعت ہے اور امام وسکا بادشاہ یا نایب بادشاہ ہووے اور احرام واسطے حج کے باندہا ہووے اور مذہب شافعیون اور حنفیون اور حنبلیون کا یہہ ہے کہ نہین ہے جایز قصر اسی نماز کا مگر واسطے مسافر کے جو سفر کیا ہووے اوسنے مدت قصر مین اور مذہب مالکیونکا یہہ ہے کہ قصر کری عرفات مین اہل عرفات کے سنت ہے ...

امام ابوحنیفه	امام شافعی	امام احمد	امام مالک
اول وقت وقوف عرفات کا دوپهر ڈهلی ان عرفه سے طلوع فجر نحر تک ہے المعانی البدیعه وقت وقوف کا عرفه مین بعد زوال آفتاب کے ہے دن عرفه کے طلوع فجر اول روز نحر تک عالمگیریه اور اگر وقوف کیا غیر اوس وقت مین نهوگا پا نیوالا وقوف کا مگر جبکه شبه ہوجاے لوگون پر ہلال ذی الحجه کا اور پورا کیا ہو لوگون نے ذوی القعده کو تیس دن پهر ظاہر ہوا ہو	متفق با امام ابوحنیفه نسبت وقت وقوف عرفه جب پالیا ہو ایک جزء زمانه وقوف مین سے کافی ہوگا رات ہو یا دن المعانی البدیعه	وقت وقوف کا طلوع ہے فجر یوم عرفه سے طلوع فجر یوم نحر تک ہے المعانی البدیعه	معتمد وقوف مین رات ہے اور دن تابع ان کا ہے اگر وقوف کیا ہو رات مین اور نه دن مین کافی ہوجائیگا اگر وقوف کیا ہوگا دن مین نه رات مین کافی نهوگا المعانی البدیعه

کہ جب دن وقوف کیا ہے تھا دن نحر کا ہو جائیگا وقوف استحساناً اور قیاس سے ہے کہ نہ جایز ہو جیسے کہ نہین جایز ہوتا ہے اگر ظاہر ہو کہ تھا یوم وقوف یوم ترویہ کا ایسا ہی ہے فتاوی قاضیخان مین اور اگر نہ پایا عرفات کو یہان تک کہ نکل آئی فجر اول دن نحر کے پس تحقیق فوت ہو گیا اوسکا حج اور ساقط ہو گئی اوسی افعال حج کے اور ٹھہر گیا احرام اوسکا طرف عمرہ کی پس لاسے افعال عمرہ کے اور حلال ہو جاسے اور واجب ہو گی اوسپر قضا حج کی سال آیندہ مین ایسا ہی ہے شرح طحاوی مین عالمگیریہ -

تنگ ہوا نماز عشا اور وقوف عرفات کا وقت تو نماز کو چھوڑے اور عرفات کو جاوسے بلحاظ مشقت شدید یعنی دسوین ذی الحجہ کی اتنی کم باقی ہے کہ اگر عشا پڑہے تو وقوف عرفات فوت ہوتا ہے اور اگر وقوف عرفات کرتا ہے تو عشا کا وقت جاتا ہے تو یہان وقوف عرفات مقدم ہے اسواسطے کہ اگر عشا پڑہے گا تو حج دوسرے سال پر موقوف رہے گا پھر واللہ اعلم خرچ باقی رہے دوسری سال تک یا نرہے پھر آنی کا اتفاق ہو یا نہو بخلاف نماز عشا کے کہ اوسکا قضا کرنا

ہر وقت ممکن ہے از غایت الاوطار ۔

اور وقوف عورات حایضہ اور جنب ور اون سکا جسنے نہین پڑہین ہین دونون نمازین کافی ہوگا اور نہ لازم آئیگا اوسپر کچہہ ایسا ہی ہے محیط سرخسی مین عالمگیریہ ۔

اور کہڑا ہونا نیت وقوف مین شرط نہین ہے اور نہ واجب اگر ہو وقوف بیٹہی ہوئی جایز ہوگا حج اوسکا اور یہہ اسلیئے کہ شرط کینونتہ ہے محل وقوف مین پس صحیح ہے وقوف گذرنیوالی اور بہاگنی والی او قصد اوسکے ڈہونڈنے والی اور سوتی ہوی اور دیوانہ اور نشہ کہاے ہوئی کا مختار شرط کینونتہ ہے محل وقوف مین یعنی تحقیق محل وقوف مین اگرچہ نہ ذرنگی کری محل وقوف مین دلالت کرتا ہے اسپر قول اوسکا کہ صحیح ہے وقوف گذرنے والے کا طحطاوی ۔

اور مراد کینونتہ سے حصول ہے محل وقوف مین اور جس جہت سے کہ ہو اگرچہ سوتا ہو یا اوسکو عرفہ نجانتا ہو ہوش مین نہو یا مکرہ ہو یا حالت جنابت مین ہو یا گذرنیوالا ہو جلدی سے رد المحتار ۔

پس ہر ایک قیام اور نیت مین سے مستحب ہے جیسا کہ لباب مین ہے

اور سوا اسکے نہین کہ ہوئی نیت شرط طواف مین نہ وقوف مین
اسلیئے کہ نیت وقت احرام متضمن ہے سارے رکنون کو جو کیئے جاتے ہین
احرام مین اور وقوف کیا جاتا ہے احرام مین ہر وجہ سے پس اکتفا
کیا گیا وقوف مین ساتھہ اوسی نیت کے اور طواف کیا جاتا ہے
احرام مین بعض وجہ سے نہ بعض جہاوسے اسلیئے کہ طواف کیا جاتا ہے
بعد تحلل اول کے پس شرط کی گئی اوسمین اصل نیت نہ تعین نیت باعتبار
عمل دونون وجہہ سے کذا شرح نقایہ قاری لیکن یہہ فرق نہین شامل ہے
طواف عمرہ کو اسلیئے کہ طواف عمرہ کیا جاتا ہے پہلے تحلل سے اور
قریب ہے کہ ذکر کیا جائیگا اخیر باب مین فرق دوسرا رد المحتار
صحیح ہو جانے حج مین اوسکے جو گذر جاوے عرفہ مین سوتے ہوئے
یا بیہوش اشارہ ہے اسطرف کو کہ وقوف عرفہ صحیح ہو جاتا ہے
بلا نیت کے جیسا کہ قریب ہے کہ تصریح کریگا اسکی بخلاف طواف کے
کہا بحر رائق مین اور فرق یہہ ہے کہ طواف عبادۃ مقصودہ ہے اور
اسی لیئے نفل ساتھہ اوسکے ہو سکتا ہے پس لابد ہے اشتراط
اصل نیت سے اگرچہ نہیں غیر محتاج طرف تعین کی جیسا کہ گذرا

اوراسی پر وقوف پس نہین ہے عبادت مقصودہ اور اسی لئے نہین تنفل کیا جاتا ہے
ساتھ اوسکے پس جو نیت کا اصل عبادة مین ضرور ہے وہ حرام ہے بی نیاز کرتا ہے
اوسکی اشتراط سے وقوف مین انتہی -
لیکن ایراد کیا ہے اسپر نہر الفایق مین کہ قراءت نماز مین عبادت مستقلہ ہے بدلیل اسکے
کہ تنفل کیا جاتا ہے ساتھ قراءت کے باوجود اسکے نہین شرط کیجاتی ہے واسطے
قراءت کے نیت کہا نہر الفائق مین اور نہین کہا مینے اسکو واسطے کسیکی اور نہین
ظاہر ہوا ہے مجکو اس سے جواب کہتا ہون نہین کبھی منع کیا جاتا ہے ہونے
قراءت سے عبادت مستقلہ اور تنفل ساتھ قراءت کے نہین دلالت کرتا ہے اوسکی
عبادة مستقلہ ہونے پر مانند وضو کی کہ تنفل کیا جاتا ہے ساتھ وضو کے باوجودیکہ
وضو عبادت مستقلہ نہین ہے اور اسی لئے نہین صحیح ہوتی ہے نذر وضو کی اور اسیطرح
قراءت ہے کہ نہین صحیح ہوتی ہے نذر اوسکی پس قہستانی کے اعتکاف مین ہے کہ نذر ساتھ قراءت کے نہین
صحیح ہے اسلئے کہ قراءت فرض کی گئی ہے تبعاً واسطے نماز کے نہ لعینہا اور بذا تھا رد المحتار
طواف افضل ہی وقوف سے اسلئے کہ طواف عبادة مقصودہ ہے اور اسی لئے تنفل کیا جاتا ہے ساتھ طواف کے
نہ ساتھ وقوف کے بجز اور قول آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام کا کہ الحج عرفة یعنی حج وقوف عرفہ ہی ہے منافی اس افضلیت
کے نہین ہے اسلئے کہ مراد یہہ ہے کہ جسنے پایا وقوف کو پس تحقیق پایا حج کو بسبب امن ہونے کے فوت ہونے حج کے

طواف طحطاوی ـ

امام ابوحنیفه	امام شافعی	امام مالک	دیگر علماء
جب وقوف کیا ہو عرفہ مین اور نہ جانتا ہو کہ یہہ عرفہ ہی کافی ہوجائیگا المعانی البدیعه	اگر فوت ہوا ہو وقوف عرفات کا اور پایا ہو وقوف مشعر حرام کو تو نہ کافی ہوگا اوسکو وقوف عرفات سے المعانی البدیعه	جب وقوف کیا ہو عرفہ مین اور نہ جانتا ہو کہ یہہ عرفہ ہے کافی ہوجائیگا المعانی البدیعه	نزدیک ابی ثور نہ کافی ہوگا المعانی البدیعه نزدیک امامیہ کے وقوف مشعر حرام مین کافی ہے وقوف عرفہ سے کہ وہ رکن ہے ارکان حج مین سے قائم ہے مقام وقوف عرفات کے نزدیک قاسم کے زیدیہ مین واجب ہے نزدیک امامیہ کے کافی ہوجائیگا اوسکو وقوف عرفات سے المعانی البدیعه

امام ابوحنیفه	امام شافعی	امام مالک	
عرفات سارا موقف ہے مگر بطن عرنہ بفتح رای اور ساتھ ضمہ رای کے بھی ایک وادی ہے حرم مین سے بجانب غرب مسجد عرفہ کی در مختار کہا معراج الدرایہ مین اوتری عرفات مین جسجگہہ چاہے اور قرب جبل رحمة کا افضل ہے رد المحتار	وادی عرفہ نہین ہے عرفہ پہر جو وقوف کری اوسمین نہ کافی ہوگا	وہ عرفہ مین سے ہے یعنی وادی اور جایز ہے اوسمین امر اوپر اوسکے لازم ہے دم اگر وقوف نہ کرے	ابن الصالح

جبل رحمة وہ پہاڑ ہے جو وسط عرفات مین ہے اور کہا جاتا ہے
اوسکو الال بروزن ہلال اور اسی پر چڑہنا جبل الرحمة کا جیسا کہ کرتے ہین
اوسکو عوام پس نہین ذکر کیا ہے کسی نے ان لوگون مین سے
کہ جنکا اعتبار ہے اوسمین کچھہ فضلیت بلکہ حکم اوسکا حکم باقی زمینون
عرفات کا ہے اور دعوی کیا ہے طبری اور ماوردی نے کہ چڑہنا
جبل رحمة پر مستحب ہے اور رد کیا ہے اوسکو نووی نے اسطرح کہ نہین ہے
کچھہ اصل اوسکی اسلیئے کہ نہین وارد ہوئی ہے اسمین خبر صحیح اور
نہ ضعیف رد المحتار — اور جو مشتہر ہے نزدیک عوام کے
اعتنا ساتھہ وقوف کے جبل رحمة پر کہ وسط عرفات مین ہے
اور ترجیح اوسکی جبل رحمة کو غیر جبل رحمة پر پس خطای ظاہر
اور مخالف ہے سنت کے اور نہین ذکر کیا ہے کسی نے اوسمین سے
جنکا اعتبار ہے چڑہنے مین اس پہاڑ کے کچھہ فضیلت کو کہ خاص ہو
ساتھہ اوسکے بلکہ واسطے جبل رحمة کے حکم باقی اراضی عرفات
غیر موقف رسول اللہ صلعم کا ہے اسلیئے کہ موقف رسول اللہ افضل ہے
اور اسی پر جو کہا ہے ماوردی اور ظہیری نے استحباب قصد اس

پہاڑ کا اور یہہ کہ وہ موقف انبیا کا ہے پس نہین ہے کچہہ اصل اوسکی
اور نہین وارد ہوی ہے اسمین کوی حدیث صحیح اور نہ ضعیف
بحر رایق مین نقل کیا ہے لوذی سے کہ اوسنے شرح مہذب مین
لکہا ہے طحطاوی ـــ اور شرح شیخ اسمعیل بن منسک فارسی سے
منقول ہے کہا قاضی القضاۃ بدر الدین نے اور تحقیق کوشش کی بیچ
تعین موقف آنحضرت مین اور موافقت کی میری اسپر بعض معتمدین محدثین نے
اور علمای مکہ نے یہان تک کہ حاصل ہوا ظن ساتہہ تعین اوسکے کے وہ
فجوہ مستعلیہ مشرفہ علی الموقف ہے وہ فجوہ کہ داہنی طرف اوسکی اور پیچہے
اوسکے پتہر مارا ہوا ہے پتہرون جبل حمتہ سے اور یہہ فجوہ درمیان جبل
اور بنای مربع کے ہے کہ بائین طرف جبل کے ہے اور وہ فجوہ طرف جبل کے
اقرب ہے تہوڑا سا اسطرح کہ ہو جبل آگے تیری داہنی طرف سے جب مونہہ کر
تو طرف قبلہ کی اور بنای مربع بائین طرف تیری ہو تہوڑا پیچہے اوسکے
اور نقل کیا ہے اسکو لباب مین بہی ساتہہ اختصار کے کہا قاضی محمد عید نے
اور بنای مربع وہ معروف ہے ساتہہ مطبخ آدم کے اور معروف ہے
محاذی اوسکی پتہر بیٹہا ہوا تابع اوسکے ہے وہ اور جو گرد اوسکے ہین

وہ پتھر پچھی ہوی اور نیچے اوسکے ہین پتھر سیاہ متصل پہاڑ کے رد المحتار
کہا ابن جماعہ نے اور جو کرتے ہین جاہل عوام روشن کرنا شمعونکو
شب عرفہ مین پس ضلالت فاحشہ اور گمراہی کہلی ہوی اور بدعت
ظاہرہ ہے جامع ہے انواع قبایح کو اور باز رکہتی ہے ذکر اور
دعا سے جو مطلوب ہین اوسوقت بزرگ مین اور واجب ہے صاحب
حکومت پر اور ہر اوس شخص پر کہ قادر ہو ازالہ بدعات پر انکار اوسکا
اور دور کرنا اوسکا حموی طحطاوی ۔

جسوقت پڑہا لوگون نے ظہر اور عصر کو مسجد ابراہیم مین پس سنت یہہ ہے
کہ جاوے طرف موقف عرفات کے بغیر تاخیر اور کہڑا ہووے
عرفات مین بعد زوال سے غروب شمس تک اور جس مقام عرفات
مین کہڑا ہووے درست ہے وقوف اوسکا مگر افضل نزدیک شافعیون
اور حنفیون اور حنبلیون کے کہڑا ہونا ہے نزدیک سخرات کبار جو معروف
ہین طرف ابن الصفا کے اور نزدیک مالکیون کے نہین کسی موضع کی
تخصیص کسی پر بلکہ کل مواضع عرفات مساوی ہے اور وہ جو مشہور ہے
نزدیک جاہلون کے افضلیت وقوف جبل رحمت پس خطا ہی ہے

افضل اوسکی اور کہڑا ہونا مرد کا سوار بہتر ہے پیادہ پا سے اور
وقوف عورت بیٹھی کو افضل ہے اور مستحب ہے کہ ہووے عورت
موقف کی کونہ مین یہہ مذہب ہے شافعیونکا اور نزدیک حنفیون
اور مالکیون کے رکوب افضل ہے قیام سے مرد اور عورت دونوںکے
لئے اور کہا مالکیون نے نہ بیٹھی عورت مگر ضعف کے سبب سے
اور نزدیک حنبلیونکے مطلقا رکوب افضل ہے قعود سے اور بہتر
یہہ ہے کہ ہووے کہڑا ہونیوالا عرفات کا متوجہ قبلہ کی طرف
پاک ہو درانحالیکہ چہپانیوالا ہو عورت کا اور جو کہڑا ہو عرفات مین
بعیران صفتونکے جایز ہے وقوف مگر بہتر نہین ہے اور نزدیک
شافعیونکے بہتر یہہ ہے کہ نہ رکہے روزہ دن عرفہ مین طاقت والا ہو
یا نہو اور اکثر شافعیونکے نزدیک مکروہ ہے یہہ روزہ اور مذہب
حنفیونکا یہہ ہے کہ مستحب ہے یہہ روزہ حاجیون کے لئے بشرطیکہ
اگر ضعیف نہون اور درصورت ضعیف مستحب افطار ہین ایسے ہی کہا
صاحب محیط نے اور نزدیک حنبلیونکے نہین مستحب یہہ روزہ مگر
اوس متمتع کیواسطے کہ نہ رکہے طاقت قربانیکی اور مستحب ہے نیک کام

کرنا بیچ ان دس دنونکے خصوصًا دن عرفہ مین اور نہ کرے عرفات
مین مگر تلاوت قران اور ذکر اور دعا اور تہلیل و تکبیر اور استغفار
اور دعا کری اللہ سے تنہا ہو یا جماعت مین اپنے واسطے اور
والدین اور رشتہ دارون اور دوستون اور باقی مسلمانونکے لیئے
جس وقت غروب کرے شمس ودری امام اور لوگ عرفات سے
تلبیہ کرنیوالے ذکر کرنیوالے شکر کرنیوالے اور خوش ہونیوالے
ساتھہ نعمت اللہ کے اور یہہ مذہب غیر مالکیونکا ہے اور مروی ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اللہ تعالے فرماتا ہے فرشتون کو
کہ دیکھو بندون میری کو آتے ہین غبار آلودہ اور ژولیدہ بال ہماری
خدمت کے لیئے گواہ کرتا ہون تمکو کہ بخشدئیے ہمنے گناہ ان بندونکے
اگرچہ ہوویں مانند ریت بیابانونکی اور قطرے بارشونکے اور تروا ے
بندون میری بخشش کی گئی تمکو اور شفاعت کرنیوالے تمہارے کو اور
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ابلیس خاک اوڑاتا ہے سر پر
پیچھے اوترنے لوگون کے عرفات سے افسوس کرتا ہے یہان تک کہ
آتے ہین شیاطین اوسکے پاس اور کہتے ہین کیا ہوا تجکو بس کہتا ہے

وہ کہ یہہ وہ لوگ ہین جو گناہ کرتے تہے ساتہہ یا ستر برس سے بخشدیا اللہ نے تہوڑی دیر مین اور جو شخص نکلے عرفات سے قبل غروب شمس سے اور پہر نہ آیا وہ عرفات کیطرف دن نکلنے یوم نحر تاک فوت ہوگیا اوسکا حج نزدیک مالکیون کے خلاف ہے اور تمیون امام ہو نکے اور کہا امام احمد رح نے جسوقت اوترے عرفات سے تہلیل اور تکبیر اور تلبیہ کرے اور کہے اللھم الیک افضت والیک رغبت ومنک ترہبت فاقبل نسکی واعظم اجری وتقبل توبتی وارحم تضرعی واستجب دعائی واعطنی سوالی اے بار خدایا اوترا مین اور رغبت کرتا ہون تیری طرف اور ڈرتا ہون مین تجہسے قبول کر عبادت میری اور بڑہا اجر میری اور قبول کر توبہ میری اور مہربانی کر میری عاجزی پر اور قبول کر دعا میری اور پورا کر سوال میرا اور سنت یہہ ہے کہ اوترین لوگ آرام کے ساتہہ اور نہ چلین جلدی چنانچہ جلدی کے ساتہہ اوترنے ہین جہال از مناسک صغیر ابن جماعہ

احکام امام متعلق بہ عرفات

امام ابو حنیفہ

پہر جاسے امام سانہہ قوم کے مسجد نمرہ سے طرف موقف کے
یعنی مکان وقوف کے جو عرفہ مین ہے اور وہ ایک جگہہ ہے
عرفات مین سے چار فرسنگ پر مکہ سے نام رکہی جاتی ہے ساتہہ
موقف اعظم کے در مختار رد المحتار طحطاوی ۔
نماز پڑہے ظہر اور عصر کے ساتہہ جمع کے مسجد نمرہ مین اور جاے
موقف کو ساتہہ غسل کے کہ سنت ہے در مختار ۔
اور غسل افضل ہے وضو سے طحطاوی اور وقوف عرفات کرے
امام اوپر اپنے اونٹنی کے قریب جبل رحمۃ کے نزدیک بڑے
پتہرونکی قبلہ کیطرف موںہہ کرکے در مختار جبل رحمۃ وہ پہاڑ ہے
جو وسط عرفات مین ہے اور کہا جاتا ہے اوسکو الال بروزن
ہلال رد المحتار ۔ نزدیک بڑی پتہرون کے یعنی پتہرون سیاہ
کے جو بچہی ہوے ہین اسلئے کہ وہ پتہر جگہہ گمان موقف آنحضرت
صلعم کی ہین شرح لباب ۔ خانیہ مین ہے اور افضل ہے

امام کو وقوف سوار ہو کے اور غیر امام کو یہہ کہ وقوف کرے نزدیک امام کے انتہی —

اور ظاہر اسکا یہہ ہے کہ رکوب یعنی سوار ہونا واسطے فقط امام کے ہے اور یہی مفہوم کلام مصنف کا ہے مانند ہدایہ اور بدایع وغیرہما کے اور موید اسکا ہے قول سراج کا اسلئے کہ دعا کرے امام اور دعا کرین لوگ ساتھہ اوسکے دعا کی پس اگر ہوگا امام بیچ سواری پر پس ہونا اوسکا سواری پر ابلغ ہے بیچ مشاہدہ لوگون کے اوسکو انتہی —

لیکن قہستانی مین ہے کہ افضل یہہ ہے کہ ہو غیر اوسکا راکب قریب امام سے اپنی اور مانند اسکی ہے متن ملتقی مین اور نقل کیا ہے بعض علمانے سراج سے — منسک ابن العجمی سے کہ مکروہ ہے وقوف پشت دابہ پر مگر بیچ حال وقوف کے عرفہ مین بلکہ وہ افضل ہے واسطے امام اور غیر امام کے ادا اور نہین دیکھا مینی اسکو سراج مین رد المحتار اور دعا مانگی امام جہر سے ساتھہ کوشش اور الحاح کے اور تعلیم کرے مناسک اور وقوف کرین لوگ پیچھے اوسکے قریب قبلہ رو سنتی ہوئی اسکی

قول کو خشوع اور بکا سے درمختار ۔

اور نہ افراط کرے جہر مین ساتھہ آواز کے لباب ۔

اسی اسطرح کہ رنج دے اپنے نفس کو لیکن مقید کیا ہے شرح لباب نے جہر کو ساتھہ ہونے اوسکے کے تلبیہ مین اور کہا شارح لباب نے اور اسی پر ادعیہ و اذکار بس ساتھہ خفیہ کے اولی ہین کہتا ہون مین موید اسکا ہے قول اوسکا سراج مین اور اجتہاد کرے دعا مین اور سنت اخفای صوت ہے بسبب قول اللہ تعالے ادعو ربکم تضرعا و خفیہ انتہی رد المختار ۔

اور اوٹہاے ہاتہون کو پہیلا کے اور استقبال قبلہ کری جیسا کہ استقبال کرتا ہے دعا کرنیوالا ساتھہ ہاتہ او رمونہہ کے ایسا ہی ہے بدایع مین عالمگیریہ

واجب عرفہ مین ٹہرنا کب تک ہے

امام ابو حنیفہ اور واجب وقوف کا امتداد ہے غروب آفتاب تک عالمگیریہ

اور جب غروب ہو آفتاب جاے امام اور لوگ ساتھہ اوسکے باہستگی یہان تک کہ آئین مزدلفہ مین ایسا ہی ہے ہدایہ مین عالمگیریہ ۔

اور سزاوار یہہ ہے کہ جاے ساتھہ امام کے اور نہ آگے جاے

امام سے مگر جب تاخیر کرے امام غروب آفتاب سے پس جائین لوگ
پہلے امام سے بسبب داخل ہوجانے وقت کے ایسا ہی اختیار شرح
مختار مین عالمگیریہ ۔

اور اگر خوف کری امام ازدہام کا پس جلدی کرے جانے مین
پہلے غروب آفتاب سے پس نہین ہے کچھہ مضایقہ جب تک کہ نہ نکلے
حدود عرفہ سے پہلے غروب آفتاب کے ایسا ہی ہے محیط مین
اور افضل ٹھہرنا ہے مکان وقوف مین تاکہ نہو شروع کرنیوالا
ادا مین ورود افاضہ یعنی جانا ہے پہلے اوسکے وقت سے
اور تاکہ نہو مخالف سنت کے ایسا ہی ہے تبئین مین ۔

اور اگر ٹھہرا رہے تہوڑا سا بعد غروب آفتاب کے اور جانے امام
کے بسبب خوف ازدہام کے پس نہین ہے کچھہ مضایقہ اسمین
ایسا ہی سے ہدایہ مین عالمگیریہ

امام ابوحنیفہ	امام شافعی	امام احمد	دیگر علماء
	جب آوی عرفات سے غروب آفتاب سے پہلے واپس لوٹ جاوی طرف اوسکی قبل طلوع فجر ثانی یوم نحر سے اراقت کری دم کی اور اوسکی یہہ واجب ہے یا مستحب اسمین دو قول ہین		نزدیک حسن کے لازم ہے اوسکو بدی اونٹ مین سے نزدیک ابی جریج کے لازم ہے بدنہ المعانی البدیعہ
متفق بقول اول شافعی واجب ہے المعانی البدیعہ	ایک قول امین واجب ہے دوسری قول امین مستحب ہے عطا ثوری ابو ثور المعانی البدیعہ	متفق بقول اول شافعی واجب ہے المعانی البدیعہ	
اگر عود کیا قبل غروب آفتاب کے پیش امام کی یہان تک کہ غروب کیا آفتاب نے ساقط ہوگا اوسی دم المعانی البدیعہ	جب عود کرے طرف عرفات کے قبل طلوع فجر کے دن نحر کے ساقط ہوجایگا اوسی دم المعانی البدیعہ	متفق با امام ابوحنیفہ	

مزدلفہ

وقوف مزدلفہ واجب ہے اور ترک وقوف سے دم لازم آتا ہے خزانۃ المفتین

امام ابو حنیفہ بعد وقوف عرفات کے جب فارغ ہووے آوی مزدلفہ مین

راہ پر مازمین کے کہ وہ دو پہاڑ ہین درمیان عرفات اور مزدلفہ کے —

اور جب عرفات مین آفتاب غروب ہو تو وہان سے مزدلفہ مین آوے مازمین کے

راہ سے اور مزدلفہ کی حد عرفات کی مازمین سے محسر کی مازمین تک ہے

مازمین بصیغہ تثنیہ تنگ راہ ہے مزدلفہ اور عرفات کے درمیان مین اور

دوسرا مازمین منا اور مکہ کے درمیان مین ہے کذا فی القاموس اور حاشیہ

دلائل الاسرار مین احکام ماوردی سے منقول ہے کہ مازمین ایک پہاڑ

ہے عرفات اور مزدلفہ کے درمیان بالجملہ سنت یہہ ہے کہ منا سے عرفات

کو ضب کی راہ سے جاوی اور عرفات سے مزدلفہ کو مازمین کی راہ سے

آوے از غایت الاوطار —

اور حد مزدلفہ کی مازمین عرفہ سے مازمین محسر تک ہے اور مستحب ہے

کہ جب قریب ہو مزدلفہ کے پیادہ پا داخل ہو مزدلفہ مین تادبا اور تواضعا

اسلئے کہ مزدلفہ حرم محترم مین سے ہے اور تکبیر کہی اور تہلیل و تحمید

اور لبیک کہی ساعت بساعت اور مزدلفہ کل موقف ہے مگر وادی
محسر کہ وادی ہے درمیان منا اور مزدلفہ کے اور مزدلفہ مین سے
نہین ہے پس اگر وقوف کری وادی محسر مین بطن عرنہ مین کہ ایک
مقام ہے قریب عرفات کے جایز ہوگا مشہور پر یعنی نہ صحیح ہوگا وقوف
وادی محسر مین وقوف مزدلفہ سے اور وقوف بطن عرنہ مین وقوف
عرفات سے کہ ارکان حج مین سے ہے مشہور پر برخلاف اوسکے
کہ رابع مین ہے جواز وقوف کا وادی محسر اور بطن عرنہ مین اور
اوتری نزدیک جبل قزح کے اور اصح یہہ ہے کہ جبل قزح وہی مشعر
حرام ہے اور کہا گیا ہے کہ مشعر حرام مزدلفہ سارا ہے اور اوسی
جبل قزح پر میقدہ یعنی روشنی کی جگہہ ہے کہا گیا ہے کہ وہ کانون
یعنی بھٹی آدم کے ہے اور کہا گیا ہے کہ وہ اسطوانہ ہے پتھرونکا
گول گولای اوسکی چوبیس گز کی ہے اور طول اوسکا بارہ گز کا ہے
اور اوسمین پچیس درجہ ہین اور وہ اوپر لکڑی مرتفع کے ہے جلائی
جاتی تہی اوسپر شمع شب مزدلفہ مین خلافت ہارون رشید مین اور
پہلے اس سے جلائی جاتے تہے لکڑی اوسپر اور بعد اوسکے ساتہہ

بڑہی چراغون کے در مختار رد المحتار ۔

زندہ کرے اوس شب کو یعنی عید کی رات کو اسطرح کہ مشغول ہو اوسمین یا اوسکے اکثر مین ساتہہ عبادت کے نماز یا قرارت قران یا ذکر یا درس علم شرعی اور اوسکی مانند سے ردالمحتار ۔

امام شافعی شب گذاری مزدلفہ مین نسک ہے واجب نہین ہے رکن واجب حج مین المعانی البدیعہ

امام مالک وہ رکن ہے اور نہین تمام ہوتا ہے حج مگر ساتہہ اوسکی المعانی البدیعہ

شعبی ۔ حسن بصری ۔ نخعی ۔ متفق با امام مالک

امام ابوحنیفه	امام شافعی		امام مالک
اور نماز پڑہے فجر کی اندہیری مین	جب کہ مزدلفہ مین		
واسطے وقوف کیے پہر وقوف کرے	قبل نصف شب کے اترا		
مزدلفہ مین اور وقت وقوف مزدلفہ کا	کرے دم کی اور وجوب دم		
طلوع فجر سے طلوع آفتاب تک ہے	مین دو قول ہین		
اگرچہ ہو ساتہہ مرور کے بدون ٹہرنے	ایک قول مین	عطا زہری	متفق بقول اول شافعی
کے جیسا کہ عرفہ مین ہے درمختار	واجب معتمد ہے	قتادہ ثوری اسحاق ابوثور	
مستحب ہے بقول دوم شافعی	دوسرا قول یہہ ہے		
المعانی البدیعه	کہ مستحب ہے		
شرح عبارت درمختار	المعانی البدیعه		
نماز پڑہی فجر کی غلس مین یعنی			
اندہیری مین اول وقت فجر مین اور نہین			
مسنون ہے غلس مین نماز فجر پڑہنا			
ہمارے نزدیک یعنی نزدیک حنفیہ کے مگر			
اسجگہہ اور ایسا ہی عرفہ کے دن منی مین دیر			

اوپر اوس چیز کے کہ گذرا خانیہ سے اور پہلے بیان کر چکے ہین ہم کہ اکثر
اسکے خلاف پر ہین رد المحتار

اور پہلی جو رد المحتار مین بیان ہوا ہے وہ یہہ ہے کہ نماز پڑہے فجر کی
منا مین فجر کے وقت مختار مین اور وقت مختار زمان اسفار ہے اور
خانیہ مین ہے کہ پڑہے نماز فجر عرفہ کی منا مین بیچ غلس کے پس گویا
کہ قیاس کیا ہے اوسنے اسکو فجر مزدلفہ پر اور اگر اول پر یعنی وقت
اسفار مین پڑہین پس وہی افضل ہے شرح لباب ۔

واسطے وقوف کے اسی واسطے ابتدا وقوف کے رد المحتار اسی واسطے واجب ہے وقوف کے
بیچ مزدلفہ کے جبل قزح پر اگر ممکن ہو اور جو نہ ممکن ہو تو قریب اوسکے جیسا کہ
سنت ہے طحطاوی ۔ یہہ وقوف یعنی وقوف مزدلفہ واجب ہے نزدیک
ہماری یعنی نزدیک حنفیونکے نہ سنت اور
شب گذاری مزدلفہ مین سنت موکدہ ہی فجر تک
نہ واجب خلاف شافعی کا ہے ان
دونون مین ایسا ہی ہے لباب مین
اور اوسکی شرح مین رد المحتار

امام شافعی	
وقوف مشعر حرام مین کچھ نہین ہے	تمام
ارکان حج مین اور نہ واجب ہے	یحیی
حج مین بلکہ وہ سنت موکدہ ہے	سوید
المعانی البدیعہ	

وقت اوسکا اسی وقت جواز وقوف کا کہا لباب مین پر اول وقت اوسکا طلوع فجر ثانی ہے یوم نحر سے اور آخر اوسکا طلوع آفتاب ہے فجر ثانی سے لیکن جسنے وقوف کیا ہوگا مزدلفہ مین پہلے طلوع فجر سے یا بعد طلوع آفتاب کے نہ امتداد اوسکا شمار کیا جاویگا یہہ وقوف اوسکا اور مقدار واجب وقوف مین بقدر ایک ساعت کے ہے اگرچہ وہ ساعت لطیف ہو اور مقدار سنت وقوف یہہ ہے کہ امتداد وقوف کا خوب اوجالا ہوجانے تک ہے اور رکن وقوف ہونا وقوف کا ہے مزدلفہ مین برابر ہے کہ اپنی فعل سے ہو یا غیر کے فعل سے اسطرح حاصل ہوا اپنی امر سے یا غیر کے امر سے سوتا ہو یا بیہوش ہو دیوانہ ہو یا نشے مین ہو نیت کی ہو اوسکی یا نہ نیت کی ہو اوسکی جانتا ہو اوسکو یا نجانتا ہو اوسکو لیکن [illegible]

امام ابوحنیفه	امام شافعی	امام احمد	امام مالک
واجب ہے اقامت مزدلفہ مین طلوع فجر تک پہر اگر آیا پہلے طلوع فجر سے بسبب کسی عذر کے نہ واجب ہوگا اوسپر کچھہ اور اگر آیا بدون عذر کے پس لازم آیگا اوسپر دم المعانی البدیعہ	جائز ہے انا مزدلفہ سے بعد آدہی رات کے المعانی البدیعہ	متفق بقول اول شافعی	اگر گذرا مزدلفہ مین اور نہ اوترا پس لازم ہے اوسپر دم اور اگر اوترا پہر آیا اوسے نہیں ہے اوسپر دم اوسپر برابر ہے کہ آئی بعد پہلی آدہی رات کے یا آئے پیچھی المعانی البدیعہ

لیکن اگر چھوڑیگا اوسکو بسبب عذر کے مانند زحمت کی نہ لازم آئیگا
اوسپر کچھہ درمختار

اگر ترک کیا ہو وقوف کو ساتھہ عذر زحمت کے نہین لازم آتا ہے
کچھہ اوسپر عبارت لباب کی یہہ ہے مگر جبکہ ہو ترک وقوف کا بسبب
کسی علت کے یا ضعف سے کے یا ہو عورت کہ خوف کرتی ہو ازدہام کا
پس نہین لازم آتا ہے کچھہ اوسپر انتہی - لیکن کہا بحرالرائق مین اونہین
قید کیا ہے محیط مین خوف ازدہام کو ساتھہ عورت کے بلکہ مطلقاً
چھوڑا ہے اوسکو پس شامل ہے مرد کو انتہی کہتا ہو نہین اور یہہ
شامل ہے واسطے خوف زحمت کے وقت رمی کے پس مقتضی اوسکا
یہہ ہے کہ اگر گیا رات مین تاکہ رمی کری پہلے جانے لوگونکے اور
ازدہام اونکے کے نہ لازم آئیگا کچھہ اوسپر لیکن نہین شک ہے سمین
کہ ازدہام وقت رمی کے اور راہ مین پہلے پہونچنے کے وہان امر
تحقق ہے ہماری زمانہ مین پس لازم آئیگا اوسے ساقط ہونا واجب
وقوف کا مزدلفہ مین پس اولی تقیید خوف ازدہام کے ہے ساتھہ
عورت کے اور حمل کرنا اطلاق محیط کا اوسپر بسبب ہونے اوسکے کے

عذر ظاہر اوسکے حق مین ساقط ہوتا ہے ساتھہ اوسکے واجب بخلاف
مرد کے یا حمل کیا جاے اوپر اوسکے کہ جسوقت خوف کری ازدہام
کا مانند مرض ہے اور اسی لئے کہا سراج وہاج مین - مگر جبکہ ہو اوسکو
علت یا مرض یا ضعف پس خوف کری ازدہام کا پس چلا جاے رات کو
پس نہین لازم آتا ہے کچھہ اوسپر انتہی لیکن کبھی کہا جاتا ہے
کہ سوای اسکے مناسک حج مین سے نہین خالی ہے ازدہام سے
اور تحقیق تصریح کی ہے عالمون نے اسکے کہ اگر آیا عرفات سے
بسبب خوف ازدہام کے اور متجاوز ہوگیا حدود عرفات سے پہلے
غروب کے لازم آئیگا اوسپر دم جب تک کہ نہ لوٹ آئیگا پہلے غروب سے
اور ایسا ہی ہے اگر بہاگا اونٹ محرم کا پس پیچھے ہوا اوسکے جیسا کہ
تصریح کی ہے اوسکی فتح القدیر مین اوپر اوسکے کہ ممکن ہے اوسکو
احتراز زحمت سے ساتھہ وقوف کے بعد فجر کے ایک لحظہ پس حاصل
ہوجائیگا واجب اور چلا جاے پہلے جانے سے لوگون کے اور
اسمین ترک تدوقوف مسنون کا ہے بسبب خوف زحمت کے اور
وہ سہل تر ہے ترک اوس واجب سے کہ کہا گیا ہے کہ وہ رکن ہے

اور کبھی جواب دیا جاتا ہے اسطرح کہ خوف ازدہام کو مانند عجز اور
مرض سے مستوری اسکی نہین کہ گردانا ہے اسکو علمانے عذر بسبب
حدیث کے کہ آنحضرت صلعم نے آگے بہیجا ضعیفون اہل اپنی کو رات
مین اور نہین گردانا گیا یہہ عذر عرفات مین اسلئے کہ اسمین ظاہر کرنا
مشرکونکی مخالفت کا ہے اسلئے کہ مشرک لوگ جاتے تہے پہلے
غروب سے کے رد المحتار۔

اگر ترک کیا وقوف کو ساتہہ عذر کے مانند زحمت کی نہین لازم آتا ہے
کچہہ اوسپر اور ایسا ہی حال ہے ہر واجب کا جیسا کہ ترک کیا ہو اسکو
ساتہہ عذر کے نہین لازم آتا ہے کچہہ اوسپر جیسا کہ بحر رائق مین ہے
بخلاف کرنے محظور کے بسبب عذر کے مانند پہنے سلے کپڑے کی
اور مانند اسکی اسلئے کہ عذر نہین ساقط کرتا ہے دم کو جیسا کہ قریب ہے
کہ آئیگا جنایات مین اور ساتہہ اسکے ساقط ہوگا جو لایا ہے اوسکو
شرنبلالیہ مین ساتہہ اپنے قول کے لیکن وارد ہوتا ہے اوسپر جو نص
کیا ہے شارع نے ساتہہ اپنی قول کے فمن کان منکم مریضا او بہ اذی من آ
ففدیۃ انتہی ہان وارد ہوتا ہے جو پہلے اس سے ہم نقل کرچکے مین انتہی

فتح القدیر سے کہ اگر متجاوز ہو جاوے عرفات سے پہلی غروب کے بسبب
بہاگنے اونٹ کے یا بسبب خوف زحمت کے لازم آویگا اوسپر دم
اور کبھی جواب دیا جاتا ہے ساتھہ اوس چیز کے کہ آویگا شرح لباب سے
بیچ جنایات کے نزدیک قول لباب کے اور اگر فوت ہو جاوے محرم
سے وقوف مزدلفہ مین ساتھہ احتصار کے پس لازم آویگا اوسپر دم
اس سبب سے کہ یہہ عذر ہے جانب سے مخلوق کی پس موثر ہوگا انتہی
لیکن وارد ہوتا ہے اوسپر گردانتا فقہا کا خوف زحمت کو بیان عذر
ترک وقوف مزدلفہ مین اور جان لیا ہے تونے جواب اسکا رد المحتار

امام ابوحنیفه		امام شافعی	امام احمد
		جب دیکھا ہو چاند ذی الحجہ کا ایک نے یا دو نے پہر رد کیا ہو حاکم نے اونکی گواہی کو پس گواہی دینے والے وقوف کرین نوین دن موافق اپنی رویت کے اور وقوف کرین لوگ دسوین دن موافق اونکی رویت کے پہر اگر وقوف کرین گواہ ساتہہ لوگون کے دسوین دن اور نہ وقوف کرین نوین دن تو کافی ہوگا وقوف اونکا دسوین دن	اگر وقوف کیا اونہون نے دسوین دن لوگون کے ساتہہ کافی ہوگا وقوف اونکا اور اگر وقوف کیا اونہون نے نوین دن نہ کافی ہوگا
کافی ہوگا	عطا حسن	جب خطا کرین عرفہ مین جو وقوف کرین عرفہ مین دن عرفہ کے نہ کافی ہوگا	

احکام امام متعلق مزدلفہ

نہیں احتیاج ہے جمع مزدلفہ میں امام کے پس اگر پڑہے گا
مغرب اور عشا کو جمع کرکے نزدیک جبل قزح کے تنہا بدون
جماعت کے جایز ہے برخلاف اوسکے جو شرح نقایہ برجندی میں
ہے کہ وہ خلاف مشہور فی المذہب ہے شرح لباب ۔
اور ذکر کیا ہے لباب میں کہ جماعت سنت ہے اس جمع میں یہہ
کہا اور شرایط اس جمع کے احرام بالحج اور تقدیم وقوف کے
ہے اسپر اور زمان اور مکان اور وقت ہے الخ کہا شارح لباب
نے پس نہیں جایز ہے یہہ جمع واسطے غیر محرم بالحج کے اور
اوسیطرح جو ذکر کیا ہے اوسکو محبوبی نے کہ احرام بالحج شرط
نہیں ہے جمع میں پس غیر صحیح ہے بسبب تصریح فقہا کے اسطرح
کہ یہہ جمع جمع نسک ہے اور نہیں ہوتا ہے نسک مگر ساتہہ احرام
بالحج کے اور ساتہہ اسکے ظاہر ہوتی ہے صحت اوسکی جسکی بحث
کی ہے بہت ہنسا تہا اس قول سے کے اور لایق ہے شرط ہونا احرام بالحج کا

واسطے ہونے اوسکے کے مغرب اداکرینو الااہ ۔ اور ظاہر ہوا
کہ جو نہایہ اور ہندیہ مین ہے عدم اشتراط اوسکا مبنی ہے
اوپر قول محبوبی کے رد المحتار ۔
ذکر کیا ہے امام محبوبی نے اور نہین شرط ہے جمع مزدلفہ
مین خطبہ اور سلطان اور جماعت اور احرام ایسا ہی ہے کفایہ
مین عالمگیریہ ۔

مزدلفہ

امام شافعی	امام ابو حنیفہ
جب جمع کری درمیان مغرب اور عشا کے مزدلفہ مین اقامت کہی ہر ایک کے لئے اور ہر ایک کے لئے اذان کہتے ہین شافعی سے اقوال مین کہ ذکر کیا ہے باب الاذان مین المعانی البدیعہ	اور نماز پڑھی مغرب و عشا کے ساتھہ ایک اذان و ایک اقامت کے اسلیئے کہ عشا اپنی وقت مین نہین محتاج ہے اعلام کی جیسے کہ نہین احتیاج ہے اسجگہہ امام کی در مختار اسلیئے کہ عشا اپنی وقت مین محتاج اعلام کے نہین ہے علت اقتصار کے اقامت پر اسجگہہ یعنی جمع کرنے مین بیچ مزدلفہ کے بخلاف جمع کے عرفہ مین اسلیئے کہ ساتھہ دو اقامتونکے ہے اسلیئے کہ نماز دوسری اسجگہہ ادا کیجائیگی اوسکی غیر وقت مین پس واقع ہوگی حاجت طرف اقامت دوسری کے واسطے اعلام کے ساتھہ شروع کے اوسمین ای پر نماز دوسری

امام احمد		امام مالک	دیگر علماء
ایک اذان کہے اور اقامت ہر ایک کے لئے جدا ہے *	ابی ثور	پڑھے دونون کو ساتھ دو اذانون اور دو اقامتونکی	نزدیک ثوری اور ابن عمر کے جمع کرے دونون مین ساتھ ایک اقامت کی
المعانی البدیعہ		المعانی البدیعہ	المعانی البدیعہ

اسجگهه یعنی جمع مزدلفه مین ادا کیجاتی ہے اپنے وقت مین پس مستغنی
ہوگی تجدید اعلام سے مانند وتر کے ساتهہ عشا کی بدایع رد المحتار
اور نماز پڑہے مغرب و عشا کے اول وقت عشا مین قہستانی اور
سزاوار یہہ ہے کہ نماز پڑہے پہلے اوترنے سے اپنی ڈیرے مین
اور پہلے اوتارنی زین سے بلکہ بٹہاوی اپنے اونٹ کو اور باندہ وے
اوسکو اور اشارہ کیا ہے اس قول مین اسطرف کہ نہین تطوع ہے
درمیان مغرب و عشا کی اگرچہ سنت موکدہ ہو علی الصحیح اور اگر تطوع کیا
اعادہ کری اقامت کا ~~جیسے اعادہ کری اقامت~~ اگر مشغول ہوا ہو درمیان
اون دونون کے ساتهہ دوسرے عمل کے بحر - کہا شرح لباب مین
اور پڑہے سنت مغرب و عشا کی اور وترکو بعد اوسکے جیسا کہ تصریح
کی ہے اسکی مولانا عبد الرحمن جامی نے اپنی منسک مین ورای یہ
قول شارح کا تہوڑا پہلے باب اذان سے کہ مکروہ ہے نفل پڑہنا
بعد دو نمازون جمعین کے سوا وسمین کلام ہے پہلے اوسکو
اوسی جگہہ ہم لکهہ چکے ہین رد المحتار - مکروہ ہے تطوع درمیان
دو نمازان جمع کے عرفہ اور مزدلفہ مین اور ایسا ہی ہے بعد دو نمازن

جمع کے جیسا کہ گذرا مکروہ ہے نفل بعد نماز عصر کے اگرچہ جمع کی گئی ہو
عرفہ مین در مختار

درمیان دو نمازون جمع کے یعنی جمع عصر کے ساتھہ ظہر کے بعد نماز
عرفہ مین اور جمع مغرب کے ساتھہ عشا کی تاخیرا مزدلفہ مین رد المحتار
اور ایسا ہی مکروہ ہے تطوع بعد اون دونون کے ضمیر ہما کے
راجع ہے طرف فقط دو نمازون جمع کی جو عرفہ مین ہوتی ہے
نہ مزدلفہ مین اسے اگرچہ موہم ہے کلام صاحب در مختار کا اسکا
کہ راجع ہو ضمیر دونون طرف اسلئے کہ نفل بعد دو نمازون جمع مزدلفہ
کے مکروہ نہین ہے اور وال اسپر کہ مراد صاحب درمختار کی یہی ہے
قول اوسکا جیسا کہ گذرا ہے یعنی قریب اوسکے قول ہین کہ مکروہ ہے
نفل بعد نماز عصر کے اگرچہ عصر جمع کے گئی ہو عرفہ مین رد المحتار
اور ذکر کیا ہے رحمتی نے وہ جو مفید ہے ثبوت خلاف کا نزدیک
ہمارے مکروہ ہونے تنفل مین بعد دو نمازون مغرب اور عشا کے مزدلفہ
مین لیکن وہ جسکا جزم کیا ہے شرح لباب مین یہہ ہے کہ پڑہتے ہے سنت
مغرب اور عشا کی اور وتر کو بعد اون دونون کے اور کہا جیسا کہ تصریح

کی ہے اسکی مولانا عبد الرحمن جامی نے اپنی منسک مین رد المحتار۔
اور نماز پڑہے مغرب و عشا کی راہ مین یا عرفات مین اعادہ کرے اوسکا
واسطے حدیث کی الصلوۃ امامک یعنی وقت اس نماز کا یا جگہہ اوسکی آگے
ٹہری ہے پس موقت ہے مغرب و عشا ساتہہ زمان اور مکان اور
وقت کے پس زمانہ شب نحر ہے اور مکان مزدلفہ ہے اور وقت وقت
عشا ہے یہان تک کہ اگر پہونچ جاوے طرف مزدلفہ کی پہلے عشا سے
نہ پڑہی مغرب یہان تک کہ داخل ہوجاوے وقت عشا کا پس صاحب حلیت
کہتا ہے یہہ مسئلہ پہیلی ہونے کا کئی وجہ سے در مختار
صاحب حلیت کہتا ہے یہہ مسئلہ پہیلی ہونیکا کئی وجہہ سے پس پہلی وجہہ یہہ ہے
کہ کہا جاوے کونسی نماز فرض ہے کہ نہین مطلوب ہے اوسکے لئے
اقامت پس جواب اوسکا یہہ ہے کہ عشا مزدلفہ جبکہ نہ فاصلہ ہو درمیان
اوسکے اور درمیان مغرب کے ساتہہ کسی فاصل کے ۔
اور دوسری وجہہ یہہ ہے کہ کہا جائے کونسی نماز ہے کہ پڑہی جاوے
اپنی غیر وقت مین اور وہ ادا ہو اور تیسری وجہہ یہہ ہے کہ کونسی نماز
ہے کہ جب پڑہی جائی اپنے وقت مین واجب ہوا اعادہ اوسکا پس جواب

دونون جمع کا یہہ ہے کہ وہ مغرب مزدلفہ ہے -
چوتھی وجہ یہہ ہے کہ کونسی نماز ہے کہ واجب ہے پڑہنا اوسکا
مکان مخصوص مین پس جواب یہہ ہے کہ وہ مغرب اور عشاء
مزدلفہ مین ہے پس تامل کرا ور نکال سوا سے اسکے وجوہین
حموی زیادہ کیا طحطاوی نے اس جمع کو اور کونسی عشا ہے
کہ ادا کری اوسکو صاحب ترتیب اور صحیح ہوجاے پس جواب
یہہ ہے کہ وہ عشاء مزدلفہ ہے اور زیادہ کیا رحمتی نے
چار وجہ اور کو اور کونسی نماز ہے کہ مختلف ہوتا ہے وقت
اوسکا ایک زمانہ مین نہ دوسرے زمانہ مین اور وہ مغرب مزدلفہ
کی ہے کہ وقت اوسکا عید کی شب غیر اوسکے وقت کا ہے
باقی دنونمین اور کونسی نماز ہے کہ مختلف ہوتا ہے وقت اوسکا
ایک حالت مین نہ دوسری حالت مین وہ بھی نماز عید کی شب
کی ہے مختلف ہوتا ہے وقت اوسکا حالت احرام بالحج مین اور
کونسی نماز فاسد ہے جب نکلجاوی وقت اوس نماز کا کہ اوسکے
بعد بھی صحیح ہوجاے اور کونسی نماز ہے کہ مکروہ ہے لانا اوسکا

ساتھ اوسکے نیت کے یہہ نماز مغرب مزدلفہ ہے ردالمحتار
اور اعادہ اوسکا کرے جب تک کہ نہ نکلی ہو فجر پس بعد نکل آنے
فجر کے عود کرائیگے جو نماز پڑہی ہے راہ مین یا عرفات مین طرف
جواز کی اور یہہ یعنی عدم جواز اوس نماز کا جو مزدلفہ کی راہ
مین پڑہتے ہے کہ مفہوم اعادہ کرنے سے جب تک کہ طلوع فجر نہوی
جب ہی کہ نہو خوف طلوع فجر کا راہ مین اور اگر خوف ہو طلوع
فجر کا راہ مین پڑہ لے اون دونون کو درمختار
یعنی نسخون درمختار مین ہے کہ اگر پڑہی ہو نماز مغرب یا عشا کی
اور بعض نسخون مین ہے اقتصار مغرب پر موافق اوسکی جو کنز وغیرہ
مین ہے اور یہہ اولی ہے اسلئے کہ مراد تنبیہ ہے وجوب تاخیر
مغرب پر اوسکے وقت معتاد سے اور سمجھا جاتا ہے اس سے
بالاولی وجوب تاخیر عشا کا مزدلفہ تک ہان عبارت لباب کی
یہہ ہے اور اگر نماز پڑہے دونون نمازین یعنی مغرب اور عشا
یا ایک ان دونون مین سے اعادہ کرے اوسکا جو پڑہ چکا ہے
کہا علامہ شہاوی نے اپنی منسک مین نہ اوس صورت مین جبکہ

جاوی طرف مزدلفہ کے مزدلفہ کی راہ سے یا جاوے طرف مکہ
غیر طریق مزدلفہ سے جایز ہے اوسکو نماز مغرب کی پڑہنا راہ مین
بدون توقف کے اور نہین پایا ہے مین کسیکو کہ تصریح کی ہو اوسکے
ساتہہ اسکے سوای صاحب نہایہ اور غایہ کے ۔
ذکر کیا ہے اون دونون سے باب قضا فوایت مین اور کلام شارح
کنز کا بہی دلالت کرتا ہے اسپر اور یہہ فائدہ جلیلہ ہے اہ
اور ایسا ہی تصریح کی ہے نہایہ مین باب مذکور مین بہی اہ ذکر کیا ہے
اسکو بعض محشیون نے خط بعض علما سے کہتا ہوں نہین اور یہہ لیا جاتا ہے
اشتراط مکان سے واسطے صحت اس جمع کے جیسا کہ گذرا اور
آئیگا اسلئے کہ جو گذرا وہ مفید ہے اسکا کہ اگر نہین گذرا ہے مزدلفہ
پر لازم ہو گی نماز مغرب کی راہ مین اوسکے وقت مین بسبب نہونے
شرط کے اور ایسا ہے اگر شب گذاری کی عرفات مین رد المحتار
وارد ہوتا ہے مکان ہونے مزدلفہ پر جو بحر مین ہے محیط سے
کہ اگر پڑہا مغرب و عشا کو بعد متجاوز ہو جانے کے مزدلفہ سے
جایز ہے اور نسبت کیا ہے اسکو شرح لباب مین طرف منتقی کی

کہا شرح لباب مین بعد اسکے اور یہہ خلاف ہے اوسکے جسپر جمہور
ہین والمختار — اور اگر نماز پڑہے مغرب کی بعد غروب آفتاب کے
پہلے مزدلفہ مین آنے سے پس لازم ہے اوسپر اعادہ اوسکا
جب آئی مزدلفہ مین — قول ابی حنیفہ اور محمد مین اور ایساہی
ہے اگر نماز پڑہ لی ہو عشا کی راہ مین بعد آجانے اوسکے وقت
کے اور اگر نماز پڑہی ہو فجر کی پہلے اعادہ نماز مغرب و عشا کی
مزدلفہ مین عود کرائیگی مغرب اور عشا طرف جوازکے سب کے
قول مین یعنی ابو حنیفہ اور ابو یوسف اور محمد کے قول مین ایساہی ہے
شرح طحطاوی مین عالمگیریہ —
اور اگر خوف ہو نکلنے فجر کے پہلے پہونچنے سے مزدلفہ مین پس
پڑہا ہو اون دونون کو راہ مین جایز ہوگا ایسا ہی تبئین مین

امام ابو حنیفه		امام شافعی	امام مالک	دیگر علماء
نہین جایز ہے پڑہنا مغرب کا اوسکے وقت مین پہر اگر پڑہ لیا اوسکا اعادہ کرنی مزدلفہ مین وقت عشا کے المعانی البدیعه	ثوری جابر محمد	جب ائی عرفات سے پس مستحب ہے تاخیر کرنا مغرب کا عشا کے وقت تک واسطے جمع کے درمیان مغرب اور عشا کے مزدلفہ مین پہر اگر پڑہا ہر ایک کو مغرب اور عشا سے اوسکے وقت مین جایز ہے المعانی البدیعه	متفق بقول شافعی	نزدیک زہری کے جایز نہین ہے پڑہنا مغرب اور عشا کا غیر مزدلفہ مین المعانی البدیعه

پس عود کرائیگی ای مغرب باجو پڑھ چکا ہے مغرب ور عشا مین سے
وقت مین پہلے مزدلفہ سے طرف جواز کی اور مفہوم اسکا یہہ ہے
کہ پہلے طلوع فجر کے نہ کافی ہوگا اوسکو اور یہہ قول امام ابی حنیفہ
اور محمد کا ہے اور کہا ابو یوسف نے کہ کافی ہوگا اوسکو اور
تحقیق اساءت کے یعنی برا کیا ہدایہ ای بسبب اسکے کہ مغرب
وہ مغرب ہے کہ پڑھ چکا تھا اوسکو راہ مین اگر واقع ہوگئی ہے
صحیح پس نہین واجب ہوگا اعادہ اوسکا نہ وقت مین اور نہ بعد اوسکے
اور اگر نہ واقع ہوئی ہے صحیح واجب ہوگی وقت مین اور بعد وقت کے
ای اگر نہ ادا کیا ہوا وسکو وقت مین واجب ہوگی قضا اوسکی
بعد اوسکے اسلئے جو واقع ہوا ہو فاسد نہ منقلب ہوگا صحیح ساتھ
گذرجانے وقت کے اور جواب دیا گیا ہے اسطرح کہ فساد موقوف
ہے ظاہر ہوگا اثر اوسکا ثانی الحال مین جیسا کہ گذرا مسائلہ الترتیب
مین ایسا ہی ہے عنایہ مین کہا مین نے یہہ صریح ہے اسباب مین
کہ تحقیق مراد ساتھ عدم جواز کے عدم صحت ہے نہ عدم حل خلاف
اوسکے کہ سمجھا ہے اوسکو بحر مین اور تمام کلام منع اوس چیز کی ہے

کہ تعلق کیا ہے ہمنے اوسکو اوسپر ردالمحتار
اور اگر نماز پڑہے نماز عشا کی یعنی اوسکے وقت مین پہلے مغرب سے مزدلفہ
مین نماز پڑہے مغرب کی پہر اعادہ کرے عشا کا پس اگر نہ اعادہ کیا
عشا کا یہان تک کہ ظاہر ہوگئی ہو فجر عود کرایگی عشا طرف جواز
کے درمختار — ظہیریہ مین ہے اور یہہ مسئلہ ضرور ہے
معرفت اسکے اور یہہ ایسی ہے جیسا کہ کہا ابوحنیفہ نے حق مین
اوس شخص کے کہ شک کیا اوسنے نماز ظہر کو پہر پڑہے اوسنے
بعد نماز ظہر کے پانچ رکعت اوس حال مین کہ یاد تہی اوسکو
نماز چہوٹی ہوی نہ جایز ہوگا پہر اگر پڑہ لی چہٹی رکعت عود کرایگی
طرف جواز کی اہ اور مشکل جانا ہے حکم مسئلہ کا خیر رملی نے
اسلئے کہ اسمین فوت کرنا ترتیب کا ہے اور وہ فرض ہے فوت
ہوگا جواز ساتہہ فوت ترتیب کے مانند ترتیب ترک کی عشا پر کہا خیر رملی
مگر یہہ کہ حمل کیا جاسے ساقط الترتیب پر یا اوپر عود اوسکے کے
طرف جواز کی جب پڑہے پانچ رکعت بعد اوسکے اور یہہ تاویل
بعید ہے بلکہ ظاہر سقوط ترتیب ہے اسجگہہ بقرینہ تنظیر کے ساتہہ

قول ظہیریہ کے اور یہہ ایسی ہے جیسے کہا ابو حنیفہ نے آخر تک
اور اسی سے کہا سید محمد ابو السعود نے کہ نہین فرق ہے اسمین
درمیان اسکے کہ ہو صاحب ترتیب یا نہین پس زیادہ کیا جاے
یہہ ان امور مین جو مسقط ترتیب ہین اہ ردالمحتار
اور نیت کری مغرب مزدلفہ مین ادا کی ایسا ہی ہے نہر الفائق
مین سراج وہاج سے اور اسمین رد ہے بحر الرائق کے قول پر
کہ نماز مغرب مزدلفہ عشا کے وقت مین قضا ہے باوجود اسکے
کہ خود بعد اسکے تصریح کی ہے کہ وقت مغرب مزدلفہ وقت عشا ہے ردالمحتار
اور ترک کری سنت مغرب مزدلفہ کی اور منسک جامی سے پہلے
گذر چکا ہے کہ پیچھے سے سنت اوسکی پڑہ لی ردالمحتار
جس وقت پہونچے مزدلفہ تک رات رہے وہان اور یہہ بنا واجب ہے
شافعیون اور حنبلیون کے نزدیک اور حنفیون اور مالکیون کے
نزدیک سنت ہے مگر نزدیک مالکیون کے صرف اوترنا وہان
واجب ہے اور کامل ہوتی ہے شب باشی مزدلفہ مین ساتھ ایک
گھڑی کے نصف ثانی شب سے نزدیک شافعیون کے اور

حنبلیون کے اور سنت نزدیک شافعیون اور مالکیون اور حنبلیون کے یہہ ہے کہ پڑہے مغرب و عشا مزدلفہ مین قبل کوچ کرنی سے اور مذہب حنفیونکا یہہ ہے اگر پڑہے مغرب اور عشا کو رستہ مین یا عرفات مین نہین جایز ہوتی ہے نماز اوسکی اور لازم اوسپر اعادہ کرنا اوس نماز کا ہے جب تک کہ نہ نکلے دن اور جسوقت نکلا دن ساقط ہوگئی قضا اور کہا حنفیون نے اور نہ پڑہے اوس نماز کو سوا مزدلفہ کے مگر خائف ہووے نکلنے دن سے پہلے پہونچنے مزدلفہ سے اور بعد خوف جایز ہے نماز رستہ مین درمیان جمع کرنے صلواتین کے مزدلفہ مین مانند اوس خلاف کے ہے جو صلوٰۃ ظہر اور عصر مین ہے دن عرفہ کے اور مستحب ہے نزدیک شافعیون کے واسطے وقوف مشعر الحرام کے غسل کرنا مزدلفہ مین بعد نصف لیل اور کہا حنبلیون نے مستحب ہے رات رہنا مزدلفہ مین اور بہت پڑہنا کلام اللہ اور ذکر اور دعا اور نماز کا اور مروی ہے کہ دعا مستجاب ہوتی ہے مزدلفہ مین اور جایز ہے نزدیک چارون اماموںکے پہلے بہیجنا ضعیف عورتونکا طرف منی کی بعد نصف لیل کے

اور قبل اٹہنے لوگوں کے اور مستحب جانتے ہین شافعی رح کہ اوٹہاوے
مزدلفہ سے سنگریزی جمرۃ العقبہ کے مارنے کے لئے اور کہا شافعیون
نے کہ لیوی سنگریزی غیر مزدلفہ سے ایام تشریق کے لئے اور
یہہ ہے مذہب حنفیونکا جیسے کہا ابو منصور نے مناسک اپنی مین
اور کہا ایک جماعت حنفیون نے اوٹہاوی مزدلفہ سے ستر سنگریزی
اور کہا صاحب محیط حنفی نے کہ اوٹہاوی سنگریزونکو راستہ سے
اور نزدیک مالکیون کے اوٹہاوی سنگریزونکو جسجگہ سے چاہے
اور کہا اکثر حنبلیون نے کہ اوٹہاوی جمع سنگریزی مزدلفہ کے
جسمحہ صنع سے چاہے اور نزدیک حنبلیون کے نہین ہے جایز رمی
ساتہہ اوس سنگریزونکے جو پہینکا ہووے اوسنے یا اوسکے غیر نے
اور نہین ہے جایز رمی ساتہہ سنگریزہ ناپاک کے صحیح تر روایت مین
اور کہا بعض مالکیون نے کہ نہین ہے صحیح رمی ساتہہ اوس حصات کے
جو خاص اوسنے پہینکا ہووے اور کہا بعض علما نے کہ نہین ہے
جایز پہینکنا ایک سنگریزی کو سات دفعہ اور سنت یہہ ہے کہ ہووے
وہ سنگریزہ مثل دانہ باقلا کے یہہ مذہب غیر حنبلیونکا ہے اور نزدیک

حنبلیونکے مستحب ہے کہ ہووی بزرگ چنی سے اور کم بندق سے اور
مستحب جانتا ہے حنبلیون اور حنفیون نے دہونا سنگریزونکا اور
احمد رح سے دو روایت ہین استحباب غسل مین اور بالاتفاق سنت ہے
کہ پڑہے نماز صبح کو مزدلفہ مین اول وقت مین پہر چلے قزح کیطرف پس
کہڑا ہووے وہان متوجہ قبلہ کی طرف مکبر ہو اور مہللین اور موحدین چنانچہ
حدیث شریف سے ثابت ہوا ہے اور موضع مزدلفہ کا موقف ہے
اور نزدیک مالکیون کے نہین ہے فضیلت کسی موضع کی آخر پر اور
سنت یہہ ہے کہ متوجہ ہووے منی کیطرف بعد اسفار کثیر کے بالاتفاق
مگر مالکیون نے کہا ہے کہ نہین ہے وقوف بعد اسفار اور مستحب ہے
جو چلے مزدلفہ سے آرام اور وقار کے ساتہہ اور جسوقت پہونچے وادی
محسر مین اور وہ جگہہ بہنی پانی کی ہے اور فاصل ہے مابین مزدلفہ
اور منی کے پس جلدی کرے بعد رمی حجر کے کیونکہ وادی محسر موقف
نصاری ہے پس مستحب ہے مخالفت نصاری سے بسبب جلدی کرنے
کے اور وادی محسر کو وادی نار بہی کہتے ہین اسلئے کہ ایک
شخص نے وہان شکار کیا تہا پس گرگئے تہی اوپر آگ اور جسوقت نکلے

وادی محسر سے پس مستحب یہہ ہے کہ چلے طریق وسط مین کہ نکلا ہے طرف عقبہ کی واسطے پیروی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی از مناسک صغیر ابن جماعہ

متعلق مزدلفہ

پہر جب پہونچی بطن محسر مین تیز چلے بقدر رمی تیر کے اسلیئے کہ وہ موقف نصاری کا ہے در مختار ۔

وادی محسر موقف نصاری کا ہے وہ نصاری اصحاب فیل تہے نقل کیا حموی نے شرنبلالیہ سے رد المحتار

اور تکبیر کہی اور تہلیل کہے اور لبیک کہی اور درود بہیجے آنحضرت صلعم پر اور دعا مانگے در مختار

اور دعا مانگی مزدلفہ مین ہاتہہ اوٹہا کے طرف آسمان کے طحطاوی ہندیہ سے رد المحتار

منی ۱۰

اور جب خوب اجالا ہوجاے آئی منی مین لا الہ الا اللہ کہتے ہوی درود بہیجتے ہوئی در مختار ۔

اور منی مین وقت اسفار کے آئی اور تفسیر کیا ہے امام نے اسفار کو

ساتھ اسطرح کی کہ نہ باقی رہے طلوع آفتاب تک مگر مقدار پڑھنے دو رکعت نماز کی اور اگر آئے بعد طلوع آفتاب کے یا پہلے پڑھنے لوگونکے نماز فجر کو پس تحقیق اسارت کی یعنی برا کیا اور نہین لازم آتا ہے کچھ اوسپر حاشیہ طحطاوی

امام ابوحنیفہ	امام شافعی	امام احمد	امام مالک
اور جو واقع ہے سوا نسخ قدوری مین جب نکل آوی آفتاب جاوی امام کہا ہمارا یہ مین یہہ غلط ہے اسلئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم گئے ہین پہلے آفتاب کے نکلنے سے اور تمام اسکا شرح ہدایہ مین ہے ردالمحتار نہین لازم ہے اوسپر دم المعانی البدیعہ	جب ترک کیا راتون کو رہنی کو منی مین بیچ ایام تشریق کے لازم آتا ہے اوسپر دم المعانی البدیعہ	تین روایت ہین — ایک روایت مین قول انکا مانند قول شافعی کے ہے — دوسری روایت مین قول اونکا مانند قول ابوحنیفہ کے — تیسری یہہ کہ نہین لازم اوسپر صدقہ دینا المعانی البدیعہ	متفق با امام شافعی المعانی البدیعہ

جسوقت پہونچی حاجی منی مین بہتر یہہ ہے جو کہے اللهم ہذہ منی فاتہا
وانا عبدک وابن عبدک اسئلک ان تمن علی بما منت بہ علی اولیائک اللهم
انی اعوذ بک من الحرمان والمعصیة فی دینی یا ارحم الرحمین اے بارخدا
تحقیق آیا مین منی کو مین بندہ اور بیٹا بندہ تیرے کا ہون مانگتا ہون
تجہسے اوس قسم احسان سے کہ کیا تونے دوستون اپنی پر
اے بارخدایا پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیرے معصیت اور ناامیدی
دین مین اے بخشنے والے بخش اور مستحب ہے کہ نکرے کوئی چیز تاکہ مارے
جمرہ عقبہ کو جسوقت پہونچے منی کو افضل نزدیک شافعیون اور حنفیون
اور مالکیون کے یہہ ہے ٹہری نیچی منی کے اور گردانے مکہ بیان
اپنی سے اور منی کو یمین اپنی سے اور استقبال کرے جمرہ
کو اور کہا شافعیون نے ارادہ کرے رمی کا اور وہی جگہ سنگریزون
کی ہے اور پہینکے ساتہہ سنگریزونکو ساتہہ دفعہ اور یہہ مذہب
حنبلیونکا ہے اور نزدیک حنفیونکے ماری جمرہ کو ساتہہ دفعہ
ساتہہ سنگریزون کے اگر گرین سنگریزے قریب جمرہ کے
جایز ہوگی رمی اور اگر گرین دور جمرہ سے نہین ہے جایز اور کہا

ابن حاجب مالکی سے نے کہ شرط ہے رمی حجر کو جمرہ کیطرف اور مستحب ہے
نزدیک شافعیونکے کہ ہووے پہینکنا سنگریزونکا اپنی ہاتہہ کے
ساتہہ اور مستحب جانا شافعیون اور حنبلیون نے اوٹہاوے مرد ہاتہہ
اپنی کو تاکہ دیکہی جاوے سفیدی بغلونکی اور عورت نہ اوٹہاوے
ہاتہہ کو اور نزدیک حنفیون کے دونون ہاتہہ کو اوٹہاوی اور سنت
نزدیک چارون امامونکے یہہ ہے کہ تکبیر کہے ہر ایک سنگریزی کے
ساتہہ اور سنت نزدیک شافعیون کے یہہ ہے کہ رمی کرے جمرہ
عقبہ یوم نحر مین سواری پر اور اگر رمی کیا اوسنے پیادہ پا جایز ہے
اور نقل کیا قاضی خان نے فتاوی اپنی مین ابوحنیفہ اور محمد رح سے
کہ افضل ہے کل رمی سوار ہوکر اور نزدیک مالکیون کے رمی کری
جمرہ کو یوم نحر مین اوس حالت پر جیسے گذر گیا تہا اوسپر اگر سوار
گذرا ہے سوار ہوکر کے رمی کری اور اگر پیادہ پا ہے پیادہ ہوکر
کے رمی کرے اور کہا اکثر حنبلیون نے کہ رمی یوم نحر مین پیادہ
افضل ہے اور روایت ہے عبداللہ ابن مسعود اور ابن عمر رض سے
کہ یہہ دونون جسوقت رمی کرتے تہے جمرہ عقبہ کے کہتے تہے [illegible]

لائی با خدایا گردان اسکو حج کو مبرور او گناه مغفور او سعی کو مشکور
اور داخل ہوتا ہے وقت رمی جمرہ عقبہ کا نصف رات عید مین اور
مستمر وقت رمی اخیر ایام تشریق تک اور بہتر وقت رمی کا بعد
چڑھنے دن کے بمقدار ایک نیزہ کے اور پہلی زوال کے ہے اور
اگر ترک کیا رمی کو تا گذر جاوے وقت اوسکا لازم ہوتی ہے قربانی یہہ
مذہب شافعیونکا ہے اور مذہب حنفیونکا یہہ ہے کہ داخل ہوتا ہے
وقت جواز رمی جمرہ عقبہ کا وقت نکلنے دن نحر کے اور باقی رہتا ہے
وقت اوسکا غروب شمس تک اور بعد اسی رات کے طلوع فجر
گیارہوین تاریخ تک لیکن یہہ وقت مکروہ ہے اور نہین ہے لازم
اوسپر جزا اور جایز ہے رمی ایام تشریق مین اور لازم ہے اوسپر
قربانی نزدیک ابی حنیفہ رح کے اور خلاف ہے صاحبین کا اور
وقت مسنون اوسکا طلوع شمس سے ہے زوال تک اور نزدیک
مالکیون کے وقت رمی جمرہ العقبہ کا فجر دسوین تاریخ سے ہے مغرب
تک پہر جایز ہے قضا آخر ایام تشریق تک مگر واجب ہے قضا
اور قربانی دونون اور پہر وقت طلوع شمس سے ہے زوال تک

اور مذہب حنبلیونکا یہہ ہے کہ بہتر وقت اوسکا بعد طلوع شمس کے
ہے زوال تک اور جواز اوسکا نصف لیل سے ہے آخر ایام
تشریق تک مگر نہین صحیح ہے رمی دونون ایام تشریق مین
اور اگر موخر کیا رمی کو نہین جایز ہے رمی اسکے مگر بعد زوال ور
نہین ہے اوسپر کوی جزا اور نزدیک شافعیونکے قطع کرے
تلبیہ کو اول شروع اسباب تحلل مین چنانچہ رمی اور حلق اور طواف
اور یہہ مقتضی کلام حنبلیونکا ہے اور نزدیک حنفیونکے قطع کرے
تلبیہ کو ساتھہ اول کنکری پہینکنی جمرہ عقبہ پر اور نزدیک مالکیونکے
قطع کرے تلبیہ کو پہلے اس سے اور جسوقت فارغ ہووے
رمی سے بالاتفاق نہ ٹھہرے وہان بلکہ جاوے طرف سامان
اپنی کی جو منی مین ہے پس ذبح کرے ہدی یا غیر ہدی جو اسکے
ساتھہ ہے اور نزدیک شافعیونکے اضحیہ سنت ہے حاجی پر
اور غیر حاجی کے بنسبت اور نزدیک حنفیون کے نہین ہے مسافر پر
اضحیہ اور نزدیک مالکیون کے اضحیہ نہین ہے مشروع مگر حاجی کے
لئے منی مین مثل نماز عید اور مروی ہے کہ پوچھا کسینی رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کونسا حج بہتر ہے فرمایا جناب سالتمآب
نے العج والثج اور العج عبارت ہے بلند آواز سے تلبیہ پڑھنا
اور ثج عبارت ہے بہانی خون سے یعنی ذبح کرنا اور مروی ہے
کہ جبرئیل علیہ السلام آئے رسول اللہ صلعم کے پاس اور عرض کیا
یا رسول اللہ کرو تم تلبیہ اور اضحیہ - از مناسک صغیر ابن جماعہ

حلق یا تقصیر واجب ہے ترک اوسکی سے دم لازم آتا ہے خزانۃ المفتین

امام شافعی	امام ابو حنیفہ
مستحب ہے شروع کرنا رمی کا دن نحر کے پہر نحر کرنا پہر حلق کرنا پہر طواف کرنا — پس اگر رمی سے پہلے طواف کر لیا کافی ہو جائیگا اور کچھہ نہ لازم آئیگا اوسپر اور اگر رمی سے پہلے حلق کیا پس اگر کہیں ہم کہ حلق نسک ہے پس نہیں لازم آتا ہے اوسپر کچھہ اور اگر کہین ہم کہ حلق مباح کرنا محظور کا ہے پس اوسپر دم ہے المعانی البدیعہ	پہر دن نحر کے بعد رمی کے ذبح کرنی کرجا ہی اوسکی لیے کہ منفرد ہے اوسپر واجب نہیں پہر تقصیر کری اسطرح کہ لے ہر بال سے بقدر پورا انگشت کی اور یہہ تقصیر واجب ہے اور تقصیر کل بالونکا کرنا مندوب ہے اور ربع کا واجب واجب ہے پہیرنا استری کا اوپر اوس شخص کے کہ اوسکے سر پر بال نہوں یا اوسکے سر مین پہوڑی پہنسی ہون اگر ممکن ہو پہیرنا استری کا اور جو نہ ممکن ہو استرا پہیرنا ساقط ہو جائیگے اوسی حلق اور تقصیر اور جب متعذر ہو حلق اور تقصیر مین سے ایک بسبب کسی عارضہ کے متعین ہوگا دوسرا پس اگر تلبید کی ہو ساتہہ گوند کے اسطرح کہ متعذر ہو تقصیر متعین ہوگا حلق بحر —

اور مونڈنا ساری سر کا افضل ہے اور اگر زایل کیا بالونکو ساتھہ مانند نوزہ کے جایز ہے در مختار۔

پہر لوٹ جاوے طرف منی کے پس اگر ہو ساتھہ اوسکے نسک ذبح کرے اسکو اور اگر نہو تو اوسکو مضر نہین اسلئے کہ مفرد ساتھہ حج کے ہے اور اگر ہو قارن یا متمتع تو ضرور ہوگا اوسکو ذبح کرنا پہر حلق کرے یا قصر کرے اور حلق افضل ہے ایسا ہی ہے شرح طحاوی مین طحطاوی عالمگیریہ اور ذبح مفرد بالحج کے لئے افضل ہے اور قارن اور متمتع پر واجب طحطاوی۔ اور اسی پر اضحیہ پس اگر ہو محرم مسافر پس نہین واجب ہے اوسپر اور جو نہو مسافر تو مانند مکی کی ہے پس واجب ہوگا اضحیہ اوسپر ایسا ہی ہے بحر الرائق مین رد المحتار کہا لباب مین اور مستحب ہے بعد حلق یا تقصیر کے لینا لبونکا اور کاٹنا ناخن کا اور اگر کاٹا اپنی ناخونکو یا لبونکو یا داڑہی کو یا خوشبو لگائی پہلے حلق سے لازم آئیگا اوسپر موجب اوسکی جنایت کا اور تمام تحقیق اسکی شرح لباب مین ہے رد المحتار

واجب ہونا پہیرنے استری کا اقرع یعنی گنجی کے سر پر مختار ہے

جیساکہ زیلعی اور بحر رائق اور لباب وغیرہ مین ہے اور کہا گیا ہے استحباب اسکا کہا شرح لباب مین اور کہا گیا ہے سنت ہونا اوسکا اور وہی اظہر یعنی ظاہر تر ہے رد المحتار —

پھر تخییر درمیان حلق اور تقصیر کے سوا اسکے نہین کہ نزدیک عدم عذر کے ہے پس اگر متعذر ہو حلق بسبب کسی عارض کے متعین ہوگی تقصیر یا اگر متعذر ہوگی تقصیر بسبب کسی عارض کے متعین ہوگا حلق جیسے اگر تلبید کی ہو ساتھہ گوند کے پس نہ کام دیتی ہو اوسمین مقراض اور جبکہ کھولتا ہو جھڑتے ہون بال اوسکے نہ ساتھہ حلق کے اور ساتھہ تقصیر کے اور نہین جایز ہے محرم کو دور کرنا اپنی بالونکا ساتھہ غیر اون دونون کے ایسا ہی ہے بحر رائق مین —

اور تقصیر یہہ ہے کہ لی مرد اور عورت ربع سر کے بالونکے سری سے مقدار ایک پور کے ایسا ہی ہے تبیین مین اور بدایع مین ہے کہ کہا ہے فقہانے کہ واجب ہے زیادہ کرنا کترو لنے مین مقدار ایک پور پر اسلئے کہ کناری بالونکے غیر متساوی ہین عادۃً پس واجب ہوگا زیادہ کرنا برقدر پور انگشت تاکہ مستوفی ہوجاسے مقدار ایک پور پور

کترواننے مین یقیناً ایسا ہی ہے غایہ سروجی شرح ہدایہ مین اور حلق
ساری سر کا افضل ہے بسبب اقتدای نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایسا ہی
ہے کافی مین پہر حلق موقت ہے ساتہہ ایام نحر کے اور یہی صحیح
ہے اور افضل ان دنون مین اول انکا ہے ایسا ہی ہے غایہ سروجی
شرح ہدایہ مین — اور جب آئی وقت حلق کا اور ہوون وسکے سر پر
بال اسطرح کہ مونڈا چکا ہو پہلے اس سے یا اور سبب سے ذکر کیا ہے
اصل مین کہ چلای استری کو سر پر اسلئے کہ اگر ہوتے سر پر بال ہوتا
ماخوذ علیہ اجرای استری کا اور دور کرنا بالونکا پس جسے عاجز ہوگا
ساقط ہوگا اور جس سے عاجز نہوگا وہ لازم آئیگا پہر اختلاف ہے
مشایخ کا کہ اجرای موسی یعنی پہیرنا استری کا سر پر واجب ہے —
اور اصح یہہ ہے کہ واجب ہے ایسا ہی ہے محیط مین کہا محمد نے
اگر ہو محرم کے سر مین پہوڑی کہ نہ استطاعت رکہے ساتہہ اون
پہوڑونکے کہ گذاری استری کو سر پر اور نہین پہونچ سکتا ہے طرف
اوسکی کتر بی سکے پس تحقیق حلال ہوگیا بمنزلہ اوسکی جسنے حلق کیا سر کو
اسلئے کہ عاجز ہے حلق تقصیر سے پس ساقط ہوگا حلق اور تقصیر

اوس سے اور احسن ہے اوسکے لئے کہ تاخیر کری احلال کی آخر وقت
تک ایام نحر مین سے اور اگر نہ تاخیر کریگا تو لازم آئیگا
اور اگر نہو اوسکے بہوڑی نیکن نکلا ہے طرف بعض جنگلو نکی اور
نہین پاتا ہے اوسترے کو یا اوسکو جو سر مونڈی پس نہ کافی ہوگا
اوسکے لیے مگر سر منڈانا یا بال کترانا اور نہین ہے یہہ عذر ایسا کہ
ہے محیط سرخسی مین عالمگیریہ —
اور اگر حلق کیا ساتہہ نورہ کے کافی ہوگا اوسکو ایسا ہی ہے سراج وہاج
مین عالمگیریہ — اور معتبر ہے سنت حلق مین ابتدا مونڈنے والی
کی داہنی طرف سے نہ سر مونڈانے والی کی داہنی طرف سے
اور شروع کیا جاوے مونڈنا سر مونڈانے والے کی بائین
طرف سے ایسا ہی ہے فتح القدیر مین عالمگیریہ —

امام ابو حنیفه	امام شافعی
شروع کرے مونڈنیوالا بائیں طرف سے المعانی البدیعه	جب ارادہ کرے حلق کا مستحب یہہ ہے کہ شروع کرے مونڈنیوالا داہنی طرف سے پھر بائیں طرف پس اعتبار کیا ہے شافعی نے داہنی طرف سے مونڈنیوالی کو اور اعتبار کیا ہے ابو حنیفه نے داہنی طرف مونڈنیوالے کو المعانی البدیعه
جب ہوں بال واجب ہے پھیرنا استرہ کا سر پر المعانی البدیعه	مستحب ہے پھیرنا استرہ کا سر پر اور واجب نہین المعانی البدیعه

امام ابوحنیفه	امام شافعی	امام احمد	امام مالک
حلق نسک ہے المعانی البدیعه	حلق نسک ہے یا مباح کرنا محظور کا ہے دو قول ہین صحیح تر دو قولون مین یہہ ہے۔ حلق نسک ہے دوسرا قول یہہ ہے۔ کہ حلق مباح کرنا محظورات کا ہے المعانی البدیعه	حلق نسک ہے	حلق نسک ہے
اقل بقدر کفایت حلق مین مونڈنا چوتہائی سر کا ہے اور نزدیک اکثر علما کے کافی ہے حلق جو کافی ہے مسح راس مین بیچ طہارت کے المعانی البدیعه	اقل درجه حلق بطور کفایت حلق تین بال کا ہے مستحب ہے مونڈنا سارے سر کا المعانی البدیعه	واجب ہے حلق سارے سر کا یا اکثر سر کا المعانی البدیعه	متفق با امام احمد

اور مستحب ہے دفن کرنا محرم کے بالونکا اور دعا مانگنا نزدیک حلق کے
اور بعد فراغت کے دعا مانگنا ساتھہ تکبیر کے اور اگر پہینکیں یا بالونکو
کچھہ مضایقہ نہین ہے اور مکروہ ہے ڈالنا بالونکا گہورے پر اور
غسل کی جگہہ مین ایسا ہی ہے بحرالرائق مین عالمگیریہ - اور مستحب ہے
کٹوانا ناخون اور لبونکا اور مونڈنا موی زہار کا بعد حلق سر کے ایسا ہی ہے
غایۃ السروجی شرح ہدایہ مین عالمگیریہ - اور نہ لے اپنی داڑہی
سے کچھہ اور اگر ایسا کیا نہین واجب ہوگا اوسپر کچھہ اور ایسا ہی ہے
تبئین مین عالمگیریہ - اگر ہون بال چہوٹے ایسے کہ نہوسکے کترانا
اونکا متعین ہوگا حلق اسطرح اگر ہون معقوص یا معفور جیسا کہ نسبت کیا ہے
اسکو طرف مبسوط کی اور وجہ اسکی یہہ ہے کہ جب کہولیگا اونکو جہڑینگے
بعض بال پس ہوگی جنایت اوسکے احرام پر پہلے حلال ہونے
سے پس متعین ہوگا حلق لیکن کبہی کہا جاتا ہے کہ یہہ جہڑنا غیر جنایت
ہے اسلئے کہ وقت جواز دور کرتے بالونکے ہے ساتھہ مونڈنے
یا غیر مونڈنیکے اگرچہ نوچ کر یا نچواکر ہو جیسا کہ آئیگا پس باقی رہیگا
جو مبسوط مین ہے مشکلا ردالمحتار -

اور حلق ساری سر کا مسنون ہے اور یہہ حق مین مرد کے ہے اور عورت کے لئے حلق مکروہ ہے اسلئے کہ مثلہ ہے عورت کے حق مین مانند مونڈنے مرد کی اپنی داڑہی کو اور حلق سارے سر کا افضل کہتے ہین اشارہ ہے اسطرف کہ اگر اقتصار کیا چوتہای سر کے مونڈنے پر جایز ہے جیسا کہ بال کترانے مین ہے لیکن ساتھہ کراہت کے بسبب ترک سنت کے کہ مونڈانا یا کترانا ساری سر کا سنت ہے جیسا کہ شرح لباب اور قہستانی مین ہے کہا نہر الفایق مین اور اطلاق قول کنز کا کہ مونڈانا احب ہے مفید اسکا ہے کہ حلق نصف سر کا اولی ہے کترو انے سے اور نہین دیکہا مینے اسکو اہ کہا شامی نے کہتا ہون نہین اگر ارادہ کیا کہ مونڈانا آدہے سر کا اولی ہے کل سر کے بال کترانے سے تو یہہ ممنوع ہے بسبب اسکے کہ جا چکا ہے تو اولی ہے کتروانی آدہے سر یا چوتہائی سر سے پس یہہ ممکن ہے یہہ غیر منحصر مین ہے اور منحصر حلق نہین ہے جیسا کہ قریب ہے کہ آئیگا بدایع ردالمحتار ۔ اگر لڑا محرم کسی غیر سے پس نوچ ڈالے بال اسکے اوس غیر نے کافی ہوجائیگا قصداً حلق سے فتح القدیر رد المحتار

کہاہے فقہانے کہ مندوب ہے حلق مین شروع داہنی طرف
مونڈنے والی سے نہ مونڈوانی والے کے داہنی طرفسے مگرجو
صحیحین مین ہے مفید ہے اسکے عکس کا اور وہ یہہ ہے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حلاق سے لے تو اور اشارہ کیا
طرف داہنی طرف کے پہر بائین طرف کی پہر عطا فرمائی بال لوگونکو
پہر کہا فتح القدیر مین کہ یہی صواب ہے اگرچہ خلاف مذہب ہے اہ
اور کہتا ہون مین موافق اسکے ہے جو ملتقط مین امام سے ہے کہ مونڈہا
مینے اپنے سرکو پس تخطیہ کیا میرا نائی نے تین چیزونمین جب بیٹہا مین
کیا مونہہ کو طرف قبلہ کی اور دیا مینے اوسکو بائین طرف کو پس کیا
شروع کرنا ساتہہ داہنی طرف کے پہر جب ارادہ کیا مینے جانیکا کہا
دفن کر تو اپنے بالونکو پس جب لوٹ آیا مین پہر دفن کیا مینے انکو
اہ یعنی پس یہہ فائدہ دیتا ہے رجوع امام کا طرف قول ثانی
کے اور اسی لئے کہا لباب مین کہ یہی مختار کیا شارح لباب نے
جیسا کہ منسک ابن العجمی اور بحر مین ہے اور کہا نخبہ مین اور یہی صحیح
ہے اور تحقیق روایت کیا گیا ہے رجوع امام کا اوس سے جسکو نقل

کیا ہے اصحاب ابی حنیفہ نے ابی حنیفہ سے پس صحیح ہے تصحیح
قول آخر ابی حنیفہ کی اور دفع ہوگیا جو مشہور ہے ابی حنیفہ سے
نزدیک مشایخ حنیفہ کے اور کہا سروجی نے اور نزدیک شافعی کے
شروع کرے حلق کو داہنی طرف سر مونڈوانی والے سے اور
ذکر کیا ہے ایسا ہی بعض اصحاب ہمارے نے اور نہین نسبت کیا ہے
اسکو طرف کسی کے اور سنت اولی ہے بہتر ہے اور تحقیق صحیح ہوا ہے
شروع کرنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا حلق ساتھ اپنے سر کے
داہنی طرف سے اور نہین ہے واسطے کسی کے کلام بعد رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے اور تحقیق اخذ کیا ہے امام نے ساتھ قول حجام
کے اور نہین انکار کیا ہے اوسکا اور اگر ہوتا مذہب امام کا برخلاف
اوسکے نہ موافقت کرتے امام حجام کی آخر ہوا کلام سروجی کا
بطور تلخیص کے اور مانند اسکی ہے معراج الدرایہ و غایۃ البیان میں ملخصاً
اور حلال ہوجاتی ہین واسطے محرم کے بعد حلق یا تقصیر کے کل چیزین جو احرام
سے حرام ہوئین سوا ہے عورتونکے اور کہا گیا ہے اور سوا ہے
خوشبو اور شکار کے در مختار ـــ

حلال ہوجاتی ہے ہر چیز محظورات احرام سے مانند پہننے سلی کپڑے
اور ناخن کٹوانے کی طحطاوی اور اس قول مین افادہ اس بات کا ہے
کہ نہین حلال ہوتا ہے رمی سے پہلے حلق سے کچھہ اور یہی مذہب ہے نزدیک
ہماری جیسا کہ شرح لباب ملا علی قاری مین ہے فارسی سے اور شرح نقایہ
ملا علی قاری مین ہے اور رمی غیر محلل ہے احرام سے نزدیک ہمارے
مشہور ہے اور محلل ہے نزدیک مالک اور شافعی کے اور
غیر مشہور ہین نزدیک ہمارے پس تحقیق نص کے ہے تحلل پر ساتھہ
رمی کے نزدیک ہمارے شرح مبسوط مین خواہرزادہ اور شرح جامع صغیر
قاضی خان مین ساتھہ اس قول کے اور بعد رمی کے قبل حلق کے
حلال ہوجاتی ہے محرم کے لئے ہر شی سواے نساء اور طیب کے
اور روایت ہے ابی یوسف سے کہ حلال ہوجاتی ہے محرم کے
لئے طیب بھی ردالمحتار —

سوای عورتون کے یعنی سوای جماع اور دواعی عورتون کے ردالمحتار
کہا گیا ہے اور سوا طیب اور صید کے تابعداری کی ہے اسمین صاحب
نہر کی پس تحقیق نسبت کیا ہے صاحب نہر نے طرف خانیہ

کے استثنا ءنسا ءاور طیب کا اور طرف ابی اللیث کی استثنا صید کا
اور یہہ غیر صحیح ہے اسلئے کہ قاضی خان نے کہا ہے اپنی فتاوی
مین پس جب حلق کر چکے یا قصر کر چکے حلال ہو جاتی ہے محرم کے
لئے کل شی مگر نسا ءاور بعد رمی کے قبل حلق کے حلال ہو جاتی ہے
محرم کے لئی کل شی مگر طیب اور نسا ءاور بعد رمی کے قبل حلق کے حلال ہو جاتی
ہے محرم کے لئی کل شی مگر طیب و نسا ء الخ اور مانند اسکی ہے جو
پہلے نقل کر چکے ہم شرح جامع صغیر قاضی خان سے پس تحقیق
استثنا ءکیا طیب کا احلال سے ساتھہ رمی کے نہ احلال بالحلق سے
اور وہ مبنی ہے خلاف مشہور پر جیسا کہ جا نچکا ہے تو ابہی اور تحقیق
ذکر کی ہے شرنبلالی نے عبارت خانیہ کی پہر کہا اور ساتھہ اسکے
جانا جائے اطلاق اوسکا جو منسوب طرف قاضی خان کی ہے
کہ حلق سے نہین حلال ہوتی ہے طیب اوکہتا ہو نمین اور موید اسکا ہے
قول اوسکا بدایع مین اور ای پر حکم حلق کا پس وہ ہو جانا محرم کا ہے
حلال مباح ہو جاتا ہے سب جو ممنوع تہا مگر عورتین اور یہی قول
ہمارے اصحاب کا ہے اور کہا مالک نے مگر عورتین اور خوشبو اور

کہا لیث نے مگر عورتین اور شکار اور مانند اسکی ہے معراج الدرایۃ
اور شرح وہاج مین اور غایۃ البیان مین پس تحقیق نسبت کیا ہے
ابی لیث نے اول کو طرف امام مالک کی فقط اور ثانی کو طرف
لیث بن سعد کے کہ ایک ائمہ مجتہدین سے تہی پس جو نہر مین ہے
نسبت اوسکی طرف ابی اللیث کے کہ وہ سمرقندی ایک مشایخ مذہب
ہماری سے ہے وہ تصحیف ہے رد المحتار۔

پہر جب حلق کیا یا قصر کیا حلال ہوجائیگی اوسکے لئے جو چیز کہ حرام
ہوئی تہی اوسپر ساتہہ احرام کے مگر عورتین ایسا ہی ہے فتاوی
قاضیخان مین اور ایسا ہے توابع وطی کی مانند لمس اور بوسہ کے
حلال نہوگا اوسکے لئے ساتہہ حلق کے ایسا ہی ہے سراج وہاج مین
اور نہ حلال ہوگا حلق سے محرم کو جماع ماورای فرج مین نزدیک
ہماری ایسا ہی ہے ہدایہ مین اور اگر حلق نہ کیا یہان تک کہ طواف
کیا خانہ کعبہ کا نہ حلال ہوگی محرم کے واسطے کوئی چیز یہان تک کہ حلق
کرے ایسا ہی ہے تبیین مین عالمگیریہ ۔ عورت حلق نہ کرے
بلکہ بال کترے چوتہائی اپنی بالونمین سے جیسا کہ گذرا عورت چوتہائی

بالونکو کترای مانند مرد کی اور کل بالونکا کترانا افضل ہے ایسا ہی
کہا ہے قہستانی نے خلاف ہے اسمین بعض کا کہ بعض نے کہا ہے
کہ نہین مقدار ہے ربع کا عورت کے حق مین بخلاف مرد کے یہہ
بحر رائق مین ہے رد المحتار —

اور بحر رائق مین مراد ساتھہ تقصیر کے یہہ ہے کہ مرد اور عورت
ربع سر کے بالونکے سرے سے مقدار ایک انگشت کے لیوے کتروا ایسا ہی ذکر کیا ہے
زیلعی سے اور مراد اوسکی یہہ ہے کہ لے ہر بال سے مقدار ایک
انگشت کی ایسا ہے صرح ہے محیط مین اور بدایع مین ہے کہا ہے
فقہانے کہ واجب ہے زیادہ کرنا کترانے مین قدر انگشت پر یہانتک
کہ پورا ہوجاوے قدر انگشت کے ہر بال مین سے اسلئے کہ سری بالونکے
برابر نہین ہوتے ہین عادۃً اور کہا حلبی نے اپنی مناسک مین کہ یہی حسن ہے
اور شرنبلالیہ مین ہے کہ ظاہر ہوتا ہے مجکو کہ مراد ہر بال سے چوتھائی سرکے بالونمین سے ہے
بطریق لزوم کے اور کل سر کے بالونمین سے بطریق اولویت کے رد المحتار —

اور انگشت سے مراد یہان ایک پورا انگلی کی ہے کیونکہ انگشت ترجمہ انملہ کا کیا گیا ہے
تہذیب اللغات نووی مین ہے کہ انامل اطراف اصابع کو کہتے ہین اور ابو عمر

اشہالی اور بخشیالی اور حربی نے کہا ہے ہر صنع کے لئے تین اغلہ ہین

امام ابو حنیفه	امام شافعی	امام احمد
جب تاخیر کرے حلق کی ایام تشریق سے پس لازم آتا ہے اوسپر دم ۔ المعانی البدیعه جو تاخیر کی حلق کی یہان تک کہ گذر جائین دن نحر کی لازم آئیگا اوسپر دم دینا ایسا ہی حکم قارن و متمتع کا جبکہ تاخیر کرے ذبح مین یہان تک کہ گذر جائین دن نحر کے ایسا ہی محیط مین فتاوی عالمگیریه	جب تاخیر کرے حلق کی ایام تشریق سے پس نہین لازم آتا ہے اوسپر دم المعانی البدیعه	متفق با امام شافعی ایک روایت مین متفق با امام ابو حنیفه المعانی البدیعه

نزدیک شافعیون کے جسوقت فارغ ہووے ذبح سے سنت یہہ ہے
کہ مونڈاے سرکو یا قصر کرے بالونکو اور نزدیک چارون اماموںکے یہہ نہین
ہے جایز حلق عورت کے لئے مگر مستحب نزدیک شافعیونکے یہہ ہے
کہ قصر کرے بالونکو جمیع جوانب سے مقدار سر انگلیون کی اور نزدیک
شافعیونکے تین بالون سے کم نہووین مرد اور عورت نکے لئے اور نزدیک
حنفیونکے مرد کے لئے چوتہائی سر کا مونڈنا قصر سے کم نہووے اور
کہا ابو منصور حنفی نے اگر قصر کرے یا حلق کرے کم نصف سر سے
جایز ہے مگر گنہگار رہے وہ شخص کیونکہ حلق یا قصر جمیع راس کا سنت
اور نزدیک حنفیونکے قصر کرے عورت چوتہائی سر کے بالونکا مقدار سر انگلی
اور نزدیک مالکیون کے واجب ہے مرد پر مونڈنا یا قصر کرنا سب سر کے بالونکا
بلکہ حلق جمیع سر کا افضل ہے اور واجب ہے قصر کرنا جمیع بال سر کا مقدار
سر انگلیون کی یا اسے کم ہو یا زیادہ اور مذہب حنبلیونکا یہہ ہے
کہ واجب ہے حلق یا قصر جمیع بالون سر کا مگر حلق بہتر ہے
قصر سے اور اگر ہون بال اوسکے گوندہی ہوے قصر کرے بقدر
سر انگلیون کی سر گوندہی ہوئی کو اور سنت نزدیک شافعیونکے یہہ ہے

کہ متوجہ ہووے مخلوق قبلہ کیطرف اور شروع کرے مونڈنے والا
تالوی کیطرف سے پہر مونڈے شق یمین کو پہر یسے کو پہر باقی سر کو اور حلق کرے
کنپٹیون تک اور مذہب حنبلیون کا مانند مذہب شافعیونکی ہے استقبال
قبلہ اور شروع حلق مین یعنی متوجہ ہووے مخلوق اور شروع کرے
تالوی سے اور کہا قاضی شمس الدین اور غیر حنفیون نے مراد یمین سے
یمین مونڈنے والے کا ہے نہ مخلوق کا اور مراد بائین سے بایان
مونڈنیوالا کا ہے نہ مخلوق کا یعنی شروع کرے مونڈنا حالق اپنے
یمین سے نہ مخلوق کے یمین سے اور حکایت کیا قاضی مذکور نے امام
ابو حنیفہ رح سے غایتہ مین کہ کہا ہے امام نے حلق راس کیا مینے
منی مین پس کہین مجھکو حجام نے تین بات جسوقت بیٹھا مین کہا حجام
نے متوجہ ہو قبلہ کیطرف اور دیا مینی اوسکے جانب بایان سر کو پس کہا
حجام نے شروع کیا مینے یمین سے اور جسوقت چلا مین کہا حجام نے
دفن کر بالونکو پس دفن کیا مینے بالونکو اور کہا قاضی شمس الدین نے
کہ عمل کیا امام نے موافق قول حجام کے اگر قول حجام ہوتا خلاف مذہب
اوسکے مسئلے پہر کیون عمل کرتے اوسکے قول پر باوجودیکہ تہا وہ حجام

اور نزدیک شافعیونکے وقت حلق نصف لیل نحر سے ہے اور بعض
وقت نزدیک شافعیونکے قریب چاشت کے ہے اور نہین گذرتا ہے
حلق کا وقت جب تک زندہ ہے اور مختص کسی مکان کے ساتھہ نہین ہے
اور اوسکی تاخیر کرنے سے کوئی شی لازم نہین ہوتی ہے اور نزدیک
حنفیون کے زمانہ حلق کا ایام نحر ہے اور مکان اوسکا حرم ہے اگر
خلاف کیا اوسنے اس زمان و مکان سے لازم ہے اوسپر قربانی اور
نزدیک حنبلیون کے تاخیر حلق سے نہین لازم ہوتی ہے کوئی چیز
اور نزدیک مالکیون کے جسوقت تاخیر کرے حلق کو یہانتک کہ
پہونچے گہر تک حلق کری گہر مین اور ہدی بہیجے بیت اللہ کو اور نزدیک
بعض شافعیون کے مستحب ہے کہ پکڑے ناصیہ کو ہاتہہ سے اور تکبیر کرے
تین دفعہ پہر کہے سب تعریف ہے اللہ کو بدلہ نعمتون اوسکی کے اللہم
ہذہ ناصیتی فتقبل منی واغفرلی ذنوبی اللہم اکتب لی بکل شعرۃ حسنۃ وامح
عنی بہا سیئۃ وارفع لی بہا درجۃ واغفرلی ای بارخدایا یہہ ناصیہ ہے میری
اور قبول کر مجہسے عبادت اور بخشو گناہ میری ای بارخدایا دی مجہکو بدلہ
ہر بال کے ایک نیکی اور مٹاؤ مجہسے بعوض ہر بال کے ایک گناہ اور بلند کر

بمقابلہ ہر بال کے ایک درجہ اور بخشدے مجکو اور جمیع حلق اور قصر کرنیوالونکو
ای صاحب مغفرت بے انتہا قبول کر دعا میری اور مستحب ہے نزدیک بعضے
حنفیہ کے کہ کہے حلق سے بعد اللھم ہذہ ناصیتی بیدک فاجعل لی بکل شعرۃ
نورا یوم القیمۃ اللھم بارک لی فی نفسی واغفر لی ذنبی وتقبل منی عملی برحمتک
یا ارحم الراحمین — ای بار خدایا تیرے اختیار مین ہے ناصیہ میرا
اور دیدن قیامت مین ہر بال کے بدلہ نور ای بار خدایا برکت کر نفس
میرے مین اور بخش گناہ میرے اور قبول کر عمل میرے برحمتک
یا ارحم الراحمین اور مستحب ہے بعض علماؤن کے نزدیک حلق سے
بعد تکبیر کرنا اور کہے کہ جمیع تعریف واسطے اللہ کے ہے ایسا اللہ کہ
طاقت دی ہمکو افعال حج پر ای بار خدایا زیادہ کر ایمان اور توفیق
اور یقین اور بخشدے مجھکو اور ماں باپ میرے کو اور جمیع مسلمانون کو
اور مروی ہے رسول اللہ صلعم سے کہ فرمایا جناب نے محلقین کیواسطے
تین دفعہ دعا اور قصر کرنیوالونکے واسطے ایکدفعہ دعا اور مروی ہے
رسول اللہ صلعم سے کہ حلق کرنیوالونکے واسطے نور ہے دن قیامت
مین ہر بال کے بدلہ مین از مناسک صغیر ابن جماعہ —

تیسرا فرض حج کا طواف الزیارت ہے اور اسکو

طواف زیارت - طواف افاضہ - طواف یوم النحر -
طواف مفروض - طواف رکن - طواف واجب کہتے ہین

امام ابو حنیفہ

طواف زیارت دوسرا رکن حج کا ہے کہا سراج مین اور نام رکہا
جاتا ہے طواف زیارت اور طواف افاضہ اور طواف یوم النحر اور
طواف مفروض ردالمحتار -

اور نام رکہا جاتا ہے طواف زیارت طواف رکن طحطاوی -
طواف زیارت طواف الرکن طواف یوم النحر مرادف ہین شامی و بحی قاضیخان
طواف الواجب تاتارخانیہ - فتاوی ہندیہ

امام ابوحنیفه		امام شافعی		امام احمد	دیگر علماء
اول وقت طواف زیارت کا طلوع فجر ثانی ہے دن نحر سے اور اخیر اسکا دوسرا دن ہے اخیر ایام تشریق سے پہر اگر تاخیر کی طواف مین تیسرے دن تک ایام منی سے لازم آئیگا اوسپر دم المعانی البدیعه	تاخیر مین دم لازم ہے	وقت طواف زیارت کا نصف ثانی شب نحر کے ہے اور اخیر وقت طواف زیارت کا محدود نہین ہے پس جسوقت طواف کریگا کافی ہوگا	دم اوپر نہین ہے	متفق با امام شافعی ایک روایت مین متفق با امام ابوحنیفه	نزدیک ناصر کی زیدیه مین سے جب چہوڑ دیا اونکو اور نکل آیا مکه سے پس نہین ہے دم اوسپر نزدیک هادی کے زیدیه مین سے لازم ہے اوسپر دم

مکہ مین جا کر طواف زیارت کرے کسی دنمین ایام نحر مین سے کہ تین
دن ہین سات بار بلا رمل اور سعی کرے اگر پہلے اس طواف سے سعی کر چکا ہے
اور جو پہلے اسکے نہ کر چکا ہو تو رمل اور سعی کرے اور طواف زیارت کا
اول وقت بعد طلوع فجر یوم نحر کے ہے اور طواف یوم اول نحر مین افضل
ہے اور ممتد ہوتا ہے وقت طواف زیارت کا آخر عمر تک درمختار
نہین صحیح ہے طواف زیارت پہلے طلوع فجر یوم نحر کے لباب ردالمحتار
وقت صحت طواف زیارت کا آخر عمر تک ہے پس اگر مر گیا پہلے کرنے
طواف زیارت کے پس تحقیق ذکر کیا ہے بعض محشین نے شرح لباب
قاضی محمد عید سے کہ وہ نقل کرتا ہے بحر عمیق سے کہ فقہا نے کہا ہے
کہ لازم ہے محرم کو وصیت ساتھ بدنہ کے اسلئے کہ آتا ہے عذر جانب
اوسکی جسکا حق ہے اگرچہ ہوگا گنہگار ساتھ تاخیر کے انتہی ردالمحتار

شرایط صحت طواف زیارت

اسلام ہے اور تقدیم احرام اور وقوف اور نیت اور لانا اکثر طواف
کا اور زمان اور وہ یوم نحر ہے اور ما بعد اوسکا اور مکان اور وہ گرد خانہ
کعبہ داخل مسجد اور ہونا محرم کا بنفسہ اگرچہ محمول ہو پس نہین جایز ہے

نیابت طواف زیارت مین مگر واسطے بیہوش کے —

واجبات طواف زیارت

مشی ہے واسطے قادر کے مشی پر اور تیامن یعنی داہنی طرف سے طواف شروع کرنا اور تمام سات پہیرون طواف کا اور طہارت حدث سے اور ستر عورت اور کرنا اوسکا ایام نحر مین —

اور واجب ہے یہہ کہ ہو طواف زیارت کہڑی چلکے اور اگر طواف زیارت کیا نصف ساقین فقط کہڑا کرکے یا لادکے یا سوار ہو کے یا سعی کی اسطرح لازم آئیگا اوسپر دم اور نکل آئیگا حامل یعنی لانیوالا اپنے طواف سے جیسا کہ جزم کیا ہے ساتہہ اسکے کمال وغیرہ نے اور کہا گیا ہے کہ نہین باہر آئیگا طواف سے کہا بحر رایق مین اور جو طواف کرایا گیا لادکے کافی ہو جائیگا وہ طواف حامل اور محمول دونو سے برابر ہے کہ نیت کی ہو حامل نے طواف کی اپنی طرف سے اور محمول کی طرف سے یا نہ نیت کی ہو یا ہو حامل کے لئے طواف عمرہ کا اور محمول کے لئے طواف حج کا یا ہو عکس اسکا یا ہو حامل غیر محرم اور محمول اوس چیز سے کہ واجب کیا ہو اوسکو اوسکے احرام نے اور کہا نہر الفایق مین و خلاف

مفید ہے ساتھہ اوس صورت کے کہ نہ قصد کیا ہو حامل نے حمل محمول کا
پس اگر قصد کیا ہوگا اوسکو نہ واقع ہوگا اوسکے نفس سے یعنی قصد کیا ہو
حمل محمول کو فقط اسی پر جبکہ قصد کیا ہوگا اوسکو ساتھہ قصد طواف
اوسکے کے کافی ہوگا جیسا کہ دلالت کرتی ہے اوسپر عبارت بحر کی
جو ذکر کی گئی ــ اور ہندیہ مین ہے اور اگر طواف کیا معکوس
اسطرح کہ شروع کیا بائین طرف کعبہ سے اور طواف کیا ایسے ہی سات
پہیری اعتبار ہوگا اوسکے طواف کا حق تحلل مین اور لازم ہے اوسپر
اعادہ جب تک کہ مکہ مین ہے طحطاوی اور اسی پر ترتیب درمیان
طواف اور درمیان رمی اور حلق کے پس سنت ہے اور نہین ہے
مفید طواف زیارت کے لیئے اور نہین ہے فوت ہونا طواف زیارت
کے لئے پہلے مرنے سے اور نہین کافی ہوتا ہے طواف زیارت سے
بدل مگر جبکہ مرجاوے بعد وقوف عرفہ کے اور وصیت کرے ساتھہ
اتمام حج کے واجب ہوتا ہے بدنہ واسطے طواف زیارت کے اور
جایز ہوجاتا ہے حج اوسکا لباب رد المحتار
سات بار طواف کرنا بیان اکمل کا ہے اور جو نہین کن چار پہیری مین در مختار

بیان اکمل کا ہے یعنی بیان طواف کامل کا ہے کہ مشتمل ہو رکن اور
واجب پر اکراہ کیا ہے صاحب درمختار نے اپنی اس اطلاع سے ایہ
اسلئے کہ نہ متوہم ہو کہ سات پھیری رکن ہین جیسا کہ کہتے ہین اوسکو
ایمہ ثلثہ یعنی مالک شافعی احمد اگرچہ موافقت کی ہے ایمہ ثلثہ کی ابن ہمام
نے بحثاً اور توہم اسلئے نہ کیا جاوے کہ رکن ہونا سات پھیرونکا خلاف
مذہب ہے پس نہ موافقت کیجاوے اوسکی رد المحتار اگر پہلے اس طواف
سے سعی کرچکا ہے نہ کیا پہلے اس طواف سے رمل اور سعی کرچکا ہے
اشارہ کے لئے اسطرف کہ اگر ہو کہ سعی کی ہو پہلے اور نہ رمل کیا ہو
نہ رمل کری اس طواف مین اسلئے کہ رمل نہین مشروع ہے مگر اوس
طواف مین کہ بعد اوسکے سعی ہے جیسا کہ گذرا اور نہین ہے سعی
اسجگہ جیسا کہ عنایہ مین ہے اور ایسا ہی ہے لباب مین وار وسی
لباب مین ہے کہ اضطباع پس ساقط ہے مطلقاً اس طواف مین انتہی
برابر ہے کہ سعی کرچکا ہو پہلے یا نہ کرچکا ہو رد المحتار —

اور اگر نہ کی ہو سعی پہلے کرے رمل اور سعی دونوکو یعنی اور اگر نہ ہو
کہ سعی کی ہو پہلے رمل کری اور سعی کرے اگرچہ رمل کرچکا ہو پہلے اسنے

ہی اسلئے کہ رمل اوسکا سابق بلا سعی کے غیر مشروع ہے جیسا کہ جانا
تو نے پس نہ اعتبار ہوگا اوس رمل کا ۔

تنبیہ کہا خیر رملی نے اور اگر نہ کیا ہو رمل اور سعی کو طواف قدوم
اور طواف زیارت مین کرے اونکو طواف صدر مین اسلئے کہ سعی
غیر موقت ہے جیسا کہ تصریح کریگا اوسکے جنایات مین اور تصریح کی ہے
فقہا نے اسکی کہ رمل بعد ہر طواف کے ہے کہ پیچھے اوسکے سعی ہے
پس ساتھہ اسکے جانا جاتا ہے کہ لاوی رمل اور سعی کو صدر مین اگر پہلے
نہ کیا ہوا اونکو اور نہین پایا ہے مینے اسکو صریح اگرچہ جانا گیا ہے اطلاق
قضا بھی رد المحتار کہا شرنبلالیہ مین کہ آگے بیان کر چکے ہین ہم
کہ افضل تاخیر سعی ہے ما بعد طواف افاضہ تک اور ایسا ہی ہے رمل
تاکہ ہوجائین دونو تابع فرض کے نہ سنت کے جیسا کہ بحر مین ہے اور
پہلے بیان کر چکے ہین ہم بھی کہ نہین اعتداد ہے ساتھہ سعی کے بعد طواف
قدوم کے مگر یہہ کہ ہو اشہر حج مین پس آگے رکھی جاوے اسکے لئے
کہ امر مبہم ہے انتہی ۔ کہتا ہون مین اور نہین اعتبار ہے سعی کا مگر بعد طواف
کامل کے پس اگر طواف قدوم کیا ہو حالت جنابت یا حالت حدث مین

اور رمل کیا ہوا وسمین اور سعی کی ہوا وسکی تو لازم ہے اوسپر اعادہ رمل ور سعی کا حدث کی صورت مین لزوم اعادہ نہ پایا ہے اور جنابت کی صورت مین لزوم اعادہ سعی وجوبا ہے اور اعادہ رمل سنتہ ہے لباب رد المحتار — اور حلال ہوجاتے ہین محرم کو عورتین بعد رکن طواف مین سے اور رکن طواف مین سے چار پہیری ہین یہہ بحر رایق مین ہے اور اگر نہ طواف کریگا بالکل نہ حلال ہونگی اوسکو عورتین اگرچہ دراز ہوجاوے زمانہ اور گذر جائین برسین باجماع ایسا ہی ہندیہ مین طحطاوی رد المحتار اور حلال ہونا عورتونکا ساتھہ حلق سابق کے ہے نہ ساتھہ طواف کے اسلئے کہ حلق محلل ہے نہ طواف مگر موخر ہے عمل حلق کا عورتونکے حق مین مابعد طواف تک پہر جب طواف کریگا عمل کریگا حلق عمل اپنا مانند طلاق رجعی کے کہ موخر ہوتا ہے عمل اوسکا ابانت مین انقضای عدت تک بسبب حاجت کے طرف استرداد کے زیلعی بس نام رکہنا بعض کا طواف زیارت کو محلل دوسرا مجاز ہے باعتبار اسکے کہ شرط ہے رد المحتار اگر طواف زیارت کیا پہلے حلق سے نہ حلال ہوگا اوسکو کچہہ پس اگر

کٹوایا ناخن کو مثلاً ہوگئی جنایت اسلیئے کہ نہین نکلتا ہے احرام سے
مگر ساتھہ حلق کے درمختار —
اگر تاخیر کی محرم نے طواف زیارت مین ایام نحر سے مکروہ تحریمی ہوگا
تاخیر کرنا اور واجب ہوگا دم دینا بسبب ترک واجب کے اور یہہ کراہت
اور وجوب دم تاخیر سے وقت امکان کی ہے پس اگر طاہر ہوی حایضہ
اگر قادر تھی چار پھیرون پر اور نہ کیا اونکو لازم آئیگا دم اور جو نہ قادر تھے
چار پھیرون پر نہ لازم آئیگا دم اور راتین ایام نحر کی ایام نحر مین سے
ہین درمختار — اور مراد سات رات کی ہر دن ایام نحر مین سے
وہ رات ہے کہ جو پیچھے دن کے آتی ہے وجود مین جیسے شب یوم
عرفہ وہ شب ہے کہ پیچھے آسے یوم عرفہ سے وجود مین حموی کہتا ہون
اور یہہ علی اطلاقہ ظاہر ہے حق رمی مین اسلیئے کہ محرم نے جب رمی
کی ہو دنون ایام نحر مین سے رمی کرے اوس رات مین جو آتی پیچھے
اسدن کے اور واقع ہوگی ادا بخلاف اسکے کہ جب تاخیر کی ہو
رمی کی دوسرے دن تک تو وہ رمی دوسرے دن واقع ہوگی قضا
اور لازم آئیگا دم جیسا کہ قریب ہے کہ ذکر کرینگے ہم اوسکو اور ایسے

حق طواف مین پس مراد رات سے راتین بیچ کی ہین درمیان
ایام نحر کے اسلیے کہ جب غروب ہو جاوے آفتاب تیسرے دن
نحر کا جو آخر ایام نحر ہے اور نہ طواف زیارت کیا ہو لازم آئیگا اوسپر
دم جیسا کہ آئیگا مسئلہ حایض مین پس وہ رات جو آئی ہے پیچھے
تیسرے دن سے کے نہین ہے تابع تیسرے دن کے حق طواف مین
اور جو وہ رات تابع تیسرے دن کے ہوتی تو ہو جاتا طواف اوس
رات مین اور بلا لزوم دم کے جیسا کہ رمی مین ہے رد المحتار
اور مکروہ تحریمی ہے بموجب م تاخیر طواف زیارت کے اگرچہ ہو
یہہ تاخیر یوم رابع تک کہ اخیر ایام تشریق ہے اور یہی صحیح ہے
ایسا ہی ہے عنایہ اور ایضاح الطریق مین اور بعض حواشی مین ہے
اور ساتھہ اسکی فتوی دیا جاتا ہے اور یہی مذکور ہے مبسوط اور قاضی خان
اور کافی اور بدایع وغیرہا مین برخلاف ہے اوسکے جو ذکر کیا ہے
قدوری نے شرح مختصر کرخی مین کہ اخیر اسکا یعنی نہ مکروہ ہونے طواف کا
اخیر ایام تشریق ہے اور تبعیت کیے ہے اسکی کرمانی نے اور صاحب شافع
اور مستصفی نے شرح لباب —

تنبیہ

سراج مین ہے اور ایسا ہی ہے اگر تاخیر کی حلق کی ایام نحر سے لازم آئیگا دم نزدیک ابیحنیفہ کے اسلیئے کہ حلق خاص ہے نزدیک ابیحنیفہ کے ساتھہ زمان کے اور وہ ایام نحر ہین اور ساتھہ مکان کے اور وہ حرم ہے رد المحتار

اگر قادر ہے چار پہیرون پر یعنی اگر باقی تہا غروب آفتاب تک تیسرے دن نحر کے اوسقدر وقت کہ اوسمین چار پہیرون طواف کی وسعت تھی اور ظاہر یہہ ہے کہ شرط ہے اسکے ساتھہ زمانہ او کہ وسعت رکھتا ہوا اوتارنے کپڑون اور غسل کا حموی اور اوپر قیاس بحث حموی کے لایق شرط ہونا زمانہ قطع مسافت کا اگر ہوئی گھر مین طاقت رکھتا ہو نہین اور ساتھہ اخیر کے تصریح کی ہے شرح لباب مین اور یہہ سب مفہوم ہے قول بحر سے ساتھہ نقل کے جیسا ہے کہ جب طاہر ہو عورت حائضہ اخر ایام نحر مین پس اگر ممکن ہوا اوسکو طواف کرنا پہلے غروب سے اور نہ کیا پس لازم آئیگا اوسپر دم بسبب تاخیر کے اور اگر نہ ممکن ہوا اوسکو چار پہیرے طواف کے پس نہین لازم تھا

کچھہ اوسپر انتہی اسلیئے کہ امکان طواف نہین ہوتا ہے مگر بعد
غسل اور قطع مسافت سکے اور بحر مین ہے اور اگر حایضہ ہوی
عورت بعد قادر ہونے سکے طواف پر پس اگر نہ طواف کیا یہان
تک کہ گذر گیا وقت لازم آیگا عورت پر دم اسلیئے کہ عورت تقصیر
کرنے والی ہے ساتھہ تفریط اپنی کے انتہی یعنی بعد قادر ہونے کے
چار پہرون پر زیادہ کیا لباب مین پس قول اونکا نہین ہے کچھہ عورت
پر نسبت تاخیر طواف کے مقید ہے ساتھہ اوس صورت کے حایض ہو
عورت ایسے وقت مین کہ نہ قادر ہو اگر طواف پر یا حایض ہو پہلے ایام
نحر سے اور نہ ظاہر ہو مگر بعد گذر جانے ایام نحر کے لیکن ایجاب دم
اوسصورت مین کہ حایض ہوئی ہو وقت طواف مین بعد قادر ہونے
کے اوسپر مشکل ہے اسلیئے کہ نہین لازم تہا اوسکو طواف کرنا اول
وقت مین نہ ایسا ظاہر ہوگا یہہ اوس صورت مین کہ جانتی ہوا پنی
حیض سکے وقت کو پہر تاخیر کرے طواف کی اوسے تنبیہ نقل کیا ہے
بعض محشین سنے منسک ابن امیر حاج سے اگر ارادہ کیا قافلہ سنے
جانے پر اور نہین ظاہر ہوئی ہے حایضہ پس فتوی طلب کیا حایضہ

نے ایا طواف کرے یا نکرے کہا علما نے کہا جاوے اوسے نہین
حلال ہے تجکو داخل ہونا مسجد کا اور اگر داخل ہوگی تو اور طواف
کری گی تو گنہگار ہوگی تو اور صحیح ہوگا طواف تیرا اور لازم آئیگا
تجہپر ذبح بدنہ کا اور یہہ مسئلہ کثیر الوقوع ہے متحیر ہوتے ہین
اسمین عورتین انتہی رد المحتار

جسوقت فارغ ہووے حلق یا قصر سے جاوی منی سے مکہ مین اور
طواف کری سات دفعہ بیت اللہ کا اور ارادہ کرے اس طواف
سے طواف افاضہ پہر پڑہے دو رکعت نماز اون چیزون مین جو ذکر کیا
ہمنے طواف قدوم مین مگر جس شخص نے سعی کی ہووے حج کے
لئے بعد طواف قدوم سے مفرد ہووی یا قارن نہین ہے محتاج
سعی کو بعد طواف افاضہ سے بالاتفاق اور نہ اضطباع اور نہ رمل
کرے برابر ہے کہ طواف قدوم مین رمل کیا ہووے یا نہ کیا ہووے
اور اگر نہ کیا ہووے طواف قدوم سے بعد رمل کرے اس طواف
مین نزدیک غیر حنبلیون کے اور اضطباع کرے نزدیک شافعیونکے
خلاف اور اماموںنکے اور سعی کرے باتفاق بعد طواف افاضہ سے

اور جسنے احرام کیا حج کیواسطے مکہ مین رمل کرے طواف افاضہ مین نزدیک تینون اماموںکے غیر حنبلیون کے اور اضطباع کرے نزدیک شافعیون کے خلاف اور اماموںکے اور مسنون ہے نزدیک حنبلیونکے اوس شخص کیواسطے جو داخل ہووے مکہ مین وقوف عرفات سے بعد مفرد ہووی یا قارن یہہ کہ طواف کرے طواف قدوم پہلے طواف افاضہ سے اور حایض عورت طواف نکرے بیت اللہ کا اور ممنوع ہے طواف سے بالاتفاق اور اگر طواف کیا حایض نے نہین صحیح طواف اوسکا اور لازم ہے اوسپر قربانی نزدیک ماسوای حنفیونکے اور نزدیک حنفیونکے صحیح ہے طواف اوسکا مگر لازم ہے اوسپر قربانی کرنا بدنہ کا اور نہین ہے صحیح سعی حایض کے لیکن بدلہ دیوے اوسکا قربانی اگر تاخیر کیا عورت نے طواف کو ایام نحر سے طواف کیا اوسنے بعد حیض یا نفاس نہین ہے لازم اوسپر کوی چیز اور اگر تاخیر کیا عورت نے طواف کو بلا عذر یا مرد نے بلا عذر مکروہ ہے اور لازم ہے اوسپر قربانی تاخیر کے سبب سے اور نزدیک ابی یوسف اور محمد رح کے نہین ہے لازم اوسپر کوئی چیز بسبب تاخیر کے اور یہی مذہب شافعیون اور

حنبلیونکا ہے اور کہا ابن حاجب مالکی نے جسوقت تاخیر کیا اوسنے طواف کو بعد آنے منی کے کتنی دن پس طواف کرے اور ہدیہ بھیجے اور مراد ایام سے باقی ایام ذی الحج ہین اور مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جناب نے حاجی جسوقت حاجی ادا کرے اخیر طواف بیت اللہ کا پاک ہوتا ہے گناہونسے جیسے دن ولادت شکم مادر سے اور جسوقت فارغ ہووے حاجی جمیع مذکورات سے تحقیق ہوا حلال اوسکے واسطے جمیع وہ چیز جو حرام تھی باالاتفاق اور اسباب تحلل نزدیک شافعیون اور حنبلیون کے رمی اور حلق اور طواف افاضہ مع السعی ہے مگر نہ کیا ہووے قبل اسے سعی اگر کیا اوسنے دو چیزان تین چیزونسے یعنی رمی اور حلق یا رمی اور طواف یا طواف اور حلق حلال ہے اوسکے لئے ماسوای وطی اور مقدمات وطی اور عقد نکاح محرمات عورتونسے سوای اسکے کہ سب چیز حلال ہین اور نزدیک حنفیونکے جسوقت حلق کیا اوسنے حلال ہے اوسکے لئے ہر شئے مگر وطی اور مقدمات وطی اور جسوقت اوسنے کل طواف افاضہ کیا یا اکثر اوسکا حلال ہے اوسکے لئے باقی چیز اور نزدیک مالکیونکے

جسوقت رمی کیا اوسنے جمرہ عقبہ کے حلال ہے اوسکے لئے ماسوای
نسا اور صید اور بعد طواف افاضہ حلال ہوتا ہے یہہ دونون بہی
بشرطیکہ رمی اور حلق اوسنے کیا ہووے ازمناسک صغیر ابن جماعہ

افضلیت طواف

طواف افضل ہے وقوف سے اسلئے کہ طواف عبادۃ مقصودہ ہے
اور اسی سلئے تنفل کیا جاتا ہے ساتہہ طواف کے نہ ساتہہ وقوف کے بحر
اور قول آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام کا کہ الحج عرفۃ یعنی حج وقوف
عرفہ ہے منافی اس افضلیت کی نہین ہے اسلئے کہ مراد یہہ ہے
کہ جسنے پایا وقوف کو پس تحقیق پالیا حج کو بسبب متعین ہونے
وقت وقوف عرفات کے بخلاف طواف طحطاوی

سعی

امام ابوحنیفہ	امام شافعی
سعی واجب ہے رکن نہین اور ثابت ہوتا ہے اوسکا دم المعانی البدیعہ	متفق بامام احمد جایز ہے اوسکو کہ جسنے احرام باندہا ہو مکہ سے جب طواف کرے طواف وداع کا وقت نکلنے کے طرف منی کے یہہ کہ سعی کرے درمیان صفا اور مروا کے کافی ہے اوسکو ۔ اور معتمد یہہ ہے کہ نہین کافی ہے اوسکو مگر یہہ کہ کیا ہوساتہہ اوسکے طواف قدوم کا اور اولی تاخیر ہے تاکہ لاوے اوسکو پیچہے طواف زیارت کے المعانی البدیعہ

امام احمد		امام مالک		دیگر علماء
سعی ایک رکن ہے ارکان	عائشہ	متفق با امام احمد		نزدیک طاوس کے واجب ہے
حج مین سے نہین تمام ہوتا ہے	اکثر علماء	نہین جائز ہے اوسکو جسنے	اسحاق	اوسپر جو ترک کرے سعی کو
حج مگر ساتھہ اسکے اور نہین		احرام باندھا ہو مکہ سے	احمد	عمرہ المعانی البدیعہ
ثابت ہوتا ہے اسکا دم		کہ مقدم کرے سعی کو		نزدیک عطا کی ایک روایت
المعانی البدیعہ		درمیان صفا اور مروا کے		مین دو روایتون مین سے نہین
ایک روایت مین روایتون		پہلے نکلنے سے طرف منی کے		لازم آتا ہے تارک سعی حج
مین سے سعی مستحب ہے		پھر اگر کیا ہو یہہ کافی		کچھہ اور روایت دوسری
واجب نہین اوسکے ترک سے		ہوگا یہہ اور لازم آئیگا		مین لازم آتا ہے اوسپر دم
دم نہین آتا ہے		اوسپر اعادہ اور سوا		نزدیک حسن کے اگر یاد ہو پہلے
المعانی البدیعہ		اسکی نہین کہ یہہ جائز		احرام کے نکلنے کے تو اعادہ
		ہے واسطے قادم کے		کرے سعی کو اور اگر یاد ہو بعد نکلنے
		المعانی البدیعہ		کے احرام سے پس نہین لازم
				آتا ہے اوسپر کچھہ
				المعانی البدیعہ

امام ابوحنیفہ	امام شافعی	دیگر علماء
	واجب ہے سعی درمیان صفا و مروا کی شروع کری صفا سے پہر جب پہنچ جاوی مروا تک شمار کیجائیگی ایک سعی جب شروع کری وا تو نہ شمار ہوگا اوس پہیری کا -	نزدیک ابن جریر کے جب مروا سے لوٹے صفا تک نہ پہونچیگا ایک شمار نہوگی یہی قول ہے ابی بکر صیرفی اور ابن جیران کا شافعین میں سے نزدیک عطا کے ایک روایت میں دو روایتوں میں سے ہے کہ اگر جہل سے
جب مقدم کری سعی کو طواف پر تو اعادہ کری اگر مکہ میں ہو اور اگر لوٹ گیا ہے اپنی شہر کو تو کافی ہے لیکن دم دینا اوسپر مقدم ہوگا المعانی البدیعہ	جب مقدم کری سعی کو طواف پر نہ کافی ہوگا المعانی البدیعہ	ایسا کیا تو شمار ہو جائیگا المعانی البدیعہ نزدیک عطا کی اور بعض اصحاب حدیث کے کافی ہو جائیگا المعانی البدیعہ
	مستحب ہے سعی کرنا پیادہ پا اور جائز ہے سوار ہو عذر سے اور بدون عذر کے بہی المعانی البدیعہ	نزدیک عروہ بن الزبیر و عائشہ کے کہ وہ سعی ادا ہو اور نزدیک ابی ثور کی کافی نہوگی لازم ہوگا اعادہ اوسکا اوپر المعانی البدیعہ

امام شافعی		امام مالک	دیگر علماء
جب قامت کہی جاوے نماز کے لئے اوس حال مین کہ یہہ سعی مین ہو تو جایز ہے اوسکو قطع کرنا سعی کا اور مشغول ہو جانا نماز مین اور جب فارغ ہو نماز سے بنا کرے سعی کی جا سے کہ قطع کیا ہے اوسکو المعانی البدیعہ	ابن عمر	سعی کرتا رہی و قطع کی نکری مگر اوسوقت کہ خوف ہوی فوت ہو جانیکا نماز کے وقت کا المعانی البدیعہ	
مستحب ہے سعی کرنا حالت طہارت مین پہر اگر سعی کی ہو اوس حال مین کہ محدث ہو [illegible] المعانی البدیعہ			نزدیک ثوری کے نہین جایز ہے سعی مگر ساتہہ طہارت کے المعانی البدیعہ

اور لوٹ آئی طرف حجر کی اگر ارادہ رکھتا ہو سعی کا اور استلام کرے
حجر کا اور تکبیر کہے اور تہلیل کہے اور نکلے باب الصفا سے سعی کی لئے
اور یہہ مندوب ہے درمختار اور لوٹ آئے طرف حجر کی اگر ارادہ
رکھتا ہو سعی کا یہہ مفید اسکا ہے کہ لوٹ آنا طرف حجر کی سوا اسکے
نہین کہ مستحب ہے اوسکے لئے کہ ارادہ رکھتا ہو سعی کا بعد اوسکے اور
جو نہین ارادہ رکھتا ہو سعی کا نہ لوٹی بعد رکعتین طواف کے طرف حجر
کے جیسا کہ بحر وغیرہ مین ہے اور ایسا ہی رمل و اضطباع تابع
ہین واسطے طواف کے کہ بعد اوس طواف کے سعی ہو جیسا کہ پہلے
بیان کر چکے ہین ہم اسکو اور اشارہ کیا ہے طرف اوسکی جو نہر مین
ہے کہ سعی بعد طواف قدوم کے رخصت ہے بسبب مشغول ہونے
محرم کے دن نحر کے ساتھہ طواف فرض و ذبح اور رمی کے اور
جو نہین پس افضل تاخیر سعی کی ہے تا بعد طواف فرض تک اسلئے کہ
سعی واجب ہے پس گرداننا اوسکا تابع فرض کے اولی ہے ایسا ہی
ہے تحفہ وغیرہ مین انتہی لیکن ذکر کیا ہے لباب مین خلاف بیچ افضلیت
کے پھر کہا اور خلاف غیر قارن مین ہے اور اہی پر قارن پس واسطے

قارن کے تقدیم سعی کی ہے پاس سنون ہے انتہی اور اشارہ کیا ہے
اسطرف کہ سعی بعد طواف کے ہے اور اگر پہلے کری سعی کو طواف
سے اعادہ کری سعی کا اسلئے کہ سعی تابع ہے طواف کے اور
تصریح کی ہے محیط مین اسلئے کہ تقدیم طواف کی شرط ہے واسطے
صحت سعی کے اور ساتہہ اوسکے جانا گیا کہ تاخیر سعی کی واجب ہے
اور اسطرف کہ نہین واجب ہے سعی بعد طواف کے فوراً اور سنت
اتصال سعی کا ہے ساتہہ طواف کے بحر پہر اگر تاخیر کی سعی کی
بسبب کسی عذر کے یا اسلئے کہ آرام لے تعب اور تہکاوٹ طواف
سے پس نہین ہے ڈر اور اگر تاخیر کی سعی کی بدون عذر کے اور
نہ استراحت کے لئے پس تحقیق اسارت کی اور نہین لازم آتا ہے
اوسپر کچہہ لباب رد المحتار — اور نکلے واسطے سعی کے اوس
حال مین کہ اوسپر سکینہ ہو باب صفا سے اور یہہ مندوب ہے ایسا ہی
سراج مین اور قہستانی مین عمدہ سے اور بحر مین ہے کہ مخیر ہے
نکلنے مین جس دروازہ سے کہ ہو اسلئے کہ مقصود حاصل ہوتا ہے
ساتہہ اوسکے اور سوا اسکے نہین کہ نکلے ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

باب بنی مخزوم سے جو مسمی ہے اب ساتھہ باب صفا کے اسلئے کہ باب
صفا قریب تر دروازہ نکلا ہے طرف صفا کی پس ہوگا نکلنا باب صفا سے
اتفاقی نہ قصداً پس نہوگا نکلنا باب صفا سے سنت اور کلام مصنف
مین اشارہ ہے طرف تراخی سعی کے طواف سے پس اگر سعی کی ہو
پہر طواف کیا ہو اعادہ کرے اسلئے کہ سعی تابع ہے اور نہین جائز ہے
تقدیم تابع کی اصل پر اور تصریح کی ہے محیط مین اسلئے کہ تقدم
طواف شرط ہے واسطے صحت سعی کے اور سعی نہین واجب ہے
بعد طواف کے فوراً بلکہ اگر لاوے سعی کو اگرچہ بعد زمان طویل کے
ہو نہین لازم آتا ہے کچھہ اسپر لیکن اتصال سنت ہے مانند طہارت
کی طواف مین پس صحیح ہے سعی حایض اور جنب کے اور افضل
ہے واسطے حاجی کے سعی کرنا بعد طواف قدوم کے اسلئے کہ سعی
واجب ہے نہین لایق ہے یہہ کہ ہو تابع واسطے سنت کے بلکہ تاخیر کرے
سعی کے طواف زیارت تک تاکہ ہو واجب تابع واسطے فرض کے
لیکن علمانے رخصت دی ہے لانی سعی کی پیچھے طواف قدوم کے
واسطے تخفیف لوگونکی بسبب مشغول ہونے لوگونکے ساتھہ نحر و مار اور

رمی کے اور یہہ خاص ہے آفاقی کے لئے اسلئے کہ مکی نہین مطلوب ہے
اوسی طواف قدوم طحطاوی اور چڑہے صفا پر اور سجگہہ کہ دکہائی
دے کعبہ باب صفا سے اور استقبال کری خانہ کعبہ کا اور تکبیر کہے
اور تہلیل کہے اور درود بہیجے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ساتہہ آواز
بلند کے خانیہ اور اوٹہا دے دونون ہاتہونکو طرف آسمان کے
اور دعا کرے واسطے ختم کرنے اپنی کے عبادت کو جو چاہی اسلئے
کہ محمد رحمتہ اللہ نے نہین معین کیا ہے کسی دعا کو اسلئے کہ تعین لیجاتی
ہے رقت قلب کو اور اگر ترک کرے ساتہہ ماثور کے پس حسن ہے درمختار
صفا لغت مین حجر املس یعنی نرم اور صاف ہے اور صفا او مروا
دو پہاڑ معروف ہین مکہ مین کہا صاحب کشاف نے تہا صفا پر ایک
صنم کہ نام اوسکا اساف تہا اور تہا مروا پر اور ایک صنم کہ نام اوسکا
نا بلہ تہا روایت کیا گیا ہے کہ اساف اور نابلہ مرد اور عورت تہی کہ
زنا کیا تہا اونہون نے کعبہ مین پس مسخ ہوکر پتہر ہوگئے پس رکہی گئی
صفا اور مروا پر تا کہ عبرت ہو ساتہہ اون دونون کے پس جب دراز
ہوئی اسکو ایک مدت پوجی گئے وہ دونون طحطاوی —

یہہ چڑہنا یعنی صفا پر اور جو اوسکے بعد مذکور ہے سنت ہے پس
مکروہ ہے کہ نہ چڑہے صفا اور مروہ پر بحر محیط سے یعنی جبکہ ماشی ہو
بخلاف راکب کے جیسا کہ شرح مرشدی مین ہے اور جاننا تحقیق
بہت درجے صفا کے دفن ہو گئے ہین سبب اونچے زمین کے ساتھہ بلندی
اپنی کے یہان تک کہ جو کہڑا ہو پہلے درجہ پر اوسکے درجات موجودہ
مین سے ممکن ہے اونکو دیکہنا خانہ کعبہ کا پس نہین حاجت ہے
طرف چڑہنے کی اور جو کرتے ہین اوسکو بعض اہل بدعت اور جاہل
چڑہنا یہان تک کہ التصاق کرتے ہین ساتھہ دیوار کے پس خلاف ہے
طریقہ اہل سنت وجماعت کی شرح لباب رد المحتار ۔

اور صفا پر چڑہ کی تکبیر کہی لباب مین ہے پس حمد کرے اللہ تعالے
کی اور ثنا کہے خدا کی اور تکبیر کہے تین بار اور تہلیل کہے اور
درود بہیجے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پہر دعا کرے واسطے مسلمانونکے
اور واسطے نفس اپنی کے ساتھہ جس دعا کے کہ چاہے اور مکرر کرے
ذکر ساتھہ تکبیر کے تین بار اور طویل کرے کہڑا رہنا صفا پر انتہی اس قدر
پڑہنے ایک سورہ کے مفصل مین سے جیسا کہ شرح لباب مین ہے عمدۃ المناسک

صاحب ہدایہ سے رد المحتار
محیط مین تقدیم حمد اللہ و صلوٰۃ علی النبی کے تہلیل و تکبیر سے طحطاوی
ساتہہ آواز بلند کے اقتصار کیا ہے خانیہ مین ذکر تکبیر و تہلیل پر اور
کہا بلند کرے اپنی آواز کو ساتہہ تکبیر و تہلیل کے انتہی اور اسی پر صلوٰۃ
نبی صلعم پر پس تحقیق آگے بیان کرچکے ہین ہم دعا میں تلبیہ مین کہ
پست کرے آواز اپنی کو ساتہہ صلواۃ کے پس محتمل ہے کہ ہو
اسجگہہ اسیطرح تنبیہ لباب مین ہے اور تلبیہ کہے سعی مین حج
کرنیوالا نہ عمرہ کرنیوالا اور زیادہ کیا شارح لباب نے اور نہین ہے
اضطباع سعی مین مطلقاً نزدیک ہمارے جیسا کہ تحقیق کی ہے ہمنے
اسکی ایک رسالہ مین برخلاف شافعیہ کے کہ اونکے نزدیک سعی مین
بہی اضطباع ہے۔ رد المحتار

اور اٹھاوے دونون ہاتھونکو محاذی
دونون شانونکے جیسا کہ شرح ملتقی
مین ہے طرف آسمان کی دعای
رغبت مین اور دعای رہبت مین
پس گردانے پشت ہاتھونکی جانب
صدر کی گویا کہ دفع کرتا ہے بلا کو
اپنی آپ سے کہا ہے اسکو
طحطاوی نے —

کہا سراج مین اور سوا اسکے نہین
کہ ذکر کیا دعا کو اسجگہہ اور نہ ذکر کیا
دعا کو نزدیک استلام حجر کے کہ استلام
حالت ابتدای عبادت مین
ہے اور یہہ حالت ختم عبادت کی ہے
اسلئے کہ ختم طواف کا ساتھہ سعی کے ہے
اور دعا ہوتی ہے وقت فراغت کے

امام شافعی

اضطباع کرے سعی مین

اضطباع یعنی چادر کو داہنی طرف کے
بغل سے نکال کر دونون پلو اسکے
بائین طرف کے مونڈھے پر ڈال لینا
سنت ہے —

رمل اور اضطباع سنت ہے
المعانی البدیعہ

عبادت سے نہ نزدیک ابتدای عبادت کے جیسا کہ نماز مین
ہے انتہی اور اسمین یہہ ہے کہ یہہ ابتدای سعی ہے نہ ختم طواف
مگر یہہ کہا جاے کہ سعی سوا اسکے نہین کہ متحقق ہوتی ہے وقت
اونترنے کے صفا سے ای پر چڑہنا صفا پر پس تحقیق متحقق ہوے
نزدیک اوسکے ختم طواف کا واسطے قصد محرم کے انتقال کا اوس سے
طرف عبادت دوسری کے کہ تابع ہے اوسکے رد المحتار
اسلئے کہ تعین لیجاتی ہے رقت قلب کو یعنی بسبب حفظ ہونے
دعا کے جاری ہوجاتی ہے دعا زبان پر بدون حضور قلب کے اور
یہہ برخلاف دعا کے ہے نماز مین اسلئے کہ سزاوار ہے دعا نماز مین
ساتہہ اوسکے کہ یاد ہوتا کہ نہ جاری ہو نمازی کی زبان پر جو مشابہہ ہو
کلام ناس کے پس فاسد ہوجاوے نماز اوسکی جیسا کہ نقل کیا ہے
اسکو طحطاوی نے ذخیرہ الجہیہ سے رد المحتار
ذخیرہ الجہیہ مین فصل قرارت مصلی مین ہے کہ سزاوار ہے دعا کرنا
نماز مین ساتہہ دعای محفوظ کے نہ ساتہہ اوس دعا کے کہ حاضر ہوجاوے
اوسکو اسلئے کہ خوف ہے یہہ کہ جاری ہوجاے اوسکی زبان پر جو

مشابہہ ہے کلام ناس سے پس فاسد ہو جاوے نماز اوسکی اور
اگر غیر نماز مین پس سزاوار یہہ ہے کہ دعا کرے ساتہہ اوس چیز
کے کہ حاضر ہو جاوے اوسکو اور نہ یاد کرے دعا کو اسلئے کہ حفظ دعا کا مانع
ہوتا ہے رقت سے طحطاوی اور تبرک کرنا ساتہہ ماثور کے اسجگہہ
یعنی صفا پر اور جگہہ مناسک حج مین اور تحقیق ذکر کیا ہے مینی ماثور
کو اپنی رسالہ لقبیۃ المناسک فی ادعیۃ المناسک مین رد المحتار
پہر جاوے طرف مروا کی اوس حال مین کہ سعی کرتا ہوا ساتہہ درمیان
میلین اخضرین سے کہ بنی ہوئی ہین دیوار مسجد مین اور کرے مروا پر جو
کیا ہے صفا پر کرے ایسا ہی سات بار شروع کرے ساتہہ صفا کے
اور ختم کرے شوط سابع کو ساتہہ مروہ کے پس اگر شروع کیا ساتہہ مروہ کے
نہ اعتبار ہوگا پہیرے پہلے کا اور یہی اصح ہے اور مندوب ہے سعی
کا ساتہہ دو رکعت کے مسجد مین مانند ختم طواف کی پہر رہے مکہ مین
احرام باندہے حج کا اور نہین جایز ہے فسخ حج کا ساتہہ عمرہ کے
نزدیک ہمارے اور طواف کیا کرے خانہ کعبہ کا زیادہ باوجود طواف
سعی کی اور یہہ طواف کرنا افضل ہے نماز نفل سے واسطے آفاقی کے

اور نماز نافلہ افضل ہے طواف سے واسطے مکی کے اور بحر مین ہے
کہ سزاوار ہے مقید ہونے نماز نفل کی افضل طواف سے مکی کے لئے
ساتھہ زمان موسم کے اور جو نہین پس طواف افضل ہے نماز سے مطلقا در مختار
کہا لباب مین پھر اوترے صفا سے طرف مروہ کے اوس حال مین
کہ سعی کرنیوالا ذکر کرنے والا ہو پیادہ باآہستہ یہان تک کہ جب ہو
نزدیک اوس میل کے جو متعلق ہے مسجد کے کونے مین کہا گیا ہے
ساتھہ مانند چھہ گز کی ہے سعی کرے سعی شدید بطن وادی مین یہان
تک کہ گذر جاوے میلین سے پھر چلے باآہستگی یہان تک کہ آئی
مروہ مین اور مستحب ہے یہہ کہ ہو سعی درمیان میلین کے فوق رمل کے
کمتر عدو یعنی دوڑنے سے اور یہہ سعی ہر پھیری مین ہے بخلاف رمل
کے طواف مین کہ خاص ہے ساتھہ تین پھیرون پہلے کے برخلاف
اوسکے کہ گردانا ہے اوسنے سعی کو مانند رمل کی پس اگر ترک کیا
سعی کو یا دوڑا ساری سعی مین پس تحقیق اساءت کی اور نہین لازم
آتا ہے کچھہ وسپر اور اگر عاجز ہوا وسی صبر کرے یہان تک کہ
پاوی فرجہ اور جو نہین تشبیہ کری ساتھہ سعی کرنیوالے کے اوسکی حرکت

میں اور اگر ہو سواری دابہ پر حرکت دے دابہ کو بدون اسکے
کہ ایذا دے کسیکو انتہی اور قول اوسکا ساتھہ مانند چہہ ذراع کی کہا
شارح لباب نے یہہ منسوب ہے طرف شافعی کے اور ذکر کیا گیا ہے
یہی بعض مناسک ہماری اصحاب میں انتہی کہتا ہون میں اور
نقل کیا ہے اسکو معراج میں شرح ذخیرہ سے اور کہا میل تہا
پشت راہ پر اوس موضع میں کہ ابتدا کیجاتی ہے اوس سے
سعی کی پس تہا کہ ڈہاتا تہا اوسکو سیل پس اوٹہایا اوسکو طرف
اعلی رکن مسجد کے اور اسی لئے نام رکہا گیا ہے معلق پس واقع ہوا
متاخر ابتدای سعی سے ساتھہ چہہ گز کے اسلئے کہ نہ تہی کوئی جگہہ
لائق تر اس سے اور میل دوسرا متصل ہے ساتھہ دار عباس کے
انتہی اور نقل کیا ہے اسکو شرنبلالیہ میں بہی اور اقرار کیا ہے
اسکا اور نقل کیا ہے اسکو بعض محشین نے مناسک ابن العجمی اور
طرابلسی اور بحر عمیق وغیرہم سے کہتا ہون میں اور نہیں ہے منافی
اسکی قول ستون کا اوس حال میں کہ سعی کرنے والا ہو درمیان میلین کے
اسلئے کہ یہہ باعتبار اصل کے ہے رد المحتار اور چڑہے مروہ پر

یعنی باعتبار بیچ زمانہ کی اسے پر آب پس جو کہ ٹھیرا ہو در جا دی پر
بلکہ اوسکی زمین پر صادق آتا ہے اوسپر کہ چڑہا مروہ پر شرح لباب
اور کری جو کیا ہے صفا پر یعنی استقبال اسطرح کہ میل کرے داہنی
طرف تہوڑا سا میل تا کہ متوجہ ہو طرف خانہ کعبہ کی اور جو نہیں پس
خانہ کعبہ کچھ نہیں ظاہر ہوتا ہے آجکے دن لسبب محجوب ہونے
اوسکے کے ساتھہ عمارت کے اور تکبیر اور ذکر اور دعا مشتمل صلوٰۃ
اور ثنا پر شرح لباب رد المحتار

شروع کرے ساتھہ صفا کے اسمین اشارہ ہے اسطرف کہ جانا
مروہ تک ایک پہیرا ہے اور لوٹنا مروہ سے صفا تک دوسرا
پہیرا ہے اور یہی صحیح ہے اور کہا طحطاوی نے کہ جانا صفا سے
مروہ تک اور لوٹ آنا مروہ سے صفا تک ایک پہیرا ہے مانند طواف
کے اسلئے کہ طواف حجر سے حجر تک ایک پہیرا ہے اور تمام اسکا
فتح القدیر وغیرہ مین ہے رد المحتار

ظاہر مذہب یہہ ہے کہ ہر ایک جانے سے مروہ تک اور آنے سے
مروہ سے صفا تک پہیرا ہے یعنی ایک پہیرا جانا ہے مروہ تک اور

دوسرا پھیرا آنا ہے مروہ سے صفا تک اور نزدیک طحاوی کے نہین
پس کہا گیا ہے کہ لوٹنا مروہ سے صفا تک نہین معتبر ہے پھیری
ہین بلکہ واسطے حاصل کرنے دوسرے پھیری کے ہے اور مقتضی
ہین بعض عبارات اسکو کہ ایک پھیرا صفا سے صفا تک ہے فتح القدیر
جب مسجد سے طرف صفا کی نکلے وقت نکلنے کے پہلے بایان پاؤن
مسجد سے نکالی اور یہہ دعا پڑہے بسم اللہ والسلام علی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اللھم اغفر لی ذنوبی وافتح لی ابواب رحمتک
وادخلنی فیہا واعذنی من الشیطان فتح القدیر اور دعا ماثورہ مین سے
اوسوقت کہ صفا پر مستقبل قبلہ دیکھنے والا خانہ کعبہ کا ہو یہہ ہے
لا الہ الا اللہ ولا نعبد الا ایاہ مخلصین لہ الدین ولو کرہ الکافرون
فتح القدیر اور وقت اوترنے کے صفا سے یہہ دعا پڑہے اللھم
استعملنی بسنتک وتوفنی علی ملتہ واعذنی من مضلات الفتن
برحمتک یا ارحم الراحمین پھر جب پہونچے بطن الوادی مین
درمیان میلین اخضرین کے یہہ دعا پڑہے رب اغفر وارحم وتجاوز
عما تعلم وانک انت الاعز الاکرم فتح القدیر واجب سب سے

بدایت سعی کے جو درمیان صفا اور مروہ کے کیجاتی ہے صفا سے اور
اگر شروع کیا ہو سعی کو ساتھہ مروہ کے تو نہ اعتبار ہوگا اوسکا پہلے پہیرے
مین اصح مین درمختار — مقابل اصح کا وہ ہے جو کہا ہے کرمانی نے
کہ اعتبار اوسکا ہے لیکن مکروہ ہے بسبب ترک سنت کے اور مستحب
ہے اعادہ اوس پہیری کا تاکہ ہو بداہیت بروجہ سنت اور چلا ہے
لباب مین اسپر کہ بداہیت سعی کے صفا سے شرط ہے واسطے صحت
سعی کے پس نہ اعتبار ہونا اوسکا پہلے پہیری مین متفرع اسپر ہے
اور اوپر قول کے ساتھہ وجوب اوس بداہیت کے اسلئے کہ مراد ساتھہ
عدم اعتبار کے لزوم اعادہ ہے بالزوم جزا بر تقدیر عدم اعادہ کے
اور سوای اسکے نہین کہ فرق اوس راہ سے ہے کہ جب نہ اعادہ
کریگا شوط اول کو لازم آئیگی اوسپر جزا بسبب ترک سعی کے
بر قول شرطیت اسلئے کہ نہین ہے صحت مشروط کی بدون اوسکے
شرط کے اور بسبب ترک شوط اول کے بر قول وجوب کے کہ یہہ قول
اعدل مختار مین حیث الدلیل ہے جیسا کہ شرح لباب مین ہے اور کبھی
کہا جاتا ہے کہ جبکہ نہ اعتبار کیا جائیگا ساتھہ اول کے حاصل ہوگی بداہت

ساتھہ صفا کے ساتھہ ثانی کے پس تحقیق پائی جائیگی شرط اور نہ متصور
ہوگا ترک اوسکا اور سوا اوسکے نہین کہ ہوگا تارک واسطے آخر الاشواط
کے مگر جبکہ اعادہ کرلے اول کا اور ہونا اسکا شرط منافی وجوب
نہین ہے اسلئے کہ نہین لازم آتا ہے ہونے ایک چیز سے
شرط واسطے دوسری چیز کے کہ موقوف ہے اوسپر صحت اسکے
یہہ کہ ہو وہ چیز فرض جیسا کہ پہلے لکھہ چکے ہین ہم اسکو حلق مین
برخلاف اوسکے کہ سمجھا ہے اوسکو شرح لباب مین بیان
حلق مین اور اگر ہو فرض لازم آئیگی فرضیت سعی کی یا فرضیت
بعض سعی کے اور وجوب باقی سعی کا باوجودیکہ سعی ساری واجب
ہے جبر کیجاتی ہے ساتھہ دم کے اور اسوقت مین متعین ہوگا قول
ساتھہ وجوب کے اسواسطے کہ نہین ثمرہ ظاہر ہوتا ہے اوپر قول کے
ساتھہ شرطیت کے جیسا کہ نص کیا ہے اوسکو منسک کبیر مین اگرچہ
غریب جانا ہے اسکو قاری نے شرح لباب مین اور اللہ تعالے
داناتر ہے ساتھہ صورت کے ردالمحتار
اور جو حلق مین پہلے ہو چکا ہے وہ یہہ ہے کہ حلق یا تقصیر کے واجب

ہونے مین یہہ ہے کہ یہہ شرط ہے واسطے نکلنے کے احرام سے
اور شرط نہین ہوتی ہے مگر فرض اور جواب یہ ہے اسکا شرح لباب مین
اسطرح کہ وجوب اسکا حیثیت اسکی انقاع سے ہے وقت شروع مین
اور وقت شروع یا بعد رمی کے حج مین اور بعد سعی کے عمرہ مین ہے
تنہا ہو نہین اور اسمین یہہ ہے کہ یہہ واجب دوسرا ہے قریب ہے
کہ آئیگا پس احسن جواب یہہ ہے کہ نہین لازم آتا ہے موقوف
ہونے خروج کے احرام سے حلق یا تقصیر پر یہہ کہ ہو حلق یا تقصیر
فرض قطعی پس کبھی ہوتا ہے واجب مانند موقوف ہونے خروج
کی نماز سے کہ واجب ہے اوپر واجب سلام کے تامل کر پھر دیکھا یعنی
فتح القدیر مین کہ حلق نزدیک شافعی کے غیر واجب ہے اور وہ
نزدیک ہماری واجب ہے اسلیئے کہ تحلل واجب نہین ہوتا ہے
مگر ساتھہ حلق کے پھر کہا بعد کچھہ کلام کے جز اسکے کہ یہہ تاویل ظنی سے
ہے پس ثابت ہوگا ساتھہ اوسکے وجوب نہ قطع رد المحتار پہلے محیط
مذکور ہوا کہ تقدیم طواف شرط سعی کی ہے پس تبین سے کہا ہے
قہستانی نے کہ اگر حایضہ ہو عورت قبل احرام کے غسل کرے اور

احرام باندھے اور حاضر ہو سب مناسک مین مگر طواف اور سعی
مین نہین اسلیئے کہ سعی بدون طواف کے غیر صحیح ہے رد المحتار
اور مندوب ہے ختم سعی کا ساتھہ دو رکعت کے مستحب مین ذکر کیا ہے
اسکو خانیہ وغیرہ مین مانند ختم طواف کے تاکہ ہو جاوے ختم سعی کا
مانند ختم طواف کے جیسا کہ مبدء طواف اور سعی دونون کا ساتھہ
استلام کے ہے کہا فتح القدیر مین اور نہین حاجت ہے طرف
اس قیاس کی اسلیئے کہ اسمین نص ہے اور وہ جو روایت کیا ہے
مطلب بن ابی وداعہ نے کہا مطلب نے دیکھا مینے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو جسوقت کہ فارغ ہوئی سعی سے آئے یہان تک کہ جب
محاذی ہوتے رکن کے پس پڑھتے دو رکعت حاشیہ مطاف مین
اور اس حال مین کہ نہو نا درمیان انکے اور طائفین کے کوئی روایت
کیا اسکو احمد اور ابن ماجہ اور ابن حبان نے اور کہا ابن حبان نے
اپنی روایت مین دیکھا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑھتے
تھے محاذی رکن اسود کے اور مرد اور عورتین گذرتی تھین روبرو
انکے کے نہ تہا درمیان اونکے اور درمیان آپکے سترہ اور تمام

فتح القدیر مین ہے تنبیہ کہا علامہ قطب الدین نے اپنی منسک مین دیکھا مینے بخط بعض تلامذہ کمال الدین ابن الہمام کے بیچ حاشیہ فتح القدیر کے جگہ پر ہے مسجد الحرام مین سزاوار یہہ ہے کہ نہ منع کرے مرور کرنیوالی کو بسبب اس حدیث کے اور یہہ محمول ہے طائفین پر اسلئے کہ طواف ایک قسم کی نماز ہے پس ہوگا جیسے کہ ہون صفین نماز یونکی آگے نماز پڑہنے والے کے انتہی اور کہا پہر دیکہا مینے بحر عمیق مین کہ حکایت کیا ہے عزالدین ابن جماعہ نے مشکلات آثار طحاوی سے کہ گذرنا سامنے نماز پڑہنے والے کے بیچ حضرت کعبہ کے جایز ہے کہتا ہون مین اور یہہ فرع غریب ہے پس چاہیئے کہ یاد رکہا جاوے رد المحتار

جسوقت فارغ ہووے دو نون رکعت طواف سے اور ارادہ کرے خروج طرف سعی کے پس سنت یہہ ہے کہ لوٹے طرف حجر اسود کے اور بوسہ دیوے اوسکو پہر نکلے اوسطرف کو جو وہان دروازہ ہے صفا کا باتفاق چارون امامون کے اور ایسی ہی کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور مستحب ہے کہ پہلے رکہے

وقت نکلنے کے مسجد سے پیر بایان اور کہے نزدیک نکلنے کے وقت
اے بار خدایا کہول تو میری واسطے دروازے مہربانی اپنی کے جسوقت
پہونچے طرف جبل صفا کی چڑہے اوسپر اگر اوس سے ہو سکے
اور لگا دے قدم اپنے کو منتہا سے جبل صفا پر اگر پیادہ ہووے
اور اگر سوار ہووے چڑہا دے سواری اپنی کو تا کہ رکہے سوار
اوسکی کہر اپنی کو اوپر چوٹی جبل صفا کے یہان تک کہ باقی نرہے
بلندی کی جانب کوئی مسافت پہر اوترے صفا سے اور چلے
طرف مروہ کی جس راستہ مین لوگ سعی کرتے ہون اور وہ بطن
میل ہے جسوقت پہونچ جاوے طرف چوٹی جبل مروہ کے سوار
ہو یا پیادہ اور لگا دے قدم اپنے یا قدم سواری کہ لگجاوے
اوسکی چوٹی جبل مروہ پر پس کامل کیا اوسنے ایک دفعہ سعی پہر لوٹے
طرف جبل صفا کی اور پہونچے اوسکی چوٹی تک پیادہ ہووے
یا سوار تحقیق تمام کیا اوسنے دو سعی کو پہر لوٹے طرف مروہ کے
یہان تک جو پہونچے اوسکی چوٹی تک تحقیق کامل کیا اوسنے تین
سعی کو پہر عود کرے طرف جبل صفا کی پہر صفا سے طرف مروہ کے

پہر مروہ سے طرف صفا کی سات دفعہ تک اور ختم کرے سعی کو
مروا پر اور نہ ہووے وہ سعی طواف قدوم اور افاضہ اور عمرہ سے
بہت پیچھے اور ہوتا ہے جایز پیچھے دخول شوال سے سعی اسکو
باتفاق چارون اماموںکے مگر حنفیہ کے نزدیک شرط واسطے صحیح ہونے
سعی کے یہہ بات ہے کہ ہووے طواف وہ طواف اور مستحب ہے
کہ متوجہ ہووے بیت اللہ کی طرف صفا و مروا پر باتفاق چارون
اماموںکے اور اوٹہاوے ہاتہہ واسطے دعا کے نزدیک غیر مالکیون
کے اور پڑہے ذکرون دعاؤن سے جو اوسکو پسند ہووے
اور بہتر یہہ ہے کہ پڑہے وہ دعا جو صحیح ہووے رسول اللہ صلعم
سے اور تحقیق ثابت ہوا ہے رسول اللہ صلعم سے کہ جسوقت
چڑہے رسول صلعم صفا پر یہان تک کہ دیکہا رسول اللہ نے
بیت اللہ کو پس متوجہ ہو گئے بیت اللہ کی طرف اور توحید
اور تکبیر کی اللہ کو اور فرمایا لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک
ولہ الحمد وہو علی کل شئی قدیر لا الہ الا اللہ انجز وعدہ ونصر عبدہ وہزم
الاحزاب وحدہ نہین معبود مگر اللہ تنہا نہین شریک اوسکا اور ملک اور تعریف خاص

اوسکے واسطے ہے اور وہ ہر شی پر قادر نہین ہے معبود مگر اللہ
تنہا اور پورہ کیا وعدہ اپنی کو اور مدد دی بندہ اپنے کو اور شکست دیا
احزاب کو در حالت تنہای پہر دعا پڑہی اور کہی یہہ دعا تین دفعہ
پہر کری مردا پر وہ جو کیا اوسنے صفا پر اور مروی ہے کہ دعا
قبول ہوتی ہے صفا اور مروہ پر اور سعی مین و مذہب شافعیونکا
یہہ ہے کہ مستحب ہی چلی موافق عادت اپنی کے جسوقت اوترے
صفا سے یہان تک جو ہووے چلنے والی اور میل اخضر کے
مقدار چہہ ذراع وہ میل اخضر کہ واقع ہے یسار رکن مسجد پر پہر
سعی کرے یہان تک جو داخل ہووے درمیان میلین اخضرین کے
وہ میلین اخضرین کہ ایک اون دونکا طرف رکن مسجد کی سے ہے اور آخر
متصل بدار العباس سے ہے پہر چہوڑی شدت سعی کو اور چلے موافق
عادت اپنی کے تاکہ پہنچے مردا کو اور ایسی ہی مستحب ہے سات دفعہ سعی مین
یہہ مذہب ہے تینون اماموںکا سوای حنفیون کے اور کہتے ہین حنفی
جلدی کرے درمیان میلین اخضرین کے اور کہا مالکیون نے جلدی
کرے علم سے علم تک اور مستحب ہے نزدیک شافعیونکے یہہ کہ کہے

درمیان صفا اور مروہ کے ای رب بخشو اور بخشو اور تجاوز کر اوس
چیز سے کہ تو اوسکو جانتا ہے اور تو غالب اور بزرگ ہے اور ای
رب میری سامنے کر میری دنیا اور آخرت مین نیکی کو اور بچا مجکو
عذاب دوزخ سے اور بہتر جانتے ہین شافعی کہ پڑہی قران کو اور
عورت جلدی نہ چلے سعی مین اور نزدیک شافعیون اور حنبلیون کے
نہ چڑہے صفا اور مروہ پر اور کہتے ہین مالکی کہ چڑہے صفا پر جسوقت
مکان خالی ہووی اور یہہ ہے مقتضا کلام حنفیون کا اور مستحب ہے
واسطے عورت کے کہ ہووی سعی اوسکی رات مین کیونکہ رات اوسکو
بچانیوالی ہے فتنون سے اور مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے
کہ طواف صفا اور مروہ کا برابر ہے آزاد کرنا ستر غلامونکے۔
اور بعضی واجبات سے نزدیک شافعیونکے قطع کرنا جمیع مسافت بطن
وادی کے کہ درمیان صفا اور مروہ کے ہے اور ترتیب عبارت ہے
شروع کرنا صفا سے اور ختم کرنا مروہ پر اور کامل کرنا سات دفعہ کا
اور واقع ہونا سعی کا بعد طواف متعلق ہے نسک کے اور نہین صحیح
سعی بدون ان واجبات کے اور ماسوا اسکے سنن اور مستحبات مین

اور پیادہ چلنا بہتر ہے سواری سے اور نزدیک حنفیون کے چلنا
صفا اور مروہ مین رکن ہے سعی سے اور شروع کرنا سعی کا صفا سے
بعد طواف کے جو خالی ہووے حدث اکبر سے شرط ہے جواز سعی کے
واسطے اور کہا حنفیون نے جسوقت ترک کرے اقل سعی کو لازم
ہے اوسپر نصف صاع غلہ بدلے ہر شوط کے یا قربانی کرے اگر خرید
ہوسکتی ہے غلہ کی قیمت سے قربانی اور خزانۃ الاکمل مین ہے کہ اگر
سعی کی اوسنے صفا اور مروہ مین اور چھوڑدیا تیسرا حصہ مسافت کا
مروہ کے جانب سے ساتون شوطون مین جایز ہے مگر لازم ہے اوسپر
قربانی اور ما سوا اسکے ہے سب سنت اور مستحب اور آداب ہے
اور نزدیک مالکیون کے شرط صحیح ہونے سعی کے قطع مسافت بطن مسیل سے
اور نہین واجب نزدیک مالکیون کے پہونچنا جبل صفا اور مروہ تک اور
دوسری شرط اوسکی شروع کرنا صفا سے اور ختم مروہ پر اور سات
شوط پے در پے بغیر انفصال کثیر کے اور وقوع سعی کا بعد طواف
چنانچہ ترجیح دی اسکی ابن حاجب نے اور روایت کیا ابن قاسم نے
مدونہ مین یہہ کہ ہووے سعی بعد طواف فرض کے چنانچہ بیان کیا

یعنی منع کرتے ہین اور ماسوا اسکے سب سنت اور مستحب ہین اور
منع فرماتے تہے امام مالک سواری سے کیونکہ سعی کرنا پیدل ہوکر
سنت ہے اور شرط نزدیک حنبلیون کے واسطے صحت سعی کی شروع
کرنا صفا سے اور ختم کرنا مروہ پر ہے اور اداکری جمیع اشواط مین
صفا اور مروہ بین اور نہ مقدم کرے سعی کو اشہر حج سے اور
طواف کرے پہلی سعی سے خواہ واجب ہو یا مستحب اور اختلاف کیا
حنبلیون نے اشتراط پے درپے ہونے اشواط مین اور ماسوا اسکے
سنت اور مستحبات ہین - از مناسک صغیر ابن جماعہ

رمی جمار واجب ہے ترک سے دم لازم آتا ہے خزانۃ المفتین

امام ابوحنیفہ	امام شافعی		امام احمد	امام مالک	
مستحب ہے لینا کنکریوں کا واسطے رمی جمار کے مزدلفہ یا راہ سے عالمگیریہ اور نہ رمی کیجاوے ساتھ کنکری کے کہ لیا ہو اسکو پاس سے جمرہ کے پس اگر رمی کی سو ساتھ انکے جائز ہے اور تحقیق اسارت کے اور ایسا ہی سراج وہاج مین عالمگیریہ مکروہ ہے لینا کنکریوں کا پاس سے جمرہ کے درمختار	مستحب ہے لینا کنکریوں کا واسطے رمی جمرۃ العقبہ کے مزدلفہ سے المعانی البدیعہ	ابن عمر	متفق با امام مالک المعانی البدیعہ	کنکریوں کو جہاں سے چاہے لے المعانی البدیعہ	عطا

اور نہین ہے یہہ مکر کراہت تنزیہی فتح القدیر اشارہ کیا ہے اسطرف
کہ جایز ہے لینا کنکریونکا جونسے جگہ سے کہ ہو سوای جمرہ کے
پاس سے اور لباب مین ہے کہ مستحب ہے کہ اوٹہاوی مزدلفہ
سے سات کنکریان اور رمی کرے سات کنکریونکے جمرۃ العقبہ
کے اور اگر اوٹہاوی مزدلفہ سے ستر کنکریان یا راہ سے پس
یہہ جایز ہے اور کہا گیا ہے کہ مستحب ہے کہا شارح لباب نے
لیکن کہا کرمانی نے کہ یہہ خلاف سنت کے ہے اور نہین ہے
مذہب ہمارا اور جو بدایع وغیرہ مین ہے لینا کنکریون جمار کا
مزدلفہ سے یا راہ سے پس سزاوار ہے حمل اوسکا سات جمار پر
اور ایسا ہی ہے جو ظہیریہ مین ہے کہ مستحب ہے لینا اوسکا مجزاع
طریق یعنی ڈہری کی راہ سے اور حاصل یہہ ہے کہ لینا ماوراے
جمار سبعہ کا نہین ہے اونکا محل مخصوص نزدیک ہم حنفیونکے رد المحتار
وقت رمی اوسمین تین قسمین ہین مکروہ اور مسنون اور مباح
پس بعد طلوع فجر کے وقت طلوع آفتاب تک مکروہ ہے اور
بعد طلوع آفتاب کے زوال یعنی دوپہر ڈہلی تک مسنون ہے اور بعد زوال آفتاب کے

	امام شافعی		دیگر علماء
غروب آفتاب تک وقت مباح ہے اور شب وقت مکروہ ہے ایسا ہی ہے محیط سرخسی مین اور اگر رمی کے پہلے طلوع فجر سے نہ صحیح ہوگی اتفاقاً ایسا ہی ہے بحر الرائق مین اور وقت رمی دوسری اور تیسری دن نحر کے پس وہ بعد زوال کے ہے طلوع آفتاب غد تک ہے یہان تک کہ نہین جایز ہے رمی. ان دونون مین پہلے زوال کے مگر بعد زوال سے غروب آفتاب تک وقت مسنون ہے اور بعد غروب سے طلوع فجر تک وقت	مستحب ہے دیکھنا جمرۃ العقبہ کا بعد طلوع آفتاب کے اور جایز ہے رمی جمرۃ العقبہ کے مگر بعد طلوع فجر دوسری کے المعانی البدیعہ	عطا عکرمہ	نزدیک مجاہد و نخعی اور ثوری کے نہین جایز ہے رمی جمرۃ العقبہ کے مگر بعد طلوع آفتاب کے المعانی البدیعہ

مکروہ ہے ایسا ہی روایت کیا گیا ہے ظاہر الروایۃ مین اور وقت
رمی کا چوتھی دن نحر کے پس نزدیک ابیحنیفہ کے طلوع فجر سے ہے
غروب آفتاب تک مگر پہلے زوال کے وقت مکروہ ہے اور بعد
زوال کے مسنون ایسا ہی ہے محیط سرخسی مین عالمگیری سے وقت
جواز رمی جمار کا اداءً فجر نحر سے دوسری دن کے فجر تک ہے بحر الرائق
مین ہے یہان تک کہ اگر تاخیر کی رمی مین یہان تک کہ نکل آئی
فجر دوسری دن کے لازم آئیگا اسپر دم دینا نزدیک ابی حنیفہ
کے برخلاف صاحبین کے اور اگر رمی کے پہلے طلوع فجر نحر سے
نہ صحیح ہوگی رمی اتفاقاً رد المحتار ـــ

درمختار اور مجمع الروایات اور محیط اور نہر الفائق مین ہے کہ مسنون
ہے رمی طلوع آفتاب سے زوال آفتاب تک اور عینی نے مسنون
کو ساتھہ مستحب کے تعبیر کیا ہے اور مباح ہے رمی زوال آفتاب
سے غروب آفتاب تک اور گردانا ہے اسکو ظہیریہ مین مکروہ ہاشیے
اور اکثر اول پر ہین یعنی مباح ہونے پر بحر رد المحتار ـــ
اور مکروہ ہے رمی غروب آفتاب سے فجر تک اور ایسا ہی مکروہ ہے

قبل طلوع آفتاب کے بجر – اور یہہ نزدیک عادم عذر کے ہے
پس نہین اسارت ہے رمی ضعیفونمین پہلے طلوع آفتاب سے
اور نہ رمی چروا ہونمین رات مین ایسا ہی ہے فتح القدیر رد المختار
روایت ہے جابر سے کہ کہا پہنکین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کنکریان منارہ پر دن نحر کے وقت چاشت کے اور پیچھے دن نحر
کے دوپہر ڈہلے نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے
ف صحوہ کہتی ہین بعد طلوع آفتاب سے زوال کے پہلے تک کو
اور پیچھے دن نحر کے کہ ایام تشریق مین کہ تیرہوین تک ہین بعد زوال
کے رمی کرتی تہی کہا ابن ہمام نے کہ اس حدیث سے یہہ معلوم
ہوا کہ وقت رمی کا دوسرے دن یعنی گیارہوین کو نہین ہوتا ہے
مگر بعد زوال کے اور اسیطرح تیسرے دن پہر آگے مکہ کو جاوے
تو پہلے ہونے فجر تیرہوین کے چلا جاوے اور اگر بعد ہونے فجر کے
جاویگا تو رمی ضرور ہے اور اوسدن پہلے زوال کے بہی رمی
جایز ہے شیخ عبد الحق کہا لباب مین وقت رمی جمار ثلثہ کا دوسرے
اور تیسرے دن ایام نحر مین سے بعد زوال کے ہے پس نہین جایز ہے

رمی پہلے زوال کے سہو ہے قول مشہور مین اور کہا گیا ہے کہ جایز ہے
اور وقت مسنون دوسرے دن اور تیسرے دن نحر مین ممتد ہوتا ہے
زوال سے غروب تک اور غروب سے طلوع تک وقت مکروہ ہے
اور جب طلوع کیا فجر ای فجر چوتھی دن سے پس تحقیق فوت ہو گیا
وقت اداکا اور باقی رہا وقت قضا کا اخیر ایام تشریق تک پس
اگر تاخیر کی رمی کی اوسکے وقت معین سے ہر دنمین تو لازم آئیگی
اوسپر قضا اور جزا اور فوت ہو جاتا ہے وقت قضا کا ساتھہ غروب
آفتاب کے چوتھے دن مین پھر کہا لباب مین اور اگر نہ رمی کی دن
نحر کے یا دوسرے یا تیسرے دن نحر کے رمی کری رات آیندہ
ہر دنمین دنون گذشتہ مین سے اور نہین لازم آئیگا اسصورتمین
اوسپر کچھہ سوا سے اساءت کے جب تک کہ نہو یہہ ساتھہ عذر کی
اور اگر رمی کے شب یازدہم یا غیر شب یازدہم بعوض اوسکے
غد کے نہ صحیح ہو گی یہہ رمی اسلئے کہ راتین حج مین حکم مین دنون
گذشتہ کے ہین نہ دنون آیندہ کے اور اگر نہ رمی کی ہو شب مین
رمی کرے دنمین قضا اور لازم آئیگا اوسپر کفارہ اور اگر تاخیر کی رمی

سب دنونکی چوتہی دن تک مثلاً قضا کرے کل دنونکی چوتہے دنین
اور لازم آئیگی اوسپر جزا اور اگر قضا نہ کی چوتہی دن یہانتک
کہ غروب ہوگیا آفتاب فوت ہوگیا وقت قضا کا اور نہوگی یہہ رات مانع رمی
قبل سے اور حاصل یہہ ہے کہ اگر تاخیر کی رمی کی غیر یوم رابع مین رمی
کرے اوس اتیہن متصل سے اوسدنکے کہ جسمین تاخیر کی ہے رمی کی
اور ہوگی ادا اسلئے کہ رات تابع ہے اوسدنکے اور مکروہ ہوگی
رمی رات کو بسبب ترک سنت کے اور اگر تاخیر کیا رمی ایک دنکو دوسرے
دن تک ہوگی قضا اور لازم آئیگی اوسپر جزا اور ایسا ہی ہے اگر
تاخیر کیا سب دنونکی رمی کو چوتہی دن تک مثلاً جب تک کہ نہین غروب ہوا ہے
آفتاب وسدن کا پس اگر غروب ہوجاے آفتاب وسدن کا ساقط ہوجائیگی رمی
اور لازم آئیگا اوسپر دم اور ظاہر ہوا اوسسے جو تقریر کی ہمنے کہ جو ذکر کیا ہے
شارح نے بہ تبعیت بحر وغیرہ کے انتہای وقت رمی سے طلوع آفتاب
تک نہین ہے یہان اسطے وقت اداکے فقط
بلکہ شامل ہے وقت قضا کو اسلئے کہ بعد فجر رابع کے وقت ہے واسطے اداے
رمی رابع کے اور واسطے قضا رمی غیر رابع کے ایام ثلثہ مین سے رد المحتار

امام ابو حنیفه	امام شافعی	دیگر علما
اور اگر لیا کنکریونکو اون کنکریون مین سے جو پہینکی گئی تہین جایز ہوگا لیکن اسارت کی یعنی برا کیا اور ایسا ہی ہے جبکہ رمی کی ساتہہ نجس کے جیسا کہ محیط مین ہے پس جو فتح القدیر مین ہے کہ جسنے لیا کنکریونکو مرمی یعنی پہینکنی کی جگہ سے سوا اسکے نہین کہ مکروہ تنزیہی ہے اوسمین نظر ہے نہر الفایق —	مکروہ ہے رمی کرنا اوس کنکری سے کہ رمی کی گئی ہو اوسے المعانی البدیعه	نزدیک مزنی کے جایز ہے رمی اوس کنکری سے کہ رمی کی ہو ساتہہ اوسکے اوسکی غیر نے اور نہین جایز ہے رمی اوس کنکری سے کہ جسنے خود رمی کی ہو المعانی البدیعه

دن رمی کے دن نحر اور تین دن ایام تشریق کی ہین عالمگیریے
مکروہ ہے لینا ایک پتھر کا پھر توڑکے اوسکے ستر کنکری یعنی چھوٹے
پتھر بنانا جیسا کہ کرتے ہین اوسکو بہت لوگ اب ایسا ہی فتح القدیر
مین عالمگیری — سزاوار ہے یہہ کہ کنکریان مغسول یعنی
دہوئی ہوئی ہون جیسا کہ سراج وہاج مین ہے اور اگر رمی کری
ساتھہ نجس کنکریونکے جنکا نجس ہونا یقینی ہو مکروہ ہوگی رمی ساتھہ
اوسکے اور کافی ہوجاوی گی ایسا ہی فتح القدیر مین عالمگیریہ بدون
یقین نجاست کے مکروہ نہین ہے اسلئے کہ اصل طہارت ہے لیکن
مندوب ہے دہونا اونکا تاکہ ہو طہارت اونکی یقینی جیسا کہ ذکر
کیا ہے اسکو بحروغیرہ مین رد المحتار

امام ابوحنیفه	امام شافعی	امام احمد	دیگر علماء
جایز ہے رمی کرنا تیسری دن قبل زوال کے استحسانًا او حکایت کیا گیا ہی ابی حنیفہ سے جایز ہے ہی کرنا رمی کا پہلے زوال دوسری دن قبل زوال کے اور مشہور ابی حنیفہ سے اول ہے المعانی البدیعہ تقدیم رمی کے چوتہی دن زوال سے جایز ہے یعنی صحیح ہے نزدیک امام کی استحسانا ساتہہ کراہت تنزیہی کے اور کہا امام محمد او امام یوسف نے نہین صحیح ہے باعتبار باقی دنونکی نہر رد المختار	وقت رمی کا ایام تشریق سے بعد زوال کے ہے پہر اگر رمی کی ہوگی پہلے اسے نہ شمار ہوگا اوسکا المعانی البدیعہ	متفق باامام شافعی ایک روایت مین متفق باامام ابوحنیفہ المعانی البدیعہ	نزدیک عطا کی اگر قبل سے رمی کیے پہلے زوال کے کافی ہے نزدیک طاوس کے اگر چاہی رمی کرے اول نہار مین حلال ہوجاوے اور نزدیک عکرمہ کی اگر چاہے رمی کرے اول نہار مین لیکن نہ جاوے مگر بعد زوال کے المعانی البدیعہ نزدیک اسحاق کے اگر رمی کرے پہلے دن یا دوسرے دن پہلے زوال سے اعادہ کرے اور اگر رمی کی تیسرے دن زوال مین کافی ہوگا اور جب رمی کی ہو بعد طلوع آفتاب کے دن پہلے روانگی کے پس نہین لازم آتا ہے کچہہ اوسپر المعانی البدیعہ

امام ابوحنیفہ	امام شافعی	دیگر علماء
ساتهه ہر چیز کے کہ جنس ارض سے مانند سرمہ اور ہڑتال اور نورہ کے مگر سونا اور چاندی نہین جایز ہے رمی ساتهه اوسکے المعانی البدیعہ جایز ہے رمی ساتهه ہر اوس چیز کے کہ ہو جنس زمین سے بشرطیکہ وجوب استہانت یعنی ذلیل ہونیکی یہان تک کہ نہین جایز ہے ساتهه فیروزہ اور یاقوت کے ایسا ہی سراج وہاج مین اور ایسا ہی ہے نہایہ اور غایہ اور معراج الدرایہ مین اور جایز ہے ساتهه پتهر اور ڈهیلی اور طین یعنی گوندهی مٹی اور گیرو اور نورہ اور ہڑتال اور پہاڑی نمک	نہین جایز ہے رمی مگر ساتهه حجر کے پهر اگر رمی کی ساتهه غیر حجر کے مانند سرمہ او ہڑتال اور طوطیا سے اگرچہ نہین متحجر یا رمی کے ساتهه سونے یا چاندی کے کافی ہو گی اوسنے المعانی البدیعہ	نزدیک داود اور اہل ظاہر کے جایز ہے رمی ساتهه ہر چیز کے یہان تک کہ اگر رمی کی ساتهه ساتهه چڑیا مری ہوی کے کافی ہو گی المعانی البدیعہ

اور سرمہ اور نتھی مٹی کے بخلاف لکڑی اور عنبر اور موتی اور سونے
اور چاندی کے ایسا ہی ہے غایۃ سروجی شرح ہدایہ مین عالمگیری
تاتارخانیہ مین ہے کہ ہدایت اشتراط استہانت کی مخالف ہے اور اسکے
کہ جو مذکور ہے محیط مین اور ایسا ہی کہا فتح القدیر مین اور جایز کیا ہے
رمی کو ساتھہ فیروزہ اور یاقوت کے بعض نے بنا بر نفی اس اشتراط کے
اور مجوزین مین سے فارسی ہے اپنی مناسک مین اور مفاد کلام فارسی
ترجیح جواز ہے اور القا ہی کلام ہدایہ عموم پر ہے کہ ہر جنس ارض سے
رمی جایز ہے اور اسی سے اعتراض کیا گیا ہے سعدیہ مین اور سیر
جو عنایہ مین ہے ساتھہ اوسکے جو غایۃ سروجی اور شرح زیلعی مین ہے
کہ جایز ہے رمی ساتھہ ہر چیز کے کہ اجزا زمین سے ہے مانند پتھر
اور ڈھیلی اور مٹی گوندی اور گیرو اور نورہ اور ہرتال اور احجار نفیسہ کے
مانند یاقوت اور زمرد اور بلخش اور اوسکی مانند کے اور سات پہاڑی
نمک اور سرمہ کے یا ایک نتھی مٹی اور زبرجد اور بلور اور عقیق اور
فیروزہ کے بخلاف لکڑی اور عنبر اور موتی اور سونے اور چاندی
اور جواہر کے کیونکہ لکڑی اور موتی اور جواہر کہ وہ بڑی موتی

ہوتے ہین اور عنبر اجزای ارض سے نہین ہین اور پہینکنی سونے اور چاندی کو نثار کہتے ہین رمی نہین کہتے رد المحتار ۔

رمی کیجاوی ساتہہ چہوٹی کنکریون خاذف کے ہون ایسا ہی مبسوط مین ہے اور اختلاف ہے چہوٹی کنکریونکے مقدار مین مختار باقلا کے ہین اور اگر رمی کری ساتہہ بڑے پتہر یا چہوٹے پتہر کے جایز ہوگا ایسا ہی ہے اختیار شرح مختار مین اور نہین ہے رمی کرنا ساتہہ بڑے پتہر اور چہوٹے پتہر کے مستحب ہے ایسا ہی ہے تاتارخانیہ مین عالمگیریہ ۔ مختار یہہ ہے کہ کنکریان مقدار باقلا کے ہون ایسا ہی ہے لباب مین یعنی مقدار فول کے اور کہا گیا ہے مقدار چنے یا کہجور کی گٹہلی کے یا مسور کے ۔ نہین جایز ہے رمی اونٹ کی مینگنی سے اسلئے کہ وہ جنس ارض سے نہین ہے اور فروق اشباہ مین جو جواز رمی کا ساتہہ اونٹ کی مینگنی کے لکہا ہے وہ خلاف مذہب ہے اسیلئے مبسوط مین کہا ہے اور بعض متقشفہ کہتے ہین کہ اگر رمی کے ساتہہ اونٹ کی مینگنی کے کافی ہوگی اسلئے کہ مقصود اہانت شیطان ہے اور یہہ حاصل ہوتی ہے ساتہہ اونٹ کی مینگنی کے اور ہم نہین قایل ہین اسکے شرح لباب ردالمحتار

امام ابو حنیفه	امام شافعی	دیگر علماء
مختلف مین مشایخ کیفیت رمی مین کہا بعض نے پکڑے کنکری کو ساتھ دو نون طرف انگوٹھی اور انگشت سبابہ یعنی کلمہ کی اونگلی کے گویا کہ عاقد ہے تیس کا اور پہنکری اوسکو ایسا ہے محیط مین عالمگیریہ کہا گیا ہے کہ کیفیت رمی کی کہ رکھے طرف ابہام یعنی انگوٹھی داہنی ہاتھ کو وسط انگشت سبابہ پر اور رکھی کنکری کو ظاہر ابہام یعنی ظاہر انگوٹھی پر گویا کہ عاقد نشر کا ہے پھر پہنکری کنکری کو اور کہا گیا ہے کہ حلقہ کرے انگشت سبابہ کا اور رکھی اسکو انگوٹھی کے جوڑ پر	نہین متعین ہے خذف اور نہ سنت ہے رمی بصورت خذف کے بخلاف رافضی کے کہ اونکے نزدیک خذف مکروہ ہے بسبب نہی صحیح کے المعانی البدیعہ	نزدیک مالک کے متعین ہے خذف رمی مین اور نہ کافی ہوگی رمی بدون ہیئت خذف کے المعانی البدیعہ

گویا عاقد دس کا ہے - اور کہا گیا ہے کہ پکڑے کنکری کو ہاتھ دو طرف انگوٹھی اور انگشت مسابہ کے اور یہی اصح ہے اسلئے کہ آسان تر ہے عادت مین ایسا ہی ہے فتح القدیر مین اور ایسا ہی صحیح کیا ہے اسکو نہایہ اور خلاو الحجیہ مین اور یہی مراد شارح صاحب مختار کی ہے اور یہہ اختلاف اولویت مین ہے رد المحتار اصح یہہ ہے کہ پکڑی اوسکو ساتھہ طرف ابہام اور مسابہ کے اور یہہ خلاف اولویت مین ہے نہ اصل جواز مین یہان تک کہ اگر رمی کریگا کسی حال سے جایز ہوگی بشرطیکہ وضعا نہو نہر الفایق ترتیب بقیہ ال

یعنی رکہدینا نہو پہینکنا ہو فقط

امام ابوحنیفہ	امام شافعی	امام احمد	امام مالک
شافعی مستحب ہے پہر اگر برعکس کریگا کافی ہے المعانی البدیعہ محل رمی کے تین جمرہ مین - پہلا جمرہ متصل مسجد خیف کے ہے بیچ کا جمرہ پہلی جمرہ کے متصل ہے اور اخیر جمرہ جمرہ العقبہ ہے ایسا ہی ہے محیط مین - عالمگیریہ بڑی دروازی مسجد خیف سے ہے	نہین جایز ہے رمی جمار مگر ساتھہ ترتیب کے شروع کرے ساتھہ اولی کے اور وہ یہہ ہے کہ جو متصل ہے مسجد خیف کے پہر ساتھہ وسطے پہر ساتھہ سفلہ کی اور سفلہ جمرۃ العقبہ ہے المعانی البدیعہ	متفق با امام شافعی ایک روایت مین برعکس ترتیب کرے کافی ہے المعانی البدیعہ	متفق با امام شافعی

جمرہ اولی تک فاصلہ سات ذراع جاریہ کے ایک ہزار دوسو چون گز اور چوتھا حصہ ایک گز کا ہے جمرہ اولی سے جمرہ وسطے تک فاصلہ آٹھہ سو چہتر گز کا ہے اور جمرہ وسطے سے جمرہ عقبہ تک فاصلہ دوسو آٹھہ گز کا ہے ایسا ہی نقل کیا ہے قسطلانی نے شرح بخاری مین قرافی مالکی سے اور مانند اسکی ہے کتب شافعیہ مین بہی پس جو قہستانی مین ہے سبقت قلم کی ہے رد المحتار - یعنی جامع رموز مین جو لکہا ہے کہ فاصلہ درمیان جمرہ اولی اور وسطے کے تین سو پانچ گز کا ہے اور درمیان جمرہ وسطے اور جمرہ عقبہ کے فاصلہ چار سو ستاسی گز کا ہے اوسکو سبقت قلم سے ہونا رد المحتار مین لکہا ہے -

دوسرے دن نحر کے رمی جمار ثلث یعنی جمرہ اولی جو مسجد خیف کے متصل ہے اور جمرہ وسطے اور جمرہ العقبہ کے بعد زوال کے سات سات بار کرے اور اگر وہ کری رمی کو شروع اوس جمرہ سے جو متصل مسجد خیف کے ہے اور شروع کرنا اس جمرہ کا ترتیب سے ہے اور ٹہرا رہے بعد تمام ہونے ہر رمی کے کہ بعد و سکے رمی ہے نہ بعد رمی تیسرے کے اور نہ بعد رمی یوم نحر کے کہ اوسکے بعد بہی رمی نہین ہے بقدر قرأت سورہ بقرہ

امام ابو حنیفہ	امام شافعی	امام مالک	دیگر علماء
کے الحمد للہ لا الہ الا اللہ اللہ اکبر			
کہتے ہوئی درود پڑہتے ہوئے			
اور دعا کرے اپنی لئے اور			
اپنی غیر کے لئی دونون ہاتہہ	مستحب ہے رفع یدین	رفع یدین کیجاوے	
اوٹہا کے طرف آسمان کی یا قبلہ کے	دعا مین وقت رمی جمرتین کے	یہان المعانی البدیعہ	
پہر رمی کرے تیسری دن نحر کے	المعانی البدیعہ		
اسیطرح پہر بعد تیسرے دن کے	تب کہ کرے وقت کو		نزدیک ثوری کے رمی کچہہ کہایا ہے
اسیطرح اگر ٹہری بعد تیسرے	واسطے دعا کے نزدیک		یا اہراق دم کرے
دن کے اور یہہ واجب ہے	جمرتین کے تو کچہہ لازم		المعانی البدیعہ
اور اگر تقدیم کری رمی کی	نہین آتا ہے اوپر		
چوتہی دن زوال پر جایز ہے	المعانی البدیعہ		
اسلئے کہ وقت رمی چوتہی دن			
فجر سے غروب تک ہے			
اور دوسرے دن اور			

تیسرے دن پس وقت رمی زوال آفتاب سے طلوع آفتاب تک ہے
اور جایز ہے اوسکو چلا جانا منی سے پہلے طلوع فجر کے چوتھے دن کے
نہ بعد طلوع فجر کے بسبب نہ داخل ہونے وقت رمی کے در مختار
حاصل یہہ ہے کہ ترتیب یعنی کرنا جمرہ اولی سے پہر وسطے سے پہر عقبہ
سے مسنون ہے نہ متعین اور ساتھہ اسیکے تصریح کی ہے مجمع وغیرہ
مین اور اسیکو اختیار کیا ہے فتح القدیر مین اور کہا لباب مین اکثر
اسیر ہین کہ یہہ ترتیب سنت ہے اور نسبت کیا ہے اسکو شارح لباب نے
طرف بدایع اور کرمانی اور محیط اور سراجیہ کے اور نقل کیا گیا ہے
بحر مین کلام محیط کا پہر کہا اور یہہ صریح ہے خلاف مین اور اختیار
سنیت مین اخر ہوا کلام صاحب بحر کا اور ایسا ہی اختیار کیا ہے
اسکو اصحاب متون نے مسائل منثورہ آخر حج مین جیسا کہ قریب ہے
کہ آئیگا اور جو نہر الفایق مین ہے کہ صحیح اوسکا جو محیط مین ہے
اختیار تعین ہے ہمین نظر ہے بلکہ گردانا ہے تعین کو روایت محمد سے
کہا لباب مین اگر شروع کیا ساتھہ جمرہ عقبہ کے پہر ساتھہ وسطے کے
پہر ساتھہ اولی کے پہر یاد کیا اوسی دن تو اعادہ کرے وسطے اور عقبہ کا

وجوباً یا سنۃً اور ایسا ہی ہے اگر ترک کیا جمرہ اولی کو اور رمی کی
جمرتین آخرتین کے پس رمی کرے اولی کی اور ازسرنو کری رمی باقی
کی اور اگر رمی کی ہر جمرہ کے ساتھہ تین رمی کے تمام کرے اولی کو
ساتھہ چار رمی کے پہر اعادہ کرے وسطے کا ساتھہ سات رمی کے
پہر جمرہ قصوی یعنی عقبہ کے ساتھہ سات رمی کے اور اگر رمی کی ہر ایک
کے ساتھہ چار رمی کے تمام کرے ہر ایک کو ساتھہ تین تین رمی کے اور نہ
اعادہ کرے یعنی اسلئے کہ واسطے اکثر کے حکم کل کا ہے پس گویا کہ رمی کر لی ہے
دوسرے اور تیسرے کی بعد اولی کے رد المحتار ۔ اگر رمی کی ہو فوق
جمرہ عقبہ سے کافی ہے ساتھہ کراہت تنزیہی کے نہر الفائق ۔ سامنی کہڑا ہو
رمی مین جمرہ عقبہ کے گردانی منی کو داہنی طرف اور کعبہ کو بائین طرف اور کہڑا ہو
جہان دیکہا جاوے موقع اوسکے کنکریونکا ایسا ہی ہے فتاوی قاضی خان مین عالمگیریہ
رمی کیجاوے بطن وادی یعنی اسفل وادی سے اوسکی اعلی تک ایسا ہی ہے
سراج وہاج مین اور ڈالے کنکریونکو داہنی طرف اور اگر رمی کرے
اعلی وادی سے جایز ہے اور اول سنت ہے مگر عذر سے ایسا ہی
ہے غایت سروجی شرح ہدایہ مین ۔

امام ابو حنیفه	امام شافعی	دیگر علماء
اگر رمی کی نوبت جمرہ عقبہ سے کافی ہے ساتھ کراہت تنزیہی کے نہر الفائق		
رمی کرے سات بار سات سات کنکریونگی پہر اگر پہینکدین ہون سات کنکریان ایک بار ہوگی رمی ایک سے نہر الفائق رد المحتار اور نہین جایز ہے رمی کمتر سات بار سے — در مختار	جب رمی کی ہو سات کنکریون سے ایک بار نہ کافی ہوگی مگر ایک کنکری سے ناصر زیدیہ یمن کے فقہا	نزدیک عطا کے کافی ہے لیکن تکبیر کہے واسطے ہر کنکری کے ایک تکبیر — نزدیک اصم کے کافی ہے پہینکنی ساتھ سات کنکری کے ایک ہی بار نزدیک حسن کے اگر جاہل ہے تو کافی ہے — نزدیک باقی زیدیہ کے نہین کافی ہے شمار ساتھہ کا

اگر رمی کے سات بار سے زیادہ جایز ہے در مختار — اور مکروہ
ہے لباب رد المحتار — ٹھہری بعد تمام ہر رمی کے جسکے بعد رمی
ہے بقدر قراءۃ سورہ بقرہ کے زیادہ کیا لباب مین یا بقدر تین ربع
ایک سیپارہ کے یا بقدر بیس آیت کی کہا شارح لباب نے اور یہہ اقل
مراتب ہے اور اعتبار کیا ہے اسکو صاحب ہادی اور مضمرات نے رد المحتار
بعد تمام ہر رمی کے نزدیک ہر کنکری پھینکنے کے لباب رد المحتار
کہا لباب مین اور ٹھہرنا نزدیک جمرہ مین اولین کے سنت ہے سب لوگون مین رد المحتار
موالات شرط نہین ہے درمیان رمیونکی بلکہ مسنون ہیں پس مکروہ ہے ترک موالات کا لباب رد المحتار

کہا فقہا نے اور سزاوار یہہ ہے کہ ہو	امام شافعی		دیگر علماء
فاصلہ درمیان رامی اور وقوع حصی یعنی کنکری کے پانچ ذراع یا زایدا ور مذکور ہے اصل مین کہ اگر کھڑا ہو رامی نزدیک جمرہ کے اور رکھدیا اوسنے کنکریونکو نزدیک جمرہ کے کسی صنع کرنہ کافی ہوگا اور اگر ڈالدیا	ما بین جمرۃ العقبہ کے اور موضع رمی کرنیوالے کے فاصلہ مقدر نہین ہے	کافہ علما	نزدیک ناصر کے زیدیہ مین مقدر ہے ساتھہ یا پانچ ذراع کے نزدیک قاسم کی زیدیہ مین سے مقدر ہے ساتھہ دس ذراع کے یا پندرہ ذراع کے فقط

اوسکو سیطرح کنکری ڈالنے کے طور پر کافی ہو جائیگا لیکن مسی یعنی برا کرنیوالا
ہوگا بسبب مخالفت قول رسول خدا صلعم کے ایسا ہی ہے محیط مین عالمگیریہ
اور ہو فاصلہ درمیان رامی اور موقع رمی کے پانچ ذراع یا زیادہ کے اور
مکروہ ہے کمتر مقدار پانچ ذراع سے لباب ۔ اسلیے کہ پاؤن اوسمین سے
وضع ہے یعنی رکھنا پس نہین جایز ہے یا طرح ہے یعنی ڈالنا پس جایز ہے
لیکن اسصورت مین رامی مسی ہوگا بسبب مخالفت سنت کے قہستانی رد المحتار
اور تین ذراع بعید ہے جمرہ سے اور کم تین ذراع سے قریب ہے جمرہ سے کے
اور فتح القدیر مین مقدر کیا ہے ساتھ ایک ذراع اور اوسکی مانند کے کہا اور
بعض نے کچھ تقدیر اسکی نہین کی باعتبار عرف کے اور ضد قرب بعد ہے رد المحتار

امام ابو حنیفه	امام شافعی		دیگر علماء
جو رمی کہ بعد اوسکے رمی ہے افضل یہ ہے کہ پیادہ پا ہو اور جو رمی کہ اوسکے بعد رمی نہین ہے وہ سوار ہو کے ہو ایسا ہی ہے ستون مین عالمگیریہ	مستحب ہے رمی جمرۃ العقبہ کے دن نحر کے سوار ہو کے المعانی البدیعہ	کافہ علماء تمام زیدیہ کے سوار قاسم کے	نزدیک قاسم کے زیدیہ مین سے رمی کرے جمرۃ العقبہ کے پیادہ پا المعانی البدیعہ

حدیث

روایت ہے جابر سے کہ دیکھا مینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو
کہ مارتے تھے کنکریاں سوار اپنی سواری پر دن نحر کے اور فرماتے
کہ سیکھو افعال حج کے اسلئے کہ تحقیق مین نہین جانتا کہ شاید کہ مین
حج نکرون پیچھے اس حج اپنے کے نقل کی یہہ مسلم نے ۔
روایت ہے قدامہ بن عبد اللہ بن عمار سے کہ دیکھا مینے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پھینکتے تھے کنکریاں دن نحر کے سوار اونٹنی
صہبا پر نہ تھا اوس جگہ مارنا اور نہ ہانکنا اور نہ کہنا ایک طرف
ایک طرف ۔ نقل کی یہہ شافعی اور ترمذی اور نسائی
اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور جایز ہے رمی سب سوار ہو کے
ولیکن رمی جمرہ اولی اور جمرہ وسطے مین پیادہ پا افضل ہے
اسلئے کہ رامی ٹہرتا ہے دعا کے لئے بعد رمی جمرہ اولی اور
رمی جمرہ وسطے کے نہ بیچ رمی جمرہ آخری یعنی عقبہ کے اسلئے
کہ لوٹ جاتا ہے اور سوار قادر ہے لوٹ جانے پر اور اطلاق
کیا ہے افضلیت پیادہ پا رمی کو ظہیریہ مین یعنی کل رمی پیادہ پا

افضل ہے اور ترجیح دیا ہے اسکو کمال وغیرہ نے درمختار
اور ضابطہ یہہ ہے کہ جو رمی کہ جسکے بعد وقوف ہے پس
کری وہ رمی پیادہ پا اور وہ رمی کہ جسکے بعد وقوف ہے وہ رمی
ہے کہ جسکے بعد رمی ہے جیسا کہ گذرا اور جس رمی کے بعد وقوف
نہین ہے اوس رمی کو پیادہ پا نکرے پہر یہہ تفصیل قول ابی یوسف
کی ہے اور واسطے اسکے ایک حکایت مشہور ہے کہ ذکر کیا ہے
اوسکو طحطاوی وغیرہ نے اور یہی مختار ہے سنت کا مشایخ مین
سے مانند صاحب ہدایہ اور کافی اور بدایع وغیرہم کے اور اسی پر
قول امام ابو حنیفہ اور امام محمد کا پس ذکر کیا ہے بحر رایق مین
کہ افضل سوار ہونا ہے کل رمی مین اوپر اوس چیز کے کہ خانیہ
مین ہے اور مشی کل مین اوپر اوس چیز کے کہ ظہیریہ مین ہے اور
کہا صاحب بحر نے پس حاصل ہوا کہ اس مسئلہ مین تین قول ہین —
اور ترجیح دیا ہے کمال نے کہ اسکو کہ مشی کل مین افضل ہے اسطرح
کہ ادا اوسکا پیادہ پا اقرب ہے طرف تواضع اور خشوع کے
اور خصوصا اس زمانہ مین کہ اکثر مسلمان پیادہ پا ہوتے ہین سب

رمی مین پس امن نہین ایذا سے ساتھہ سوار ہونے کے درمیان آدمیون کے
ساتھہ زحمت سے کے اور رمی آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام کے
سوار ہوکے سوا اسکے نہین کہ اسلئے تہی تاکہ ظاہر ہوجاوے
فعل آپکا تاکہ اقتدا کیجاوے ساتھہ اوسکے مانند انکی طواف کی
سوار ہوکے اہ کہا بیچ بحر کے اور اگر کہا جاتا کہ رمی پیادہ یا افضل ہے
مگر رمی جمرہ العقبہ مین بیچ دن آخر کے تو البتہ ہوتی اوسکے لئے وجہ
اسلئے کہ یہہ شخص جانے والا ہے طرف مکہ کی اس ساعت مین
جیسا کہ وہ عادت ہے اور غالب لوگ سوار ہین پس نہین ہے
ایذا اوسکے سوار ہونے مین باوجود حاصل کرنے فضیلت اتباع
آنحضرت کے کہا شامی صاحب در المختار نے کہ کہتا ہون مین لیکن اس
زمانہ مین دشوار ہے سوار ہونا بعد رمی عقبہ کے اور کثیر وقت کم
ہوجاتا ہے اوس سے محمل اوسکا بسبب کثرت ازدہام کے پس اگر
کہا جاتا ہے کہ یوم اخیر مین رمی کل کی کرے سوار ہوکے البتہ
ہوتی اوسکے لئے وجہہ بہی باوجود حاصل کرنے فضیلت اتباع کے
کل مین بدون جزا اوسپر اور نہ اوسکی غیر پر اسلئے کہ عادت یہہ ہے

کہ کل سوار ہوتے ہین اپنے ڈیرون تہین سے اوس حال مین کہ
جانیوالے ہوتے ہین طرف مکہ کی اور ای پر ہیچ غیر یوم آخر کے
پس رمی کرے کل کی پیادہ پا ردالمحتار —

یہہ تفصیل یعنی افضل ہونا رمی جمرہ اولی اور وسطے کا پیادہ پا اور جمرہ
عقبہ کا سوار ہوکے روایت کی گئی ہے ابی یوسف سے کہ ذکر کیا ہے
ابن الجراح نے اور وہ بڑے شاگردون عطا بن ابی رباح شاگرد
ابن عباس مین سے تہی اور تہے وہ عالم ساتہہ مناسک کے داخل
ہوا مین اوپر ابی یوسف کے اوس حال مین کہ بیہوش ہوگئے تہے
پس افاقہ مین ہوئے پہر جب دیکہا مجکو کہا اے ابراہیم کیا کہتا ہے
تو رمی جمار مین کہ پیادہ پا کرے حج کرنیوالا یا سوار ہوکے پس کہا
مینے رمی کرے جمار کے پیادہ پا پس کہا ابو یوسف نے کہ خطا
کی تونے پہر کہا مینے کہ رمی کرے جمار کے سوار ہوکے پس کہا
خطا کی تونے کہا مینے پس کیا کہتے ہین امام پس کہا ابو یوسف
نے کہ جو رمی کہ بعد اوسکے رمی ہے اوس رمی کو پیادہ پا کرے
اور جس رمی کے بعد رمی نہین ہے اوس رمی کو سوار ہوکے

کرے پہر نکلا مین ابی یوسف کے پاس سے پس سنا مینے
رونا آدمیونکا اونکے گہر مین پس کہا گیا ہمسے کہ قضا کی ابو یوسف
نے پس تعجب کیا مینے حرص ابو یوسف سے علم پر بیچ مثل اس
حالت کے لطاوے —

امام ابوحنیفہ	امام شافعی	امام احمد
سزاوار یہہ ہے کہ گرین کنکریان نزدیک جمرہ کی یا قریب اوسی یہان تک کہ اگر گرینگے بعید جمرہ سے نہ جایز ہوگی رمی ایسا ہی ہے محیط مین اور اگر گرین کنکریان پشت رحل پر یا محمل پر اور ثابت رہین اوسپر اعادہ کرے ساتہہ اونہین کنکریونکے رمی کا اور اگر گر جائین محمل سے یا پشت رحل سے قریب جمرہ کے کافی ہوگا ایسا ہی ہے ظہیریہ مین اور اگر گرین کنکریان پشت مرد یا اونٹ پر اگر خود گر جائین قریب جمرہ کے جایز ہے اور	جب پہینکا ہو کنکری کو تو پڑ گئی ہو انسان کے کپڑے پر پس جہاڑ ڈالا ہوا وسنے اوسکو پہر پڑ گئی ہو جگہ رمی مین نہ کافی ہوگی - المعانی البدیعہ	کافی ہو جاویگا

جو نہین نہین جایز ہے عالمگیریہ در مختار —
اور جو نہین نہین جایز ہے یعنی اگر خود نہ گرین جو پشت پر ہون بلکہ ساتھہ
حرکت کرنے مرد کے یا اونٹ کے گرین یا خود گرین لیکن بعید جمرہ سے
گرین تو نہین جایز ہے رد المحتار — اور لباب مین ہے اور اگر گرین
کنکریان شاخص سے اطراف میل سے ہے کہ وہ علامت ہے جمرہ کی کافی
ہو جایگا اور اگر گرین قبہ شاخص پر اور نہ نازل ہون وہسے نہ کافی
ہوگا اوسکو بسبب بعد کے اور اگر نہ معلوم ہو کہ جگہ رمی مین
خود گرے ہین یا جب پھر گرے ہین اوسکے جھٹکنے اور حرکت سینے
سے پس اسمین اختلاف ہے اور احتیاط اعادہ رمی مین ہے اور
ایسا ہی ہے اگر رمی کے اور شک ہوا کنکریونکے گرنے مین
اپنے موقع پر پس احتیاط اعادہ مین ہے رد المحتار

امام ابو حنیفہ	امام شافعی	
اور تکبیر کہی ساتھ ہر کنکری کے ظاہر الروایۃ اقتصار ہے اللہ اکبر پر سوا اسکے کہ روایت کیا گیا ہے حسن بن زیاد سے کہ کہی اللہ اکبر واسطے ذلت شیطان اور اسکے گروہ کے اور بعض نے کہا ہے کہ کہے اللہم اجعل حجی مبرورا و سعیی مشکورا و ذنبی مغفورا فتح القدیر و مختار یہہ یعنی تکبیر کہنا یہان افضل کہا ہے پس اگر نہ ذکر کرے اللہ کا کچھ یا سبحان اللہ کہے یا لا الہ الا اللہ کہے کافی ہوگا اور سوا اسکے نہین کہ نہ ذکر کیا دعا کو بعد اس رمی کے بسبب نہ وارد ہونے دعا کے	نہ قطع کرے حج کرنیوالا تلبیہ یا ساتھ اول کنکری کے کہ پھینکا ہو اسکو جمرہ العقبہ مین اور ابتدا کرے پھینکنا کنکری کا ساتھ تکبیر کے اور ایسا ہی عمرہ کرنیوالا لبیک کہتا رہے یہان تک کہ شروع کرے طواف کو	ابن عباس اکثر علماء تمام زیدیہ سوا ناصر اور باقر اور صادق

امام احمد	امام مالک	دیگر علماء
متفق با امام شافعی	نہ تلبیہ کہے حج کرنیوالا بعد وقت کے بلکہ قطع کرے تلبیہ کو وقت زوال آفتاب کے دن عرفہ کے ۔ روایت دوسری ہے مانند قول شافعی اور عمرہ کرنیوالی مثل کئے اگر احرام عمرہ کا باندھا ہے میقات سے تو قطع کرے تلبیہ کو جب داخل ہو حرم مین اور اگر احرام باندھا ہے عمرہ کا اوسنے حل سے قطع کرے تلبیہ کو جب دیکھے بیت اللہ کو	نزدیک سعد بن المسیب تلبیہ کہے عمرہ کرنیوالا یہانتک کہ دیکھے چھت مکہ کی نزدیک سعد بن ابی وقاص و عائشہ کے حج کرنیوالا قطع کرے تلبیہ شمہ جب جاوے طرف موقف کی ۔ نزدیک علی اور ام سلمہ کے قطع کرے حج کرنیوالا تلبیہ کو وقت ظہر یوم عرفہ مین نزدیک حسن بصری کے تلبیہ کہے حج کرنیوالا یہانتک کہ نماز پڑھ لے ظہر کی دن عرفہ کے پھر جب پڑھ لے ظہر کو باز رہے تلبیہ سے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اسلئے کہ اگر دعا کریگا ٹہر کے
پس ضرر نہوگا گذرنے والونکا واسطے رمی کے اسوقت مین بسبب
کثرت لوگونکے کہا ہے اسکو صاحب بحر الرائق نے رد المحتار طحطاوی
نہر الفایق مین ہے جمع کیا ہے نہایہ مین درمیان کل کے یعنی تکبیر
اور تہلیل اور تسبیح اور اللہم اجعل حجی الخ اور قطع کرے تلبیہ کو ساتہہ
اول کنکری کے در مختار — قطع کرے تلبیہ کو ساتہہ اول
کنکری کے یعنی حج صحیح اور فاسد مین مفرد ہو یا متمتع یا قارن اور
کہا گیا ہے کہ نہ قطع کرے تلبیہ کو مگر بعد زوال کے اور اگر حلق کیا
پہلے رمی سے یا طواف کیا پہلے رمی سے پس اگر قارن یا متمتع ہو
قطع کرے تلبیہ کو اور اگر مفرد ہو قطع نکرے لباب یہ مفید ہے ساتہہ
محرم با لحج کے اسلئے کہ عمرہ کرنیوالا قطع کرے تلبیہ کو جبکہ استلام
کرے حجر کا اسلئے کہ طواف رکن عمرہ کا ہے پس قطع کرے تلبیہ کو
پہلے شروع سے اوسمین اور ایسا ہی ہے فوت کرنیوالا حج کا حلال
ہوجائیگا ساتہہ عمرہ کے پس ہوگیا مانند عمرہ کرنیوالے اور محصر کے
کہ قطع کریگا تلبیہ کو جبکہ ذبح کریگا اپنی ہدی کو اسلئے کہ ذبح واسطے

حلال ہونے کے سے اور قارن جب فوت ہوجاوے اوس سے
حج قطع کرے تلبیہ کو جبکہ شروع کرے طواف ثانی مین اسلیے
کہ حلال ہوجائیگا اوسکے بعد بحر رد المحتار
اور ایسا ہی ہے قطع کرے تلبیہ کو اگر مقدم کرے طواف زیارت کو
رمی اور حلق اور ذبح پر یا مقدم کرے حلق کو رمی پر یا مقدم کرے
ذبح کو رمی پر اوس حال مین کہ متمتع ہے یا قارن نہ مفرد معتمر قطع کری
تلبیہ کو جب استلام کرے حجر کا اور ایسا ہی ہے جسے فوت ہوجاوے
وقوف عرفہ اسلیئے کہ وہ حلال ہوجائیگا ساتھہ عمرہ کے پس حکم اوسکا
حکم عمرہ کا ہے ابتداءً اور محصر قطع کرے تلبیہ کو جسوقت ذبح کری
اپنی ہدی کو اور قارن جب فوت ہوجاوے اوسے حج قطع کرے
جسوقت کہ شروع کری طواف ثانی مین طحطاوی ۔ م

امام ابو حنیفہ	امام شافعی
جب تاخیر کی ہو رمی مین رات تک اور رمی کی ہو رات مین تو لازم نہین آتا ہے اوسپر دم پہر اگر یاد نہ کیا رات مین یہان تک کہ آگیا غد پس لازم ہے اوسپر رمی غد مین اور لازم ہے اوسپر دم — نزدیک ابی یوسف و محمد کے نہین لازم آتا ہے اوسپر دم — اگر ترک کری ایک کنکری یا دو کنکری یا تین کنکری یا چار تو اوسپر لازم ہے صدقہ دینا نصف صاع بعوض ہر کنکری کے المعانی البدیعہ	جب تاخیر کرے رمی مین رات تک پس نہین لازم آتا ہے اوسپر کچھ پہر اگر رمی کری رات مین کافی ہو گی اور اگر تاخیر کی ہو رمی مین غد تک اور رمی کی غد امین کافی ہو گی اصح دو قول مین جب تاخیر کی ہو رمی جمرہ عقبہ مین عمداً تو ان لازم آتا ہے اوسپر دم — جب چھوڑ دیا ایک کنکری کو تیسری دن سے پس بیچ اوسکے تین قول ہین ذکر کیا ہے اسکو ہمنے مغرب مین — اگر ترک کیا ہو تین کنکریونکو یا زیادہ کو پس لازم آئیگا اوسپر دم اور اگر چھوڑ دیا ہے جمیع جمرات کو پس صحیح تر دو قولون مین سے یہہ ہے کہ لازم آتا ہے اوسپر ایک دم +

امام احمد	امام مالک	دیگر علماء
ایک روایت مین جب ترک ہو جاوے رمی یہان تک کہ دوب گیا ہو آفتاب رمی کرے رات بہر اور رمی کرے فردا کو بعد زوال کے اگر ترک کیا ہو ایک کنکری کو پس اسمین روایات ہین ایک روایت مین دینا ایک مد طعام کا ہے دوسری روایت مین ایک قبضہ ہے طعام تیسری روایت مین نہین لازم آتا ہے اوپر کچہہ چوتہی روایت مین لازم آتا ہے اوسپر دم موافقت کی ہے شافعی کی لازم آتا ہے اوسپر دم اسمین جب کہ کرے تین کنکریان المعانی البدیعہ	جب کہ کی ہو رمی نہین راتہین رمی نکرے اور لازم آوے اوسپر دم ساتہہ روایت جو ہے امام احمد کے تاویل مین موطا مین کہ جب آئی ہے جمرہ کو بعض ایام منی مین پہر نہ پاوے کری اوسکو یہان تک کہ لوٹ آئی پس اوسپر لازم ہے ہدی اور حکایت کیا ہے حاکم سے موطا مین جب ترک کرے کنکری کو اراقہ کری دم کے ای بر جمرہ مین یا چار مین ہر ایک مین اوسمین ایک بدنہ ہے پس اگر نپاوے پس ایک گائی ہے المعانی البدیعہ	نزدیک عطا کی نہ رمی کری رات کو مگر چرانیوالا اونٹونکا اور تجار رات کو رمی نکرین نزدیک اسحاق کے بہی اگر عمداً ترک کیا ہو رمی رات تک رمی کری اور اوسپر دم لازم ہے نزدیک حسن بصری کے جب ترک کرے ایک جمرہ کو صدقہ دی ایک مسکین کو نزدیک مجاہد کے اگر ترک کیا ہو ایک کنکری کو یا دو کنکری کو پس نہین لازم آتا ہے اوسپر کچہہ — نزدیک طاؤس کے جسنے رمی چار کی کی ہو ساتہہ چہہ کے پہینکدے ایک کہجور یا ایک لقمہ المعانی البدیعہ

امام ابو حنیفہ	امام شافعی	دیگر علماء
اگر ترک کیا رمی ساری کو یا رمی کو ایک دن مین یا پہلے رمی کو یا اکثر رمی ایک دن کو لازم آئیگا دم دینا در مختار سوا اسکے نہین کہ واجب ہوتا ہے ساتھہ ترک ساری رمی کی ایک دم اسلئے کہ جنس متحد ہے جیسا کہ حلق مین ہے اور ترک ساری رمی کا سوا اسکے نہین کہ متحقق ہوگا ساتھہ غروب آفتاب کے آخر دنین ایام رمی مین اور وہ چوتہا دن نحر کا ہے اسلئے کہ رمی کا دن ہونا معروف نہین ہے مگر انہین دنون مین پس جبتک کہ ایام رمی کے باقی رہین اعادہ ممکن ہے پس رمی کریگا اور برترتیب کے ساتھہ تاخیر کے	جب جلدی کرے تیسرے دن نہین یہان تک کہ غروب ہو آفتاب لازم آئیگا اوسکو قیام کرنا اور شب باشی یہانتک کہ رمی کرے تیسرے دن — رمی واجب ہے پس جبر رمی کا ساتھہ دم کے ہے وقت فوت ہو جانے رمی کے اور نہین ہے رکن کہ تمام نہو حج بدون اوسکے المعانی البدیعہ	نزدیک حکیم اور حماد اور اوزاعی اور عبد الملک الماجشون کے اگر ترک کیا ہو ایک کنکری یا دو کنکری پس نہین لازم ہے اوسپر دم نزدیک عطا کے جسنے رمی کی ہو ساتھہ چھہ کے اگر ہو غنی اراقت کرے دم کے اور اگر ہو مفلس تو تین روزہ رکھے المعانی البدیعہ

واجب ہوگا دم نزدیک ابی حنیفہ کے برخلاف امام محمد اور امام ابی یوسف کے
بحر ترک کرنا اکثر رمی ایک دن کا مانند ترک کرنیکی ہے چار کنکریاں یا زیادہ یا دسویں
دن نحر میں یا گیارہ کنکریاں مابعد یوم نحر میں اور ایسا ہی ہے اگر تاخیر کی ایک
رمی کی اسی پر اگر ترک کیا کم کو چار سے یا تاخیر کی کم کی چار سے پس لازم
آئیگا اوسپر بعوض ہر کنکری کے صدقہ مگر یہہ کہ پہونچ جاوے صدقہ قیمت
دم کو پس کم کرے اوسے جو چاہے لباب رد المحتار
اگر ترک کیا جمرہ عقبہ کو باقی دنوں میں سوائے دن نحر کے لازم آئیگا اوسکو صدقہ
دینا اسلیئے کہ رمی جمرہ عقبہ اقل ارمی ہے بقیہ ایام رمی میں بخلاف یوم اول کے
کہ رمی جمرہ عقبہ کل رمی ہے منتی رد المحتار نہیں جائز ہے رمی کمتر سات بار سے منح
اسلیئے جب ترک کریگا رمی کو سات میں سے اکثر لازم آئیگا اوسپر دم جیسے کہ
لازم آتا ہے دم اگر نہ رمی کی ہو بالکل اور اگر ترک کیا ہو کمتر سات بار میں
سے مانند تین بار یا تین بار سے کم تو لازم آئیگا اوسپر بعوض ہر کنکری کے صدقہ دینا رد المحتار
اور جائز اوسکو چلاجانا منی سے پہلے طلوع فجر چوتھے دن کے ہے
اور لیکن چلا جاوے پہلے غروب آفتاب تیسرے دن کے پس اگر نہ گیا یہاں
تک کہ غروب ہوگیا آفتاب تیسرے دن کا مکروہ ہوگا اوسکو جانا یہاں تک

رمی کرے چوتھے دن اور اگر چلا گیا رات سے پہلی فجر چوتھی دن کے
نہ لازم آئیگا اوسپر کچھہ اور تحقیق برا کیا اور کہا گیا ہے کہ نہین جایز ہے
اوسکو کہ جاوے بعد غروب آفتاب تیسری دن کے پس اگر چلا جائیگا لازم
آئیگا اوسپر دم اور اگر چلا گیا بعد طلوع فجر یوم رابع کے پہلے رمی سے
لازم آئیگا اوسپر دم اتفاقاً اور نہین فرق ہے اسمین درمیان
مکی اور آفاقی کے جیسا کہ بحر رایق مین ہے رد المحتار تیسرے دن
ایام نحر مین سے ملقب ہے ساتھہ یوم النفر الاول کے اسلئے کہ
جایز ہے اوسکو چلا جاوے اوسمین بعد رمی کے اور یوم رابع
اخیر ایام تشریق کا ہے نام رکھا جاتا ہے یوم النفر الثانی
فتح القدیر رد المحتار —
امام شافعی جب عاجز ہو جاوے مریض بنفسہ رمی کرنے سے
جایز ہے نایب کر لینا رمی کے لئے دوسرے شخص کو تو کافی
ہو جائیگی رمی دوسرے شخص کی اسکے لئے اور نہ لازم آئیگا
اوسپر کچھہ المعانی البدیعہ

نہین ہے صحیح رمی ان دنون مین بعد زوال شمس سے باتفاق چارون
اماموں کے مگر نزدیک ابو حنیفہ رح کے جایز ہے رمی یوم ثالث
مین طلوع فجر سے مع الکراہتہ اور نزدیک شافعیون اور مالکیون
اور حنبلیون کے مستحب ہے کہ جسوقت ڈہل جاوے شمس یہہ کہ
مقدم کرے رمی کو صلوٰۃ ظہر پر اور مستحب نزدیک شافعیون
اور حنبلیون کے یہہ ہے کہ جسدن رمی کرے غسل بہی کرے
مگر خلاف ہے مالکیون کا اور شرط نزدیک شافعیون اور مالکیون
اور حنبلیون کے ترتیب ہے درمیان جمرات کے اور کہا حنفیون نے
ابتدا کرے جمرہ اولی سے اور وہ قریب مسجد خیف کے ہے
اور مارے اوسکی سات سنگریزہ ہر ایک علیحدہ دوسری سے
پہر کچہہ تہوڑا اوس سے گذر جاوے اور چہوڑے اوسکو پیچہے اور
کہڑا ہووے ایسے مقام مین جو نہ لگی تہا اوسپر سنگریزہ اور
متوجہ ہووے قبلہ کیطرف اور تعریف کرے اللہ کی اور تکبیر
اور تہلیل اور تسبیح کرے اور دعا مانگے بقدار سورہ بقرہ اور یہہ
مستحب ہے اگر ممکن ہووے بغیر ایذا پہر آوے جمرہ ثانی کو اور

کرے یہان جو کیا اوسنے جمرہ اولی مین اور ٹہہرے واسطے دعا کے
جسقدر ٹہرا ہے جمرہ اولی مین اور پہر آوے جمرہ ثالث کو اور اسکا
نام جمرہ عقبہ ہے کہ رمی کیا اسکو یوم نحر مین پس رمی کرے اوسکی
اور نہ کہڑا ہوا دعا کیواسطے وہان اور مروی ہے کہ دعا مستجاب
ہوتی ہے نزدیک جمرات کے اور مروی ہے حضرت انس رض سے
کہ ایک انصاری نے سوال کیا رسول اللہ صلعم سے کیا معنی ہین
مشاعر کے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بخشا جاتا ہے
گناہ کبیرہ بدلہ ہر سنگریزہ کے جو پہینکتی ہین اوسکو پہر رمی کرے یوم
ثالث ایام تشریق سے چنانچہ رمی کیا اول دنمین اور مستحب ہے نزدیک
شافعیون کے فقط خطبہ پڑہے اسی دنمین بعد ظہر سے اور سکہلادے
اوس خطبہ مین لوگونکو کیفیت چلنے منی کے اور مابعد منی کے جو اور
چیز ہے اور یہہ آخری خطبہ چار ون خطبون حج سے ہے نزدیک
شافعیون کے کیونکہ اول خطبہ ساتوین تاریخ ذالحجہ مین ہے اور
دوسرا یوم عرفہ مین ہے اور تیسرا یوم نحر مین اور چوتہا یہہ ہے
اور نزدیک حنبلیون کے نہین ہے اول خطبہ اور باقے تین خطبہ

ہین اور نزدیک حنفیون اور مالکیون کے تین خطبہ ہین اول ساتوین
تاریخ مین اور دوسرا عرفہ مین اور تیسرا جسدن جاوے منی سے
پس رمی کرے اوس و نہین اگر نہووے جا تا یوم ثانی مین اور
افضل نزدیک شافعیون کے یہہ ہے کہ رمی کرے سوا اسے
دن جانیکے پیادہ اور جانیکے دن مین سوار اور حنفیون کے
نزدیک کل رمی سوار ہوکر افضل ہے اور مذہب شافعیونکا یہہ ہے
کہ اگر ترک کرے رمی واجب ہے اوسپر جزا اور تفصیل اوسکی
یہہ ہے کہ اگر متروک جمیع رمی ایام تشریق اور یوم نحر کا ہے لازم
ہے اوسپر ایک قربانی اور یہی اگر متروک تین سنگریزہ یا زیادہ اس سے
ہین لازم ہے اوسپر دم اور اگر ترک کیا اوسنے ایک سنگریزہ کو
لازم ہے اوسپر ایک مد طعام اور تقسیم کرے اوسکو مساکین
حرم پر اور دو سنگریزون کے ترک کرنے سے لازم اوسپر
دو مد طعام ہے اور حنفیون کے نزدیک اگر ترک کیا اوسنے
جمیع رمی کو یا رمی جمرہ عقبہ کو یوم نحر مین یا اکثر اسے لازم ہے
اوسپر قربانی کرنا اور اگر ترک کیا اوسنے ایک یا دو سنگریزہ واجب

ہے اوسپر بدلہ ہر سنگریزہ کے نصف صاع گیہون سے یا ایک
صاع چھوارون یا جو سے اور اگر ترک کیا اوسنے مارنا تینون جمرہ
کا کسی دن بھی ایام تشریق سے یا اکثر نصف جمرون سے لازم اوسپر
قربانی ہے اور اگر متروک کم نصف سے ہے بدلہ ہر سنگریزہ کے
نصف صاع گیہون یا ایک صاع چھوارے یا جو سے واجب ہے
اوسپر اور اگر موخر کیا جمرہ عقبہ کو دوسرے دن تک لازم اوسپر دم ہے
نزدیک ابو حنیفہ رح کے اور نزدیک صاحبین کے نہین ہے اوسپر کوئی چیز
مگر گنہگار رہے اور اگر موخر کیا اوسنے دو یا تین سنگریزونکو اپنی وقت
سے دوسرے دن تک تو نزدیک امام ابو حنیفہ رح کے لازم ہے
اوسپر نصف صاع گیہون یا ایک صاع جو چھوارہ وسنے اور نزدیک
صاحبین کے نہین ہے اوسپر کوئی چیز اور نزدیک ابو حنیفہ رح کے
اگر موخر کیا اوسنے چار سنگریزہ یوم ثانی تک یا ترک کیا اوسنے
بالکل سنگریزونکو گیارہوین تاریخ اور ادا کیا اوسنے اوسکو
بارہوین تاریخ مین اور یا ترک کیا بالکل رمی کو بارہوین تاریخ مین
اور ادا کیا تیرہوین تاریخ مین لازم ہے اوسپر دم نزدیک ابو حنیفہ

رہ سکے اور نزدیک مالکیون کے اگر ترک کرے جمیع کو یا ایک جمرہ کو
لازم اوسپر قربانی ہے اور مذہب حنبلیہ کا یہہ ہے کہ جسوقت
ترک کرے جمیع کو یا رمی یوم نحر کو یا رمی کسے دن ایام تشریق سے
یا ترک کرے ایک جمرہ کے رمی واجب اوسپر قربانی ہے اور
اگر ترک کیا اوسنے ایک سنگریزہ لازم اوسپر ایک مد طعام سے
ایک روایت مین اور ایک مٹھی طعام ہے دوسری روایت
مین اور قربانی ہے تیسری روایت مین اور نزدیک حنبلیون
کے اگر موخر کیا اوسنے کل کو ادا کرے سب کو ایام تشریق مین
ترتیب وار اور ترتیب کی تفصیل یہہ ہے رمی کرے جمرہ عقبہ کو ساتھ
نیت یوم نحر کے پہر رمی کرے جمرہ اولی کو یوم اول ایام تشریق
کی نیت سے پہر رمی جمرہ ثانے اور ثالث کو بہی یوم اول کے
نیت سے کری اور نہین ہے صحیح نزدیک حنبلیون کے کسی قسم
کی رمی کے قضا مگر ساتھ نیت کے اور نہین ہے یہی رمی صحیح رات
مین اور نہ قبل زوال کے اور کہا علماء حنبلیون نے اگر ترک کرے
ایک سنگریزہ کو کسی جمرہ سے نہین ہے رمی بعد اوس جمرہ سے

اور اگر نہین جانتا تہا کہ کونسا جمرہ اوسنے ترک کیا رجوع کرے اور
تامل کرے تاکہ یقین اوسکو آوے اور مروی ہے کہ حضرت
ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام جسوقت فارغ ہوئے بنا بیت اللہ سے آئے اونکے
پاس جبرئیل علیہ السلام پس سمجہایا اونکو طواف کو پہر آئے جمرہ عقبہ
کو دیکہا اونہون نے شیطان کو پس اوٹہایا جبرئیل علیہ السلام نے
سات سنگریزونکو اور دیا ابراہیم علیہ السلام کو اور کہا جبرئیل علیہ السلام
نے کہ مار ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ اور تکبیر کہہ اور جسوقت کیا حضرت ابراہیم
خلیل اللہ نے یہہ فعل غایب ہوگیا شیطان اور جسوقت آیا طرف
جمرہ وسطے کے پہر ظاہر ہوا شیطان پس دیا حضرت جبرئیل نے
سات سنگریزونکو اور کہا کہ مار انکو جسطرح پہلے ماری تہی تونے
اور تکبیر کر جسوقت کیا حضرت ابراہیم نے یہہ فعل غایب ہوا شیطان
پہر آئے طرف جمرہ قصوی کے کیا اوسنے وہ فعل جو پہلے دفعہ
کیا تہا اور یہہ اصلیت ہے رمی جمار کی اور مذہب تینون اماموںکا
سوائے حنفیون کے یہہ ہے کہ رہنا راتین اون دوسرے
دن ایام تشریق کے ایام تشریق سے واجب ہے منی مین اور

ایسے حکم سے ہے تیسری رات کا ایام تشریق سے اگر نہ ہووے جانا
منی سے یوم ثانی ایام تشریق سے غروب شمس تک اور لازم
ہوتا ہے اوسکو رمی تیسرے دن ایام تشریق سے اور اگر گیا دوسرے
دن پہلے غروب سے ساقط ہوا تیسری رات کا رہنا اور تیسرے
دن رمی کرنا اور چلنا بہتر ہے بالاتفاق اور کہا حنفیون نے رہنا
منی مین لیالی منی مین سنت ہے اور چھوڑنا اوسکا مکروہ ہے اور بہتر یہہ ہے
کہ ساری رات وہان رہے اور واجب یہہ ہے کہ نصف رات سے
زیادہ رہے اور ایسی ہی شافعیون اور مالکیون کا مذہب ہے اور
اگر چھوڑ دیا اوسنے رہنا تینون راتون مین نزدیک شافعیون اور
حنفیون اور مالکیون کے اوسپر قربانی ہے اور اگر نہ رہا
ایک رات لازم ہے اوسپر ایک مد نزدیک شافعیون اور حنبلیون
کے ایک روایت مین اور دوسری روایت مین قربانی ہے
اور تیسری روایت مین درہم یا نصف درہم اور نزدیک مالکیون
کے لازم ہے اوسپر قربانی اور اگر نہ رہا دو رات لازم ہے
نزدیک شافعیون کے اوسپر دو مد اور ایک روایت مین شافعی سے

اور احمد سے یہہ ہے کہ لازم اوسپر ایک یا دو درہم ہے اور نزدیک
مالکیون کے اوسپر قربانی ہے اور یہہ روایت احمد سے بہی نقل
کی گئی ہے اور یہہ حکم غیر معذور کا ہے اور اگر اوسنے رہنا ترک
کیا ہووے عذر کے سبب سے نہین ہے اوسپر کوی چیز نزدیک
شافعیون اور نزدیک مالکیون کے واجب ہے ہدی بسبب
نہ رہنے رات کے اگرچہ ہوی نہ رہنا بسبب ضرورت کے اور کہا
حنبلیون نے نہین ہے اوپر اہل سقایۃ کے یعنی آل عباس اور
چرانے والون پر رات رہنا منی مین مگر غروب تک منی مین
رہے اس تقدیر مین اوسپر لازم رات کا رہنا ہے اور نہ آل
عباس پر — از مناسک صغیر ابن جماعہ

محصب میں ٹھہرنا بعد تیسرے دن نحر کے

امام شافعی	امام ابو حنیفہ
اوترنا محصب میں کہ وہ ایک موضع ہے درمیان منی اور مکہ کے بیچ شب چہارم کے مستحب ہے اور نسک نہیں ہے المعانی البدیعہ	اور جب جاوے حاجی منی سے طرف مکہ کی تیسرے دن نحر کے کہ یوم نفر اول ہے یا چوتھے دن کہ آخر ایام تشریق اور یوم نفر ثانی ہے اوترے محصب میں اور یہہ اوترنا سنت ہے اگرچہ ساعت بھی تھے سراج وہاج میں ہے کہ وقوف کرے اسمیں اپنی سواری پر بھی پس حاصل ہو گی ساتھ اسکی اصل سنت اور اسی پر کمال سنت پس وہ ہے جو ذکر کیا ہے اوسکا کمال یہ ہے کہ پڑہے محصب میں ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا اور سوئے خفیف سونا پھر آئے مکہ میں یہہ بحر الرائق میں ہے

اور شرح نقایہ قاری مین ہے اور اظہر یہہ کہ کہا جاوے اوترنا
محصب مین سنت کفایہ ہے اسلئے کہ یہہ جگہہ نہین سعت رکھتی
سب حاجیونکے لئے اور لائق ہے امیرون حج کو اور اونکو سوا
اونکے اوترنا محصب مین اگرچہ ساعت بہر ہووے اسلئے اظہار طاعت
کے اور محصب ساتہہ ضمہ میم اور فتحہ حای مہملہ اور صاد مہملہ مشددہ کے
ابطح ہے اور نہین ہے مقبرہ محصب مین سے اور کہا جاتا ہے اسکو
بطحا اور خیف قاری کہا فتح القدیر مین وہ فنای مکہ ہے درا اسکی
مابین دو پہاڑونکے ہے متصل ساتہہ مقابر کے طرف ان پہاڑونکے
کہ مقابل مین اسکی جڑ ہای مین بائین طرف اوس حال مین کہ تو جاتا ہے
طرف منی کی بہ ارتفاع بطن وادی سے در مختار رد المحتار
جبوقت جاوے منی سے اوترے محصب مین بالاتفاق درانحالیکہ
حمد اور شکر کرنیوالا اور مطیع ہووے اور خوش ہووے سے پورا کرنے
افعال حج سے اور محصب وہ مکان ہے کہ درمیان اوس پہاڑ کے
جو قریب اوسکے مقابر مکہ ہے اور وہ پہاڑ جو مقابل اوسکے مصعد کے جانب چپ مین
اور درانحالیکہ تو جانیوالا ہو منی کیطرف اور وقت چڑہنے کے

بطن وادی سے اور نہین ہے معتبر اوس سے اور کہا جاتا ہے
اوسکو ابطح اور خیف بنی کنانہ اور پڑہے وہان ظہر اور عصر اور مغرب
اور عشاء کو اور تہوڑی دیر سووے پہر چلے طرف بیت الحرام کی
اور کرے طواف وداع اگر عمرہ نکیا ہووے اوسنے قبل اسکے نہ حج کے
ساتہہ اور نہ تنہا اور وہ مستطیع ہے سو وہی واجب ہے اوسپر
عمرہ ایک مرتبہ مثل حج کی نزدیک شافعیون اور حنبلیون اور ایک
جماعت حنفیون کے اور نزدیک دوسری جماعت حنفیون کے عمرہ
سنت ہے اور یہہ ہی مذہب مالکیونکا ہے اور جسوقت ارادہ کرے
مکہ سے عمرہ کا مستحب نزدیک شافعیون کے یہہ ہے کہ طواف کرے
بیت اللہ کا پہر پڑہے دو رکعت طواف کی پہر بوسہ دیوے حجر اسود
کو پہر نکلے عمرہ کیطرف اور مذہب مالکیون کا یہہ ہے وہ شخص کہ جو خارج
ہووی مکہ سے جحفہ کیطرف تاکہ عمرہ کرے اور وداع کرے ساتہہ
طواف کے اور بخلاف جعرانہ اور تنعیم کیطرف اور لازم ہے اوسپر
نزدیک چارون اماموں کے یہہ کہ خارج ہووے حل کیطرف اگرچہ ایک

قوم ہووے اور نہین ہے لازم احرام اون مسجدونسے جو شہر
ساتہہ ملے ہوے ہین عائشہ رضی کے ہین اور نہین ہے صحیح نزدیک شافعیوں
اور حنبلیون کے جب تک وہ محرم بالحج ہے اور نہین ہے صحیح نزدیک
اون دونون کے احرام اوسکا جب تک مقیم ہووے منی مین واسطے
رمی کے اور نزدیک حنفیون کے جسوقت احرام کرے عمرہ کے
واسطے بعد وقوف عرفات اور قبل طواف کے لازم ہے اوسپر
چہوڑنا عمرہ کا اور اگر نہ چہوڑا اوسنے عمرہ کو صحیح ہوتا ہے ادا
اوسکا اور لازم ہے اوسپر قربانی اور اگر چہوڑدیا اوسنے عمرہ کو
بہی لازم ہے اوسپر قربانی اور ایک عمرہ اور نزدیک حنفیون کے
جایز ہے سال تمام مین مگر مکروہ ہے پانچ دن مین ایام تشریق
اور عرفہ اور نحر مین اور نزدیک مالکیون کے عمرہ جایز ہے
سال تمام مین مگر ایام منی مین حاجی کے لئے اور جسوقت ارادہ
کرے احرام عمرہ کا حل سے غسل کرے اور نکالے سلے ہوے
کپڑے اونکو اور پہنے وہ کپڑے احرام اپنی کی اور پڑہے دو رکعت
احرام کے واسطے اور احرام کرے عمرہ کے واسطے چنانچہ باب احرام

مین بیان گذر چکا اور کہے زبان سے اور نیت کرے دل سے اے بار خدایا
تحقیق ارادہ کیا مین نے عمرہ کا پس آسان کر اوسکو میرے واسطے اور قبول کر
اوسکو مجھسے اور مدد دے مجھکو اوسپر اور برکت کر میرے واسطے عمرہ مین
ارادہ کیا مین نے عمرہ کا اور احرام کیا مین نے اوسکے واسطے خاص اللہ کے
واسطے حاضر ہون تیری خدمت کیواسطے اے بار خدایا اور حاضر ہون
تیری خدمت کیواسطے اور نہین ہے شریک تیرا اور حاضر ہون تیری
خدمت کیواسطے اور تحقیق حمد اور نعمت خاص تیری واسطے ہے اور ملک
اور نہین ہے کوی شریک تیرا اور جسوقت مین کہین اوسنے یہہ باتین منعقد ہو گیا
احرام اوسکا عمرہ کیواسطے بالاتفاق اور حرام ہے اوسپر وہ چیز جو حرام ہے
محرم حج کے لئے اور ارادہ کرے مکہ کا اور اٹھا لیا یہہ تلبیہ اور ذکر کرنیوالا
ہووے اور داخل ہووے مکہ مین اور مسجد حرم مین اور وس حضرت کے ساتھہ جیسا کہ
ہوا باب دخول مین اور قطع کرے تلبیہ کو نزدیک تینون اماموں کے سوے
مالکیون کے اور کہا ابن حاجب مالکی نے عمرہ کرنیوالا ہے موافقت سے اور
جسے حج فوت ہوا ہووے تلبیہ کرے رویت بیت اللہ تک اور تحقیق
عمرہ کرنیوالا قریب ہے چنانچہ تنعیم تلبیہ کرے بیوت مکہ تک یا مسجد حرام تک

اور مشہور نزدیک مالکیوں کے وہ ہے جو مار دن مین سے اور وہ یہہ ہے کہ عمرہ کرنیوالا
میقات سے جسوقت داخل ہووے حرم مین قطع کرے تلبیہ کو اور ایسے ہی
حکم ہے فوت کرنیوالی حج کیواسطے اور جسوقت داخل ہووے مکہ یا مسجد الحرام
مین طواف کرے بیت اللہ کا ساتہہ دفعہ اور ارادہ کرے اس طوف اف
سے طواف عمرہ اور رمل کرے بالاتفاق اور اضطباع کری نزدیک
تین اماموں کے غیر مالکیون کے پہر پڑہے دو رکعت طواف کی اور عود کری
حجر اسود کی طرف اور بوسہ دیوے اور خارج ہووے دروازہ صفا سے
اور سعی کرے ساتہہ دفعہ صفت مذکور پر جو ہمنے ذکر کیا طواف اور
سعی مین اور جسوقت فارغ ہووے سعی سے ذبح کری ہدی کو اگر ہدی
اوسکے ساتہہ ہووے پہر حلق کرے یا قصر کرے تاکہ حلال ہووے
اب سبکے نزدیک چارون اماموں کے مگر حنفی چنانچہ ابو منصور نے
اپنی مناسک مین کہا ہے کہ کہتے ہین کہ جسوقت لیجاویگا وہ ہدی کو
نہین حلال ہوتا ہے اور باقی رہتا ہے اپنی احرام پر نہ حلق کرے
نہ قصر یہان تک کہ ذبح کیا ہدی کو یوم نحر مین چنانچہ پہلے
بیان ہو چکا — از مناسک صغیر ابن جماعہ

چوتھا فرض حج کا ترتیب افعال ہے

یعنی

اول احرام بعد ازان وقوف بعرفہ بعد ازان طواف الزیارت
جو ایک اس سے فوت ہوا حج ادا نہوا

طواف وداع

امام ابوحنیفه	امام شافعی	
نسک ہے طواف وداع واجب ہوتا ہے اوسکے ترک سے دم المعانی البدیعه	طواف وداع ایا نسک ہے کہ واجب ہوتا ہے اوسکے ترک سے دم یا نہین دو قول ہین ایک قول مین نسک ہے واجب ہوتا ہے اوسکے ترک سے دم دوسرا قول یہ ہے کہ نہین ہے نسک نہین آتا ہی اوسکی ترک سے دم بلکہ مستحب ہے المعانی البدیعه	حسن عطا حکیم حماد ثوری اسحاق ابو ثور
جو مواقیت مین رہتا ہو یا داخل مواقیت ہین طواف وداع نہین واجب ہے المعانی البدیعه	واجب ہے طواف وداع اوسپر جو نکلا ہو اپنی گہر سے قریب ہو مکہ سے یا بعید جب طواف کیا ہو وداع کا پہر حاضر ہوئی ہو اوسکو فرض نماز پہر پڑہا ہو اوسکو نه لازم آئیگا اوسپر اعادہ طواف کا المعانی البدیعه	

امام احمد	امام مالک	دیگر علماء
متفق ساتھ قول شافعی	متفق ساتھ قول و سر شافعی	مختلف سے روایت مجاہد سے پس روایت کیا ہے مجاہد سے قول مانند قول حسن کی اور اسکے موافقین کے اور روایت کیا گیا ہے مانند قول مالک المعانی البدیعہ
		نزدیک عطا کے لازم آیگا اوپر اعادہ طواف کا المعانی البدیعہ

امام ابو حنیفہ	امام شافعی		دیگر علماء
اعادہ طواف لازم نہیں آتا ہے اگر اقامت کری ایک مہینہ یا دو مہینہ المعانی البدیعہ اگر نیت کی سوا اقامت کی بعد اوسکے کہ حلال ہوگیا ہو اوسکو نفر اول نہ ساقط ہوگا اوسکے طواف وداع المعانی البدیعہ	طواف وداع کرکے اقامت مکہ واسطے خریداری اسباب سفر کے مضر نہیں ہے اور اسیطرح عیادت مریض کی اذا لم یعرج لہ اور جسکو ترجیح دیا ہے عبد الرؤف نے شرح مختصر میں وہ یہ ہے کہ عیادت مریض اور زیارت صدیق اور اوسکی مانند سے بعد طواف وداع کے اعادہ طواف لازم آتا ہے جب فارغ ہو جاوے آفاقی حج سے اور نیت کری اقامت مکہ کی تو نہیں ہے طواف وداع اوسپر المعانی البدیعہ اگر نکلا ہو باہر کسی نے طواف وداع کے لوٹ آئی اور طواف وداع کری پس اگر نہو وہ جگہ جہانسے لوٹا ہے بقدر مسافت قصر کے ساقط ہوگا اوسی دم اور اگر ہو وہ جگہ بقدر مسافت قصر کے تو ساقط نہوگا اوسے دم المعانی البدیعہ	ابی یوسف	نزدیک عطا کے اگر لوٹتا ہے بعد نکل جانے حرم سے نہ ساقط ہوگا اوسی دم اور اگر لوٹ آیا ہے پہلے نکل جانے حرم سے ساقط ہو جائیگا اوسی دم المعانی البدیعہ

جسوقت فارغ ہووی حاجی افعال حج سے اور ارادہ کری رہنے مکہ کا نکے
طواف وداع یہہ مذہب حنبلیونکا ہے اور جسوقت ارادہ کرے چلنے مکہ سے
واجب ہے اوسپر نزدیک شافعیونکے طواف وداع برابر ہے کہ وطن اوسکا حرم
ہووے یا خارج حرم اور نزدیک حنبلیونکے واجب ہے طواف وداع اوس شخص پر
جو جاتا ہے وطن کیطرف اور ترک کرنے سے واجب ہے اوسپر
قربانی اور نزدیک حنفیون کے طواف وداع واجب ہے
اور اوسکے ترک کرنے سے یا اوسکے اکثر کے ترک کرنے سے لازم ہے
قربانی اگر نہو سکے اوسی قربانی باقی رہیگا ذمہ دار اور طواف وداع
مستحب ہے نزدیک مالکیون کے اور نہین ہے قربانی اوسکی ترک کرنے مین
اور نہین ہے حایض اور نفاسہ پر طواف وداع بالاتفاق اور بہتر یہہ ہے
کہ کرے طواف وداع کو بعد فارغ ہونے جمیع مناسک حج سے اور
نہ ٹہری بعد طواف وداع مکہ مین نہ رمل ہے طواف وداع مین اور
نہ اضطباع بالاتفاق جسوقت فارغ ہووے طواف وداع سے پڑہے
دو رکعت نماز اور مستحب نزدیک شافعیون کے جسوقت فارغ ہووے
دو رکعتونسے یہہ ہے کہ آوی ملتزم کو اور چپٹاوے سینہ اور پیٹ لوار

بیت اللہ کے ساتھ اور پہیلاوے دونون ہاتھون کو دیوار بیت اللہ پر
اور کرے داہنی طرف اپنی کو طرف دروازہ بیت اللہ کے اور بائین
ہاتھ کو حجر اسود کی طرف اور مانگے اللہ سے جو چیز بہتر ہے امور دنیا او
آخرت سے اور نزدیک شافعیون کے بہتر یہہ ہے کہ پڑہے یہہ دعا
اللہم فاصحبنی العافیۃ فی بدنی والعصمۃ فی دینی واحسن منقلبی وارزقنی
طاعتک ما ابقیتنی واجمع لی خیر الدنیا والاخرہ اور کہا شافعیون نے اگر زیادہ
اس دعا سے اور پڑہے بہتر ہے اور کہا ابن صلاح نے جس وقت فارغ
ہووے دعا سے آوے زمزم کو اور پیوے اوسی پانی تبرک سمجہکر کے
پہر لوٹے حجر اسود کیطرف اور بوسہ دیوے اور نزدیک حنفیون کے بعد دو رکعت
طواف کے مستحب ہے کہ آوے زمزم کو اور پیوے پانی اور لگاوے
وہ پانی سر اور بدن اپنے کو اور ادا کرے آداب پانی پینے کے اور
آداب سے ایک یہہ ہے کہ گہونٹ گہونٹ پیوے اور نہ پیوے دم لگا کر کے
اور کہڑا ہوکر کے پیوے یہہ سنت ہے وقت پانی پینے زمزم کے
اور دعا مانگے وقت پانی پینے کے پہر آوے دروازہ بیت اللہ پر
اور بوسہ دیوے چوکہٹ کو پیشانی اور رخسار دایان اور سینہ رکہے

ملتزم پر اور پکڑے پردہ بیت اللہ کو تھوڑی دیر پھر دعا مانگے اور مستحب ہے نزدیک حنبلیوں کے یہہ بھی کہ بوسہ دیوے حجر اسود کو پیچھے دو رکعتوں طواف سے اور ملاوے سینہ اور پیٹ اور داہنا رخسار اور ہاتھ اور کلائی کو ملتزم کے ساتھ اور مستحب ہے وہ دعا جو منقول ہو گی شافعی سے اور مذہب شافعیوں اور مالکیوں کا یہہ ہے کہ بیٹھ کر کعبہ کیطرف چلنے کے وقت اور نہ چلے الٹے پاؤں کیونکہ یہہ مکروہ ہے نہیں منقول اس باب مین کوئی حدیث اور یہہ ہے نزدیک حنفیوں کے چلے الٹے پاؤں تاکہ موہنہ اوسکا کعبہ کیطرف ہو اور یہہ نزدیک بعضی شافعیونکے بھی مختار ہے اور حنبلیوں سے دو روایت مین ایک موافق حنفیونکے اور دوسری موافق مالکیونکے فقط از منا سک صغیر ابن جماعہ

از ابو داؤد

دعا طواف مین درمیان دو رکنونکے

رَبَّنَا آتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّار

از مالک

دعا صفا پر

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ ادْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ وَاِنَّكَ لَاتُخْلِفُ الْمِیْعَادَ وَاِنِّیْ اَسْاَلُكَ كَمَا هَدَیْتَنِیْ لِلْاِسْلَامِ اَنْ لَّاتَنْزِعَهٗ مِنِّیْ حَتّٰی تَتَوَفَّانِیْ وَاَنَا مُسْلِمٌ

از رزین

تہلیل صفا اور مروہ پر ہر پھیرے میں بعد تین تکبیر و ں کے

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

از ابو داؤد وترمذی

دعا وقت لٹانے جانور قربانی کے منہ قبلہ کیطرف ذبح کے لیئے دن نحر کے

اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ عَلٰی مِلَّةِ اِبْرٰهِیْمَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَاشَرِیْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ وَاِلَیْكَ اَللّٰهُمَّ عَنْ مُحَمَّدٍ وَّاُمَّتِهٖ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ

دعا جب کہ حرم کے پاس پہونچے

اَللّٰھُمَّ ہٰذَا حَرَمُکَ وَاَمْنُکَ فَحَرِّمْنِیْ عَلَی النَّارِ وَآمِنِّیْ مِنْ عَذَابِکَ یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَکَ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ اَوْلِیَائِکَ وَاَہْلِ طَاعَتِکَ ٥

دعا ہاتھ اوٹھانے کے وقت دیکھنے خانہ کعبہ کے

اَللّٰھُمَّ زِدْ ہٰذَا الْبَیْتَ تَشْرِیْفًا وَّتَعْظِیْمًا وَّتَکْرِیْمًا وَّمَہَابَۃً وَّزِدْ مَنْ شَرَّفَہٗ وَکَرَّمَہٗ مِمَّنْ حَجَّہٗ اَوِ اعْتَمَرَہٗ تَشْرِیْفًا وَّتَکْرِیْمًا وَّتَعْظِیْمًا وَّبِرًّا ٥

دعای ابن عمر وقت دیکھنے خانہ کعبہ کے

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ حَیِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ ٥

دعا مسجد کے داخل ہوتے وقت

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِوَجْہِہِ الْکَرِیْمِ وَسُلْطَانِہِ الْقَدِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ ٥ یہہ دعا پڑہکے بسم اللہ پڑہ کے سیدہا پاؤں مسجد مین رکھے ٭

دعا وقت استلام حجر کے پہلی بار اور وقت ابتداء طواف کے

بِسْمِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰھُمَّ اِیْمَانًا بِکَ وَتَصْدِیْقًا بِکِتَابِکَ وَوَفَاءً بِعَہْدِکَ وَاتِّبَاعًا لِّسُنَّۃِ نَبِیِّکَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ۔ تکرار اس دعا

کی وقت محاذات حجر اسود کے ہر پھیری میں مستحب ہے

دعا وقت رمل کے تین پھیروں میں

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّذَنْبًا مَّغْفُوْرًا وَّسَعْيًا مَّشْكُوْرًا ۵

دعا باقی چار پھیروں میں

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاعْفُ عَمَّا تَعْلَمُ وَاَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۵

دعا بعد دو رکعت طواف کے

اَللّٰهُمَّ اَنَا عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ اَتَيْتُكَ بِذُنُوْبٍ كَبِيْرَةٍ وَّاَعْمَالٍ سَيِّئَةٍ وَّهٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ النَّارِ فَاغْفِرْ لِيْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ

دعا ملتزم میں کہ درمیان باب کعبہ و حجر اسود کے ہے

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا يُّوَافِيْ نِعَمَكَ وَيُكَافِيْ مَزِيْدَكَ اَحْمَدُكَ بِجَمِيْعِ مَحَامِدِكَ مَا عَلِمْتُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ عَلٰى جَمِيْعِ نِعَمِكَ مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَا لَمْ اَعْلَمْ وَعَلٰى كُلِّ حَالٍ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ اَللّٰهُمَّ اَعِذْنِيْ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ وَاَعِذْنِيْ

مِنْ كُلِّ شَرٍّ وَقَنِّعْنِي بِمَا رَزَقْتَنِي وَبَارِكْ لِي فِيهِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي
مِنْ اَكْرَمِ وَفْدِكَ عَلَيْكَ وَاَلْزِمْنِي سَبِيْلَ الْاِسْتِقَامَةِ حَتّٰى اَلْقَاكَ
يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ ٥

دعا حجر میں کہ منسوب ہے خانہ کعبہ میں سے

يَا رَبِّ اَتَيْتُكَ مِنْ شُقَّةٍ بَعِيْدَةٍ مُؤَمِّلًا مَعْرُوْفَكَ فَانِلْنِيْ
مَعْرُوْفًا مِنْ مَعْرُوْفِكَ تُغْنِيْنِيْ بِهٖ عَنْ مَعْرُوْفِ مَنْ سِوَاكَ
يَا مَعْرُوْفًا بِالْمَعْرُوْفِ ٥

تمام ہوا حصہ اول امداد الحجاج کا

فہرست امداد الحجاج حصہ اول

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۴	حج کی تعریف ـ	۳۱	آٹھویں شرط وجوب حج
۶	پہلی شرط وجوب اسلام	۳۲	نویں شرط ادائے وجوب حج صحت بدن
۶	دوسری شرط وجوب حج حریت یعنی آزادی	۳۷	دسویں شرط ادائے وجوب حج راہ کا امن
۷	تیسری شرط وجوب حج عقل ـ	۳۹	اول شرط ادائے وجوب حج خالی ہونا عدت کا
۸	چوتھی شرط وجوب حج بلوغ	۴۱	دوسری شرط ادائے وجوب حج خاوند یا محرم کا
۹	پانچویں شرط وجوب حج وقت		ساتھ ہونا
۱۳	چھٹی شرط وجوب حج دینا نفقہ عیال اور	۴۶	عمرہ سنت ہے حنفی نزدیک
	امور ضروری کا لوٹنے تک	ایضاً	عمرہ واجب ہے حنبلی کے نزدیک
۱۷	ساتویں شرط وجوب حج زاد و راحلہ	۵۵	صفت حاجی
۱۸	حج مبرور ـ	۵۶	فضیلت حج و عمرہ
ایضاً	کبھی حج حرام کہلاتا ہے ـ	۶۰	طواف
۱۹	کبھی حج مکروہ کہلاتا ہے	۶۲	لبیک
۲۷	راحلہ ـ	۶۴	حق العباد

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۸۴	مطلق سفر	۲۹۶	طواف صبی
۹۱	میقات احرام حج کی دو قسم مین	۲۹۷	طواف مریض
۱۰۱	غسل احرام	۲۹۸	طواف قارن
۱۳۰	خشکی کا بیان	۳۰۰	اضطباع طواف مین
ایضاً	تری کا بیان	۳۰۴	گانٹھ لگانا متعلق اضطباع
۱۳۳	مکی کی تعریف	۳۰۵	رمل کا بیان
۱۴۰	صحت احرام	۳۱۴	حجر اسود کا بیان
۱۵۶	حج و احرام نائب و اجیر	۳۲۵	رکن یمانی و شامی و عراق
۱۶۶	بیان اسکا کہ تمتع افضل ہے یا قران	۳۲۹	زمزم و ملتزم کا بیان
۱۸۴	تمتع کا بیان	۳۳۲	متعلق زمزم
ایضاً	متمتع کی تعریف	ایضاً	مسایل داخلی کوشہ کعبہ و فضیلت نماز و طواف
۱۹۶	شرائط تمتع	۳۳۵	داخلی کوشہ کعبہ
۲۰۰	بیان متمتع	۳۳۹	دوسرا فرض وقوف عرفہ کے دن عرفات مین ٹھہرنا
۲۱۹	بکری غصب کے ذبح کرنا	۳۴۵	جمع نماز و تعلیم نمرہ
۲۲۰	قران کی تعریف	۳۷۰	احکام امام متعلق بہ عرفات
۲۲۲	قارن کیونکر ہوتا ہے	۳۷۲	واجب عرفہ مین ٹھہرنا کب تک ہے
۲۲۴	تعریف بدنہ	۳۷۵	مزدلفہ
۲۲۵	مفرد بالحج	۳۸۶	احکام متعلق مزدلفہ
۲۴۰	دخول مکہ	۴۰۴	متعلق مزدلفہ
۲۴۸	طواف قدوم		
۲۸۰	طواف صحیح		

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۴۱۱	حلق یا تقصیر واجب ہے	۴۴۶	افضلیت طواف
	ترک اوسکے سے دم لازم آتا ہے	۴۴۷	سعی کا بیان
۴۱۳	تیسرا فرض حج طواف	۴۷۵	رمی جمار کا بیان
	زیارت ہے	۵۲۱	محصب میں ٹھہرنا بعد تیرے دن حج کے
۴۲۳	شرائط صحت طواف زیارت	۵۲۷	چوتھا فرض حج کا ترتیب افعال ہے
۴۲۴	واجبات طواف زیارت	۵۲۸	طواف وداع

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا

کتاب المناسک المسمی بہ

اسد الحجاج
حصہ دوم

تالیف مکرمی سید امداد العلی خانصاحب بہادر سی ایس آئی ڈپٹی کلکٹر درجہ اول

مطبع اعظم الاخبار ۱۲۸۲ باہتمام محمد یحییٰ چھپا

فہرست - حصہ دوئم امداد الحجاج

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱	احکام خاص عورات کے	۱۱۸	نہانا داخل ہونا حمام میں اور دور کرنا
۷	مسئلہ متحیرہ		میل وغیرہ کا۔
۱۹	جن چیزوں سے محرم کو بچنا چاہیے ان کا بیان	۱۲۸	دھونا کپڑوں کا۔
۲۳	متعلق تحلل اول کے۔	۱۲۹	سرمہ لگانا
۲۸	کفارات کی تفصیل	۱۳۴	مارنا یا جھاڑنا جوں کا
۳۰	متعلق افساد حج تو وغیرہ لینا جس میں وغیرہ	۱۳۶	ٹڈی کا حکم
۳۸	قضاء افساد حج	۱۳۷	صید و شکار و دودھ دوہنا
۴۳	جنایات رمل و اضطباع و استلام	۱۶۸	درخت کاٹنا حرم کا
۴۴	مسائل بھول کر لباس پہننے اور رنگے ہوئے کپڑے	۱۷۰	نکاح کرنا
	پہننے اور خوشبو لگانے وغیرہ کی بابت	۱۷۲	کانٹے نکالنے سے خون نکلنا
۶۷	خوشبو لگانا عضو کو	۱۷۳	سینگی و پچھنے لگانا
۶۸	سونگھنا خوشبودار پھلوں و ریحان کا	۱۷۵	مٹی یا پتھروں حرم کا لانا ناجائز ہے
۷۴	تیل ملانا۔	۱۷۶	مجلس واحد میں محظورات چند کا
۸۸	کھانے میں خوشبو یا دوا میں ڈالنا		ہونا۔
۹۱	مونڈنا بال اور کترنا بالوں کا۔	۱۹۵	دعائیں
۱۱۰	ناخن کاٹنا		
۱۱۵	جوتہ و موزہ پہننا		

بسم اللہ الرحمن الرحیم

احکام خاص عورات کے

امام ابو حنیفہ			امام شافعی	دیگر علما
عورت کو مخیط یعنے سلا ہوا کپڑا پہننا جائز ہے۔ قاضی خان	جائز ہے			
عورت کو درست ہے سِلے کپڑے کا پہننا۔ درمختار	درست ہے			
عورت محرمہ کو جائز ہے پہننا دیباج کا اور کپڑوں کا کہ جنمیں زینت ہے۔ المعانی البدیعہ فی اختلاف اہل الشریعہ	کچھ نہیں	زید بن علی ناصر زیدیہ	متفق ہیں امام ابو حنیفہ [illegible]	باقی زیدیہ اسما[illegible] [illegible] کے کچھ نہیں جائز رکھتے
عورت کو درست ہے موزون کا پہننا۔ درمختار	درست ہے			

امام ابوحنیفہ			امام شافعی		
جائز ہے داستانہ پہننا عورت کا۔ المعالم البدیعہ سے بحر الرائق وغیرہ مین ہے داستانونکو پہننا یعنی عورت کو داستانونکا پہننا بہی جائز ہے اور بدایع مین ہے اسلیے عورت کو داستانے پہننا جائز ہے کہ داستانے پہننے مین نہین ہے مگر چہپانا دونا تونکا اور عورت کو چہپانا دونون ہاتہونکا منع نہین ہے اور انحضرت نے	کہا نہین	سفیان ثوری سے سعد بن ابی وقاص ناصر زیدیہ کہتاہے قیاس بہی ہے	داستانہ پہننے مین عورت کے دو قول ہین صحیح تر اول دونون قولون مین یہہ ہے کہ نہین جائز ہے عورت کو داستانہ پہننا حالت احرام مین دوسرا قول یہہ ہے کہ جائز ہے — المعالم البدیعہ	نہین جائز ہے جائز ہے	عمر علی ابن عمر عائشہ زیدیہ + سفیان ثوری سے سعد بن ابی وقاص ناصر زیدیہ

امام احمد حنبل		امام مالک	
متفق بقول اول شافعی	نہین جائز ہے	متفق بقول اول شافعی	نہین جائز ہے

جو منع کیا ہے عورت کو داستانہ پہننے سے سو وہ نہی ندب کی ہے حمل کیا ہے ہم نے اوس نہی کو نہی ندب پر واسطے جمع کے درمیان ادلہ کے ایسا ہی ہے شرح اللباب مین۔ رد المحتار

روایت ہے ابن عمر سے کہ اونھون نے سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ منع فرماتے تھے عورتون کو بیچ احرام اون کے کے پہننے داستانون کے سے

ابوداؤد

روایت ہے عبداللہ بن عمر سے احرام والی عورت نہ پہنے داستانے۔

عورت کو خفین یعنے موزے پہننا جائز ہین۔ قاضی خان۔

عورت کو درست ہے موزون کا پہننا۔ درمختار

روایت ہے ابن عمر سے کہ اونہون نے سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ پہنے عورت موزے کو۔ ابوداؤد

امام ابوحنیفہ	امام شافعی	امام احمد حنبل	امام مالک	دیگر علما
جائز ہے عورت محرمہ کو پہننا زیور کا المعانی البدیعہ عورت کو درست ہے زیور کا پہننا۔ درمختار روایت ہے ابن عمر سے کہ اونہون نے سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ پہنے عورت زیور کو۔ ابوداؤد	متفق بامام ابوحنیفہ	متفق بامام ابوحنیفہ	متفق بامام ابوحنیفہ	نزدیک عطا اور مجاہد کے نہین جائز ہے عورت محرمہ کو پہننا زیور کا یہانتک کہ سونے کی انگوٹھی کا اور اسی کا قائل ہے زیدیہ مین سے ہادی المعانی البدیعہ

امام ابوحنیفہ	امام شافعی	دیگر علما
نقاب ڈالنا مکروہ ہے لیکن ڈال لینا ایک ایسی چیز کا کہ چہرہ سے نہ لگے جائز ہے بلکہ صاحب نہایہ کی تصریح واسطے چھپانے کے اجانب سے بحر الرائق میں غایۃ البیان سے منقول ہے کہ عورت نہ چھپاوے چہرہ کو بالاجماع یعنی نہ چھپاوے چہرہ کو مگر اجانب سے ساتھ لٹکانے کسی چیز کے کہ دور ہے چہرہ سے نہ لگے چہرہ کو۔ اور شرح ہدایہ ابن کمال میں ہے کہ جائز ہے عورت کو چھپانا چہرہ کا ساتھ چادر اور اوڑھنے کے اور منع ہے اوسکو	نہیں مکروہ ہے عورت کو طواف کرنا اوس حالت میں کہ نقاب ڈالے ہو۔ اور کیا ہے اس کو حضرت عائشہ نے المعانی البدیعہ	نزدیک طاؤس اور جابر کے مکروہ ہے اسطرح پر طواف کرنا عورت کا المعانی البدیعہ

چھپانا چہرہ کا جدا چیز سے کہ بقدر چہرہ کے ہو مانند نقاب اور برقعہ کے
شامی نے رد المحتار مین لکھا کہ یہ بحث عجیب ہے یا نقل غریب ہے
مخالف اوس کے ۔ جو سنا تو نے اجماع سے اور مخالف اوسکی ہے
جو بحر وغیرہ مین ہے ۔ کہا شامی نے پھر دیکھا مینے بخط بعض علما کے
شرح ہدایہ ابن کمال کے حاشیہ پر کہ متفرد ہے ساتھ اسکے ابن کمال
اور محفوظ ہمارے علما سے خلاف اسکا ہے اور وہ واجب ہونا عدم
مماست شے کے سے چہرہ سے ۔ کہا شامی نے پھر دیکھا مینے مانند اوس کے
منقول منسک قطبی سے ۔ در مختار مین ہے ۔ لیکن عورت کپڑے لینے
چہرہ کو نہ مسکو اور اگر ڈال لے کچھ چہرہ پر اور وہ دور رہے چہرہ سے تو
جائز ہے بلکہ مندوب ہے ۔ اور بحر رائق مین ہے کہ مراد چہرہ کا ہو لینے سے
نہ لگنا کسی چیز کا ہے چہرہ سے پس اسی لئے مکروہ ہے عورت کو پہننا برقعہ
کا اس لئے کہ وہ لگ جاتا ہے چہرہ سے ایسا ہی ہے مبسوط مین ۔
فتح القدیر مین ہے کہ یہ ڈال لینا مستحب ہے ۔ اور نہایہ مین وجوب اس کا
مصرح ہے اور محیط مین ہے کہ مسئلہ دلالت کرتا ہے اسپر کہ عورت منع
کی گئی ہے ظاہر کرنے چہرہ سے اجانب کے لئے اور اسیکی مانند ہے غایتہ میں

اور توفیق دی ہے بحر الرائق مین درمیان استحباب اور وجوب کے
حاصل اوسکا یہ ہے کہ محمل استحباب کا وقت نہونے اجانب کے ہے
اور وقت پائے جانے اجانب کے پس ارخا یعنی ڈالنا واجب ہے عورت کو
جبکہ ممکن ہو اور وقت عدم امکان کے اجانب پر واجب ہے غض بصر
یعنی بند کرنا آنکھہ کا پہر استدراک کیا صاحب بحر نے اسپر اسطرح کہ نووی نے
نقل کیا ہے کہ علما نے کہا نہین واجب ہے عورت پر چہپانا چہرہ کا یعنے
راہ مین بلکہ واجب ہے مردو نپر غض بصر اور ظاہر استدراک صاحب
بحر نقل اجماع ہے اور اعتراض کیا ہے صاحب نہر الفائق نے اسطرح کہ
مراد نووی کی علما سے مذہب شافعی ہے - کہتا ہون مین کہ موید اسکی تصریح
ہمارے علما کی ہے ساتھہ وجوب اور نہی کے - کہا شامی نے بطور تنبیہ کے
رد المحتار مین کہ جانا تو نے اوس سے جو مقرر ہوا نہ صحیح ہونا اوسکا جو شرح
ہدایہ ابن کمال مین ہے کہ عورت منع نہین کی گئی ہے چہرہ کو چہپانے سے
مطلقاً مگر ساتھہ جدا چیز کے بقدر چہرہ کے مانند نقاب اور برقع کے -
روایت ہے ابن عمر سے یہ کہ سنا اونہون نے حضرت رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سے کہ منع کرتے تھے عورتونکو بیچ احرام اون کے کے سوا لٹکانے

نقاب کے سے ابوداود روایت ہے عبداللہ بن عمر سے بخاری مین
نقاب والی عورت ۔

اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ کہا تہا قافلہ گذرتا ہمپر یعنی ہم عورتونپر
اور ہوتین ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام باندہے ہوئے
اور بسبب احرام کے مونہہ کہلے ہوتی پس جسوقت کہ گذرتا قافلہ ہمارے
آگے سے ڈالتی ایک ہماری چادر اپنے سر پر سے اوپر مونہہ اپنے کے
یعنی اسطرح کہ مونہہ کو نہ لگتی پس جسوقت کہ بڑہ جاتا قافلہ ہمسے
کہولدیتین ہم مونہہ اپنا ۔ نقل کی یہ ابو داود نے مظاہر الحق مین ۔

امام ابوحنیفہ	امام شافعی	دیگر علما
آواز سے لبیک نہ کہے بلکہ اپنے آپ کو سناوے واسطے دفعہ فتنہ کے ۔ ردالمحتار	مکروہ ہے عورت کو بلند کرنا آواز کا لبیک کہنے مین ۔ المعانی البدیعہ	نزدیک میمونہ کے بلند کرے آواز عورت لبیک کہنے مین ۔ المعانی البدیعہ
عورتونکو حیض مین منع نہین ہے کوئی عمل اعمال حج مین سے سوائے طواف کے ۔ درمختار		
ابن عباس سے روایت ہے کہا ابن عباس نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نفاس والی عورت اور حیض والی جب آوین میقات پر غسل کرین اور احرام باندہین اور ادا کرین کل مناسک کو سوا طواف خانہ کعبہ کے ۔ روایت کیا اسکو ابو داود اور ترمذی نے		

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ اسمار بن عمیس نفاس مین ہوئین ساتھ پیدا ہونے محمد بن ابی بکر کے بیچ شجرہ کے پس حکم کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر کو کہ حکم کرین اونہین اسمار کو کہ غسل کرین اور احرام باندہین روایت کیا اسکو مسلم اور ابو داود نے ۔

روایت ہے اسمار بنت عمیس سے کہ جنی وہ محمد بن ابی بکر کو بیدار مین او زمانند حدیث پہلی کے ذکر کیا ہے ۔ روایت کیا اسکو نسائی نے ۔

اور روایت مالک مین ہے کہ ذوالحلیفہ بین جنی پس حکم کیا اونکو ابو بکر نے کہ غسل کرین پہر احرام باندہین اور زیادہ کیا نسئی نے دوسری روایت مین کہ پہر احرام باندہین ساتھ حج کے اور کرین جو کرتے ہین لوگ مگر یہ کہ نہ طواف کرین خانہ کعبہ کا اور یہ حجۃ الوداع مین تہا ۔

دوسری روایت نسئی مین ہے کہ بہیجا اسمار نے طرف رسول اللہ علیہ وسلم کے کسیکو کہ کیا کرون مین پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ غسل کرلے تو اور گدی کپڑے کی باندہ لے پہر احرام باندہ تو ۔

روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہا عبداللہ بن عمر نے بیچ حق عورت حائضہ کے جو کہ احرام باندہے ہے حج کا یا عمرہ کا کہ احرام باندہے حج کا

یا عمرہ کا جب ارادہ کرے لیکن نہ طواف کرے خانہ کعبہ کا اور نہ جاوے
صفا اور مروا کو اور حاضر ہو سب مناسک مین ساتھہ لوگون کے اور
نہ قریب ہو مسجد کے یہان تک کہ پاک ہووے روایت کیا اسکو مالک نے

عورت رمل نہ کرے یعنی شتاب چلنا چھوٹے چھوٹے قدمون سے
دونون مونڈھے ہلا کر۔ درمختار

مشروعیت رمل کے واسطے اظہار چستی و چالاکی کے ہے۔ اور وہ
واسطے مردونکے ہے اور اسلئے رمل مخل ہے ستر مین۔ ردالمحتار

عورت اضطباع نہ کرے اضطباع اوسکو کہتے ہین کہ چادر داہنی بغل کے
نیچے سے نکالکر بائین کاندھے پر ڈالدیتے ہین۔ اور یہہ اضطباع
اسلئے نہ کرے کہ یہ سنت رمل کی ہے۔ ردالمحتار

عورت سعی نہ کرے درمیان میلین کے۔ درمختار

سعی یعنی تیز چلنا مخل ہے ستر مین۔ ردالمحتار

امام ابوحنیفہ	امام شافعی		امام مالک	امام احمد حنبل	دیگر علما
چڑہنا وقت ازدحام کے نہ چاہیے صفا پر رد المحتار	مستحب ہے مرد کو چڑہنا صفا و مروا کا اور نہیں مستحب ہے عورت کو ـ المعان البدیعہ	ابوعبداللہ الداعی زبیدیہ ابوطالب ہادی			
عورت نہ نماز پڑہے نزدیک مقام ابراہیم کے وقت ازدحام مردوں کے رد المحتار					
عورت استلام حجر اسود کا نہ کرے ازدحام میں اسلیے کہ عورت منع کی گئی ہے مردوں کے مس سے ـ درمختار وہدایہ					
وجوب طواف وداع اوس سے ساقط ہو جاتا ہے اور دم بھی نہیں لازم آتا ہے ـ المعان البدیعہ	جائز ہے عورت حیض والی کو جانا بغیر طواف وداع کے نزدیک [illegible] عورت حیض والی جبکہ طواف افاضت اوسنے کیا ہو اور کیا جاوے اوسکو کہ اوٹہا تو بجای اپنے مانند اوسکے المعانی البدیعہ		روکے جاویں اونٹ	متفق ہیں امام ابوحنیفہ	نزدیک عمر بن عمر اور زید بن ثابت کے لازم ہے اوسپر اقامت یہانتک کہ پاک ہو جاوے پہر طواف وداع کرے

اور نفاس کا بھی یہی حکم ہے جو حیض کا ہے۔ درالمختار۔ ردالمحتار

روایت ہے ابن عباس سے موقوف کیا گیا ہے طواف وداع

عورت حائضہ سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے۔

اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ کہا حائض ہوئی صفیہ

رات روز نفر کی مین پس کہا نہین گمان کرتی ہین اپنے کو مگر کہ

روکونگی تمکو یعنی کوچ کرنے سے مدینہ کو اس لئے کہ ہین حائضہ

ہوئی اور طواف وداع کیا ہی نہین فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہلاک کرے

اللہ اوسکو اور زخمی کرے کیا طواف کیا دن نحر کے یعنی طواف الزیارت کیا

کہا کہ ہان بس چل۔ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

کچھہ نہین لازم آتا — عورت حایضہ پر تاخیر کرنے طواف سے کچھہ لازم نہین آتا جبکہ

نہ طاہر ہو۔

مگر بعد ایام نحر کے۔ اور اگر طاہر ہوا ایام نحر مین اوسوقت کہ قدرت رکھتی ہو

لازم ہے دم — اکثر طواف کی تو لازم آیگا اوسپر دم تاخیر طواف سے اسی صحیح ہے

لباب مین۔ درمختار۔

عورت جب حیض سے پاک ہوا ایام نحر او راونکی راتون مین ۔۔

دم لازم ہے

اور قادر تھی چار پھیرونپر اور طواف نہ کیا ایام نحر اور او سکے اوتون
مین لازم آئے گا اوسپر دم - درمختار

اور جو نہ قادر تھی چار پھیرونپر تو دم لازم نہ آئے گا - درمختار
قادر تھی چار پھیرونپر یعنی باقی تھا تیسرے دن ایام نحر مین سے
غروب آفتاب تک اوسقدر دن کہ وسعت رکھتا ہو طواف کی چار
پھیرونکا - اور ظاہر یہ ہے کہ شرط ہے ساتھ اسقدر دن کے
باقی ہونا اسقدر دن کا کہ وسعت رکھتا ہو واتارنے کپڑون اور
غسل کا ایسا ہی ذکر کیا ہے حموی نے اور بر قیاس بحث حموی کے
سزاوار ہی شرط ہونا زمانہ قطع مسافت کا بھی - اگر ہو عورت اپنے
گھر مین ایسا ہی کہا ہے طحطاوی نے - شامی کہتا ہے کہ مین
کہتا ہون کہ شرط ہونے زمانہ قطع مسافت کی تصریح ہے شرح لباب
مین اور یہ سب مفہوم ہے قول بحر رایق سے کہ منقول ہے محیط سے
کہ جب عورت حایضہ پاک ہو حیض سے آخر ایام نحر مین پس اگر ممکن
ہو اوسے طواف قبل غروب آفتاب کے اور نکرے تو لازم آئیگا
اوسپر دم بسبب تاخیر طواف کے اور اگر نہ ممکن ہو اوسے چار پھیرے

طواف کے پس نہین لازم آتا ہی اوسپر کچھہ آخر ہوا کلام بحر کا محیط سے
اور مفہوم اسنے ہے کہ امکان طواف کا ہوگا مگر بعد غسل کرنے اور قطع مسافت
کے اور یہی بحر رائق مین ہے - اور اگر حایض ہوئی ہو عورت بعد قادر
ہونے کے چار پہیرونپر پہر نہ طواف کیا ہو یہانتک کہ گذر گیا ہو وقت
لازم آئے گا عورت پر دم اسلیئے کہ قصور کرنے والی ہے بسبب تفریط کے
بعد قادر ہونے کے چار پہیرونپر اور زیادہ کہا ہے لباب مین کہ قول فقہا
مین جو ہے کہ نہین لازم آتا ہے عورت پر کچھہ بسبب تاخیر طواف کے مقید ہی
ساتھہ اوس صورت کے کہ حایضہ ہوئی ہو اوسوقت مین کہ نہ قادر ہو اکثر
طواف پر یا حایضہ ہوئی ہو ایام نحر مین اور نہ پاک ہوئی ہو مگر بعد گذر جانے
ایام نحر کے لیکن ایجاب دم کا اوس صورت مین کہ حائضہ ہوئی ہو وقت طواف
مین بعد قدرت رکہنے کے طواف پر مشکل ہے اسلیئے کہ نہین لازم ہے عورت پر
کرنا طواف کا اول وقت مین تو ان ظاہر ہوتا ہی یہ اوس صورت مین کہ جانتا ہو
اوسنے حائضہ ہونا اپنا پہر تاخیر کی ہو طواف مین - تنبیہ - نقل کیا ہے
بعض محشیون نے منسک ابن امیر حاج سے اگر قصد کیا ہو قافلہ والون نے
لوٹنے کا اور نہ پاک ہوئی ہو عورت حیض سے پس استفتا کرے کہ طواف کرے یا نہین

کہا فقہا نے کہ کہا جاوے اوس سے کہ نہین حلال ہے اوسکو داخل ہونا مسجد کا اور اگر داخل ہو تو اور طواف کرے تو تو گنہگار ہوگی تو اور صحیح ہوجاویگا طواف تیرا اور لازم آئے گا تجہپر ذبح بدنہ کا اور یہ مسئلہ کثیرۃ الوقوع ہے متحیر ہوتے ہین اسمین عورتین - رد المحتار

مسئلہ متحیرہ

جو عورت کہ بہول جاوے عادت اپنی جو حیض مین ہو اور اوسکو متحیرہ کہتے ہین اوسکو چاہیے کہ طواف رکن اور طواف صدر کرے اور طواف قدوم کو ترک کرے لیکن طواف رکن کا بعد گذر جانے دس دن کے اعادہ کرے اور طواف صدر کا اعادہ نکرے ایسا ہی درمختار اور رد المحتار مین -

عورت حلق نکرے بلکہ بال کترا لے چوتہائی اپنے بالون مین سے

درمختار

عورت سر نہ منڈاوے اسلیے کہ سر منڈانا عورت کے حق مین مثلہ ہے مانند داڑہی مونڈانے کے حق مین مرد کے - ایسا ہی بحر الرائق مین -

ردالمحتار

عورت چوتہائی بالونکو کترائے مانند مرد کے اور کل بالونکا کترانا افضل ہے

ایسا ہی کہا ہے قہستانی نے ۔ خلاف ہے اسمین بعض کا کہ بعض نے کہا ہے کہ نہین مقدار ہی ربع کا عورت کے حق مین بخلاف مرد کے یہہ بحرالرائق مین ہے ۔ رد المحتار

بحرالرائق مین ہے کہ مراد ساتھ تقصیر کے یہہ ہے کہ مرد اور عورت ربع سر کے بالونکی سرے سے مقدار ایک پور انگشت کے کترواے ایسا ہی ذکر کیا ہے زیلعی نے اور مراد اوسکی یہہ ہے کہ لے ہر بال سے مقدار ایک پور انگشت کے ۔ ایسا ہی مصرح ہے محیط مین اور بدایع مین ہے کہا ہے فقہا نے کہ واجب ہے زیادہ کرنا کترانے مین قدر انگشت پور پر یہانتک کہ پورا ہو جاوے قدر پور انگشت کے ہر بال مین سے اسلئے کہ سرے بالونکے برابر نہین ہوتے ہین عادۃً اور کہا حلبی نے اپنے مناسک مین کہ یہی حسن ہے اور شرح نیل الیم مین ہے کہ ظاہر ہوتا ہے مجکو کہ مراد ہر بال سے چوتہائی سر کے بالون مین سے ہے بطریق لزوم کے اور کل سر کے بالون مین سے بطریق اولویت کے ۔ رد المحتار

پور انگشت ترجمہ انملہ کا کیا گیا ہے ۔ تہذیب اللغات ۔ نووی مین ہے کہ انامل اطراف اصابع کو کہتے ہین اور ابو عمرو شیبانی و سجستانی اور

حرمی نے کہا ہر اصبع کے لئے تین انملہ ہین۔

روایت ہے حضرت علی اور حضرت عائشہ سے کہ کہا دونون نے منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ مونڈاوے عورت سر اپنا نقل کی یہہ ترمذی نے۔

روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین عورتونپر سر مونڈانا سوائے اسکے نہین کہ عورتونپر ہے کتروانا۔ نقل کی یہ ابو داود اور ترمذی اور دارمی نے۔

جن چیزون سے محرم کو بچنا نچاہئے اونکا بیان

اور نہین ضرور ہے بچنا محرم کو داخل ہونے حمام اور گرم پانی سے غسل کرنے سے اور سایہ لینے سے ساتھ خیمہ اور محمل کے کہ سر کو یا مونہہ کو نہ لگتی ہون اور اگر سر یا مونہہ کو لگتے ہونگے مکروہ ہوگا اوس سے سایہ لینا اور نہین ضرور ہے بچنا باندہنے ہمیانی سے کمر مین اور پٹکے سے اور تلوار اور ہتھیار روکنے اور استعمال انگوٹھی سے اور سرمہ سے کہ اوس مین خوشبو نہ پڑی ہو اور ختنہ کرنے اور فصد کہلانے اور پچھنے لگوانے اور دانت اوکھڑانے اور ملوانے بشکستگی عضو اور کھجانے سر اور

بدن سے اور اگر ایسا سرمہ لگائی جسمین خوشبو پڑی ہو ایک باریا دو
تو لازم آئیگا اوسپر صدقہ - اور اگر بہت بار زیادہ دو بار سے لگائے تو لازم
آئے گا اوسپر دم ایسا ہی ہے سراجیہ مین اور کہجانا سر اور بدن کا
بہ آہستگی چاہیے اگر خوف ہو گرنے بال یا جون کا پس تحقیق ایک بال
مین تو ایک یا ایک جون مین کچہہ صدقہ دے اور تین مین یعنی تین بال
یا جون مین ایک کف طعام ہے - درمختار

طحطاوی نے لکھا ہے بیچ معنی خیمہ کے ہے ہر ایک کپڑا جو بلند کیا گیا ہو
لکڑی پر اس طرح کہ سایہ لینا اوس سے ممکن ہو جیسا کہ حموی نے کہا ہے اور
مراد استتار سے چہاتا ہے اسلیئے کہ روایت کیا گیا ہے کہ استتار کیا
آنحضرت نے گرمی سے یہانتک کہ رمی کی جمرہ عقبہ کے جیسا کہ نہر الفائق
مین ہے اور تھے حضرت عمر کہ ڈالتے درخت پر کپڑا اور سایہ لیتے تھے اور
اور کہڑا کیا گیا حضرت عثمان کے لیئے خیمہ ایسا ہی ہے شرح مجمع مین -
اور مراد سلاح سے وہ ہتہیار ہین کہ جن سے مقابلہ کیا جاتا ہے پس
زرہ اوسمین داخل نہین ہے - اسلیئے کہ پہنی جاتی ہے - ایسا ہی ہے
رد المحتار مین -

امام ابوحنیفہ		امام شافعی	امام احمد	امام مالک	دیگر علما
نہین مکروہ ہے محرم کو پہننا منطقہ اور ہمیانی کا حالت احرام مین المعانی البدیعہ		متفق با امام ابوحنیفہ		نقل کیا ہے اصحاب شافعیہ نے مالک سے یہ کہ نہین جائز ہے اور نقل کیا اصحاب مالک نے کہ جائز ہے ۔ المعانی البدیعہ	نزدیک ابن عمر اور نافع کے مکروہ ہے ۔ المعانی البدیعہ
		نہین مکروہ ہے محرم کو باندہنا تلوار کا المعانی البدیعہ			نزدیک حسن کے باندہنا تلوار کا مکروہ ہے ۔ المعانی البدیعہ
جائز ہے محرم کو استظلال یعنی سایہ لینا اونٹ مین اوترتے سوار ہوتے ۔ المعانی البدیعہ	اکثر علما	متفق با امام ابوحنیفہ	ایک روایت مین دو روایتون مین سے جائز ہے اسکو یہ اوترتے ۔ اور نہین جائز ہے اسکو سوار ہوتے اور اگر کیا ایسا لازم ہوگا اوسپر فدیہ دینا المعانی البدیعہ	متفق با امام احمد حنبل المعانی البدیعہ	نزدیک امامیہ کے نہین جائز ہے محرم کو کہ سایہ لے ایسے محمل مین دہوپ سے مگر بضرورت پہر اگر کیا ایسا اوسپر دم دینا لازم ہے

امام ابو حنیفہ	امام مالک
اور نہ پرہیز کرے باندھنا ہمیانی کا کمر میں اور پٹکے کا اور تلوار کا یعنے پیٹ تلے کا اور ہتھیار رونکا — در مختار اور نہیں داخل ہے اس میں ذرہ اسلیے کہ پہنی جاتی ہے — رد المحتار اور نہیں مضائقہ ہے باندھنے ہمیانی یا پٹکے میں برابر ہے کہ ہمیانی میں خرچ اوسکا ہو یا خرچ کسی غیر کا اور برابر ہے کہ باندھنا پٹکے کا ساتھ ابریشم کے ہو یا ساتھ سوت کے ایسا ہی ہے بدایع اور سراج وہاج میں —	اور کہا مالک نے کہ مکروہ ہے باندھنا ہمیانی کا جبکہ ہو اوسمین خرچ غیر کا — سراج وہاج

متعلق تحلل اول کے

امام ابوحنیفہ	امام شافعی	امام احمد	دیگر علما
مباح ہوتی ہین اوسکو جمیع محظورات مگر خاص جماع فرج مین ظاہر کلام احمد کا منع ہے وطی اور دواعی وطی سے — فی المعانی البدیعہ	جب تحلل ہوا ساتھ تحلل اول کے نہ مباح ہوگا وطی کرنا اوسکو فرج مین بقول واحد اور بیچ دواعی وطی اور عقد نکاح اور شکار کرنا اور خوشبو لگانے مین دو قول ہین اور ماورا اس کے مباح بالاتفاق فی المعانی البدیعہ	متفق باامام ابوحنیفہ	نزدیک امامیہ کے جب طواف زیارت کرچکا تحلل آیا ہر شئ سے کہ تھی احرام سے حرام مگر عورتین پس نہین جائز ہے وطی اوسکی مگر ساتھ اوس طواف کے پہر جب طواف کرے حلال ہوجاتین عورتین بہی اور اوس طواف اور طواف استثنا کہتے ہین — نزدیک زیدیہ کے جب ذبح کرے اور حلق کرچکے حلال ہوجاتے ہین اوسکو ہر شئ مگر عقد نکاح اور وطی عورتونکے — نزدیک یحیی کے زیدیہ مین سے نہین حلال ہوتے ہر اوسکو وطی فی المعانی البدیعہ

امام ابوحنیفه	امام شافعی		امام احمد
جب وطی کی ہو بعد تحلل اول کے نہ فاسد ہوگا حج اوسکا اور لازم ہے اوسپر بدنہ المعانی البدیعیه	جب وطی کی ہو بعد تحلل اول کے نہ فاسد ہوگا حج اوسکا اور لازم ہے اوسپر بدنہ ۔ المعانی البدیعیه	ناصر زیدیه	متفق باامام مالک
جب وطی کی ہو پہلے طواف کرلینے سے چار پہیرے فاسد ہوگا عمرہ اوس کا اور لازم آئے گی اوسپر قضا اور بکری اور اگر طواف کرلیا ہوگا چار پہیرے نہ فاسد ہوگا عمرہ اوسکا ۔ اور لازم آئیگی اوسپر بکری ۔ المعانی البدیعیه	جب وطی کی عمرہ میں پہلے احرام سے نکلنے کے فاسد ہوا عمرہ اوسکا اور لازم ہے اوسپر قضا اور بدنہ ۔ المعانی البدیعیه		لازم ہے اوسپر قضا اور بکری

امام مالک		دیگر علما
ایک روایت مین نہ فاسد ہوگا ماضی اور نہ فاسد ہوگا نفی اور لازم ہے احرام ساتھ عمرہ کے یہانتک کہ لاوے طواف احرام صحیح مین اور لازم ہے اوسپر ہدی مگر تحقیق اسحاق سے روایت کیا گیا ہے اوسسے کہ تحقیق کرے اوسنے کہا ہو کہ اوسپر دم ہے ۔ المعانی البدیعہ	عکرمہ ربیعہ اسحاق ۔ اکثر علما ۔	نزدیک حسن اور ابن عمر کے لازم ہے اوسپر حج سال آئندہ مین ۔ نزدیک زہری اور نخعی اور حماد کے لازم ہے اوسپر ہدی ساتھ حج کے سال آئندہ مین المعانی البدیعہ

امام ابوحنیفه		امام شافعی		
متفق ساتھ قول دویم شافعی یعنی بکری		وطی ثانی بیچ حج کے قبل تحلل اول کے یا بیچ عمرہ کے کیا واجب ہے ساتھ اوسکے اسمین دو قول ہین - اول بدنہ - دویم بکری		
اگر وطی کی قبل وقوف عرفہ کے فاسد ہوگا حج اوسکا اور لازم ہی اوسپر بکری - اور اگر وطی کی ہو بعد وقوف عرفہ کے پس نہ فاسد ہوگا حج اوسکا لازم ہے اوسپر بدنہ - المعانی البدیعہ	ناصر	جب وطی کی ہو محرم نے حج مین بیچ فرج کے عمداً پہلے وقوف عرفہ کے یا بعد وقوف کے اور پہلے احرام سے باہر آنیکے اول فاسد ہو جاویگا حج اوسکا اور لازم ہوگا بدنہ - المعانی البدیعہ	اکثر علما	

امام احمد	امام مالک	دیگر علما
متفق ساتھہ قول اول یعنی بدنہ		
متفق بامام شافعی		
	متفق بامام شافعی - روایت نادرہ ہی کہ اگر وطی کے ہو بعد رمی کے فاسد ہوگا احرام اوسکا - المعانی البدیعہ	نزدیک اہل عراق کے جب وطی کی ہو بعد وقوف عرفہ کے پس فاسد ہوگا حج اوسکا اور لازم ہوگا اوسپر بدنہ - نزدیک امامیہ کے اگر وطی کے ہو بعد احرام کے اور پہلے لبیک کہنے کے پس نہیں لازم آتا ہے کچھہ اوسپر - المعانی البدیعہ

دیگر علما

اور جسنے وطی کی ہو پہلے وقوف سے مشعر حرام مین پس لازم ہے

اوسپر بدنہ اور حج سال آیندہ مین اور جاری ہے نزدیک اوسکے

مجری وطی کے پہلے وقوف عرفہ کے اگر وطی کی بعد وقوف کے بیچ

مشعر حرام کے نہ فاسد ہوگا حج اوسکا اور لازم ہوگا اوسپر بدنہ

نزدیک ناصر کے زیدیہ مین سے جب کہ وطی کی ہو قبل رمی کے فاسد

ہوگا حج اوسکا اور بعد رمی کے نہ فاسد ہوگا جبکہ جماع کیا ہو پہلے طواف

زیارت کے فاسد ہوگا حج اوسکا اور یہی اصح ہے۔ ساتھہ اسیکے

قایل ہین زید بن علی۔ صادق باقر زیدیہ مین سے البحر الزخار البدعیہ

کفارات کی تفصیل

امام ابو حنیفہ

جس چیز کے بالاختیار حاصل کرنے سے دم لازم آتا ہو مانند لبس اور حلق

اور تطیب اور قلم اظفار کے جب اوسکو بعلت یا بضرورت کریگا تو

لازم آئیگا اوسپر کفارہ جسکا چاہئے کفارات مین سے ایسا ہی ہے

شرح طحاوی مین۔ عالمگیری۔

امام ابوحنیفہ

کفارہ

یا نسک ہے یا صدقہ دینا یا روزہ رکھنا پھر اگر اختیار کرے نسک ذبح کرے
حرم مین - ایسا ہی ہے محیط مین - اور اگر ذبح کرے غیر حرم مین نہین
جائز ہوگا ذبح سے مگر جب کہ تصدق کرے اوس کے گوشت کی ساتھ چھہ
مسکینون پر ہر ایک پر اونمین سے قیمت آدہی صاع گیہون کی ایسا ہی ہے
شرح طحاوی مین -
اور اگر اختیار کیا ہو روزے کو تین روزے رکھے جس مکان مین چاہے -
ایسا ہی ہے محیط مین - روزے چاہے پے درپے رکھے اور چاہے فرق
ایسا ہی ہے شرح طحاوی مین - اور اگر اختیار کیا ہو صدقہ دینے کو
صدقہ دے تین صاع چھہ مسکینون پر مساکین کے لئے آدہا صاع ہو -
اور افضل تصدق کرنا مکہ کے فقیرون پر ہے اور اگر تصدق کیا غیر فقراء
مکہ پر جائز ہے ایسا ہی ہے محیط مین - اور جائز ہے تصدق مین تملیک
اور اباحتہ طعام قول ابی حنیفہ اور ابی یوسف پر اور نزدیک محمد کے
نہین جائز ہے اسمین مگر تملیک ایسا ہی ہے بدایع اور ظہیریہ اور شرح طحاوی مین جو دعا لکہی ہے

متعلق افساد حج بوسہ وغیرہ لینا جسمین منی وغیرہ نکلی ہو

امام ابوحنیفہ		امام شافعی	
		نہین مکروہ ہے محرم کو نظر کرنا طرف عورت کے ایک روایت مین مکروہ ہے	عطا خراسانی عطا بن رباح ایک روایت مین
جب بوسہ لیا محرم نے عورت کا ساتھ شہوت کے پس منی نکلے یا مذی نہ فاسد ہوگا حج اوسکا اور لازم آئیگا اوسپر دم بکری المعالم البدیعہ	ناصر زیدیہ مین ہے	متفق با امام ابوحنیفہ	
		اگر مس کیا ہو شہوت سے اور بوسہ لیا ہو یا جماع کیا ہو ما دون فرج مین اور انزال ہوا ہو اوسے یا نہین نہ فاسد ہوگا حج اوسکا اور لازم آئیگی اوسپر بکری۔ المعالم البدیعہ	
		جب مکرر کرے نظر طرف عورت کے یہانتک کہ منی نکل آتے تو کچھ لازم نہین آتا ہے اوسپر	

امام احمد	امام مالک		دیگر علما
	متفق بقول شافعی ایک روایت مین		
لازم آتا ہے اوسپر بدنہ اور روایت کیا گیا ہی احمد سے کہ فاسد ہوجاویگا حج اور روایت کیا گیا ہی اوسے توقف المعان البدیعہ	اگر انزال ہوا ہو تو فاسد ہوجاویگا حج اوسکا	عطا حسن قاسم بن محمد اسحاق	نزدیک تمام ائمہ کے صرف بوسہ موجب لازم آنے بکری کا ہی پھر اگر منی نکلے اونٹ قربانی کرنا لازم آتا ہی۔ اگر مذی نکلے تو گاے قربانی کرنا لازم آتا ہی نزدیک سعید بن جبیر اور ثوری کے اتفاق ساتھ امام احمد کے روایت کیا گیا ہے عطا اور سعید بن جبیر سے کہ کہا اون دونون نے توبہ استغفار کرے اللہ تعالی سے اور نہین ہی اوسپر کچھ اوسپر۔ روایت کیا گیا ہی سعید بن جبیر سے روایت دوسرے کہ فاسد ہوجاویگا حج اوسکا

امام ابو حنیفہ	امام شافعی
جب وطی کرے پہلے عمرہ کے طواف کے فاسد ہوجاویگا احرام اوسکا اور لازم ہے اوسپر قضا حج اور عمرہ کی۔ اور ایک بکری سبب فساد حج کے اور ایک بکری سبب فساد عمرہ کے اور ایک بکری واسطے قران کے اگر وطی کی ہو بعد طواف اور سعی کے تو لازم ہے اوسپر بدنہ اور بنا اسکی اس اصل پر ہے کہ قارن موافق مفرد کے ہے طواف اور سعی میں اور رایہ ہے کہ مفسد نسک کے لازم آتی ہے اوسکو بکری اور اگر نہ فاسد کرے تو لازم آتا ہے اوسپر بدنہ ساتھ وطی کے۔ المعانی البدیعہ	جب وطی کرے قارن پہلے تحلل سے یعنی پہلے احرام سے باہر نکلنے کے فاسد ہوگا احرام اوسکا اور لازم ہوگی اوسپر قضا حج اور عمرہ کے اور لازم آویگا اوسپر بدنہ اور نہ ساقط ہوگا اوس سے دم قران۔ قارن جب قضا کرے حج اور عمرہ کے علی الانفراد نہ ساقط ہوگا اوس سے دم قران کا المعانی البدیعہ

امام احمد	دیگر علما
متفق با امام شافعی	نزدیک ثوری کے جبکہ جماع کیا ہو بعد طواف اور سعی عمرہ کے تو لازم ہے اوسپر بکری بسبب اوس کے عمرہ کے اور لازم ہے اوسپر بدنہ واسطے اوسکے حج کے اور قضا سال آیندہ مین المعانی البدیعہ
ساقط ہو جائیگا دم قران کا	

متعلق افساد حج

ابو حنیفہ	امام شافعی	
	جب جماع کیا ہو محرم نے اوس حالت مین کہ نہ جانتا تہا حرمت جماع کو یا بہول کر آمین دو قول ہین -	
	قول قدیم یہہ ہے کہ فاسد ہوگا حج اوسکا لازم آویگا کفارہ	محمد اکثر علما
	قول جدید یہہ ہے کہ نہ فاسد ہوگا حج اوسکا اور نہ لازم آویگا اوسپر کفارہ	امامیہ
وطی بہیمہ سے حج فاسد نہین ہوتا ہے اور وطی فی الدبر اور لواطت مین ساتہہ لڑکے کے دو روایت ہین ابو حنیفہ سے ایک روایت مین فاسد ہو جاتا ہے حج اوسکا اور لازم آتا ہے اوسپر بدنہ دوسری روایت مین نہین فاسد ہوتا ہے حج اوسکا اور لازم آتی ہے اوسکے ذمہ مین بکری المسائل البدیعہ	اگر وطی کی عورت کی دبر مین یا لواطت کی لڑکے سے یا وطی کی ساتہہ بہیمہ کے فاسد ہوگا حج اوسکا - المسائل البدیعہ	امامیہ اکثر علما

امام احمد	امام مالک		دیگر علما
متفق بقول قدیم شافعی	متفق بقول قدیم شافعے		
متفق با امام شافعی	متفق با امام ابوحنیفہ		
	لازم آتاہے حج اور سال آیندہ مین اودہے المعانی البدیعہ	حسن عطا	ابن عباس سے دو روایت ہین ایک مین لازم آتاہے اوسپر دم — دوسری مین بدنہ اور حج اوسکا تام نزدیک سعید بن جبیر کے اور دم ہو اور ترتیب رکھا ہے اوسکو احمد نے — دوسری روایت مین اور ایک روایت مین باری ہو —

متعلق افساد حج

امام ابو حنیفہ	امام شافعی	
جب جماع کیا ہو چند بار ایک مجلس مین تو اوسپر ایک کفارہ ہی جبتک نہ کفارہ دیا ہو اول سے ۔ المعانی البدیعہ	جب جماع کیا ہو پھر جماع کیا ہو محرم نے ایک مجلس مین پہلے ہی کفارہ دینے کو اول سے ۔ ایک قول مین ایک کفارہ دوسری قول مین بدنہ ہے تیسرے قول مین بکری ہے	
جب وطی کی ہو بیچ نسک فاسد کے اور نہ کفارہ دیا ہو اول سے پس لازم آتی ہے اوسپر بکری المعانی البدیعہ	جب وطی کی ہو بیچ نسک فاسد کے اور نہ کفارہ دیا ہو اول پس اسمین تین قول ہین ۔ ایک قول مین نہ لازم آئیگا کچھہ اوسپر دوسرا قول یہ ہے ۔ لازم آتا ہے اوسپر بدنہ تیسرا قول یہ ہے ۔ کہ لازم آتی ہے اوسپر بکری ۔ المعانی البدیعہ	عطا اسحاق ابو ثور متفق بقول دویم

امام مالک	دیگر علما
متفق بقول اول شافعی	نزدیک امامیہ کے مکرر ہوتا ہے کفارہ برابر ہے کہ ایک مجلس مین ہو یا چند مجالس مین ہو اور برابر ہے کہ کفارہ دیا ہو اول سے یا نہ کفارہ دیا ہو
متفق ساتھہ قول اول شافعی کے	المعانی البدیعہ

قضا افساد حج

امام ابوحنیفه	امام شافعی	
	جب فاسد ہو حج اوسکا یا عمرہ اوسکا لازم ہے گذر جانا اوسمین کہ فاسد کیا ہی اوسکو اور نہ خارج ہوگا اوسی اور لازم آیگا اوس کفارہ بسبب لانے محظورات کے اور حکم اوسکا حکم صحیح ہی مگر بیچ جزا کے	کافہ علما
لازم ہے اوسکو احرام حج کا باندہے میقات سے اور عمرہ مین ادنی حل سے ساتہہ ہر حال کے ۔ المعانی البدیعه	جب ارادہ کرے احرام کا ساتہہ قضا کے تو واجب ہے کہ احرام باندہے ابعد مکانین سے اور وہ دو مکان ہین میقات شرعی اور وہ موضع کہ جہان سے احرام باندہا اوس نسک مین کہ فاسد کر دیا ہے اوسکو ۔ المعانی البدیعه	

امام احمد	امام مالک	دیگر علما
متفق با امام شافعی	ہوگا حج عمرہ لازم آئیگی اوسپر ہدی اور قضا سال آئندہ مین	نزدیک حسن اور طاوس اور مجاہد قول مالک صحیح ہے۔ نزدیک عطا اور داود اور اہل ظاہر کے۔ خارج ہوجائیگا اوسے اور لازم ہوگا اوسکو گذر جانا اوس مین۔
	احرام باندہے میقات سے اگرچہ ہوا احرام اوسکا اوس نسک مین کہ جسکو فاسد کیا ہے اوس جگہ سے کہ وہ دورتر ہے میقات سے المعانی البدیعہ	نزدیک نخعی کے احرام باندہے اوس موضع سے کہ جہان جماع کیا ہے۔ المعانی البدیعہ

مذہب امام ابوحنیفہ	امام شافعی		امام مالک
	جب وطی کی ہو مرد نے ساتھ اپنی زوجہ کے	ابن عباس	
	اوس حال مین کہ زوجہ اوسکی محرم ہو تا بعد	سعید بن المسیب	
	ہوگا احرام اوسکی زوجہ کا اور لازم	ضحاک	
	آئیگی اوسے زوجہ پر قضا اور لازم	حکیم	
	ہوگا مرد پر نفقہ عورت کا قضا مین اوپر	حماد	
	ظاہر نص شافعی کے اور کفارہ و مین	ثوری	
	تین قول ہین ایک روایت مین قول	ابوثور	
کفارہ اوسکا	اوپر ہر واحد کے اون دونون مین سے	نخعی	ہر واحد پر
ہدی ہے	ہدی ہے اور یہی قول ہے —		اون دونون
المعانی البدیعہ	دوسرا قول یہہ ہے کہ واجب ہے مرد پر		مین سے ہدی ہے
	نہ عورت پر —		
	تیسرا قول یہہ ہے کہ واجب ہے مرد پر		
	ایک کفارہ اور متحمل ہوگا اوسکا زوج		
	المعانی البدیعہ		

امام شافعی	امام مالک	
جب زبردستی کی ہو مرد نے عورت پر ساتھ وطی کے پھر اگر غالب ہوا ہو مرد عورت کے نفس پر تو نہ فاسد ہوگا احرام عورت کا اور اگر زبردستی کی ہو مرد نے یہانتک کہ قادر کر دیا ہو عورت نے اپنے نفس کا نہ [illegible] ہوگا بہی احرام عورت کا اوپر ایک کے قولون کے اور دوسرے قول مین حکم اوسکا حکم وطی کا ہے ساتھ رضا اور اختیار کے ہے۔ المعانی البدیعہ	جب زبردستی کی ہو مرد نے عورت پر ساتھ وطی کے لازم آویگا مرد پر کہ حج کرے بعوض عورت کے اور ہدی دے عورت کیطرف سے المعانی البدیعہ	علما

امام ابوحنیفه	امام شافعی		امام احمد	امام مالک	
	مذہب شافعی مین فاسد کرنیوالا			یہ جدائی	ابن عباس
	جب قضا کرے حج کی وہ			کیجاوے	سفیان
	اور زوجہ اوسکی دو وجہین مین			دونون مین	
	ایک وجہ یہ ہے کہ واجب ہے		متفق ہو جہہ	سے اوس جگہ	
	جدائی مرد اور عورت مین		اول شافعی	کہ احرام باندہا	
	جب پہونچین طرف اوس مکان کے			تہا اون	
	کہ فاسد کیا ہے اوتین اور تہ			دونون نے	
	مجتمع ہون یہانتک کہ فارغ ہون				
	دونون اپنے نسک سے				
مستحب ہے	دوسری وجہہ یہ ہے کہ مستحب ہو جدا ہوے	ائمہ علما			
جدائی مرد و زن کی	اور ایک روایت مین بدنہ واجب ہے				
سے بعد المعالبد	ترتیب یہ ہے پس واجب ہو گا				
	بدنہ اگر نہ پاوے بیل گای ہے اور اگر				
	نہ پاوے پس سات بکریاں ہین پہر				
	اگر نہ پاوے قیمت کیا جاوے				

امام شافعی		امام احمد	دیگر علما
بدنہ ساتھ دراہم کے اور دراہم ساتھ طعام کے کہ ممکن ہوا وسکو اور تصدق کرے اوسکو پیر اگر چاہے روزہ رکھے بعوض ہر مد کے ایک دن کا ۔ المعانی البدیعہ	ابن عباس	متفق باامام شافعی	نزدیک ابن عمر کے وہ تخییر کی ہے پانچ چیزون مذکورہ مین اور یہی قول ہے بعض شافعیہ کا اور احمد کا ایک روایت مین ۔ المعانی البدیع
جنایات رمل و اضطباع و استلام			
جب چھوڑ دے مرد رمل کو اور اضطباع کو اور استلام کو اور تقبیل کو اور دعا کو طواف مین جان بوجھکر یا بھولکر عذر سے یا بدون عذر کے جائز ہو ساتھ اساءت کے اور نہین لازم آتا ہے اونکے ترک سے کچھ ۔ المعانی البدیعہ			نزدیک حسن بصری اور ثوری اور عبدالملک الماجشون کے واجب ہے اوسپر دم ساتھ ترک ان امور کے ۔ المعانی البدیعہ

مسائل بہولکر لباس پہننے اور نگے سر پہننے اور خوشبو لگانے وغیرہ کی بابت

امام ابو حنیفہ			امام شافعی		
بہولکر لباس پہنے اور احرام نجانکو لازم ہے فدیہ دینا المعانی البدیعہ	فدیہ	صاع جبر مزنی ایک روز	جب لباس پہنا ہو بہولکر یا حرام نجانکے پس نہین لازم آتا ہے اوسپر فدیہ دینا۔ المعانی البدیعہ	نہین فدیہ ہے۔	ثوری عطا زہری ناصر زیدیہ
اگر پہنا ہو سلا کپڑا پورے دن تو اوسپر فدیہ ہے۔	فدیہ	مین نصف [illegible] باقی [illegible]			
اگر پہنا ہو کمتر دن سے تو اوسپر صدقہ ہے دوسری روایت مین	صدقہ	سوا ناصر			
	اوسکا صاع		جب سلا کپڑا پہنا یا سر کو چہپایا عمداً لازم ہے فدیہ برابر ہے کہ سارے دن	فدیہ	
اگر پہنا ہو اکثر دن تو اوسپر فدیہ ہے اور حج کیلئے ابو حنیفہ نے طرف ابو یوسف کے پہر اگر چہپایا ہو چوتہائی سر کو ایک دن کامل پس اوسپر فدیہ ہے	فدیہ ہے	الی یوسف	سلا کپڑا پہنا ہو یا بعض دن اور ایسا ہی ہے جبکہ چہپایا ہو ایک جز سر کو سر کے تہوڑی دیر تک پس اسمین حکم ایک ہے المعانی البدیعہ		
اور اگر چہپایا کمتر چوتہائی سے یا کمتر دن سے پس اوسکو اوپر فدیہ ہے	فدیہ				
اور اگر چہپایا ہو کمتر نصف سر سے پس اوسپر صدقہ ہے	صدقہ				

امام احمد حنبل	امام مالک
متفق با امام شافعی ایک روایت مین متفق با امام ابو حنیفه	متفق با امام ابو حنیفه

امام ابوحنیفه			امام شافعی		
نہین ہے فدیہ اوسپر اگر اس صورت مین کہ نکالا ہو دونون ہاتہون کو قبا کے آستین سے۔ المعانی البدیعہ	فدیہ	نخعی ابو ثور	اگر داخل کیا محرم نے اپنے دونون مونڈہونکو قبا مین لازم ہے اوسکو فدیہ دینا اگرچہ نہ نکالا ہو دونون ہاتہونکو قبا کے آستین سے - المعانی البدیعہ	فدیہ	
جب نہو تہمد اور پہنا ہو پاجامہ کو لازم ہوگا اوسپر فدیہ دینا۔ طحاوی نے کہا کہ حرام ہے اوسپر پہننا اوسکا پہر کہولڈالی اور پہر پہنے اسکو المعانی البدیعہ		صاحبین اکثر علما زیدیہ سوا ناصر مختلف ہین صحابہ ابوحنیفہ پاجامہ کے پہننے کو جواز مین -	جب نہو تہمد جائز ہے پہننا پاجامہ کا بطریق پاجامہ کے اور نہین لازم ہے فدیہ دینا المعانی البدیعہ		زہری ثوری اسحاق ناصر عترۃ ابوبکر رازی
محرم کو نہین جائز ہے چہپانا مونہہ کا پہر اگر چہپایا محرم نے مونہہ کو لازم ہے اوسپر فدیہ دینا	فدیہ	محمد بن الحسن ابن عمر اکثر علما	جائز ہے محرم کے لئے چہپانا مونہہ کا		عثمان بن عفان عبدالرحمن بن عوف سعد بن ابی وقاص زید بن ثابت جابر بن عبداللہ ابن الزبیر

امام احمد	امام مالک
بعض حنابله متفق با امام ابوحنیفه	متفق با امام شافعی
متفق به امام شافعی	متفق با امام ابوحنیفه
متفق با امام ابوحنیفه	متفق با امام ابوحنیفه

امام ابوحنیفہ		امام شافعی	
جب خوشبو لگائی بعض عضو مین اور پہنا بعض دن مین واجب ہوگا اوسپر تصدق دینا	صدقہ	جب خوشبو لگائی بعض عضو مین اور پہنا بعض دن مین واجب ہوگا فدیہ دینا	فدیہ
اور جو چھپایا بعض عضو مین خلاف ابی حنیفہ اور خلاف محمد اور ابی یوسف کا بھی کہا جاتا ہے ۔ المعانی البدیعہ		جب پہنا ہو لکر پھر یاد کیا پس چاہیے کہ اوتار ڈالے اوسکو سر کی طرف سے ۔ المعانی البدیعہ	
جب چھپایا ہو بعض عضو اپنے کو سر مین سے نہین فدیہ ہے اوسپر مگر یہ کہ چھپاوے چوتھائی عضو کو پس واجب ہوگا اوسپر فدیہ	فدیہ	جب چھپایا ہو بعض عضو اپنے کو سر مین سے نہین جائز ہے چھپانا اوسکا لازم ہوگا اوسپر فدیہ دینا	فدیہ
اگر چھپایا کمتر چوتہائی عضو سے واجب ہوگا اوسپر صدقہ دینا ۔ صدقہ ایک صاع ہے دو مسکین کو کسی طعام سے کہ ہو ۔ سوا گیہون کے اسلیے کہ گیہون کا آدہا صاع دینا کافی ہے	صدقہ		

امام احمد	امام مالک		دیگر علما
متفق با امام شافعی	اگر اوتار ڈالا فی الحال پس نہیں لازم آتا ہے کچھ حرم پر پس اعتبار کیا ہے مالک نے حصول انتفاع کا۔ المعانی البدیعہ	کچھ نہیں	نزدیک نخعی اور شعبی اور ابی قلابہ کے پہاڑ ڈالے اوسکو اور اوتارے اوسکو جانب اسفل سے۔ المعانی البدیعہ

کہہ مین دو روایت ہین ایک روایت مین ایک صاع دینا اوس کا
چاہیئے۔ دوسری روایت مین نصف صاع۔
ابو یوسف سے اس مسئلہ مین دو روایت ہین ایک قول ابی یوسف کا
مانند قول ابی حنیفہ کے ہے۔ دوسری روایت مین ہے کہ اعتبار
ساتھ پہنے اکثر دن کے ہے یا اکثر رات کے ہے یا چہپایا ہو ربع سر کے
اکثر کو پہر اگر چہپایا آدہا دن یا آدہی رات یا چہپایا نصف ربع سا س کو واجب
ہوگا اوسپر صدقہ اور کہا جاتا ہے کہ مذہب قدیم ابی حنیفہ کا یہی تہا پہر
رجوع کیا اسسے اور مذہب محمد بن الحسن کا وجوب پورے فدیہ مین مانند
قول ابی حنیفہ کے ہے۔ اور اگر چہپایا کمتر ایک دن اور کمتر ایک رات سے
پس لازم ہے اوسپر فدیہ دینا بقدر اسکے۔ المعان البدیعہ
اور نہ پہنے محرم سلا کپڑا کرتا ہو یا قبا یا پاجامہ یا عمامہ یا ٹوپی یا موزا
مگر یہ کہ کاٹ ڈالے موزے کو نیچے کعبین سے ایسا ہی ہے فتاوی
قاضیخان مین اور کعب سے مراد یہان وہ مفصل وسط قدم مین جہان
تسمہ باندہا جاتا ہے ایسا ہی ہے تبیین مین۔ اور پرہیز کرے سر اور چہرہ
کے چہپانے سے اور نہ چہپائے موتہہ اور ٹہوڑی اور رخسارہ کو اور

مضائقہ نہین ہے اسمین کہ رکہے ہات کو ناک پر ایسا ہی ہے بحرالرائق
مین اور نہ پہنے موزے جیسے کہ نہ پہنے پاتا بے ایسا ہی ہے محیط مین
اور حرام ہے پہننا سلے کپڑے کا بطور عادت کے یہانتک کہ تہمد باندہے
قمیص اور پائجامہ کا یا رکہے قبا کو اپنے مونڈہے پر اور داخل کیا ہو دونون
مونڈہون کو اور نہ داخل کیا ہو دونون ہاتونکو کچہہ مضائقہ نہین ایسا ہی ہے
فتاوے قاضیخان مین ۔ عالمگیری ۔
لباب مین ہے کہ اگر قبا کو دونون مونڈہون پر ڈالکے گہنڈی لگائے
رہا ایک دن تو لازم آئیگا اوسپر دم اگرچہ نہ داخل کیا ہو دونون ہاتہونکو
دونو آستینونمین اور اگر ڈال لیا ہو اوسکو اور گہنڈی نہ لگائی ہو اور
نہ داخل کیا ہو دونون ہاتہونکو دونون آستینون مین پس نہین لازم آئیگا
کچہہ اوسپر سواے مکروہ ہونے کے کہ یہ فعل اوسکا مکروہ ہوگا اور بہی لباب
مین ہے کہ مکروہات سے ہے ڈالنا قبا اور عبا کا اور مانند ان دونون کا
دونون مونڈہونپر بدون داخل کرنے دونون ہاتہونکے دونون آستینونمین
اور شرح لباب مین ہے کہ داخل کرنا ایک ہاتہہ کا آستین مین مانند
داخل کرنے دونون ہاتہونکے ہے دونون آستینون مین ۔ ا

ردالمحتار مین ہے شاید وجہ مکروہ ہونے انفاء یحو قبا اور عبا کے دونون مونڈہون پر یہ ہے کہ بہت وقت قبا اور عبا اور مانند اس کے پہنی جاتی ہین ہین اسیطرح اور شرح لباب سے معلوم ہوتا ہے کہ ڈال لینا قبا اور اوسکی مانند کا اپنی اوپر اوسوقت کہ کروت سے لیتا ہو جائز ہے بلاکراہت۔ اور نہین مضائقہ ہے باندہنے ہمیانی یا پٹکی مین برابر ہے کہ ہمیانی مین خرچ اوسکا ہو یا خرچ کسی غیر کا اور برابر ہے کہ باندہنا پٹکی کا ساتھ ابریشم کے ہو یا ساتھ تسمونکے ایسا ہی ہے بدائع اور سراج وہاج مین۔ عالمگیری۔

اور نہ باندہی جاے چادر ساتھ گھنڈی تکمی کے یا ساتھ کانٹے کے اسلئے کہ متشابہ ہے سلے کپڑے کے اور نہین مکروہ ہے پہننا خز اور قصب کا جبکہ سلا نہو ایسا ہی ہے فتاوی قاضیخان مین۔ عالمگیری

اور نہ پہنے کپڑے کسنبھ یا زعفرانی وغیرہ مگر جبکہ دہلے ہون اسطرح کہ نہ پہوٹے رنگ اوسکا بدن پر اور کہا گیا کہ نہ ظاہر ہو بو اوسکی اور یہی اصح ہے ایسا ہی محیط سرخسی مین۔ عالمگیری

اور نہ پہنے کپڑے رنگے ہوئے کو ساتھ ورس کے اور نہ ساتھ کسوم کے

اور نہ ساتھ زعفران کے بدلیل۔ قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
نہ پہنے محرم اوس کپڑے کو کہ مس کیا ہو اوسکو زعفران نے اور نہ اوس
کپڑے کو کہ چھوا ہو اوسکو ورس نے اور ورس ایک رنگ ہے زرد اور
کہا گیا ہے کہ وہ ایک گھاس ہے خوشبودار ایسا ہی ہے نہایہ میں۔ اور
ذخیرہ میں ہے کہ مکروہ ہے پہننا کسبھے کپڑے کا احرام میں۔ سراج وہاج
کہا ابو یوسف نے کہ نہیں لائق ہے محرم کو تکیہ لگانا کپڑے رنگے ہوے
کا ساتھ ورس اور زعفران کے اور نہ سوئے ایسے کپڑے پر اسلئے کہ
استعمال کیا گیا ہے واسطے خوشبو کے پس سونا اوسپر مانند پہننے اوسکے
کے ہے اور جائز ہے عورت محرمہ کو پہننا حریر اور زیور وغیرہ۔
اور کہا مالک نے کہ مکروہ ہے باندھنا همیانی کا جبکہ ہو اوس میں خرچ
غیر کا۔ سراج وہاج
اور کچھ مضائقہ نہیں ہے گدڑی کے پہننے میں جیسا کہ ردالمحتار میں ہے
اور درمختار میں جو لکھا ہے کہ بچنا چاہیے ہر اوس چیز سے کہ یا گئی ہو
بقدر بدن کے یا بقدر بعض بدن کے مقید ہے حرمت پہننے اوسکا
مرد کو اور اسکی تصریح کی ہے سندھی نے منسک کبیر میں اور اتباع اوسکا

[illegible] کیا ہے علی قاری نے ۔ شرح لباب میں

اور بچنا چاہیے محرم کو عمامہ سے ۔ درمختار
اور بچنا چاہیے محرم کو ٹوپی سے کہ سر پر اوڑھی جاتی ہے مانند عرقیہ
اور تاج اور طرطوش اور انکی مانند کے ۔ رد المحتار
اور بچنا چاہیے موزون سے مرد کو اسلئے کہ عورت کو جائز ہے پہنا سلے
کپڑے کا اور موزونکا جیسا کہ نقل کیا ہے قہستانی نے قاضیخان سے
ایسا ہی ہے رد المحتار میں ۔ اگر پہنا سلے کپڑے کو بطور عادت پہننے کے
تو دم لازم آتا ہے اوسپر ۔ اور اگر تہمد باندہا سلے کپڑے کا یا رکھا اوس کو
دونون مونڈہونپر کچھہ نہین لازم آتا ہے اوسپر ۔ اور پہننا جو موجب
دم ہے وہ ایک دن کامل یا زاید اس سے یا ایک رات کامل یا زاید ایک
رات سے ہے ۔ اور اگر ایک دن یا ایک رات سے کم پہنے تو صدقہ دینا
لازم آتا ہے یہ حاصل درمختار کا ہے اور ظاہر یہہ ہے کہ مراد ایک دن
یا ایک رات سے مقدار ایک دن یا ایک رات کا ہے پس اگر پہنا محرم نے
سلے کپڑے کو دوپہر سے آدہی رات تک بدون فصل کے یا آدہی رات سے

دوپہری تک اسیطرح لازم آئیگا دم دینا اور صدقہ دینا جو ایک دن یا ایک رات سے کم پہننے سے لازم آتاہے وہ آدہا صاع گیہون ہے اور کم ایک دن یا ایک رات سے شامل ہے ایک ساعت اور ایک ساعت سے کم کو اور خلاف اسکا ہے خزانہ اکمل مین کہ ایک ساعت پہننے سے آدہا صاع دینا لازم آتاہے اور ایک ساعت سے کم مین ایک موٹہی گیہون دینا لازم آتا ہے ایسا ہی ہے بحرالرائق مین اور کہتاہے صاحب لباب طرف اوس کی جو خزانہ اکمل مین ہے۔ اور اقرار کیاہے اوسکا شارح لباب نے اور اعتراض کیاہے اسکی مخالفت کے ساتھ اوسچیز کے کہ ذکر کیاہے اوسکو فقہانے یہ حاصل ردالمحتار کاہے ذکر کیاہے بعض شراح مناسک نے اگر احرام باندہا ہو محرم نے ساتھ کسی نسک کے ارکان مین کہ سلا کپڑا پہنے ہو اور کامل کیا ہو اوس نسک کو محرم نے ایک دن سے کم مین اور نکل آیا ہو اوس نسک کے احرام سے بسبب کامل ہوجانے کے نہین دیکہی ہے مینے اسمین کچہہ نص صریح کہ کیا لازم آتاہے اس مین اور مقتضی قول فقہا کا ارتفاق یعنے انتفاع کامل موجب دم نہین حاصل ہوتاہے مگر ساتھ پہننے ایک دن کامل کے یہہ ہے کہ لازم آئے اوسپر صدقہ اور محتمل ہے کہ کہا جائے

ازتقدیر ساتھ ایک دن کے باعتبار کمال اتفاق یعنی انقلاع سوا اسکے
نہین کہ یہ اوس صورت مین طویل ہو زمانہ احرام کا اور جبکہ کم ہو زمانہ احرام کا
جیسا کہ ہمارے مسئلہ مین ہے پس متحقق حاصل ہوگا کمال ارتفاق پس
مفراوس سے مسئلہ مذکورہ مین وجوب دم کا اور لیکن ساتھ اسکے عذر رہے
نقل صحیح سے ۔ ردالمحتار
اور اگر پہنا ہو سلے کپڑے کو ایک دن زیادہ اسطرح کہ دن بھر پہن کے اوتار ڈالا ہو
اوس کو رات مین اور پھر پہن لیا ہو اوس کو دوسرے دن مین یا پہنا ہو سلے
کپڑے کو ایک رات سے زیادہ اسطرح کہ رات بھر پہن کے اوتار ڈالا ہو
اوسکو دن مین پھر پہنا ہو اوس کی دوسری رات مین اور وقت اوتارنے کے
عزم ترک کا نہ کیا بلکہ اوتارا ہو اوسکو لیتعمد دوبارہ پہننے یا بدلنے کے
نہ لازم آئیگا اوسپر مگر ایک دم ۔ اگرچہ پہنا ہو سب سلے کپڑونکو جیسے
قمیص اور قبا اور عمامہ اور ٹوپی اور پاسجامہ اور موزے کو بشرطیکہ سب کے
پہننے کا سبب ایک ہی ہو اور پہننا سب کا ایک مجلس مین لازم نہین
ہے ہان سب کا پہننا ایک دن یا ایک رات مین لازم ہے ۔ اگرچہ قید لگائی
ملا علی قاری نے شرح لباب مین ایک مجلس کے اور کلام صاحب لباب کا

دلالت کرتا ہے اوپر اول کے ہان اگر بعض کپڑے ایک دن مین پہنے گا
اور بعض دوسرے دن تو متعدد دم لازم آئینگے اگرچہ سبب ایک ہی ہو
اور اگر عزم کیا ہو وقت اوتارنے کے نہ پہننے کا پہر پہن لیا ہو متعدد ہوگی
جزا کفارہ دسے پہلے کا پہلے اور ایسے ہی متعدد ہوگی جزا اگر پہنا ہوگا
ایک دن پہر اراقت دم کی ہوگی بسبب سلا کپڑا پہننے کے پہر مداومت
کی ہوگی اوسکے پہننے پر دوسرے دن دن پہر پس لازم آئیگی اوسپر
جزا بہی اور کلام صاحب در مختار مین اشارہ ہے اسطرف کہ سلا کپڑا بدون
عذر پہنے ہوئے احرام صحیح ہو جاتا ہے برخلاف اعتقاد عوام کے کہ اونکے
اعتقاد مین احرام صحیح نہین ہوتا ہے اگر سلا کپڑا بدون عذر پہنے ہوے
اسلئے کہ تجرد سلے کپڑے سے واجبات احرام سے ہے نہ شروط صحت احرام سے
اور پہنا سلے کپڑے کا بحالت اختیار اور بحالت اکراہ اور بحالت نوم برابر ہے
اور اگر سبب پہننے سلے کپڑے کا متعدد ہوگا جزا بھی متعدد لازم آئیگی
مثلاً جبکہ ہو محرم کو حمی پس محتاج ہوا ہو اوس مین سلے کپڑے پہنے،
بسبب حمی کے پہر زائل ہوگیا ہو وہ حمی اور پہونچا ہو اوس کو دوسرا مرض
یا حمی دوسرا پہر پہنا ہو سلے کپڑے کو لازم آئینگے اوسپر دو کفارہ کفارہ دسے

پہنے کا پہلے اور جب روک لے محرم کو دشمن پس محتاج ہو سلے کپڑے
پہننے کا واسطے لڑائی کے چند روز پہنے اونکو جب جاوے لڑنے کو
اور اوتارے اونکو جب لوٹ آئے پس لازم آتا ہے اوسپر ایک کفارہ
جب تک کہ نہ جاوے یہ دشمن ـ پس اگر چلا جاوے یہ دشمن اور آوے
دوسرا دشمن غیر اوس دشمن کا لازم آئیگا اوسپر دوسرا کفارہ اور مقتضی
اسکا جیسا کہ کہا حلبی نے یہ ہے کہ جب پہنا ہو سلے کپڑے کو واسطے
دفع جاڑے کے پہر ہو کہ اوتارتا ہو اور پہنا ہو اوس جاڑے کے لئے
پہر دور ہو گیا ہو یہ جاڑا اور پہونچا ہو دوسرا جاڑا پس پہنا ہو اس دوسرے
جاڑے کے لئے اوسکو واجب ہونگے دو کفارے ایسا ہی ہے بحر مین
یہہ سب حاصل کلام درمختار اور رد المحتار کا ہے ـ
اور اگر مضطر ہوا محرم طرف ایک قمیص کے اور پہنا اوسنے دو قمیص کو
یا مضطر ہوا طرف ٹوپی کے اور پہنا اوسنی ٹوپی کو ساتھ عمامہ کے لازم آئیگا
ایک دم اور گنہگار رہو گا ـ درمختار
قول صاحب درمختار مین کہ اگر مضطر ہوا الخ تخصیص اوسکی ہے جو ماقبل
مین ہے کہ تعدد سبب سے جزا متعدد ہوتی ہے ذخیرہ مین ہے کہ اصل

جنس ان مسائل مین یہہ ہے کہ زیادہ موضع ضرورت مین نہین اعتبار کیجاتی
ہے جنایت ابتداے اور لباب مین ہے پس تحقیق تعدد سبب اسطرح کہ
جب مضطر ہوا ہو طرف پہننے ایک کپڑے کے پس پہنا ہو دو کپڑون کو پس
اگر پہنا ہو اون دو کپڑونکو ضرورت کی جگہ مین جیسے کہ محتاج ہو طرف
ایک قمیص یعنی کرتے کے پس پہنا ہو دو کرتونکو یا ایک کرتے اور ایک
جبہ کو یا محتاج ہو طرف ایک ٹوپی کے پس پہنا ہو ٹوپی کو ساتھ عمامہ کے
پس لازم آئیگا اوسپر ایک کفارہ متخیر ہوگا اس کفارہ مین کہا شارح
لباب نے ایسا ہی ہے جبکہ پہنا ہو دو کپڑونکو دو جگہ بسبب ضرورت
دونونکے ایک مجلس مین اسطرح کہ پہنا ہو عمامہ اور موزے کو بسبب عذر
دونون مین پس لازم آئیگا اوسپر ایک کفارہ آخر ہوا کلام شارح لباب کا
اور اگر پہنا ہو دو کپڑونکو دو جگہ مختلف ضرورت کی جگہ اور غیر ضرورت کی
جگہ مین جیسکہ جب مضطر ہو طرف پہننے عمامہ کے پس پہنا ہو ساتھ قمیص کے
مثلا یا پہنا ہو قمیص کو واسطے ضرورت کے اور موزونکو بدون ضرورت کے
پس لازم آئینگے اوسپر دو کفارہ کفارہ ضرورت مین متخیر ہوگیا اور کفارہ
اختیار مین تخییر نہوگی۔ رد المحتار

صاحب در مختار نے جو کہا کہ لازم آئیگا اور گناہ صاحب رد المحتار نے کہا کہ لزوم آنا دم کا ہے ساتھ ایک کے اون دونون مین سے اور لازم آنا گناہ کا ہے دوسرے سے اور مناسب تعبیر ساتھ کفارہ کے ہے نہ ساتھ دم کے جیسا کہ ہم پہلے بیان کرچکے ہین اسلئے کہ جہان پہنا ساتھ عذر کے ہوگا وہان دم متعین نہوگا جیسا کہ قریب ہے کہ آئیگا۔

اور لازم آنا ایک کفارہ کا ہے پہنے عمامہ مین ساتھ ٹوپی کے جیسا کہ دو قمیص پہنے مین منصوص علیہ ہے جیسا کہ گذرا الباب سے اور مانند اسکی ہے فتح القدیر اور معراج الدرایہ مین برخلاف اوس کے کہ بحر مین ہے تفرقہ سے درمیان دونو نکے چنانچہ تنبیہ کی ہے اسپر شرنبلالیہ مین اور جو ذکر کیا گیا ہے لازم آنا گناہ کا تنبیہ کے لئے ہے اوسپر بحر مین حلبی سے یہہ کہا صاحب بحر نے چاہئے کہ باور کیا جاوے یہ اسلئے کہ بہت احرام باندہنے والے غافل ہوتے ہین اس سے جیسا کہ مشاہدہ کیا ہے تمنے اسکو۔

اور اگر ضرورت سے سلا کپڑا پہنا اور پہر یقین ہوا دور ہونے ضرورت کا پہر پہنے رہا اونکو بعد یقین رفع ضرورت کے ایک دن یا ایک رات

یا زاید اس سے کفارہ دو سرا دے بدون تخییر کے ایسا ہی ہے درمختار اور رد المحتار مین اور اگر پہنے رہا ساتھ شک کے رفع ضرورت مین نہین لازم آتا ہے اوسپر کچھ ایسا ہی ہے رد المحتار مین منقول بحر رائق سے۔

اگر محرم نے سر کو چھپایا ایک دن یا ایک رات کامل یا زاید ساتھ ایسی چیز کے کہ قصد کیا جاتا ہے اوسے چھپانا عادۃً لازم آئیگا اوسپر دم دینا اور اگر چھپایا ہو سر کو ساتھ اوٹھانے لگن یا طاش کے یا ایک طرف لادیگی پس نہین لازم آتا ہے اوسپر کچھ اور چھپانا ربع سر کا چہرہ کا مانند چھپانے کل سر یا چہرہ کے ہے کہ دینا دم کا اوس مین لازم آئیگا۔

اور نہین مضائقہ ہے چھپانے مین دونون کانون اور گردن کے اور رکھنے مین دونون ہاتھونکے ناک پر بدون کپڑے ایسا ہی ہے درمختار مین اور رد المحتار مین ہے کہ ربع سر اور موںہہ کا مانند کل سے ہے ویا مشہور روایات مین ہے ابحنیفہ سے اور یہی صحیح ہے اوپر اوس چیز کے کہ کہا ہے اوسکو غیر واحد نے فقہا مین سے شرح لباب۔ اور نہین مضائقہ ہے چھپانے مین باقی بدن کے سوائے کفین اور قدمین کے بسبب منع کے پہننے واسطا نکو اور پاتا ہون سلف مین اگر ہو رکھنا ہاتھ کا ناک پر ساتھ کپڑے کے

ظاہر یہ ہے کہ اسمین کراہت تحریمی ہے فقط اسلئے کہ ناک نہین ہوپہنچتی ہے
ربع چہرہ کو افادہ کیا ہے اسکا طحطاوی نے ۔

روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہا ابن عمر نے کہ پوچھا کسی نے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کہ کیا پہنے محرم فرمایا کہ نہ پہنے محرم قمیص یعنی کرتا اور
نہ عمامہ اور نہ برنس یعنی بارانی اور نہ پائجامہ اور نہ کپڑا کہ لگا ہو اوسکو زعفران
اور نہ موزے مگر یہ کہ نہ پاوے نعلین پس چاہیے کہ کاٹ ڈالے موزونکو
یہانتک کہ ہو جائین نیچے کعبین سے روایت کیا ہے اسکو بخاری مسلم
ابو داود اور نسائی ترمذی مالک نے اور یہ ترجمہ لفظ شیخین کا ہے اور
بخاری نے زیادہ کیا ہے اور نہ نقاب ڈالے عورت احرام والی اور نہ
پہنے عورت دستانے ۔

اور روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہا عبداللہ بن عمر نے کہ منع کیا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتونکو اونکے احرام مین دستانونسے
اور نقاب سے اور وہ چیز کہ جسکو لگا ہو ورس کہ ایک قسم کی گھاس
ہوتی ہے زرد رنگ اور لگا ہو زعفران کپڑون مین سے اور چاہیے کہ
پہنے بعد اس کے جو چاہے کپڑونمین سے معصفر ہو یا خز یا زیور یا پائجامہ یا کرتا

یا موزہ روایت کیا اسکو ابو داود نے اور ایک روایت مین ہے عائشہ سے کہ رخصت دی آپنے عورتونکو موزونمین ۔

اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا ابن عباس نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو نہ پائے تہمد پس چاہئے کہ پہنے پائجامہ اور جو نہ پائے نعلین پس چاہے کہ پہنے موزے روایت کیا اسکو خمسہ نے یعنی بخاری و مسلم و ابو داود و نسائی و ترمذی نے ۔

اور روایت ہے نافع سے کہ اونہون نے سنا اسلم مولے عمر سے کہ کہتے تھے ابن عمر سے دیکھا عمر نے اوپر طلحہ کے ایک کپڑا رنگا ہوا اور حال یہ کہ طلحہ محرم تھے سو کہا حضرت عمر نے کیا ہے یہ پس کہا طلحہ نے سوا اسکے نہین کہ یہ سرخ مٹی کا رنگ ہے یا چکنی مٹی کا پس کہا حضرت عمر نے کہا کہ اے گروہ امامو نکے اقتدا کرتے ہین تمہارے لوگ پس اگر دیکھیگا کوئی مرد جاہل اسکو ہر آئنہ کہیگا کہ طلحہ بن عبداللہ تھے پہنے رنگے کپڑے احرام مین پس نہ پہنو تم اے گروہ ان کپڑونمین سے ۔

اور روایت ہے عروہ سے کہا عروہ نے کہ تھین اسماء بیٹی ابو بکر صدیق کی پہنتی کسنبی کپڑے اوس حال مین کہ محرم ہوتین اور نہوتا اونمین زعفران

روایت کیا ہے لکن دونو حدیثونکو مالک نے ۔ اور روایت ہے یعلی
بن امیہ سے کہ ایک مرد آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اوس حال مین
کہ آپ جعرانہ مین تھے لبیک کہتا ہوا عمرہ کا اور وہ زرد رنگی ہوئی تہا اپنی
داڑہی اور اپنے سر کو اور اوسپر جبہ تہا پس کہا اوس مرد نے اے رسول
خدا احرام باندہا ہے مینے عمرہ کا اور مین ہون جیسا کہ آپ دیکھتے ہین پس
کہا اوتار تو اپنے اوپر سے جبہ کو اور دہو ڈال تو زردی کو ۔ روایت کیا ہی
اسکو بخاری مسلم ابو داؤد و نسائی و ترمذی و مالک نے اور یہ لفظ بخاری
مسلم کے ہین اور زیادہ کیا ابو داود نے اور کر تو اپنے عمرہ مین جو کیا تو نے
اپنے حج مین ۔

اور روایت ہے ابن عمر سے کہ تھے ابن عمر مکروہ رکھتے تھے تکیے کو محرم
کے لئے ۔ اور روایت ہے قاسم بن محمد سے کہا قاسم نے کہ خبر دی
مجکو فرافصہ بن عمیر نے کہ اوس نے دیکہا حضرت عثمان کو چہپائے
ہوئے چہرہ احرام کیہالتین ۔

اور روایت ہی نافع سے کہا نافع نے کہ تھے ابن عمر کہتے کہ ما فوق ذقن
کی سر مین سے ہے پس نہ چہپائے اوسکو محرم روایت کیا ان تینون حدیثونکو

مالک نے ۔ اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہا حضرت عائشہ
نے کہ تھے سوار گذرتے ساتھ ہمارے اور ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے احرام میں تھے ۔ پس جب مقابل ہوتے سوار ساتھ ہمارے
ڈال لیتی ایک ہم میں سے اپنی چادر کو سر سے اوپر اپنے چہرہ کے پس
جب متجاوز ہو جاتے ہم سے کھول دیتے ہم اپنے چہرہ کو روایت کیا اسکو
ابوداود نے ۔

اور روایت ہے فاطمہ بنت منذر سے کہا فاطمہ نے تھے ہم چھپاتے اپنے
چہرہ کو اور حال یہ کہ ہم احرام میں تھے ساتھ اسماء بنت ابی بکر کے ۔
روایت کیا ہے اسکو مالک نے ۔

اگر پہنا ہو ازار بند کو خوشبو میں رنگا ہوا یا کپڑے میں لگے استعمال خوشبو کا
اور [illegible] کیا ہے ۔

اگر [illegible] گیا
اور [illegible] کی
شافعیہ اور ظاہر الروایۃ میں ۔

اور جس کپڑے کی اکثر میں خوشبو لگی ہو [illegible] کے

پہنا اوسکا ایک دن ۔ درمختار

ظاہر یہہ ہے کہ معتبر کپڑے مین اکثر ثوب ہے نہ کثرت خوشبو کے اور اتباع
کیا ہے اسمین شرنبلالیہ کا باوجود اس کے کہ ذکر کیا ہے شرنبلالیہ مین
اور فتح القدیر وغیرہ مین ہے کہ معتبر کثرت طیب ہو کپڑے مین اور جگہ
رجوع کی اسمین عرف ہے یہانتک کہ بحر مین گردانا گیا ہے یہ مسئلہ واسطے
دوسرے قول کے اقوال ثلثہ مین سے جو گذرے حد کثرت مین اس لئے
کہ وہ عام ہے بدن اور کپڑے سے کہا ہو غیّن نقل کیا ہے فقہا نے
بحر سے اگر ہو خوشبو محرم کی کپڑے مین ایک بالشت بیچ ایک بالشت
کے بہر رہے اوپر اوس کپڑے کے ایک دن کہلا دے نصف صاع
اور اگر ہو اقل ایک دن سے پس ایک مٹھی طعام دینا چاہئے کہا فتح القدیر مین
یہ مفید ہو تنصیص کا اسپر کہ بالشت در بالشت داخل قلیل مین ہے اسلئے
کہ واجب کیا ہے ساتھ اس کے صدقہ کو نہ دم کو اور باوجود اس کے
مفید ہے اعتبار کثرت کو کپڑے مین نہ خوشبو مین مگر یہ نہین مفید ہے کہ معتبر
اکثر ثوب ہے بلکہ ظاہر یہ ہے کہ جو زائد ہو بالشت پر کثیر موجب دم ہے
بسبب کثرت خوشبو کے اسوقت عرف مین پس رجوع کرتا ہے طرف اعتبار

کثرت کے خوشبو مین نہ کپڑے مین اور اوپر اس کے پس ممکن ہے جاری کرنا توفیق گذشتہ کا اسجگہ پر بہی اسطرح کہ خوشبو جب کہ ہو فی نفسہ کثیر لازم آئیگا دم اور اگر پہونچ جاوے کپڑے کو کمتر بالشت سے اگرچہ ہو قلیل نہین لازم آئیگا دم یہانتک کہ پہونچ جاوے اکثر کو بالشت در بالشت سے اور کپڑے کہ اشارہ کرتا ہے اس کے طرف قول اونکا اگر باندہا مشک یا مشک یا عنبر کثیر کو کنارہ تہمد یا چادر مین لازم آئیگا اوسپر دم اسے اگر دن بہ لگائے رہا ہو اگرچہ قلیل ہو پس لازم آتا ہے صدقہ۔ ردالمحتار

خوشبو لگانا عضو کو دہن

اگر خوشبو لگائی محرم نے کسی عضو کامل کو اگرچہ مونہہ اوسکا ہو سا تھہ کہانے خوشبو بہت کے یا خوشبو لگائے چند جگہ اعضا مین سے اگر جمع کی جائین وہ جگہ تو پہونچ جائین عضو کامل کو واجب ہوگا اوسپر دم دینا ایک بکری کا۔

اور سارا بدن مانند عضو واحد کے ہے اگر مجلس ایک ہے اور اگر مجلس متعدد ہین پس واسطے ہر خوشبو ایک مجلس کے اون مجالس مین سے اگر شامل ہو ایک عضو یا زاید کو ایک کفارہ دینا ہوگا اور اگر ذبح کیا سبب

خوشبو لگانے کے اور نہ دور کیا اوسکو لازم آئیگا اوسپر دم واسطے
چھوڑنے اوسکے کے اور جس چیز کی اصل مین خوشبو [illegible]
دم لازم آنے مین اوس سے بچنا اونکا ایک شان —

اگر مہندی پتلی لگائی محرم نے سر پر [illegible] لازم آئیگا اوسپر دم اور
مہندی لگانا [illegible] اگر ایک دن یا ایک رات
سارے سر یا چوتہائی سر پر [illegible] ایک دم بسبب خوشبو کے لازم
آئیگا اور ایک دم بسبب چھپانے سر کے لازم آئیگا —

اگر محرم نے تیل زیتون [illegible] استعمال کیا اگرچہ خالص ہوں بدون اور
خوشبو ملانے کے لازم آئیگا اوسپر دم اگر کہایا محرم نے تیل زیتون یا
تل کا یا ناک مین ٹپکایا یا [illegible] کے زخم یا شقوق جلد مین کے
یا ٹپکایا تیل زیتون اور تل کا دونون کا تو نہین [illegible] ہوگا اوسپر دم
اور نہ صدقہ بالاتفاق —

بخلاف مشک اور عنبر اور غالیہ اور کافور اور اسکی مانند کے اون چیزون
سے کہ خوشبو محض ہے اس لیے کہ لازم آتا ہے جزا ان چیزون کے استعمال
سے اگرچہ بطریق دوا کے ہو اور اگر ڈالا ہو خوشبو کو کہانے مین کہ پکایا گیا

نہیں لازم آتا ہے اوس کہانا کہانے کی جہت سے کچہ اور اگر [illegible]
اور ہو خوشبو مغلوب مکروہ ہے کہانا اوسکا [illegible]

یہ حاصل ہے درمختار کا۔

خوشبو وہ قسم ہے کہ جسمین ہو اچہی لذت [illegible] اور [illegible]
اور چنبیلی اور اوسکے مانند کے۔ اور عضو [illegible]
اور چہرہ اور سر کو۔ نہر الفائق

اگر محرم نے سونگہا خوشبو کو یا [illegible]
نہیں آتا ہے اگرچہ مکروہ ہے [illegible]

پہلے احرام سے حلال ہونے اگر [illegible]
پس منتقل ہو گئی وہ خوشبو اوس [illegible]
نہیں لازم آتا ہے محرم پر کچہہ بالاتفاق اگر محرم نے خوشبو لگائی [illegible]
کے عضو کو پس نہیں لازم آتا ہے محرم پر کچہہ بالاتفاق جیسا کہ ظاہر یہی
ہے۔ نہر الفائق۔

اور نہین مضائقہ ہے اسمین کہ بیٹہے محرم [illegible] مین خوشبو سازکی یا اوس
مکان مین کہ دہونی خوشبو کی دی گئی ہو مگر مکروہ ہے اگر ہو بیٹہا واسطے

سونگھنے بو کے۔ طحطاوی

کہا ہماری اصحاب نے کہ جو چیزین استعمال کیجاتی ہین بدن مین وہ تین
قسم پر ہین ایک قسم وہ خوشبو محض ہے کہ متعین ہے واسطے خوشبو کے مانند
مشک اور کافور اور عنبر وغیرہ کے پس واجب ہوتا ہے ساتھ اوس کے
کفارہ جس وجہ کر کہ استعمال کیجاوی یہانتک کہ کہا ہے فقہانے اگر دواکی
آنکھ کے ساتھ خوشبو کے واجب ہوگا اوسپر کفارہ اور دوسری قسم وہ ہے
کہ نہین ہے خود خوشبو اور نہ اوسمین معنی خوشبو کے ہین اور نہ ہوتی ہے
خوشبو کسی وجہ سے مانند شحم کے پس نہین واجب ہوتا ہے ساتھ اوس کے
کفارہ یہانتک کہ کہا یا ہے اوسکو یا تہین کی ہو ساتھ اوسکے یا شقوق پاؤن
مین۔ اور تیسری قسم وہ ہے کہ جو خوشبو نہین ہے لیکن اصل خوشبو کے
سے استعمال اوسکا بطریق خوشبو لگانے کے بھی ہوتا ہے اور بطریق
دوا کے بھی ہوتا ہے مانند روغن زیتون اور روغن تل کے پس اسمین اعتبار
استعمال کا ہے پس اگر استعمال اوسکا بطریق تدہین کے بدن مین ہو حکم
اوسکا حکم خوشبو کا ہے اور اگر استعمال اوسکا ماکول مین یا شقاق رجل مین
ہو نہین ہے حکم اوسکا حکم خوشبو کا ایسا ہی ہے نہایہ مین طحطاوی

اور مراد عضو سے بڑا عضو ہے مانند سر اور پنڈلی اور ران اور ہاتھ کے
اور اگر خوشبو لگائے مانند کان اور ناک مین پس نہین لازم آئیگا دم سبر کہیں
ایسا ہی ہے شرح لباب مین اور اعتبار عضو پر چلے ہین بعض مشائخ قول
محمد سے اخذ کرکے لیکن یہ اعتبار نہین ظاہر ہوتا ہے کپڑے اور فرش اور
کھانے مین اور بعض مشائخ نے اعتبار کثرت کا کیا ہے نفس خوشبو مین محمد
کے کلام سے اخذ کرکے اور توفیق دی ہے بعض مشائخ نے درمیان
دونون قولونکے اسطرح کہ خوشبو اگر قلیل ہے تو اعتبار عضو کا ہے نہ خوشبو کا
پس اگر خوشبو لگائیگا عضو کامل کو لازم آئیگا دم اور اگر ہوگا اقل
عضو کامل سے پس لازم آئیگا صدقہ دینا اور اگر ہو خوشبو بہت پس اعتبار
خوشبو کا ہے نہ عضو کا یہانتک کہ اگر خوشبو لگائے ربع عضو کو لازم آئیگا دم
اور مادون ربع عضو مین لازم آئیگا صدقہ اور تصحیح اسکی کی ہے محیط وغیرہ
مین اور کہا فتح القدیر مین کہ توفیق یہی توفیق ہے اور اعتماد کیا ہے اسی پر
صاحب نہر الفائق نے اپنے اول کلام اور آخر کلام مین اور ایسا ہی اخذ
کیا جاتا ہے اطراف کلام صاحب بحر رائق سے پس چاہیے کہ ہو یہی معتمد
اگرچہ ہین اکثر تفریعین اوپر اعتبار عضو کے اور مرجع درمیان فرق قلیل

اور کثیر کے عرف سے اگر ہو اور جو عرف نہو تو جو واقع ہو نزدیک مبتلی کے
جیسا کہ بحرالرائق میں ہے اور کہا علی نے اپنے مناسک میں کثیر وہ ہے
جسکو شمار کرے عارف عادل بہت اور قلیل ماورا اوسکی ہے یہ نہیں فرق
ہے درمیان اس کے کہ لگائی جاوے کپڑے میں عین خوشبو یا لوا اوسکی
چہرا ہے کمی تصریح کی ہے فقہا نے اسکی کہ اگر دہونی دیا جاوے کپڑا ساتھ
دہونی کے جبکہ پس متعلق ہو ساتھ اوس کے بہت اوسے تو لازم
آئیگا اوسپر دینا دم کا اور اگر ہو قلیل پس لازم آئیگا صدقہ دینا اس لئے کہ
فائدہ لیوینا ہے ساتھ خوشبو کے اور اگر باندہا مشک یا کافور یا عنبر کو
اپنے تہمد کے کنارے میں لازم آئیگا اوسکو فدیہ دینا اور اگر باندہا عود کو تہمد
کے کنارہ میں نہیں لازم آتا ہے کچھ اگرچہ پایا جاوے اسکی بوکو اور اگر سرمہ
لگایا ساتھ ایسے سرمہ کے کہ اوسمیں خوشبو نہیں ہے کچھ مضائقہ نہیں ہے
اور اگر ہو اوس میں خوشبو تو لازم آئیگا اوسپر صدقہ دینا مگر یہ کہ ہو سرمہ لگایا
دو بار پس اگر دو بار سے تو لازم آئیگا اوسپر دم دینا - طحطاوی

کہا ابن کمال نے شرح ہدایہ میں اور اختلاف ہے مشائخ کا حد فاصل میں
درمیان قلیل اور کثیر کے بسبب اختلاف عبارات محمد پس بیچ بعض عبارات کے

گردانا ہے حد کثرت عضو کبیر کو اور بعض عبارتوں مین گردانا ہے حد کثرت کو نفس طیب
مین پس بعض نے اعتبار کیا ہے اول کو اور بعض نے اعتبار کیا ہے ثانی کو پس کہا انہین
بعض نے ہونا طیب کا اسطرح کہ بہت جانے اوسکو دیکھنے والا مانند دو چلو
گلاب اور ایک کف مشک اور غالیہ کے پس وہ بہت ہے اور جسکو
دیکھنے والا بہت نہ جانے وہ بہت نہین ہے اور بعض مشایخ نے اعتبار
کیا ہے کثرت کو ساتھ چوتہائی عضو کبیر کے پس کہا انہین بعض نے
اگر خوشبو لگائے ربع ساق یا ربع ران مین لازم آئیگا دم اور اگر ہو کمتر
ربع عضو کبیر سے لازم آئیگا صدقہ ۔ اور کہا شیخ الاسلام نے اگر ہو
خوشبو فی نفسہ قلیل پس اعتبار عضو کامل کا ہے اور اگر ہو خوشبو کثیر نہین
اعتبار ہے عضو کا آخر ہوا کلام ابن الکمال کا بطور تلخیص کے اور حاصل کلام
شیخ الاسلام توفیق ہے درمیان اقوال ثلثہ کے جو مشایخ کے ہین
یہانتک کہ اگر خوشبو قلیل لگائے عضو کامل مین یا خوشبو کثیر لگائے چھوٹے
عضو مین لازم آئیگا دم دینا اور جو نہین تو لازم آئیگا صدقہ دینا اور تصحیح
کی ہے اسکی محیط مین اور کہا فتح القدیر مین کہ توفیق یہی توفیق ہے اور
ترجیح دیا ہے بحر الرائق مین اول کو اور وہ وہ ہے جو متون مین ہے اور

شرح ملتقی مین ہے کہ قول اوسکا مانند سر کے یہان ہے واسطی مراد کسی عضو سے پس نہین ہے مانند اعضاء عورت کے پس نہوگا کان مثلاً عضو مستقل بنے اور ایسا ہی کہا ہے ابن الکمال نے کہ مراد احتراز ہے عضو صغیر سے مانند ناک اور کان کے بسبب اوس کے کہ پہچانا تو نے کہ حسبا اعتبار کیا ہے حد کثرت مین عضو کامل کو مقید کیا ہے اوسکو ساتھ کبیر کے پہر عضو ذکر کیا کہ مادون کامل مین صدقه ہے یہ قول ابوحنیفه اور ابو یوسف کا ہے اور کہا محمد نے کہ واجب ہوگا بمقدار اوس کے پس اگر پہونچ جاوے جگہه یہان خوشبو لگائی گئی ہے نصف عضو کو واجب ہوگا صدقه بقدر نصف قیمت بکری کے اور اگر پہونچی بقدر ربع عضو کو پس واجب ہوگا صدقه دینا ربع قیمت بکری کا اور اسی قیاس پر اور کہا بحرالرائق مین کہ اختیار کیا ہے اسکو امام اسبیجابی نے اور اختصار کیا ہے بحرالرائق نے اسپر اور کچھه خلاف اسمین نقل نہین کیا رد المحتار

بحرالرائق مین ہے جب لگائے خوشبو بہت کو اور خوشبو بہت وہ ہے جو لگ جاوے اکثر موںہه کو پس لازم آویگا اوس کے لگ جانے سے اکثر موںہه کو محرم پر دم دینا کہا کمال الدین ابن ہمام نے فتح القدیر مین اور یہی

شاہد ہے اسپر کہ عدم اعتبار عضو کا ہے جبکہ پہونچی خوشبو مبلغ کثرت
فی نفسہ کو طحطاوی ۔

اور منصوص علیہ فم مین کثرت طیب ہے ۔ طحطاوی ۔

خوشبو ایک قسم ہے کہ اوس کے لئے خوشبو ہو مانند زعفران اور بنفشہ
اور یاسمین اور غالیہ اور ریحان اور قسط اور سورس اور کسوم کی خوشبو ہے
اور ابو یوسف سے روایت ہے کہ قسط یعنی کٹ خوشبو ہے اور خطمی مین
اختلاف فقہا ہے اور نہین فرق ہے خوشبو کے منع مین درمیان بدن
اور تہمد اور بچھونے کے ۔

اور ابی یوسف سے روایت ہے کہ نہی ہے محرم کو تکیہ لگانا کپڑے رنگے
ہوئے کا ساتھ زعفران کے اور نہ سونا اوسپر پہر نہین لازم آتا ہے محرم
پر کچھہ سونگھے خوشبو اور پہولون خوشبودار کے لیکن مکروہ ہے یہ اور
ایسے ہی سونگھنا پہلو خوشبودار کا مانند سیب کے اور اسمین اختلاف ہے
درمیان صحابہ کے مکروہ رکہا ہے اسکو حضرت عمر اور جابر نے اور اجازت
دی ہے اسکی حضرت عثمان اور ابن عباس نے ۔ فتح القدیر

اگر خوشبو لگائی محرم نے ایک عضو سے کمتر مین تو لازم آئیگا اوسپر صدقہ

بسبب قصور جنایت کے اور کہا محمد نے واجب ہے تقدیر صدقہ کی دم سے باعتبار جزو کے ساتھ کل کے یعنی کمتر عضو اگر نصف عضو ہوگا تو قیمت نصف شاۃ کی تصدق کرنا ہوگی اور اگر ربع عضو ہوگا تو قیمت ربع شاۃ کی تصدق کرنا ہوگی علی ہذالقیاس اور منتقی مین ہے کہ جب خوشبو لگاے محرم ربع عضو کو تو لازم آتا ہے اوسپر دم دینا موافق اعتبار حلق کے ۔ہدایہ۔ اگر دوا کی ایک پھوڑیکی ساتھ ایسی دوا کے کہ اوسمین خوشبو تھی ۔ پھر نکل آیا دوسرا پھوڑا پھر دوا کی اوسکی ساتھ پہلے پھوڑے کے پس نہین لازم آئیگا اوسپر مگر ایک کفارہ جب تک کہ نہ اچھا ہو پھوڑا پہلا فتح القدیر و بحرالرائق وعالمگیری۔

اور نہین فرق ہے بالقصد خوشبو لگانے اور بدون قصد کے لگانے مین مبسوط مین ہے استلام کیا رکن کا پس لگ گئی اوس کے ہاتھہ یا مونہہ کو خلوق بہت پس لازم آئیگا دم دینا اور اگر ہو خلوق قلیل پس لازم آئیگا صدقہ دینا اور کہا شرط ہے باقی رہنا اوسکا محرم پر ایک زمانہ تک یا نہین منتقی مین ہے بروایت ابراہیم محمد سے کہ جب لگ جاے محرم کے خوشبو تو لازم آتا ہے اوسپر دم دینا پس پوچھا محمد سے فرق

درمیان خوشبو لگانے اور کرتا پہننے مین کہ نہین واجب ہوتا ہے دم
یہانتک کہ ہو پہنا اوسکا اکثر دن کہا محمد نے اس لیئے کہ طیب متعلق
ہوگی ساتھ اوسکے پس کہا ہینے اگرچہ دہو ڈالے اوسکو اوسی ساعت
کہا اگرچہ نہ دہو ڈالے اوسی ساعت اور اوسی منتقی مین ہے بروایت
ہشام محمد سے کہ خلوف نبت اور پہیر جب پہونچ جاے محرم کے کپڑے پر
پس دور کردے محرم اوسکو پس نہین لازم آتا ہے اوسپر کچہہ اگرچہ بہت ہو
اور اگر لگ جاے محرم کے جسد مین بہت تو لازم آئیگا اوسپر دم دینا

فتح القدیر

سونگھنا خوشبودار پہلون وریحان کا

امام ابوحنیفہ		امام شافعی		
سونگھنا خوشبودار سیب کا بدون استعمال خوشبو کے کپڑے اور بدن مین مکروہ ہے - درمختار خوشبودار روئیدگی کو سونگھنی مین ایک روایت مین جائز نہین ہے سونگھنا اونکا لازم آتا ہے فدیہ نزدیک ابی یوسف	مکروہ	خوشبودار روئیدگی سونگھنی مین دو قول ہین - ایک قول مین جائز نہین ہے سونگھنا اونکا اور لازم آتا ہے فدیہ سونگھنی سے -	فدیہ	ابن عمر جابر ایک روایت مین ساتہ زیدیہ سوا ناصر
دوسرے قول مین امام ابوحنیفہ متفق باامام شافعی روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا ابن عباس نے سونگھے محرم ریحانکو اور نظر کرے بیچ عورت کے اور دوا کرے ساتھ اوس چیز کے کہ کہاتا ہے روغن زیتون اور گھی سے - روایت کیا اسکو بخاری نے - المعانی البدیعہ		دوسرے قول مین جائز ہے سونگھنا اونکا اور نہین ہے فدیہ اونکے سونگھنے مین المعانی البدیعہ	نہین فدیہ	حسن مجاہد محمد ناصر زیدیہ ایک روایت مین - اسحاق عثمان ابن عباس
فتاوی ہندیہ مین ہے کہ نہین لازم آتا ہے کچھہ سونگھنے ریحان اور خوشبو اور پہلون خوشبودار سے ساتھہ کراہت سونگھنے کے - ہندیہ	مکروہ	جب محتاج ہو خوشبو کا اور کیا ہو اوسکو پس لازم ہے اوسپر فدیہ	فدیہ لازم	

امام احمد	امام مالک	دیگر علما
متفق بامام شافعی		مگر زید یہ کے نزدیک اوسپر فدیہ لازم نہین آتا جب سونگہہ لے اوسکو۔
متفق بامام شافعی دوسرے قول مین بیچ ایک روایت کے۔ المعانی البدیعہ	متفق ساتہہ دوسرے قول شافعی کے المعانی البدیعہ	مختلف ہے نقل اوسکی عطا سے اور احمد سے اور یہ اون پہولون مین ہے کہ نہین بنائی جاتی ہے اوسنے خوشبو۔ اور جن پہولون سے خوشبو بنائی جاتی ہے حرام ہے سونگہنا اونکا نزدیک شافعی کے بقول واحد
		نزدیک داود کے نہین ہے فدیہ اوسپر۔ المعانی البدیعہ

امام ابوحنیفه	امام شافعی
	مکروه ہے محرم کو بیٹھنا پاس عطار کے خوشبو سونگھنے کے لئے پھر اگر کیا کچھ پس نہین لازم آتا ہے اوسپر کچھ المعانی البدیعه
کلثوم خوشبو کے چیزونمین داخل ہے پس اگر رکھا کلثوم کو محرم نے اپنے بدن پر واجب ہوگا اوسپر فدیہ ۔ اور اگر پہنا کپڑا کلثوم کا رنگا ہوا اور وہ خوب پسینا لاتا ہو اوسمین منتشر ہوتی ہو خوشبو واجب ہوگا اوسپر فدیہ دینا	کلثوم خوشبو کی چیزون مین داخل نہین ہے نہین حرام ہے محرم پر پہنا اوس کپڑے کا جو کلثوم سے رنگا گیا ہو ۔ المعانی البدیعه
حنا یعنی مہندی خوشبو کی چیزون مین سے ہے اور واجب ہے محرم پر اوس کے استعمال سے فدیہ دینا المعانی البدیعه	حنا یعنی مہندی نہین ہے خوشبو کی چیزون مین سے اور نہین واجب ہوتا ہے محرم کو فدیہ دینا اوسکے استعمال سے المعانی البدیعه

امام احمد	امام مالک	دیگر علما
متفق بامام شافعی		نزدیک عطا کے اگر عمداً ایسا کیا لازم ہے اوس پر فدیہ دینا۔ المعانی البدیعہ
متفق بامام شافعی	متفق بامام شافعی	

امام ابو حنیفہ		امام شافعی		
		جب دہو ڈالا خوشبو سے رنگی ہوئے کپڑے کو یہانتک کہ جاتی رہی بو اوسکی یا رنگ ڈالا ایسی چیز مین کہ غالب آگئی بو اوس کی خوشبو کی بو پر یا مدت گذر گئی اوسکے رنگ کو اور نہ باقی رہے بو اوسکی اور ہو گیا اسطرح کہ اگر چھڑک دیا جاوے اوسپر پانی نہ رہے بو اوسکی جائز ہے پہننا اوسکا محرم کو۔ المعانی البدیعہ		
اگر خوشبو لگائی عضو کامل کو تو اوسپر فدیہ ہے۔ المعانی البدیعہ	فدیہ	جب خوشبو لگائی محرم نے عضو کامل یا بعض کو۔ المعانی البدیعہ	فدیہ ہے	
اور اگر کمتر عضو سے تو اوسپر صدقہ ہے	صدقہ آدھا صاع	اگر بھولکر یا احرام نہ جانکے لگائی ہو۔ المعانی البدیعہ	نہین فدیہ	نوری عطا [illegible] ناصر [illegible]
اگر محرم نے بھولکر یا احرام نہ جانکر خوشبو لگائی ہو تو لازم ہے اوسپر فدیہ۔ المعانی البدیعہ	فدیہ			

جناب عمر [illegible] نے [illegible] اور [illegible] امیر [illegible] باقی [illegible]

امام احمد		امام مالک
		مکروہ ہے پہننا اوسکا مگر یہ کہ دہو ڈالے اور جاتا رہے رنگ اوسکا۔ المعانی البدیعہ
متفق باامام شافعی ایک روایت مین متفق باامام ابوحنیفہ المعانی البدیعہ	نہین ہے فدیہ	متفق باامام ابوحنیفہ المعانی البدیعہ

تیل ڈالنا

امام ابو حنیفہ			امام شافعی		
جب استعمال کیا زیتون اور تل کے تیل کا لازم آئیگا اوسپر فدیہ دینا برابر ہے کہ استعمال کرے اوسکا بدن مین یا سر مین مگر یہ کہ۔	فدیہ دینا		جب روغن ڈالا سر مین اور داڑہی مین ایسا روغن کہ خوشبو دار نہو مانند تل یا زیتون کے تیل اور گھی کے لازم ہوگا اوسکو فدیہ دینا۔	فدیہ دینا	
استعمال کرے اونکا بطریق دوا کی واسطے مجروح کے اور سفوف کے پس نہین فدیہ اوسپر۔	نہین فدیہ		اور اگر استعمال کیا ایسے روغن کو بدن مین پس نہین ہے فدیہ دینا اوسپر	نہین فدیہ دینا	
اور اگر استعمال کیا گھی کا پس نہین فدیہ اوسپر	نہین فدیہ				
تیل ڈالا ہو سر مین ہولکا یا حرام نہ جانکے لازم ہے اوسپر فدیہ دینا۔	فدیہ دینا	صاحبین نے ایک روایت مین ثوری اکثر علما	تیل ڈالا ہو سر مین ہولکا یا حرام نہ جانکے پس نہین لازم آتا ہے اوسپر فدیہ	نہین فدیہ	ثوری عطا [illegible]

امام احمد		امام مالک		دیگر علما
دو روایت ہین ایک روایت مین قول اونکا مانند قول ابی حنیفہ کے ہے دوسری روایت مین ہے نہین ہے فدیہ اوسپر برابر ہے کہ استعمال کرے سر مین یا بدن مین۔	نہین فدیہ	جب استعمال کیا ایسے روغن کو سر مین یا مونہہ مین اور ظاہر بدن مین لازم ہوگا فدیہ دینا اور اگر روغن لگایا باطن بدن مین پس نہین فدیہ دینا ہے اوسپر	فدیہ دینا نہین فدیہ دینا	اور نزدیک حسن بن صالح کے جب روغن والا سر اور داڑہی مین بدون اوسکے کہ خوشبو ہو اوس مین پس نہین لازم آتا ہے کچھہ اوسپر۔
ایک روایت مین متفق با امام شافعی متفق با امام ابو حنیفہ				

امام ابو حنیفہ	امام شافعی
اگر تیل ملا محرم نے تیل زیتون کا تو لازم آتا ہے اوسپر دم نزدیک ابی حنیفہ کے۔ اور کہا امام محمد اور امام ابو یوسف نے کہ لازم آتا ہے اوسپر صدقہ۔ ہدایہ اور ذکر کیا ہے تل کے تیل کو مانند تیل زیتون کے مبسوط مین۔ فتح القدیر تیل زیتون کا خالص یا تیل تل کا خالص ہر گاہ کہ طیب کامل یعنی خوشبو کامل نہین ہے یعنی فی نفسہ خوشبو نہین ہے بلکہ اصل خوشبو کی ہے اور من وجہ خوشبو ہے اونکے استعمال سے دم کے لازم آنے مین شرط ہے استعمال اونکا علی وجہ الطیب پس اگر کھایا زیتون	اور کہا شافعی نے کہ اگر استعمال کیا ہے تیل زیتون کا بالون مین لازم آویگا اوسپر دم بسبب دور کرنے شعث یعنی پراگندگی کے اور اگر استعمال کیا اوسکا غیر بالون مین پس نہین لازم آتا ہے اوسپر کچھ۔ ہدایہ

یا تل کے تیل کو یا دوا کے ساتھ اون دونون کے شقوق رجلین کے
یا ٹپکا یا اوسکو دونون کانون مین نہ واجب ہوگا اس سے کچھہ اوسیر
بخلاف مشک اور اوسکے مانند کے عنبر اور غالیہ اور کافور سے کہ جزا لازم
آتی ہے اسکے استعمال سے بروجہ تداوی کے لیکن مخیر ہوگا جب کہ ہوگا
استعمال اسکا عذر سے درمیان دم اور صوم اور اطعام کے —

فتح القدیر

کہانی مین خوشبو یا دوا مین ڈالنا

امام ابوحنیفہ			امام شافعی		
جب پکا لیا ہو اوسکو نہین حرام ہے اوسپر کہانا اوسکا اور نہو جب ہوگا اوسکا کفارہ	نہین کفارہ	حمید، ابن عمر، عطا، مجاہد، سعید بن جبیر، طاوس، نخعی	جب ڈالا ہو خوشبو کو کہانے مین اور مستہلک ہو گئی وہ خوشبو اوس کہانے مین اور نہ باقی رہا نشان اوسکا نہ حرام ہو گی وہ کہانے یا پینے کی چیز محرم پر —	نہین حرام ہے	
اور یہی جب کہایا ہو اوس کے طریقہ پر بدون پکانے کے نہین فدیہ ہے اوسپر مگر مکروہ ہے اوسپر یہ — المعانی البدیعہ	مکروہ ہے		اور اگر باقی ہے بو اوسکی حرام ہے محرم پر کہانا اور پینا اوسکا اور لازم ہوگا اوسپر فدیہ دینا اگر کہایا پیا	فدیہ دینا	زیدیہ کا بہی قول ہے
جو خوشبو منفسہ ہے مانند مشک اور عنبر اور غالیہ اور کافور کے اوسکے استعمال سے لازم آتی ہے جزا اگرچہ استعمال اوسکا بطور دوا کے ہو درمختار — لیکن جبکہ استعمال اسکا بطریق دوا کے ہو تو تخییر ہوتی ہے درمیان دم اور صوم اور اطعام کے	جزا لازم ہے		اور اگر رنگ اوسکا باقی ہے اور بو اوسکی باقی نہین اسمین دو قول ہین ایک قول مین فدیہ لازم آتا ہے —	فدیہ لازم آتا ہے	
اگر ڈالا ہو خوشبو کو طعام مطبوخ مین تو حکم خوشبو کا نہین ہے غالب ہو خوشبو یا مغلوب اور اگر ڈالا ہو			دوسرے قول مین فدیہ لازم نہین ہے لیکن ظاہر دو قولون مین نہ لازم آنا فدیہ کا ہے	نہین فدیہ	

امام مالک

متفق با امام ابو حنیفہ - المعانی البدیعہ

امام ابوحنیفہ

خوشبو کو طعام غیر مطبوخ مین حکم غالب کا ہے تو واجب ہوگا دم اگر غالب ہوگی خوشبو۔ اگرچہ ظاہر ہو بو اوسکی اور جو نہ غالب ہوگی خوشبو تو نہ لازم آوے گا کچھ لیکن اگر ظاہر ہوگی بو خوشبو کی تو مکروہ ہوگا کھانا اور اگر ڈالا ہے خوشبو کو پینے کی چیز مین تو اوس مین حکم خوشبو کا ہے غالب ہو یا مغلوب مگر ہان جب غالب ہوگی خوشبو واجب ہوگا دم اور جب غالب ہوگا غیر خوشبو کا تو واجب ہوگا صدقہ مگر جبکہ پی جاوے پینے کی چیز چند بار پس واجب ہوگا دم وقت مغلوب ہونے خوشبو کے بھی اور صاحب بحر رائق نے

امام شافعی

اگر باقی ہے مزا اوسکا پس تین قول ہین۔ اصح قول پر مانند باقی رہنے بو کے ہے یعنی فدیہ دینا آتا ہے اور کہا گیا ہے کہ مانند باقی رہنے رنگ کے ہے پس اس مین بھی دو قول ہوگئے۔

المعانی البدیعہ

فدیہ

کہا ہے کہ خوشبو درمیان ماکول اور مشروب کے لائق ہے اور تفرقہ غیر لایق۔

اگر پیا ہوا بیخر کو نہیں لازم آتا ہے کچھ اسلئے کہ استعمال خوشبو کا اسنے نہیں کیا ہے۔

اگر داخل ہوا اوس گھر مین کہ دہونی دی گئی تہی اوس مین اور لگ گیا اوسکے کپڑے مین کچھ اوس مین سے نہ لازم آئیگا اس سے کچھ ایسا ہی ہے خانیہ اور نہر الفائق مین۔ رد المحتار

مونڈنا یا اوکہیڑنا بالون کا

حلق کیا لبون کو تو صدقہ دے نصف صاع گیہون۔ در مختار

مونڈانے لبون مین اسلئے صدقہ لازم آتا ہے کہ تابع داڑہی کے ہے اور نہین پہونچتا ہے ربع داڑہی کو۔ اور قول ساتھ وجوب صدقہ کے اسمین وہ مذہب صحیح ہے اور بعض نے کہا ہے کہ اسمین وہ لازم آتا ہے طعام حکومت عدل کا اور کہا گیا ہے کہ اسمین دم لازم آتا ہے جیسا کہ تحریر کیا ہے اسکو بحر مین۔ رد المحتار

طعام حکومت عدل کا یعنی جسقدر کہ مونچہین لی گئی ہین نظر کرے شخص عادل

کہ کیا ہے نسبت اوسکو ساتھہ ربع داڑہی کے پس واجب ہے تصدق
کرنا اوس کے حساب سے پس اگر ہون موچھین ربع چوتھائی داڑہی کا
لازم آئے گا تصدق کرنا قیمت ربع بکری کا یا ربع ثمن بکری کا اور علی هذا
القیاس ۔ اور مبسوط مین خلاف اسکا ہے جو ہدایہ مین ہے کہ
کچھہ بال موچھونکے لینے سے یا کل موچھونکے لینے سے یا مونڈانے
سے طعام حکومت عدل لازم آتا ہے ۔ کہا مبسوط مین اور نہین ذکر
ہے کتاب مین مونڈنے ساری موچھونکا سوائے اس کے نہین کہ
اوسمین ذکر ہے کچھہ لینے موچھونکے بالونکا کہ لازم آتا ہے اوسپر صدقہ
پس بعض اصحاب ہمارے سے وہ ہے جو کہتا ہے جب مونڈے موچھونکو
تو لازم آئیگا اوسپر دم اسلئے کہ وہ مقصود ہے ساتھہ مونڈنے کے
کرتے ہین اوسکو صوفی وغیرہ ۔ اور اصح یہ ہے کہ نہین لازم آتا ہی
موچھونکے مونڈنے سے دم اسلئے کہ وہ طرف لحیہ یعنی داڑہی کے ہین
اور وہ ساتھہ داڑہی کے مانند عضو واحد کے ہین اور جب ہوا کل عضو
واحد نہ واجب ہوگا ربع سے کم مین دم اور موچھین ربع داڑہی سے
کمتر ہین پس کافی ہوگا صدقہ دینا موچھونکے مونڈنے مین ۔ فتح القدیر

حلق کمتر ربع داڑہی مین صدقہ دے نصف صاع گیہون درمختار

حلق کمتر ربع سر مین صدقہ دے نصف صاع گیہون۔

درمختار مین جو لکہا ہے کہ کمتر ربع راس کے حلق سے نصف

صاع گیہون دینا لازم آتا ہے ظاہر اوسکا مانند کمتر کے

کہہ ہے کہ واجب نصف صاع ہے اگرچہ ہو ایک بال لیکن

خانیہ مین ہے کہ اگر اوکہیڑے سر سے یا ناک سے یا داڑہی

سے چند بال تو لازم آتا ہے واسطے ہر بال کے دینا ایک مٹہی

طعام کا اور خزانۃ الاکمل مین ہے کہ لازم آتا ہے ایک گو چہہ بالون

نصف صاع پس ظاہر ہوا کہ کلام مصنف مین اشتباہ ہے اسلئے

نہین بیان کیا ہے صدقہ کو اور نہین تفصیل کیا ہے اوس کو

ایسا ہی ہے بحرالرائق مین۔ ردالمحتار

مناسک فارسی مین ہے کہ ساقط ہونے سے ایک جزو کے

سر اور داڑہی کے بالون مین سے وقت وضو کے لازم

آتا ہے لپ بہر طعام نزدیک امام محمد کے اور یہ خلاف ہے

اوسکے جو فتاوی قاضیخان مین ہے۔ کہا قاضیخان نے

نصف صاع گیہون

نصف صاع گیہون

اگر اکھیڑے چند بال سر یا ایک بال داڑھی سے لازم آتا ہے بعوض ہر بال
کے لپ بھر طعام تصدق کرنا ہے مگر یہ کہ زائد ہو تین بال پر پھر
اگر پہنچے دس بال پر لازم آئیگا دم اور ایسا ہی ہے جبکہ روئی لپیٹا تار
پس عمل یادین بکانے میں بال گو دس بال و تین دم کا لازم آنا غیر صحیح
ہے اس لئے کہ علما فرماتے ہیں کہ جس قدر میں دم واجب ہوتا ہے وہ چوتھائی
سر اور داڑھی کا ہے ـــ ان تین باتوں میں لپ بھر طعام تصدق کرنا لازم
آتا ہے اور خزانۃ الاکمل میں ہے کہ ایک گھٹا ہو تو بھی نصف صاع تصدق
کرنا لازم آتا ہے ـــ تم القصہ

امام ابو حنیفہ	امام شافعی	امام احمد	امام مالک
	ایک روایت میں نہیں واجب ہے حرام ہے احرام والے کو مونڈنا بدن کے بالوں کا اور واجب ہے فدیہ المعانی البدیعہ / و آخیر ... ہے فدیہ / کا قول علما شافعی	متفق با امام شافعی	ایک روایت میں متفق با امام شافعی دوسری روایت میں نہیں حرام ہے محرم پر مونڈنا بدن کے بال کا اور نہیں واجب ہے اس پر فدیہ المعانی البدیعہ / ظاہر ہے ... فدیہ
نہیں ... احرام والی کے لیے جو کیا احرام والی نے لازم ہے اس کو صدقہ دینا نقل کیا ہے شافعی نے کہ لازم ہے اور سیر فدیہ دینا امام ابو حنیفہ سے / صدقہ دینا / صاحب الکبیر ... معتمد ...	اکثر علما / جائز ہے ... مونڈنا احرام والی کے بال کا اور کترنا ناخن کا اور کچھ نہیں لازم آتا ہے اور سیر اسمیں المعانی البدیعہ	متفق با امام شافعی	متفق با امام شافعی

امام ابوحنیفہ		امام شافعی		دیگر علما
		جب مونڈا ہوگا اپنے بالوں کو بھولکر لازم آئیگا اوسپر جب محتاج ہو مونڈنے بال کا اور کیا ہو اوسکو پس لازم ہوا اوسپر فدیہ المعانی البدیعہ	دم لازم ہے فدیہ ہے	نزدیک اسحاق کے نہیں لازم آتی اوسپر کچھہ اسکو اختیار کیا ابن منذر نے - نزدیک داؤد کے نہیں فدیہ بھولکر اوسپر
اگر ہو مونڈنے والا محرم پس لازم ہے اوسپر صدقہ اور اوپر محلوق کے فدیہ - المعانی البدیعہ	صدقہ	جب مونڈے ہوں محرم نے سر کے بال ساتھ لینے اذن کے واجب ہوگا فدیہ محلوق پر اور نہ واجب ہوگا حالق پر یعنی مونڈنے والے پر کچھہ محرم ہو یا غیر محرم - المعانی البدیعہ	فدیہ محلوق پر کچھہ نہیں حالق پر	نزدیک عطا کے اگر ہو حالق محرم لازم ہوگا حالق اور محلوق پر فدیہ -

امام ابوحنیفه	امام شافعی		امام احمد	امام مالک
متفق ساتھ دوسرے قول شافعی کے اور اختلاف کیا ہے اصحاب ابوحنیفه نے کہ کیونکر رجوع کرے ساتھ اسکے اوپر حالق کے پس کہا اکثر اونکے نے کہ رجوع نکرے اور کہا ابو حازم نے کہ رجوع کرے۔ المعانی البدیعه	جب مونڈ ڈالے جائین بال محرم کے اکراہ سے یا سوتے ہوئے لازم آئیگا محرم پر فدیہ - ایک دو قولون مین محرم ہو یا حلال دوسرا قول واجب ہے فدیہ محلوق پر اور رجوع کرے ساتھ اسکے اوپر حالق کے المعانی البدیعه	فدیه	متفق بقول اول شافعی	متفق بقول اول شافعی

امام ابوحنیفه		امام شافعی		
اگر مونڈے چوتھائی سر کو لازم آتا ہے او سپر دم	دم	جب مونڈا محرم نے سر کے تین بال یا زیادہ واجب ہے او سپر فدیہ دینا۔	فدیہ دینا	
اگر مونڈے کمتر چوتھائی سر سے تو لازم آتا ہے او سپر صدقہ مراد صدقہ سے نصف صاع طعام نزدیک ابی یوسف	صدقہ نصف صاع طعام	جب مونڈے دو بال سر کے کمتر تین بال سے پس تاوان دار ہی	تاوان دار	نزدیک مجاہد عطا کے نہیں تاوان دار
اگر مونڈے آدھے سر کو لازم ہوگا او سپر دم	دم	جب مونڈا ہو ایک بال یا دو بال کو تو اوس میں تین قول ہیں ایک قول میں بعوض ایک بال کے ایک مد ہے۔ اور دو بالوں میں دو مد ہے۔	ایک مد دو مد	حسن
اگر مونڈے آدھے سر سے کم لازم ہوگا او سپر صدقہ۔	صدقہ	دوسرے قول میں بعوض ایک بال کے ایک درہم اور بعوض دو بال کے دو درہم ہے تیسرے قول میں ایک بال میں تہائی دم ہے اور دو بال ہو تو دو تہائی دم ہے	ایک درہم دو درہم	
المعانی البدیعہ		المعانی البدیعہ		

امام احمد		امام مالک	
دو روایت ہین ایک روایت مین قول اونکا مانند قول شافعی کے ہے دوسری روایت مین قول اونکا یہہ ہے کہ نہین لازم ہوتا ہے دم مگر چار بالونکے مونڈنے سے ۔		اگر مونڈے اپنے سر مین سے اوسقدر کہ خاص ہوا وسسے دور کرنا ایذا کا سر سے پس لازم ہوگا اوسپر دم ۔	دم ہے
		اور اگر مونڈے اوسقدر کہ نہ خاص ہوا وسسے دور کرنا ایذا کا پس نہین لازم ہے اوسپر دم ۔ المعانی البدیعه	نہین دم
تین روایت ہین ایک روایت بعوض ایک بال ایک	ایک		
دوسری روایت مین ایک کف طعام ہو ۔	ایک کف طعام		
تیسری روایت مین ایک درہم المعانی البدیعه	ایک درہم		

اگر ٹوٹے وضو کرنے مین تین بال ڈاڑہی کے لازم ہوگا صدقہ	کف طعام
ایک کف طعام سے ۔ خزانتہ المفتین ۔	
اور اگر مونڈا یعنی زایل کیا چوتھائی سر یا ڈاڑہی کے بالونکو	
یا مونڈا پچھنے لگانے کی جگہ کے بال کو گلے مین سے پھر	
پچھنے لگائے یا مونڈ لیا ایک بغل کے بالونکو یا سارے پیر تا ف	
کے بالون کو یا سارے گردن کے بالونکو لازم آئیگا دم دینا	دم دینا
اور بال پچھنے کی جگہ کے گلی مین سے اگر مونڈے جاہین اور	
پچھنے لگائے نہ جاوین تو دم دینا لازم نہ آئیگا بلکہ صدقہ	
دینا لازم آئیگا جیسا کہ بحر رایق مین ہے فتح القدیر سے	
در مختار	
مونڈنے سے زائل کرنا جو مراد لیا اس ہین افادہ اسبات	
کا ہے کہ حکم اوکھیڑنے اور کاٹنے جلانے کا ساتھ نورہ کے	
اور کاٹنے کا ساتھ دانتونکے حکم مونڈنے کا ہے ایسا ہی	
طحطاوی	
ہے ہندیہ مین ۔	
ارادہ کیا مونڈنے سے دور کرنا استرہ سے یا غیر استرہ سے	

باختیار یا بدون اختیار کے پھر زائل کیا بالونکو ساتھ نورہ کے یا
اوکھیڑا داڑہی کے بالونکو یا جل گئے بال اوس کے روئی نکلنے
سے یا چھوا بالونکو ہاتھ سے اور گر گئے بال پس وہ مانند مونڈنے کے
ہے بخلاف اس کے کہ جب گر جاوین بال بیماری سے یا آگ سے
ایسا ہی ہے بحر مین محیط سے۔ شامی کہتا ہے کہ مین کہتا ہون کہ مثل
ہے کترواننکو بہی جیسا کہ لباب مین ہے کہا شارح لباب نے اور تصریح
کی گئی ہے اسکی کافی اور کرمانی مین اور یہی صواب ہے۔ یہ قیاس
تحلیل یعنی حج سے باہر آنے کے اور واقع ہے کنایہ شرح ہدایہ مین
کہ کتروانا موجب دم نہین ہے۔ ردالمحتار
اور بغل اور زیر ناف اور گردن کے بال مونڈنے مین کل بغل اور
کل زیر ناف اور کل گردن کے قید اسلئے لگائی گئی ہے کہ ربع ان اعضا
کا بعوض کل کے معتبر نہین ہے اس لئے کہ عادت جاری نہین ہے
اقتصار کرنے کی انکے بعض پر پس نہوگا مونڈنا بعض کا انتفاع کامل
بخلاف چوتھائی سر اور داڑہی کے اس لئے کہ عادت ہے بعض لوگونکی
اور وہ جو محیط مین ہے کہ اکثر گردن مانند کل گردن کے ہے اس لئے کہ

جس عضو کا بدن مین نظیر نہین ہے اگر اوسکا قائمقام کل کہے ضعیف
ہے اور ایسا ہی ضعیف ہے جو خانیہ مین ہے کہ بغل جب کثیر الشعر ہو
تو اوس محل مین اعتبار چوتھائی کا ہے واسطے وجوب دم کے اور جو
کثیر الشعر نہو تو اعتبار وجوب دم کے لئے اکثر کا ہے اور مذہب حنفیہ
وہ ہی جو ذکر کیا ہے مصنف نے کہ اعتبار چوتھائی سر اور داڑہی مین ہے
اور اعتبار کل کا غیر سر اور داڑہی مین ہے لازم آنے دم مین ایسا ہی ہے
بحر مین کہ ملخصا یہان مذکور ہو اور لباب مین مذکور ہے کہ مانند مونڈنے ایک بغل
اور موے زیر ناف اور موے گردن سکے ہے مونڈنا سینہ یا پنڈلی یا گھٹنے
یا ران یا بازو یا پہونچے کی بالو نکا ہے کہ انکے مونڈنے سے دم لازم
آتا ہے اور بعض نے کہا صدقہ لازم آتا ہے اگر ایک عضو سے کمتر کو ان
اعضا مین مونڈے گا صدقہ لازم آیگا اور نہین قائم ہے چوتھائی کسی
عضو کا ان اعضا مین سے مقام کل عضو کے کہا شارح لباب نے کہ اس
قول مین کہ بعض نے کہا صدقہ لازم آتا ہے اشارہ اوسکی طرف ہے جو
مبسوط مین ہے کہ جب مونڈے کسی عضو کو کہ مقصود ساتھ مونڈنے
کے ہو تو اوس پر دم لازم آتا ہے ۔ اور اگر مونڈے اوس عضو کو کہ نہین مقصود

پس صدقہ لازم آتا ہے - پہر کہا اونہین سے جو مقصود نہین مونڈنا سینہ و
پنڈلی کے بال ہین اور اونہین سے جو مقصود ہین مونڈنا سر اور دونوں بغلونکے
بال کا ہے اور مثل اسکے بدایع اور تمرتاشی مین ہے اور نخبہ مین ہے
اور جو مبسوط مین ہے وہ صحیح تر ہے اور کہا ابن ہمام نے کہ یہی حق ہے
آخر ہوا کلام شارح لباب کا اور حاصل یہہ ہے کہ ہر واحد بغل اور زیر ناف
اور گردن سے مقصود بالحلق تنہا ہے پس واجب ہوگا ساتھ اوسکے دم
اور نہ قایم ہوگا چوتہائی اوسکا مقام کل کے اوس وجہ سے جو کذرے بخلاف
سینہ اور پنڈلی اور اونکی مانند کے پس واجب ہوگا اونکے مونڈنے سے
صدقہ کہا فتح القدیر مین اسلیے کہ قصد اونکے مونڈنے کیطرف سوا اسکے
نہین کہ اونکے غیر کے ضمن مین ہے کہ اسواسطے کہ عادت نہین ہے نورہ
لگانے کے اکیلے پنڈلی مین بلکہ عادت ہے نورہ لگانے کی مجموع مین
پیٹ سے قدم تک پس ہوگی پنڈلی بعض مقصود بالحلق کا کہا بحر رایق
کے پس اوپر اس کے پس تقیید ساتھ تتبیہ کے ہے واسطے احتراز کے ہے
صدر اور ساق سے اون چیزون مین سے کہ نہین ہے مقصود اور جان تو
مونڈنا متفرق جمع کیا جاتا ہے مانند خوشبو کے پس اگر مونڈا یا ہو ربع سر کو

مستغرق جگہ مین پس لازم آئیگا اوسپر دم ایسا ہی ہے لباب مین اور قریب آتا ہے کہ مونچھہ کو مونڈنے مین صدقہ دینا لازم آتا ہے۔ ردالمحتار

اگر مونڈا سر کو بدون ضرورت کے لازم آئیگا اوسپر دم اور نہ کافی ہوگا اوسے سوا دم کے ایسا ہی ہے شرح طحاوی مین برابر ہے کہ سر کو مونڈا ہو حرم مین یا غیر حرم مین ابی حنیفہ اور محمد کے قول مین اور کہا ابو یوسف نے اگر مونڈا ہو سر کو غیر حرم مین نہ لازم آئیگا کچھہ اوسپر ایسا ہی ہے فتاوی قاضیخان مین اور ایسا ہی ہے جبکہ مونڈا ہو چوتہائی سر یا تہائی کو تو واجب ہوگا اوسپر دم۔ اور اگر مونڈا ہو چوتہائی سے کم کو تو لازم آتا ہے اوسپر صدقہ ایسا ہی ہے شرح طحاوی مین اور جب مونڈا ہو چوتہائی ڈاڑہی کو یا زاید کو تو لازم آئیگا اوسپر دم اور اگر مونڈا ہو کمتر کو چوتہائی ڈاڑہی سے لازم آئیگا اوسپر صدقہ ایسا ہی ہے سراج وہاج مین۔ اور اگر مونڈا ہو ساری گردنکو لازم آئیگا اوسپر دم ایسا ہی ہے ہدایہ مین اور اگر مونڈا ہو زیر ناف یا دونون بغلون کو یا کانونکے بال اوکھیڑے ہون یا ایک کے لازم آئیگا اوسپر دم ایسا ہی ہے سراج وہاج مین۔

اور اگر مونڈا ہو ایک بغل مین سے اکثر کو واجب ہوگا اوسپر صدقہ ایسا ہی ہے

شرح طحاوی مین اگر مونڈا ہو پچھنے لگانے کی جگہ لازم آئیگا او سپر دم قول ابی حنیفہ مین ایسا ہی ہے فتاوی قاضیخان مین اور اگر لیا ہو مونچھ کو دیکھا جاوے جو لیا گیا ہے کسقدر ہے چوتھائی ڈاڑہی سے پس جب ہوگا او سپر طعام موافق اوسکے یہانتک اگر ہوگا مانند چوتھائی ربع ڈاڑہی کے لازم آئیگا ربع قیمت بکری کا ایسا ہی ہے ہدایہ مین اور جبکہ مونڈا ہوگا عضو کامل کو پس لازم آئیگا او سپر دم اور اگر مونڈا ہوگا بعض عضو کامل کو پس لازم آئیگا او سپر صدقہ اور مراد اس عضو سے ران اور پنڈ اور بغل ہے نہ سر اور داڑہی ایسا ہی ہے محیط مین۔

اور اگر اوکھیڑے ہون ناک و سر یا داڑہی سے چند بال تو ہر بال کے عوض مین لپ بھر طعام دینا آئیگا ایسا ہی ہے قاضیخان مین اور اصلع یعنی گنجے کے بال اگر ربع سر سے کمتر ہون تو او سپر صدقہ لازم آتا ہے مونڈ سے اور اگر پہونچ جاوین ربع سر کو تو او سپر مونڈنے سے دم لازم آتا ہے ایسا ہی ہے غایۃ السروجی شرح ہدایہ مین ۔ جب محرم روٹی پکاتا ہو پہر جل جاوین بعض بال اوسکے صدقہ دوے اور جب کھجلاے محرم سر کو یا ڈاڑہی کو پس گراہوا تے بال تو او سپر صدقہ دینا لازم ہے۔ ایسا ہی ہے

سراج وہاج مین —

جب مونڈا ہو محرم نے سر کو اور لیا ہو ڈاڑھی کو اور دونون بغلون کو اور کل بدن اپنے کو اگر کیا ہو اوسکو ایک مقام مین تو لازم ہے اوسپر ایک دم اور اگر کیا ہو ہر ایک کو انمین سے ایک ایک مقام مین تو بعوض ہر عضو کے ایک ایک دم لازم آیگا اور یہ قول ابی حنیفہ اور ابی یوسف کا ہے اور اگر مونڈا ہو سر کو پہر اراقت دم کی ہو اوسکے لیے اور ہنوز محرم اوسی ایک مقام مین ہو۔ پہر مونڈا ہو ڈاڑھی کو لازم آیگا اوسکو دوسرا دم دینا اور اگر مونڈا ہو ایک مجلس مین ربع سر کو اور دوسری مجلس مین دوسرے کو اسیطرح ربع تیسرے اور چوتھے کو یہانتک کہ کل سر مونڈ ڈالا ہو چار مجلس مین لازم آیگا اوسکو ایک دم دینا اتفاقاً۔ جب تک کہ کفارہ نہ دے چکا ہو اول ربع کا ایسا ہی ہے فتح القدیر مین —

جب مونڈے محرم سر دوسرے محرم یا غیر محرم کا تو لازم آیگا اوسپر صدقہ برابر ہے کہ جو مونڈا اوس دوسرے کے امر سے یا بغیر امر کے طایع ہو وہ دوسرا یا اکراہ کیا گیا ایسا ہی ہے غایۃ السروجی شرح ہدایہ مین۔

اگر مونڈا ہو غیر محرم نے سر محرم کا اوس کے امر سے یا بدون اوس کے

امر کے لازم آئیگا کفارہ دینا محرم پر اور نہ پہیر لیگا اوس کفارہ کو محرم مونڈنے والے سے ایسا ہی ہے فتاوی قاضیخان مین ۔

اگر لیا ہو محرم نے مونچھ غیر محرم کو کہ ہائے جو چاہے ایسا ہی ہے ہدایہ مین ۔ اور حکم اوکہیڑنے اور کاٹنے اور نورہ لگانے کا اور دانتون سے اوکہیڑنیکا حکم حلق کا ہے ایسا ہی ہے سراج وہاج مین ۔ فتاوی عالمگیری

مناسک فارسی مین ہے کہ اگر گر جائین کچہہ اور ڈاڑہی کے بالون مین سے نزدیک وضو کے لازم آئیگا لپ بہر طعام مگر یہ کہ زیادہ ہو جائین تین بال پر پس اگر پہونچ جائین دس بال پر لازم آئیگا دم دینا اور ایسے ہی جب روٹی پکاتا ہوا اور جل جائین کچہہ بال اوسکے فتح القدیر مین کہا کہ یہ غیر صحیح ہے اسلیئے کہ جانا تونے تقدیر ربع کے واسطے دم کے ۔ اور تین بالونمین لپ بہر کہانا ہے محمد سے اور وہ خلاف اوس کے ہے جو خانیہ مین ہے کہا خانیہ مین کہ اوکہیڑا سر یا ناک یا داڑہی سے بالونکو تو لازم آتا ہے لپ بہر طعام دینا بعوض ہر بال کے اور خزانہ مین ہے کہ ایک کچہہ بالونسے نصف صاع طعام لازم آتا ہے ۔ نہر الفایق ۔

امام ابو حنیفہ	امام شافعی
ابی ثور نے حکایت کیا ہے ابو حنیفہ سے جو مشترب اوسکا ہے یعنی ساتھ عدم عذر کے لازم ہوگا دم اور نہیں تخییر المعانی البدیعہ	فدیہ واجب ہوتا ہے سر کے مونڈنے سے وہ علی التخییر ہے چاہے دم دے بطور ہدی کے اور چاہے روزہ رکھے تین دن کے اور چاہے کھانا کھلائے چھہ مسکینوں کو ہر مسکین کو دو مد گیہوں وغیرہ دے فدیہ مونڈنے کا اسقدر کہ جس سے ایذا دور ہو تخییر یہ ہے باوجود قدرت اور عدم عذر کے اور ایسا ہی ہے بھی جب خوشبو لگائے یا پہنے المعانی البدیعہ

دیگر علما	امام احمد
نزدیک ثوری کے گیہون مین نصف صاع ہے - اور کہجور اور جو منقی مین ایک صاع - المعانی البدیعہ نزدیک حسن اور عکرمہ اور نافع کے رد ... دس دنگے ہین اور صدقہ دینا اسکینکا المعانی البدیعہ نزدیک ابی ثور کے جب کرے کہ ساتھ عدم عذر کے لازم ہوگا دم اور نہین تخییر ہے - المعانی البدیعہ	گیہون مین ایک مد ہے اور کہجور مین نصف صاع - متفق بہ قول ابو حنیفہ و ابی ثور کے المعانی البدیعہ

ناخن کا کاٹنا				
امام ابوحنیفہ	امام شافعی		امام احمد	امام مالک
	جائز ہے محرم کے لیے کاٹنا اوسکے ناخن کا اور کچھ نہیں لازم آتا ہے اوسپر اسمین	اکثر علما	متفق باامام شافعی	متفق باامام شافعی
جب ٹوٹ گیا ہو ناخن محرم کا پس کاٹ ڈالا ہو اوسکو پس لازم آتا ہے اوسپر کچھ ۔ المعانی البدیعہ	جب ٹوٹ گیا ہو ناخن محرم کا پس کاٹ ڈالا ہو اوسکو پس نہیں لازم آتا ہے اوسپر کچھ ۔ المعانی البدیعہ			نزدیک قاسم صاحب مالک کے جب محتاج ہو تھوڑی سی دوا کرنیکا زخم اوسکا اور نہ ممکن ہو دوا کرنا مگر ساتھ کاٹنے ناخون کے پس کاٹے ناخونکو پس نہیں ہے کچھ اوسپر ۔ المعانی البدیعہ

امام ابو حنیفہ		امام شافعی		امام احمد حنبل
اگر کاٹا پانچ ناخن کو ایک عضو سے لازم ہوگا اوسپر دم ۔	دم	حکم ناخونکا حکم بالونکا ہے حرف بحرف پس جب کاٹا ہو محرم نے تین ناخنون سے کمتر ہونگے اوسمین تین اقوال جو بالونکو مونڈنے مین ہین ۔		متفق بقول شافعی ہے المعانی البدیعہ
اور اگر کاٹا کمتر اوسّے نہ لازم ہوگا دم اوسپر صدقہ ہے ۔	صدقہ			
اور اگر کاٹا پانچ ناخن کو دو عضوون مین سے پس اوسپر صدقہ ہے ۔		اگر کاٹا تین ناخن یا زاید کو پس اوسپر دم لازم ہے ۔ المعانی البدیعہ	دم	
نزدیک محمد کے اگر کاٹا ہو پانچ ناخن کو لازم آئیگا اوسپر دم ۔ برابر ہو کہ وہ پانچون ناخن ایک عضو سی کاٹی ہون یا دونون عضوونسے ۔ المعانی البدیعہ	دم			

اگر کاٹا دونون ہاتہون یا دونون پانون یا سب دونون ہاتھ اور دونون پانونکے ناخن کو ایک مجلس مین لازم آئیگا دم دینا۔

اور اگر متعدد مجلسون مین ناخن کاٹے ہونگے تو دم متعدد لازم آئینگے بشرطیکہ محل ایک نہوا اور جب ایک محل مین متعدد مجلسون مین ناخن کاٹے گئے ہونگے تو ایک ہی دم لازم آئیگا جیسے کہ ایک ہی دم لازم آتا ہے اوس صورت مین کہ مونڈا ہو دونون بغلونکے بال دو مجلس مین یا سارے سر کے بال چار مجلس مین بشرطیکہ کفارہ اول بار کا نہ دے چکا ہو۔ درمختار

کاٹا ہو ایک ہاتھ یا ایک پانون کے ناخن کو جب بہی دم لازم آتا ہے اسلئے کہ ربع عضو ما تند کل کے ہے۔ درمختار

اگر کاٹا ہو محرم نے ناخن غیر محرم کو کہلاوے جو چاہے ایسا ہی ہے ہدایہ مین۔ اور نہین جائز ہے محرم کو کاٹنا ناخن کا پس اگر کاٹا ہو محرم نے ناخن کو ایک ہاتھ یا ایک پانون کی بلاضرورت کے تو لازم آئیگا اوسپر دم دینا اور ایسا ہی ہے جب کاٹا ہو محرم نے ناخن کے دونون ہاتہون اور دونون پانون کے ایک مجلس مین کافی ہوگا اوسکو ایک دم دینا اور اگر کاٹا ہو تین ناخنون کو ایک ہاتہہ کے یا ایک پانون کے جب ہوگا

اوسپر صدقہ دینا اور واسطے ہر ناخن کے نصف صاع گیہون دینا ہوگا مگر یہ کہ
پہونچے قیمت طعام کی دم کو تو کم کرے جسقدر چاہے۔ اگر کاٹے ہون پانچ
ناخن ایک ہاتھ کے اور کفارہ اوسکا ندیا ہو پہر کاٹے ہون ناخن دوسرے
ہاتھ کے اگر وہ ایک مجلس مین لازم آئیگا اوسپر ایک دم دینا اور اگر ہو پہہ
کاٹنا دو مجلس مین تو لازم آئیگا اوسپر دو دم دینا اور اگر کاٹا ہو پانچ ناخن
کو ایک ہاتھ سے ایک مجلس مین اور مونڈا ہو چہتہائی سر کو اور خوشبو لگائی ہو
ایک عضو کو مجلس واحد مین یا مختلف مجلسون مین تو لازم آئیگا اوسپر بعوض
ہر جنس کے دم علحدہ اور اگر کاٹا ہو پانچ ناخنونکو چار عضو متفرق سے واجب
ہوگا صدقہ واسطے ہر ناخن کے نصف صاع قول ابی حنیفہ اور ابی یوسف مین
اور ایسا ہے اگر کاٹے ہون ہر عضو سے اعضاء اربع مین سے ناخن واجب
ہوگا اوسپر صدقہ اگرچہ سارے اون ناخن کے سو لہہ ہون بعوض ہر ناخن کے
نصف صاع گیہون دینا لازم آتا ہے مگر جبکہ پہونچے قیمت طعام کی دم کو
پس کم کردے اوسنے جو چاہے۔ ایسا ہی ہے شرح طحاوی مین۔

اگر ٹوٹ جاوے ناخن محرم کا اور لگا ہوا ہو پہر لے لے اوسکو پس کچہہ
نہین لازم آتاہے اوسپر لینے سے ایسا ہی ہے کافی مین۔ اور حکم

اور کھیرنے اور کاٹنے اور لوزہ لگانے کا اور دانتون سے اور کھیرنے کا
حکم حلق کا ہے ایسا ہی ہے سراج وہاج مین۔

فتاوی عالمگیری

جوته و موزه

امام ابوحنیفه	امام شافعی			امام احمد		امام مالک
جب نہ ملے محرم جوتیان پہننے تو موزے بیچ سے کاٹ کے جائز ہے المعانی البدیعه	جب نہ پائے محرم جوتیان تو پہنے موزے بیچ سے کاٹ کے اور نہیں ہے فدیه اوسپر اور اگر پہنا موزونکو موزونکے طور پر لازم آئیگا اوسپر فدیه — نہیں جائز ہے پہننا موزے کا جو کٹا ہوا ہو ٹخنون کے نیچے سے باوجود نعلین کے اور ایسے ہی ناجائز ہے پہننا تمسکین کا المعانی البدیعه	نہیں ہے فدیه فدیه لازم ہے نہین جائز ہے	اکثر علما	جائز ہے انکو پہننا موزون کا اور نہیں ہے فدیه دینا اوسپر المعانی البدیعه	عطا ابن ابی رباح سعید بن سالم	متفق با امام شافعی المعانی البدیعه

فیجوز جو درالمختار کی عبارت مین ہے تفریع ہے اوسپر جو سمجھا گیا ماقبل سے
جواز پہننے اوس چیز کا جو نہ چہپائے کعب کو جو وسط قدم مین ہے اور سرموزہ
کہا گیا ہے کہ وہ مسمے ہے ساتھ بابوج کے اور ذکر کیا ہے حموی نے
کہ ظاہر یہی ہے کہ کہا جاتا ہے اوسکو صرمہ کہا شامی نے کہتا ہون مین
ظاہر تر اول ہے اسلیے کہ صرمہ معروفہ اب وہ ہے جو باندہا جاتا ہے پاؤنمین
ایڑی کیطرف سے اور چھپاتا ہے وہ ایڑی کو اور ظاہر یہی ہے کہ نہین جائز ہے
چہپانا ایڑی کا پس واجب ہوگا جب کہ پہنے اوسکو یہ کہ نہ باندہے ایڑی سے
اور جب کہ ہو موزہ صرمہ کا یا موزہ بابوج کا لنبا اسطرح کہ چھپالے کعب کو کہ
وسط قدم مین ہے کاٹ ڈالے زاید کو جسقدر کہ چہپاتا ہو کعب کو یا پہر دے
اوسکے بہت کپڑا اسطرح کہ منع کرے داخل ہونے سے سارے قدم کے اور
نہ پہونچے موزہ اوسکا کعب تک اور تحقیق کیا ہے اسکو وقت احرام مین واسطے
احتراز کے کاٹنے موزہ بابوج سے اسلیے کہ اسمین تلف کرنا مال کا ہے۔
بس جائز ہے پہننا سرموزہ کا نہ پاتا ہو نعلین کو۔ درمختار۔
اور محرم پرہیز کرے موزوں سے مگر یہ کہ نہ پائے نعلین کو تو کاٹ ڈالے دونون
موزونکو کعبین کے نیچے سے کعب کے تسمہ باندہنے کی جگہ سے۔ درمختار

اور مراد کاٹنا دونوں موزونکا اسطرح ہے کہ منکشوف ہو جائین دونوں کعب
اور مافوق دونو کعب کے جو پنڈلی ہے نہ کاٹنا موضع کعبین کا۔
اور جوتے سے مراد تسمہ دار جوتی جسکو اہل حرمین پہنتے ہین۔ ردالمحتار
اور اگر پہنے گا موزونکو بدون کاٹنے کے دن بھر تو لازم آئیگا اوسپر
دم دینا اور دن بھر سے کم مین لازم آئیگا صدقہ دینا ایسا ہی ہے لباب مین
ردالمحتار۔
اور یہ جو در مختار مین ہے کہ محرم پرہیز کرے موزونسے مگر یہ کہ نہ پائے
جوتونکو گویا بیان ہے کہ اگر پائے محرم جوتیونکو نہ کاٹے اوسکو اسلیے کہ اسمین
تلف کرنا مال کا ہے بدون حاجت کے افادہ اسکا کیا ہے بحر مین اور وہ جو
نسبت کیا ہے طرف امام کے واجب ہونا فدیہ کا جبکہ کاٹے دونوں موزونکو
باوجود جوتیونکے سو وہ خلاف مذہب کے ہے۔ ایسا ہی ہے شرح
لباب مین۔ ردالمحتار
اور نہ پہنے محرم موزا مگر یہ کہ کاٹ ڈالے موزے کو کعبین سے ایسا ہی ہے
قاضیخان مین۔ اور کعب سے مراد یہان وہ مفصل وسط قدم ہین جہان
تسمہ باندھا جاتا ہے ایسا ہی ہے تبیین مین اور نہ پہنے موزے جیسے کہ نہ پایا تا ہے ایسا ہی ہے

محیط مین ۔ فتاوی قاضی خان ۔ ہندیہ ۔

نہانا داخل ہونا حمام مین دور کرنا میل وغیرہ کا

امام ابوحنیفہ			امام شافعی
جب ہو محرم کے بدن پر میل جائز ہے اوسکو دور کرنا حمام وغیرہ مین اور نہین ہے فدیہ اوسپر ۔ المعانی البدیعہ شرح لباب مین ہے اور مستحب ہے کہ نہ زایل کرے میل کو ساتھ جس پانی کے کہ ہو بلکہ قصد کرے غسل سے طہارت کو یا رفع غبار و حرارت کو ۔ ردالمحتار دور کرنا میل کا نہانے مین محرم کو مکروہ ہے جیسا کہ خزانہ اور قہستانی مین ہے ۔ طحطاوی	نہین فدیہ	محمد ابی یوسف	متفق با امام ابوحنیفہ المعانی البدیعہ

امام احمد حنبل	امام مالک	
متفق با امام ابوحنیفہ المعانی البدیعہ	نہیں جائز ہے دور کرنا اوسکا اور جب دور کرے گا لازم آئیگا اوسپر فدیہ- المعانی البدیعہ	فدیہ ہے

اور نہین ضرور ہے بچنا محرم کو داخل ہونے حمام اور گرم پانی سے غسل
کرنے سے ۔ در مختار

داخل ہونے حمام پر صاحب در مختار نے حدیث بیہقی سے کہ داخل ہوئے
آنحضرت حمام مین بیچ جحفہ کے استدلال کیا طحطاوی نے نہر الفایق سے
اس حدیث مین اتنی زیادت نقل کے فرمایا آپ نے ما یعباء اللہ باوساخنا
یعنے پاک نہین رکھتا ہے اللہ ساتھ ہمارے میلونکے اور کہا طحطاوی نے
کہ یہ حدیث ضعیف ہے اسلئے کہ آنحضرت حمام مین ہرگز داخل نہین ہوئے
ہین اور نہین احداث ہوا تھا حمام کا عہد آنحضرت صلعم مین بیچ جزیرہ عرب
کے چنانچہ نص کی ہے اسپر حفاظ حدیث نے مگر یہ کہ حمل کیا جاوے فعل
آنحضرت کا نہلانے پر گرم پانی سے اسلئے کہ حمام کا اطلاق آتا ہے گرم پانی
پر بہر ظاہر اس حدیث کا منافی ہے اوسکے جو پہلے گذرا خزانہ اور قہستانی
سے کہ مکروہ ہے محرم کو دور کرنا میل کا اور عبارت خزانہ کی یہ ہے وینبغی
للمحرم ان لا یزیل التفث عن نفسه ۔ یعنی سزاوار ہے محرم کے لئے کہ
نہ دور کرے میل کو اپنے آپ سے اور اسلئے نظر کی ہے اسمین ہمندی
نے اور نقل کیا ہے حمری نے صحاح جوہری سے کہ تفث مناسک مین وہ ہے

جو ہو مانند ناخن اور لبونکے کترانے زیر ناف کے مونڈنے سے اور حمل کیا ہے تفث جو مذکور ہے خزانہ مین اسپر اور اس تقدیر پر دور کرنا میل کا غیر مکروہ ہوگا اور صریح قہستانی مین کراہت ہے اسلئے کہ قہستانی نے کہا ہے کہ نہ نہیچے حمام سے یعنی غسل کرنے سے لیکن اس حیثیت سے کہ نہ دور کرے میل کو۔ طحطاوی۔

کہا شیخ کرخی نے کہ قضاء تفث وہ کتروانا بالونکا اور مونڈانا سرکا اور کٹوانا ناخونکا اور اوکھیڑنا بغل کے بالونکا اور مونڈنا موے زیر ناف کا ہے اور کہا گیا ہے تفث وہ میل ہے جو درازی بال اور ناخون سے ہوتا ہے اور قضاء تفث دور کرنا اوس میل کا ہے۔ سراج وہاج۔

ذکر کیا ہے نووی نے کہ حدیث بیہقی کے کہ حضرت داخل ہوے حمام مین جحفہ مین ضعیف ہے یقیناً اور کہا ابن حجر نے شرح شمائل مین کہ موضوع ہے باتفاق حفاظ کے اور نہین جانا گیا ہے حمام انکے بلاد مین مگر بعد موت نبی صلعم کے۔ ردالمحتار

نہین مضائقہ ہے کہ غسل کرے محرم اور داخل ہو حمام مین۔ ہدایہ

کسواسطے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے غسل کیا ہے اوسحالتمین کہ محرم تھے۔ ا

روایت ہے ابی ایوب سے یہ کہ نبی صلعم تھے دہوتے سر اپنا حالت احرام مین
نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ۔

روایت ہے ابن عباس سے کہ نہ داخل ہوے محرم حمام مین روایت کیا اسکو
بخاری نے ترجمہ باب مین ۔

روایت ہے عبداللہ بن حنین کہ ابن عباس اور مسور بن مخرمۃ مختلف ہوے
بیچ مقام ابوا پس کہا ابن عباس نے کہ دہووے محرم اپنے سر کو اور کہا
مسور نے کہ نہ دہووے محرم اپنے سر کو پس بہیجا مجہکو ابن عباس نے طرف ابی
ایوب انصاری کے پس پایا مینے اونکو کہ دہوتے تھے درمیان دو لکڑیونکے
اور وہ پردہ کئے ہوئے تھے ساتھ کپڑے کے پس سلام کیا اوپر ان کے
کہا ابو ایوب نے کہ کون ہے یہہ پس کہا مینے کہ مین عبداللہ بن حنین ہون
بہیجا ہے مجکو تمہاری طرف ابن عباس نے کہ پوچھتے ہین تمسے کیونکر
تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دہوتے سر اپنے کو حالت احرام مین پس رکہا
ابو ایوب نے ہاتھ اپنے کو اوپر کپڑے کے پس جہکایا اوس کپڑے کو
کہ ظاہر ہوا مجہکو سر اونکا پس کہا جائز ہے واسطے آدمی کے کہ ڈالوے
اوپر سر کے ڈالتا ہون مین پس ڈالا اوپر سر اپنے کے پس حرکت دے

امام ابوحنیفہ	امام مالک
اپنے سر کے ساتھ دونون ہاتھ پیچھے پس آگے لائے ساتھ دونون ہاتھون کے اور پیچھے لیگئے اور کہا ایساہی دیکھا مینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کرتے تھے روایت کیا اسکو بخاری ومسلم اور نسئی اور ابوداؤد اور مالک نے اور چارونکی روایت مین سوائے مالک کے اتنا زیادہ ہے کہ کہا مسور نے ابن عباس سے کہ نہ جھگڑونگا مین تمسے کبھی۔	زیادہ کیا مالک نے بیچ ایک روایت کے اور تھے ابن عمر جسوقت احرام باندھتے نہ دھوتے سر اپنے کو مگر ساتھ احتلام کے۔ تیسیر الوصول

امام ابو حنیفہ		امام شافعی	
نہین جائز ہے محرم کو دہونا سرکا ساتھ بیری کے پتون اور خطمی کے اور لازم آتا ہے فدیہ ۔ المعانی البدیعہ	فدیہ لازم ہے	جائز ہے محرم کو دہونا سرکا ساتھ بیری کے پتون اور خطمی کے اور مکروہ ہے یہ اوسکے لئے پہر اگر کیا یہ نہین فدیہ لازم آتا ہے اسے ۔ المعانی البدیعہ	نہین فدیہ
اور نہ دہوے محرم اپنے سر اور داڑہی کو ساتھ خطمی کے پس اگر دہویا تو لازم آتا ہے اوسپر دم ابو حنیفہ کے قول مین اور اگر دہویا محرم نے	دم لازم ہے		
ساتھ اشنان کے کہ اوس مین خوشبو بہی تھی پس اگر ہو کہ نام رکہے دیکہنے والا اوسکو اشنان تو لازم آئیگا اوسپر صدقہ اور اگر نام رکہے	اوسپر صدقہ		
دیکہنے والا اوسکو خوشبو تو لازم آئیگا اوسپر دم ۔ قاضی خان ہندیہ	دم لازم ہے		
محرم کو نہ چاہئے کہ دہوے بالون سر			

امام احمد	امام مالک	
متفق بامام ابوحنیفہ اور ایک روایت میں متفق بامام شافعی — المعانی البدیعہ	ایک روایت میں لازم آتا ہے فدیہ — المعانی البدیعہ	فدیہ لازم ہے

امام ابو حنیفہ	امام شافعی		امام مالک	
اور داڑھی اپنی کے تئین ساتھ خطمی کے اس سبب سے کہ یہہ ایک نوع خوشبو سے ہے اور اس سبب سے کہ خطمی مارتی ہے جوؤن کے تئین جو بالون مین سر کے ہوتی ہین۔ ہدایہ				
	جب ڈوبنا محرم پانی مین اور چھپ گیا سر اوسکا بس نہین لازم آتا ہے کچھہ اوسپر المعانی البدیعہ	کچھہ نہین لازم ہے	جب ڈوبنا محرم پانی مین اور چھپ گیا سر اوسکا تو اوسپر فدیہ دینا ہے یعنی کہ اطعام جیسا کہ فتح القدیر سے معلوم ہوتا ہے المعانی البدیعہ	فدیہ دینا لازم ہے المعانی البدیعہ
اور اگر وسمہ لگایا سر مین نہین لازم آتا ہے اوسپر کچھہ اسلئے کہ وسمہ طیب یعنے خوشبو نہین ہے۔ اور ابی یوسف سے روایت ہے کہ جب وسمہ لگایا سر کو واسطے معالجے کے صداع سے لازم				

آئیگی اوسپر جزا باعتبار چھپانے سر کے اور یہی صحیح ہے ــ ہدایہ
وسمہ اگر سر کو نہ چھپائے تو نہیں لازم آتا ہے اوسمین کچھہ مانند سر دہونے
کے چیزون اور اشنان اور بیری کے پتونکے اور روایت ہے ابیحنیفہ سے
کہ اسمین صدقہ ہے اسلیئے کہ یہ نرم کرتا ہے بالونکو اور قتل کرتا ہے
ایذا کی چیزونکو۔ فتح القدیر۔

فتاوی مین ہے اگر دہویا سر کو ساتھہ اشنان کے کہ اوسمین خوشبو ہے
پس اگر ہوا اشنان کہ جو دیکھے اوسکو اوسکا نام اشنان لے صدقہ دینا لازم
آئیگا اور اگر نام رکھے اوسکا خوشبو لازم آئیگا اوسپر دم اور اگر دہویا سر کو
ساتھہ خطمی کے لازم آئیگا اوسپر دم دینا نزدیک ابی حنیفہ کے ــ
اور کہا ابویوسف اور محمد نے کہ لازم آئیگا اوسپر صدقہ دینا اس لئے کہ خوشبو
نہین ہے لیکن قتل کرتی ہے ایذا دینے والی چیزونکو۔ فتح القدیر

دھونا کپڑون کا				
امام شافعی			امام مالک	
نہین مکروہ ہے واسطے محرم کے دہونا اپنے کپڑو نکا المعانی البدیعہ	نہین مکروہ ہے	جابر ابن عمر ابن عباس	مکروہ ہے محرم کو دہونا کپڑون کا المعانی البدیعہ	مکروہ ہے

سرمہ لگانا

امام مالک		امام شافعی			امام ابوحنیفہ	
فدیہ دینا	جائز نہین ہے محرم کو سرمہ لگانا اور سرمہ لگانے مین فدیہ دینا لازم آتا ہے المعانی البدیعہ	سعد بن المسیب	مکروہ عدم کراہت	مکروہ ہے سرمہ لگانا ایک قول مین عدم کراہت سرمہ لگانیکی ہے	عدم کراہت صدقہ ہے دم ہے	عدم کراہت سرمہ لگانے مین ہے۔ المعانی البدیعہ اور نہین مضائقہ سرمہ لگانیکا جسمین خوشبو نہین ہے۔ خزانۃ المفتین اگر سرمہ لگایا جسمین خوشبو ہو ایک مرتبہ یا دو مرتبہ اسپر صدقہ ہے اور اگر زیادہ ہو تو اوسیر م ہے۔ خزانۃ المفتین درمختار اور بہت بار سرمہ لگانے سے جو دم آتا ہے شامی نے تفسیر اوسکی

ساتھہ تین بار اور زائد کی تین بار سے کی ہے اقتربینہ مقابلہ کے اور شرح لباب سے نقل کیا ہے کہ مراد کثرت فعل مین ہے نفس خوشبو ملی ہوئی مین ساتھہ سرمہ کے۔ پس نہ لازم آئے گا دم اگرچہ ہو خوشبو بہت سرمہ مین۔

ایک بار یا دو بار سرمہ لگانے سے جو صدقہ دینا لازم آتا ہے ظاہر امراد اوس سے نصف صاع ہے۔ رد المحتار مین بحر سے اس مقام پر نقل کیا ہے کہ مراد صدقہ کی نزدیک اطلاق فقہا کے نصف صاع ہے۔

روایت ہے نبیہ بیٹی وہب سے کہ عمر بن عبید اللہ بن معمر کی دکھی آنکھہ اوس حال مین کہ وہ احرام مین تھے اور ارادہ کیا اونھون نے کہ سرمہ لگادین آنکھہ مین پس منع کیا اونکو ابان بیٹی عثمان نے اور حکم کیا اون کو کہ لیپ لگادین اوس کو ایلوہ کا اور حدیث کیا اس کو ابان نے حضرت عثمان سے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کرتے ایسا روایت کیا اس کو

مسلم ابوداؤد نسائی ترمذی مالک نے اور زیادہ کیا ابوداؤد
نے کہ تھے ابان امیر موسم حج کے فقط

مارنا یا جھاڑنا جون کا

مذہب امام ابوحنیفہ		امام شافعی
اور ساتھ مار ڈالنے جون کے بدن سے یا ڈالنے جون کے دہوپ مین یا ڈالنے کپڑے سے دہوپ مین تاکہ جون مر جاوے تصدق کرے جو چاہے مانند ٹیڈی کے۔	جو چاہے تصدق کرے	جب پکڑا جون کو ظاہر بدن یا کپڑے سے پس نہین لازم آتا ہے اوس پر کچھ۔
اور واجب ہوتا ہے بہت جون مین آدہا صاع اور کثیر سے مراد تین سے زائد ہوتا ہے ایسا ہی ہے بحرالرائق مین در مختار	آدہا صاع	اور اگر پکڑا ہے اوس کو سر یا داڑہی سے فدیہ دے اوس پر اور ساتھ جس چیز کے چاہے فدیہ دے پس وہ بہتر ہے او[ر] اور یہ مستحب ہے واجب نہین المعانی البدیعہ
اور مراد جون سے کمتر کثیر سے ہے جسکا بیان آگے ہے اور تفصیل کیا ہے اس کو لباب مین اسطرح		

امام احمد حنبل		امام مالک		دیگر علما
نہیں واجب ہے جون کے مارنے مین کچھ المعانی البدیعہ	طاوس سعید بن جبیر ابی ثور ایک روایت مین نزدیک عطا کے	جب مار ڈالے جونکو فدیہ دے ساتھ ایک حبہ کے طعام سے المعانی البدیعہ	ابن عمر عطا قتادہ	نزدیک اسحاق کے واجب ہے جون کے مارنے مین ایک کہجور اور زیادہ اوس سے المعانی البدیعہ

کہ ایک جون مین لازم آتا ہے تصدق ایک ٹکڑا روٹی کا۔ | ٹکڑا روٹی

اور دو جون اور تین جون مین لازم آتا ہے ایک لپ بہر طعام | ایک کف طعام

یعنے ایک کف | یعنے لپ بہر

اور تین سے زاید مین مطلقاً نصف صاع لازم آتا ہے۔ | نصف صاع

ردالمحتار

جسنے مارڈالا ہو جونکو تصدق کرے جو چاہے مانند لپ بہر طعام کے اور یہ جب ہے کہ پکڑا ہو جون کو اپنے بدن سے یا اپنے سر سے یا اپنے کپڑے سے برابر ہے مارڈالنا جون کا اور ڈالدینا اوسکا زمین پر۔

اور اگر مارڈالی دو جون یا تین جون کو تصدق کرے لپ بہر طعام اور زاید مین اوسے نصف صاع گیہون۔ فتاوی ہندیہ

جب پکڑا ہو جون کو زمین سے پہر مارڈالا اوس کو کچھہ نہین لازم آتا ہے اوس مین۔ | کچھہ نہین لازم آتا

نہین جائز ہے ڈالنا اوسکا یعنے جون کا طرف دوسرے کے تاکہ مارڈالے اوسکو اور پہر اگر کرے ایسا لازم آئیگا ضمان دینا۔ | ضمان دینا ہوگا

نہین جائز ہے اشارہ کرنا طرف جون کے اور جب اشارہ کیا طرف
جون کے پہر مار ڈالا اوس کو اوسنے کہ جسکو دلالت کی گئی تہی لازم | جزا لازم
آئیگا اوسکو جزا اوسکی ۔ فتاوی ہندیہ ۔ | ہے

نہین جائز ہے ڈالنا کپڑونکا دہوپ مین واسطے مرنے جون کے | ادہا صاع
اگر ڈالا دہوپ مین اور مرجاوین جون بہت نصف صاع ۔ | گیہون

فتاوے ہندیہ

نہین جائز ہے دہونا کپڑونکا واسطے مرنے جون کے ۔

اگر مرجاوے اوسسے جون لازم آئیگا اوسپر ادہا صاع دینا جب | آدہا صاع
ہوں جون بہت ۔ فتاوے ہندیہ | گیہون

اگر ڈالا اپنے کپڑے کو طرف غیر محرم کے اسلئے کہ مار ڈالے جونکو | جزا لازم
تو حکم کرنے والے پر جزا لازم آتی ہے ۔ فتاوی ہندیہ | ہے

اگر ڈالا کپڑونکو دہوپ مین خشک ہونے کے لئے پہر مر گیا | کچہہ نہین
اوسسے کچہہ یعنی جون وغیرہ اور نہ تہا یہ اوسکی نیت مین نہین لازم
آئیگا کچہہ اوسمین ۔ فتاوے ہندیہ ۔

روایت ہے کعب بن عجرہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم گذرے اوسپر

اور وہ تھا حدیبیہ مین پہلے داخل ہونے مکہ کے اور تھا کعب محرم اور وہ جلاتا
تھا آگ نیچے ہانڈی کے اور جوئین جھڑتی تھین اوسکے مونہہ پر پس فرمایا
حضرت نے کہ ایذا دیتی ہین تجکو جو مین تیرے کہا ہان فرمایا مونڈ ڈال
سر اپنا اور کہلا قدر فرق کے درمیان چھہ مسکینونکے - اور فرق تین صاع
کا ہوتا ہے یا روزے رکھ تین دن یا ذبح کر جانور لائق ذبح کرنیکے نقل کی
یہ بخاری اور مسلم نے -

ٹڈی کا حکم

حکم ٹڈی کا مانند جون کے ہے ایسا ہی ہے بحر رائق مین - در مختار -
بحر رائق مین ہے نہین دیکھا مینے اوسکو کہ کلام کیا ہے اوسنے فرق پر درمیان
تھوڑی ٹڈی اور بہت کے مانند جون کے اور سزاوار یہ ہے کہ ہو مانند جون
کے پس تین سدی مین اور مادون تین سدی مین تصدق کرے جو چاہے اور
تین سے اکثر مین نصف صاع - رد المحتار

صید و شکار و دودہ دوہنا

امام ابوحنیفہ	امام شافعی	امام احمد	دیگر علما
نہین ضمان ہے اوسکا اگر نقصان بسبب آیا ہو صید مین ہے دودہ دوہنے کے اور اگر نقصان آیا ہو تو ضمان ہے المعانی البدیعہ	جب دودہ دوہلے محرم شکار کا ضمان دے اوسکا۔ المعانی البدیعہ جب راہ مین بچھی ہوئی ہو ٹڈی اور نہو سکے راہ سوا اوسکے پہر روندا اوسکو اور مارڈالا اونکو پس بیچ دو قولون مین ہین ایک قول مین نہین ہے جزا اوسپر عطا دوسرے قول مین اوسپر جزا ہے المعانی البدیعہ		
	گوہ کے قتل مین ایک سالہ بچہ بکری کا ہے۔ المعانی البدیعہ	قیمت اوسکی ہے المعانی البدیعہ	نزدیک جابر بن عبداللہ اور عطا کے بکری ہے نزدیک مجاہد کے ایک لپ بھر طعام ہے نزدیک قتادہ کے ایک صاع طعام ہے المعانی البدیعہ

امام ابوحنیفه	امام شافعی		امام احمد
تاوان کبوتر کا قیمت کبوتر کی ہے۔ المعانی البدیعه	کبوتر کے قتل کا تاوان ایک بکری ہے کبوتر کے بچہ کا تاوان چھوٹا بچہ بکری کا ہے۔ المعانی البدیعه		متفق با شافعی
	عصافیر یعنی گنجشک اور ہُدہُدی اور قمری اور بلبل کے مارنے مین قیمت اونکی ہے۔ المعانی البدیعه	ہدہدی مین متفق عمر ابن عمر ابن عباس	متفق با امام شافعی
	اون جانورون مین کہ بڑی ہین کبوتر سے مانند بط اور وزا اور کرکے اور حجل اور قطا اور سرخاب اور کروان اور ابن الماء اور دجاج الحبش دو قول ہین۔ قول جدید وجوب قیمت ہے۔ قول قدیم مین کچھ نہین دجاج حبش مین۔ المعانی البدیعه		

دیگر علما	امام مالک
نزدیک داود کے کچھ نہین واجب ہے - نزدیک اوزاعی کے چڑیا مین ایک مد طعام ہے نزدیک عطا کے نصف درہم روایت کیا گیا ہے عطا سے بھی وہ جسکا حاکم کرین دو عادل ٹڈی مین نزدیک ابی سعید خدری کے نہین جزا ہے ادسمین - المعانی البدیعه	حرم کے کبوتر کا تاوان بکری ہے اور حل کے کبوتر کا تاوان قیمت بکری کی ہے - المعانی البدیعه

امام ابو حنیفه		امام شافعی	
جب قتل کیا ہو متعدد جانورون کو اگر قصد کیا ہے ساتھ قتل کے ترک احرام کا اور باہر آنیکا احرام سے لازم ہوگا اوسپر جزا واحد۔ اور اگر نہین قصد کیا ہے ترک احرام کا تو لازم آئیگا جزا واسطے ہر واحد کے المعانی البدیعه		جب قتل کیا ہو متعدد جانورونکو واجب ہوگا واسطے ہر واحد کے ایک جزا۔ المعانی البدیعه	
جب شریک ہو ایک جماعت احرام والونکی قتل مین ایک جانور کے واجب ہوگا ہر ایک اوسمین سے جزا۔ المعانی البدیعه	حسن بصری ثوری اصحاب ابی حنیفه اکثر علما	جب شریک ہو ایک جماعت احرام والونکی قتل مین ایک جانور کے واجب ہوگی سب پر جزا۔ المعانی البدیعه	
		جب کفارہ ادا کرے ایک شخص اون دو شخصون مین سے جو کہ شریک تہے ایک جماعت کے ساتھ مین تہہ روزہ واجب ہوگا ہر ایک کو اوسمین سے بقدر اوسکے حصہ کے پس منقسم ہو جائیگا صوم اونکے حصون مین اور اختیار کیا ہے اسکو حنابلہ مین سے ابو حامد نے۔ المعانی البدیعه	ابو حامد

امام احمد	امام مالک	دیگر علما
ایک روایت مین اگر نهین کفاره دیا ہے اول سے داخل ہو جاینگے باقی اوس مین اور لازم ہوگا جزا واحد اور اگر کفاره دیا ہے اول سے لازم ہوگا اوسپر جزا واسطے ثانی کے المعانی البدیعه	متفق با امام ابو حنیفه المعانی البدیعه	نزدیک ابن عباس اور حسین اور شریح اور سعید بن جبیر اور مجاہد اور قتاده اور نخعی اور داود کے واجب ہے جزا ساتهه قتل اول کے اور نهین واجب ہے ساتهه ثانی کے اور نه ساتهه ثالث کے کچهه - المعانی البدیعه
	متفق با امام ابو حنیفه	
هر ایک پر واجب ہے روزے پورے المعانی البدیعه		

امام ابوحنیفه	امام شافعی	
	جب مجروح کیا صید کو پہر غایب ہو گیا محرم سے اور معلوم نہوا کہ مر گیا یا جیتا رہا پس لازم آئیگا ضمان جرح کا نہ نفس کا اسلیے کہ اصل برارت ذمہ ہے ۔ المعانی البدیعه	
جب مار ڈالے قارن کسی صید کو یا مرتکب ہو کسی محظور کا محظورات احرام میں سے پس قارن پر لازم آتی ہیں دو جزا اور دو کفارہ ۔ المعانی البدیعه	جب مار ڈالے قارن کسی صید کو یا مرتکب ہو کسی محظور کا محظورات احرام میں سے لازم آئیگا اوسپر ضمان واحد اور کفارہ واحد	
	واجب ہوتا ہے جزا بسبب قتل صید حرم کے المعانی البدیعه	عام علما

امام احمد	امام مالک	دیگر علما
لازم آئیگا اوسپر ضمان نفس کا	متفق با امام احمد	
متفق با امام شافعی	متفق با امام شافعی	
		نزدیک داود کے نہین واجب ہوتا ہے جزا نسبت قتل صید حرم کے نزدیک امامیہ کے جب قتل کرے محرم صید کو حرم مین تو دوچند آتا ہے اوسپر فدیہ۔ المعالم البدیعیه

امام ابوحنیفہ		امام شافعی	
نہین جائز ہے اوسکو تصرف اوسمین اور نہین واجب ہے جزا اوسپر نسبت قتل اوس صید کے المعانی البدیعہ	عطا طاؤس اسحاق ابن عمر ابن عباس عائشہ	احرام سے نکلے ہوے نے شکار کیا ہو کسی شکار کا حل مین اور داخل کیا ہو اوسکو حرم مین جائز ہے اوسکو تصرف اوسمین اور نہین واجب ہے اوسپر جزا نسبت قتل صید کے ۔ المعانی البدیعہ	جابر بن عبداللہ اکثر علما
اگر ہو کہ حل مین اور سر اوسکا حرم مین ہو کہ چرتا ہو پس نہین ضمان آتا ہی اوسکے مار ڈالنے سی اور اگر ہون بعض ہاتھ پانون اوسکے حرم مین تو لازم آتا ہے اوسکے مار ڈالنے سے تاوان اور اگر ہو سوتا اور سر اوسکا حرم مین تو اوسکے مار ڈالنے سے تاوان آتا ہے المعانی البدیعہ		جبکہ ہو کوئی پرندہ اوس درخت کی شاخ پر جسکی جڑ حرم مین ہے اور شاخ اوسکی حل مین پہر قتل کیا ہو اوسکو کسی قاتل نے نہین جزا لازم آتی ہے قاتل پر اور اگر شاخ اوسکی حرم مین ہو اور جڑ اوسکی حل مین پس لازم ہے اوسپر جزا نہ ضمان غصن یعنی شاخ جب بعض صید ہو حل مین اور بعض حرم تو اوسکے مار ڈالنی سی ضمان آتا ہے	

امام احمد	امام مالک	دیگر علما
متفق باامام ابوحنیفه	متفق باامام شافعی	نزدیک بعضون اوپر اوسکے جزا ہے دونون صورتون مین حل ہو یا حرم المعانی البدیعه

امام ابوحنیفہ	امام شافعی		دیگر علما
	جب چھوڑا کتے کو حرم سے اور ایک شکار کر کے حل مین سے پس قتل کیا اوس شکار کو اور چھوڑا ایک کتے کو حرم سے اوس شکار پر کہ حرم مین سے پہر قتل کیا اوس کتے نے یعنی اوس نے شکار کیا لازم آئیگا اوسپر جزا دونون شکلون مین - المعانی البدیعہ		نزدیک ابی ثور کے نہین ہے جزا اوسپر المعانی البدیعہ
نہین داخل ہے اوس مین روزہ رکھنا - المعانی البدیعہ	روزہ داخل ہوتا ہے ضمان صید حرم مین - المعانی البدیعہ	متفق با امام شافعی	
جب قتل کیا ہو حلال نے صید کو حرم مین نہین میتہ ہے المعانی البدیعہ	جب قتل کیا ہو حلال نے صید کو حرم مین پس ہے وہ مردار المعانی البدیعہ		

	امام شافعی	امام ابوحنیفہ
	جب توڑ ڈالا ہو بازو شکار کا یا اوکھیڑ ڈالے ہوں پر اگلے دو بازو ونکے اور زائل کر دیا ہو امتناع اوسکا یعنی فائدہ اوٹھاتا اوسکا پھر مار ڈالا ہو اوسکو محرم نے پس دو قول ہین ایک قول مین لازم ہے زخمی کرنے والے پر جزا حالت صحت کی ۔ اور اوپر قاتل کے جزا اوسکا حالت جرح کی ۔ اور دوسرا قول یہ ہے کہ واجب ہے جارح پر ضمان اور قاتل پر جزا اوسکی حالت جرح مین المعانی البدیعہ	متفق بقول اول شافعی
نہین ضمان ضمان ہے المعانی البدیعہ	جب چھوڑ دیا محرم نے کبوتر کو بلی کے موںہہ سے یا درندہ کے موںہہ سے پھر مر گیا ہو وہ کبوتر اسمین دو قول ہین ایک قول مین نہین لازم آتا ہے ضمان اوسپر دوسرے قول مین لازم آتا ہے اوسپر ضمان	

امام ابوحنیفہ	امام شافعی		
	جب انڈا دیا ہو شکار نے اوسکے بچہونے پر اور پہر نقل کر دیا ہو اوس انڈے کو شکار مین اسمین دو قول ہین۔		
	ایک قول مین ضمان لازم نہین آتا ہے	نہین ضمان	عطا
	دوسرے قول مین اوسپر ضمان ہے	ضمان ہے	
متفق ہو جہہ دوسرے شافعی کے	جب پہینکا تیر حل مین پہر حرم مین جاکر حل مین نکل گیا اور قتل کیا ایک صید کو اوس مین اسمین دو وجہہ ہین۔		
	ایک وجہہ مین جزا لازم ہے	جزا ہے	ابوثور
	دوسری وجہہ مین نہین جزا ہے اوسپر۔ المعانی البدیعہ	نہین جزا ہے	
	جب مار ڈوالا ہو محرم نے کسی شکار کو عمداً یا خطاءً واجب ہوگا اوسپر جزا۔ المعانی البدیعہ	جزا	

امام احمد	دیگر علما
متفق با امام شافعی ایک روایت مین متفق بہ سعید بن جبیر وغیرہ	نزدیک مجاہد اور بعض اہل ظاہر کے اگر مارڈالا ہے اوسکو خطا یا احرام بہولکر پس لازم آتی ہے اوسپر جزا - اور اگر مارڈالا ہے اوسکو عمداً اوس حالتمین کہ یاد تہا اوسکو احرام اپنا پس نہین لازم آتا ہے اوسپر جزا - نزدیک سعید بن جبیر اور طاوس اور ابی ثور اور داود اور ابن عباس کے اگر مارڈالا ہے اوسکو خطا سے پس نہین لازم ہے اوسپر کچہہ - اور اگر مارڈالا ہو اوسکو عمداً لازم آتیگی اوسپر جزا اور اسیکو اختیار کیا ہے ابن المنذر نے نزدیک امامیہ کے جب مارڈالا ہو اوسکو عمداً لازم آئیگی اوسپر دو جزا - المعاذ باللہ

امام شافعی	امام احمد	امام مالک	
جب مار ڈالا ہو محرم نے کسی شکار کو جو دوسرے کے ملک مین ہو لازم آیگی اوسپر قیمت واسطے مالک کے اور جزا واسطے حق تعالے کے - المعانی البدیعہ	ایک روایت مین متفق با امام مالک	نہین لازم آئے گی اوسپر جزا واسطے حق الله تعالے کے - المعانی البدیعہ	لورے مزانی

امام شافعی		امام احمد	امام مالک
جب قتل کرے محرم کسی شکار کو اوسکا مثل ہو بطریق صحت شرعیہ کے واجب ہوگا اور نہین وہی مثل اوسکا چوپایون مین سے پس یہ مثل واجب ہے بدون اجتہاد کے اور نہین جائز ہو یہ کہ ہو حکم کرنیوالا ساتھ مثل کے قاتل صید کا اگر خطاءً قتل کیا ہو اور جو نہین تو قاتل فاسق ہوا عمداً قتل سے پس نہین جائز ہے ہونا اوسکا احد المجتہدین کے چھوٹے جانورون کے کہ جسکا مثل ہے چوپایون مین سے مثل اوسکا واجب ہے	محمد اکثر علما	متفق بامام شافعی	متفق بامام شافعی اجتہاد کرے اوس مین اور نہین واجب ہے حکم ساتھ اوس کے کہ حکم کیا گیا ہے نہین جائز ہے ہونا قاتل اسکا اور اسیکے قائل ہین بعض شافعیہ۔ المعانی البدیعہ واجب ہے چھوٹے جانورون بڑا جانور اوسکا مثل چوپایون مین سے المعانی البدیعہ
جب قتل کیا کسی شکار عیب دار کو تو فدیہ دے اوسکا مثل عیب دار چوپایون مین سے۔ المعانی البدیعہ		متفق بامام شافعی	فدیہ دے مثل اوسکا صحیح اور سالم عیب سے۔ المعانی البدیعہ

امام شافعی	امام احمد	
جب قتل کیا ہو اوس جانور کو اوسکا مثل ہے	متفق باامام شافعی	
پس تخییر ہے اسمین کہ نکالے مثل اوسکا اور	ایک روایت مین ہے	
اسمین کہ قیمت کرے اوس مثل کے ساتھ	کہ قیمت کیجاوے خرا	
دراہم کو اور خرید کرے دراہم سے کہانا اور	اوسکی دراہم اور دراہم	
تصدق کرے اوس کہانے کو اور اسمین کہ قیمت	طعام اور روزہ رکہے	ابی اسحاق اور ابو ثور
کرے دراہم کے ساتھ طعام کے اور روزہ	بعوض نصف صاع کے	
رکہے بعوض ہر مد کے ایک دن اور اگر قتل کیا	ایکدن	
اوس جانور کو کہ جسکا مثل نہین ہے چوپایون مین	المعانی البدیعہ	
پس قیمت کرے اوسکی ساتھ دراہم کے اور تخییر		
ہو اوسمین کہ خریدے ساتھ اون دراہم کے		
کہانے کو اور تصدق کرے کہانے کو اور اسمین کہ		
قیمت کرے دراہم کی ساتھ طعام کے اور روزہ رکہے ہر مد کے		
عوض ایکدن —		
نہین جائز ہے یہ کہ نکالے بعض طعام اور روزہ رکہے بعض سے — المعانی البدیعہ		

دیگر علما	امام مالک
نزدیک زفر اور ابن سیرین اور امامیہ اور حسن اور ابن عباس اور ابی عیاض اور احمد کے ایک روایت مین دو روایتون مین سے یہ علی الترتیب ہے یعنی جب ایک نہو سکے تب دوسرا امر کرے اور یہ قول معتمد ہے ۔ اور معتمد جدید ہے اور وہ تخییر ہے نزدیک شافعی کے اگر قادر ہو مثل پر نہ جائز ہوگا قیمت کرنا مثل کا اور جب قادر ہوا حتاج طعام پر نہ جائز ہوگا اوسپر روزہ رکھنا نزدیک ثوری کے اگر نہ پاوے ہدی کو کھانا کھلاوے اور اگر نہ پاوے کھانے کو روزہ رکھے بعوض ہر نصف صاع کے ایک دن ہے نزدیک سعید بن جبیر اور حسن ابن سالم کے سوا اسکے نہین کہ گردانا گیا ہے کھانا کھلانا اور روزہ رکھنا اوس صورت مین کہ نہ پہونچے ہدی کی قیمت روزہ رکھنا تین دن سے دس دن تک ہے ۔ نزدیک ابن ابی عیاض کے اکثر روزہ ۲۱ دن ہے نزدیک محمد بن حسن جب حاضر ہو بعض طعام جائز ہے اوسکو کہ روزہ رکھے بعوض ہر مسکین کے ایک دن ۔ المعانی البدیعیہ	متفق باامام شافعی لیکن کہا ہے کہ قیمت کرے صید کی نہ مثل کی۔ المعانی البدیعیہ

امام ابو حنیفہ	امام شافعی
نہین جزا ہے اوپر اوس کے بیچ جرح صید کے اور نہ بیچ قطع عضو کے اوسے - المعانی البدیعہ	واجب ہے بیچ صید مستانس الجزا اوسکے جزا اوس سے واجب ہے او اوپر جزا - المعانی البدیعہ
واجب ہے ہر ایک پر اون دونون مین سے جزا کامل جبکہ ہوین دونون محرم اور ہو دلالت پوشیدہ اسطرح کہ نہو دلالت کیا گیا جانتا موضع صید کو اور اگر ہو دلالت ظاہر پس نہین جزا دلالت کرنیوالے پر اور واجب ہے اوسپر جسکو دلالت کی گئی اور اگر ہو دلالت کرنے والا محرم اور جسکو دلالت کی گئی وہ غیر محرم لازم آئے گی جزا دلالت کرنے والے پر اور اگر ہو دلالت کرنے والا غیر محرم اور جسکو دلالت کی وہ محرم تو لازم آئیگی جزا اوسپر جسکو دلالت کی گئی - اور اگر ہو مدلول اون لوگون مین سے کہ واجب ہے اوسپر جزا نہ واجب ہوگا دلالت کرنے والے پر کچھ اور اگر ہو اون لوگون سے کہ نہین واجب ہے اوسپر جزا مثل صبی اور کافر کی واجب ہوگی جزا دلالت کرنے والے پر - المعانی البدیعہ	جب دلالت کرے محرم شکار پر محرم کو یا غیر محرم کو بہولکر نہین جزا ہے اوسپر جب دلالت کی غیر محرم کو شکار پر حرم مین پہر مارڈالا اوسکو اوسنے جسکو دلالت کی پس نہین جزا ہے دلالت کرنے والے پر - المعانی البدیعہ

امام احمد		امام مالک
ضامن ہوتا ہے محرم صید کا ساتہہ دلالت کے پہر اگر ہون دونون محرم ہوگی جزا منقسم درمیان دونون کے اور اگر ہو دلالت کرنیوالا محرم اور جسکو دلالت کی وہ غیر محرم تو لازم آیگی جزا دلالت کرنے والے پر اور اگر ہو دلالت کرنیوالا حلال اور جسکو دلالت کی ہے محرم لازم آئے گی جزا اوسپر جسکو دلالت کی گئی المعانی البدیعہ متفق باامام ابو حنیفہ اوسپر جزا ہے المعانی البدیعہ	عطا مجاہد حماد	متفق باامام شافعی

امام ابوحنیفہ		امام شافعی	
حلال ہے کہانا گوشت شکار کا واسطے محرم کے ایک روایت مین مگر نزدیک ابی حنیفہ کے حرام ہے اوسپر جسکا شکار کیا اوسنے یا اوسکا کچھ ایسا سبب اوسمین ہے کہ اوسکے بے پروائی نہین ہوسکتی مانند عاریت دینے سلاح کے اور دلالت خفیہ کے اس طرح کہ کہی وہ فلانے جگہ ہے اور نہ جانتے ہون لوگ اوسکو اور جو شکار کیا گیا ہو واسطے اوسکے لئے پس نہین حرام ہے وہ اور ایسے ہی ہے جب اوسمین کچہہ ہوا ایسا سبب کہ بے پروائی اوس سے ہوسکتی ہے مانند دلالت ظاہر کے کہ وہ یہ ہے کہ اشارہ کرے طرف صید کے او سحال مین کہ لوگ دیکہتے ہون اوس صید کو یا عاریت دے اوسکو وہ سلاح نہین حاجت اوسکی - المعانی البدیعہ	عمر ابن الخطاب و زبیر ابن العوام و ابی ہریرہ و مجاہد و عطا	گوشت صید کا حرام ہے محرم پر جبکہ ہو کر شکار کیا ہوا اوسنے یا ہوا اوسکا اوسمین سبب مانند اعانت اور اشارہ اور عاریت کے دینے سلاح کے اور ایسے ہی ہے جو شکار کیا گیا اوسکے لئے - یا بدون اذن کے پہر اگر نہین شکار کیا گیا اوسکے لئے اور ہوا اوسکے لئے اوسمین کچہہ اثر پس وہ گوشت حلال ہے اوسکے لئے - المعانی البدیعہ	عثمان ابن عفان

امام احمد حنبل	امام مالک	دیگر علما
متفق با امام شافعی ایک روایت مین متفق با امام ابوحنیفہ	متفق با امام شافعی	نزدیک بعض لوگون کے نہین جائز ہے محرم کو کہانا کسی صید کا کسی حال مین المعانی البدیعہ

امام ابو حنیفہ	امام شافعی	
متفق بقول اول شافعی	جب ذبح کیا محرم نے کسی صید کو اسمین دو قول ہین قول جدید مین وہ مردار ہے نہین حلال ہے کہانا اوسکا۔ اور قول قدیم مین ہے کہ نہین مردار ہے اور حلال ہے اوسکے غیر کو کہانا اوسکا اور نہین حلال اوسکو کہانا اوسکا ۔ المعانی البدیعہ جب کہایا محرم نے گوشت اپنے صید کا تو اوسمین دو قول ہین قول جدید مین نہین جزا اوسپر۔ قول قدیم مین لازم آتی ہے اوسپر جزا بقدر اوسکے کہ کہایا ہے اوسکو اور لازم آتی ہو مثل اوسکے کہانے بکری کے گوشت سے ۔ المعانی البدیعہ جب ذبح کیا ہو محرم نے صید کو لازم آئیگی اوسپر جزا اور اگر کہایا ہو اوسکے گوشت سے کچھ نہ لازم آئیگی اوسپر جزا صحیح ۔ المعانی البدیعہ	حسن قاسم اوزاعی اسحاق حکیم سفیان ثوری ابو ثور ابن منذر عمر بن دینار ایوب سختیانی

امام احمد	امام مالک
متفق بقول اول شافعے	متفق بقول اول شافعے
متفق بقول قدیم شافعے	متفق بقول شافعے
متفق بامام شافعے	متفق بامام شافعی

امام ابو حنیفہ		امام شافعی	
لازم آتی ہے اوسپر دوسری جزا اور نقل کیا ہے شاشی نے ابی حنیفہ سے اور اوسمین جو نقل کیا ہے آوے ابی حنیفہ صاحب البیان اور معتمد نے کہ لازم آتی ہے اوسپر قیمت اوسکی جو کہایا اوسکے گوشت سے اور اسیکا قایل ہے یحیی زیدیہ مین سے - المعانی البدیعہ	یحیی زیدیہ	لازم جزا کا مطلقاً ہے کہایا ہو یا نہ کہایا ہو - المعانی البدیعہ	ناصر زیدیہ
متفق ساتھہ دوسرے قول شافعی کے ابی یوسف کے نزدیک لازم ہے اوسپر چہوڑ دینا اوسکا -		جب احرام باندہا اوس حالمین کہ اوسکے ملک کوئی صید تہا تو اوسمین دو قول ہین - ایک قول یہ ہے کہ جاتی رہتی ہے ملک اوسکی اوس صید سے -	
ابو حنیفہ جاتا رہتا ہے اوسے مشاہد اور نہین لازم ہے اور کرنا تصرف حکمی اور معنے اوسکے یہ ہین کہ جائز ہے اوسکو روک رکہنا اوسکا اپنے ہاتھہ مین اور جائز ہے اوسکو روک رکہنا اپنے گہر مین بدون تصرف کے اوسمین - المعانی البدیعہ	مجاہد عبد اللہ ابن الحارث	دوسرا قول یہ ہے کہ نہین جاتی ہے ملک اوسکی اوس صید سے - جب کہا ہے کہ نہین جاتی ہے ملک اوسکی اوسنے پس جائز ہے اوسکو سارے تصرف اوسمین مگر مار ڈالنا اور اگر مار ڈالا اوسکو لازم آئیگا اوسپر جزا - المعانی البدیعہ	اکثر علما
ضمان ہے اوسپر - المعانی البدیعہ		نہین ضمان ہے اوسپر کہ زایل کیا ید اوسکے نے مشاہدہ کو اوسپر - المعانی البدیعہ	

امام احمد	امام مالک	اکثر علما
		نزدیک عطاکے لازم آتی ہین اوسپر دو کفارہ
متفق باامام شافعی		
متفق درباب ملک	متفق باامام ابوحنیفہ	
متفق باامام شافعی		

امام ابوحنیفه	امام شافعی	امام احمد	امام مالک
حرام ہوگا قتل ہر شے کا ساتھ احرام کے اور واجب ہوگی جزا اوسکی قتل سے مگر بھیڑیئے کے قتل سے ضمان لازم آئیگا ساتھ کتے کی قیمت اور بکرے مین سے یعنی کمتر ہوگی بکری سے تو قیمت لازم آے گی اور اگر بکری کمتر ہوگی قیمت سے تو بکری ہی لازم آئیگی المعانی البدیعه	جب ہو صید غیر ماکول اور نہ متولد ہو ماکول سے تو حرام ہوگا قتل اوسکا ساتھ احرام کے ۔ نہین جزا ہے اوسمین اور صحیح یہ کہ لومڑی مین جزا ہے المعانی البدیعه		درندون نے ضرر پہونچایا اونمین جزا نہین ہے وحشی ہون درندہ یا پرندہ مثل بھیڑیے کے اور فہد کے اور غراب اور حداءت کے نہین جزا ہے بیچ اونکے لیکن خلاف کیا ہے اسوقت مالک نے شافعی کا اون جانورون مین که نہین کہائے جاتے ہین ساتھ اون جانورون کے که قیمت اونکی ضرر کو نہین پہونچتی ہے مانند لومڑی اور شکره اور باز کے لئے اسلئے که نزدیک مالک کے اونمین جزا ہے المعانی البدیعه
	جب حمله کرے صید اور نه بچا وہ اوسے بدون مار ڈالنے کے نہین واجب ہوگا اوسپر جزا ۔ المعانی البدیعه	متفق با امام شافعی اور بعض حنابله کے واجب ہوگا اوسپر جزا ۔	

امام شافعی	امام مالک		دیگر علما
جس صید کے مار ڈالنے سے جزا آتی ہے اوسکے انڈے کے بھی تلف کر ڈالنے سے بھی جزا آتی ہے اور وہ قیمت اونکی ہے۔ المعانی البدیعہ	لازم آتا ہے انڈے کے تلف کرنے سے دسوان حصہ صید کی قیمت کا نہین ضمان آتا ہے پرندونکے انڈے مین المعانی البدیعہ	داؤد و مزنی کے	اور حکایت کیا ہے ابن منذر نے حسن سے بیچ انڈے نعامہ کے تلف کرنے مین جنین الابل اور نہین واجب کیا ہے بیچ انڈے کبوتر کے تلف کرنے مین کچہہ نزدیک مزنی اور داؤد اور اہل ظاہر کے نہین لازم آتا ہے کچہہ۔ عطا سے دو روایتین ہین۔ ایک روایت مین لازم آتا ہے مُد یا دوسری روایت مین لازم آتا ہے ایک درہم بیچ نعامہ کے انڈے مین اور کبوتر کے دو انڈون مین ایک درہم لازم آتا ہے۔ اور نزدیک [illegible] واجب ہے بیچ انڈے نعامہ کے بچہ اونٹ سے اتنے جتنی مقدار اونکے انڈون کے شمار کے ہے ہدیہ واسطے بیت اللہ کے پس اگر نہین پایا اونے اونٹ کا بچہ پس ہے اوسپر بعوض ہر انڈے کے بکری اور اگر نہین پائی اونے بکری تو پس طعام دینا ہے دس مسکینونکو اور اگر نہ پاوے اسکو تو روزہ رکہے ہر انڈے کے عوض تین دن۔ المعانی البدیعہ

امام شافعی	دیگر علما
واجب ہے مثل حمار وحشی پر گاے ۔ المعانی البدیعه	نزدیک ابی عبیدہ اور ابن عباس اور نخعی کے بدنہ نزدیک ابن عباس کے اونٹ ہے نزدیک عطا کے بکری ہے المعانی البدیعه
ارنب یعنی خرگوش کے قتل مین ایک تہائی بکری کے جو پوری ایک برس کی نہین ہوئی ۔ المعانی البدیعه	

اور کچھہ نہین لازم آتا ہے مارڈالنے کٹکھنے کتے اور بہیڑیے اور چیل اور کوے سپید
اور کوے نجاست خور سے ۔

اور کوا کھیت کہانے والا استثنا مین داخل ہے اور کچھہ نہین لازم آتا ہے مارڈالنے
حیہ یعنی سانپ اور عقرب یعنی بچھو ۔ اور فارہ یعنی چوہی ۔ اور زنبور یعنی بھڑ
اور نمل یعنی چیونٹی ۔ اور سرطان یعنی کینکڑی ۔ اور ذباب یعنی مکھی ۔
اور بق یعنی ڈانس ۔ اور بعوض یعنی مچھر ۔ اور برغوث یعنی پسو ۔ اور قراد یعنی
چچڑی و کلی ۔ اور سلحفات یعنی کچھوے سے ۔

اور نہین لازم آتا ہے کچھہ مارڈالنے زہریلے جانورون سے مانند قنفذ یعنی سیہی
اور خنفساء یعنی گبرولی کیڑی کے ایسا ہی ہے فتاوی قاضیخان مین ۔

اور ایسا ہی ہے نہین لازم آتا ہے کچھہ مارڈالنے حلم یعنی بری چچڑی سے اور
مارڈالنے چھپکلیون اور صباح بیل سے ایسا ہی ہے سراج وہاج مین ۔ اور
ضبع یعنی کفتار اور ثعلب یعنی لومڑی کہ نہین ابتدا کرتی ہے ساتھہ ایذا کے غالباً
نہین جائز ہے قتل اوسکا ۔ اور نہین لازم آتا ہے انکے قتل سے کچھہ
ایسا ہی ہے غایتہ سروجی مین ۔

عالمگیری

روایت ہے ابن عمر سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ جانور ہین
نہین گناہ اوس پر کہ مارے اون کو حرم مین اور احرام مین ۔ چوہا ۔ اور کوا
اور چیل ۔ اور بچھو ۔ اور سگ کٹکہنا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ۔

ف

کوے سے مراد سیاہ اور سفید ہے کہ وہ اکثر مردار نجاست کہاتا ہے جیسا کہ
روایت آئندہ مین آیا ہے ۔ اس سے نکل گیا ۔ کوا کہیتی کہانیوالا کہ رنگ اوسکا
سیاہ ہوتا ہے ۔ اور چونچ اور پاون اوس کے سرخ اور سگ کٹکہنے
کے حکم مین ہین سب جانور درندے حملہ کرنیوالے ۔ ع
اور روایت ہے عائشہ رض سے کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے
کہ فرمایا پانچ جانور موذی مارے جاوین حل مین بہی اور حرم مین بہی یعنی
بغیر احرام کے ہو مارنیوالا یا احرام باندہے ہو سانپ اور کوا ابلق ۔ اور چوہا
اور کتا کٹکہنا ۔ اور چیل ۔ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ۔

ف

حرام ہے مارنا اوس کتے کا کہ جس مین منفعت ہو اور ایسے ہی مارنا اوس
کتے کا کہ جسمین نہ منفعت ہو اور نہ ضرر اور مارنا ان جانورون کا کہ مذکور ہوا

حصر اسی پر نہین ہے بلکہ یہی حکم ہے سب موذی جانورونکا مانند چیونٹی
اور بھڑ اور پسو اور چچڑی اور کھٹمل اور مانند انکے اور اگر مارے جون للّٰہ د
جو چاہے ۔ عبدالحق ملا علی قاری ملتقی

درخت کاٹنا حرم کا

امام ابوحنیفہ	امام شافعی
اگر ہو اوس جنس سے کہ جسکو آدمی جماتے ہین جائز ہے کاٹنا اوسکا اور اگر خود جما ہے نہین جائز ہے کاٹنا اوسکا۔ المعانی البدیعہ ۔	درخت حرم کا کاٹنے سے ضمان لازم آتا ہے۔ برابر ہے ضمان لازم آنیکی لئے وہ درخت کہ جمایا ہو اللہ نے اور وہ درخت کہ جمایا ہو آدمیون نے جنکی جڑ حرم مین ہو۔ نزدیک بعض شافعیہ کے جسکو جمایا ہو آدمیون نے جائز ہے کاٹنا اوسکا۔ شجر حرم مین ضمان لازم آتا ہے بقدر شجر کے پس واجب ہوتی ہے بڑے درخت مین گائے اور چھوٹے درخت مین بکری اور متوسط درخت مین بھی بکری۔ جب کاٹ ڈالے ایک شاخ درخت کے ضمان لازم آئیگا بمقدار کمی قیمت درخت کے ۔ المعانی البدیعہ

امام احمد	امام مالک		دیگر علما
متفق با امام شافعی نہین واجب ہوتا ہے ضمان اوس درخت مین کہ جسکو جمایا ہو آدمیون نے یا اوس جنس سے کہ جسکو جماتے ہین آدمی ہو یا نہو۔ المعانی البدیعہ	ضمان لازم نہین آتا ہے ساتھ ضرر کے	داؤد ابی ثور	نزدیک مجاہد اور عطا اور عمرو بن دینار کے جائز ہے کاٹنا سواک کا درخت سے اور حکایت کیا ہے اسکو ابوثور نے شافعی سے بھی المعانی البدیعہ

نکاح کرنا

امام ابوحنیفہ		امام شافعی
جائز ہے محرم کو اپنا نکاح کرنا اور بھی دوسرے کا نکاح اپنی ولایت سے کرا دینا	حکیم ابن عباس	نہین جائز ہے محرم کے لئے اپنا نکاح کرنا یا دوسرے کا بولایت اپنے نکاح کرا دینا ۔
		نہین جائز ہے یعنی احرام نہین منع کرتا ہے رجوع کرنے سے بعد طلاق کے ۔ جب نکاح کیا ہو محرم یا محرمہ نے تو تفریق کیجاوے اون دونون کے درمیان بدون طلاق کے ۔ المعانی البدیعہ

امام احمد		امام مالک	دیگر علما
متفق با امام شافعی		متفق با امام شافعی	نزدیک امامیہ کے جب نکاح کیا ہو محرم نے اوسحالتین کہ وہ جانتا ہو کہ یہ حرام ہے اوسپر تو باطل ہوگا نکاح اوسکا اور نہ حلال ہوگی اوسکے لئے وہ عورت ہمیشہ ۔ المعانی البدیعہ
ایک روایت مین دو روایتون مین سے منع کرتے ہے احرام رجوع کرنے سے بعد طلاق کے۔ المعانی البدیعہ	بعض شافعیہ	تفریق کیجاوے درمیان اون دونونکے ساتھ ایک طلاق کے المعانی البدیعہ	

کانٹے نکال لینے سے خون نکلنا

امام شافعی

جب خون نکالا ہو یا نون کا واسطے نکالنے کانٹے کے پس نہین لازم آتا ہے کچہہ اوسپر اگرچہ کاٹ ڈالا ہو جلد کو۔

المعالم البدیعہ

سینگی و پچھنے

	امام شافعی			امام مالک	
روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا ہی ہوئی سینگی کھچوائی نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حالت احرام مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے روایت ہے عبد اللہ بیٹے مالک کی سے ایسا عبد اللہ کہ بیٹا بحینہ کا ہے کہا سینگی کھچوائی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیچون بیچ سر اپنے مین حالت احرام مین بیچ مکان لحی جمل کے راہ مکہ مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ۔	جائز ہے محرم کو فصد لینا اور پچھنے لگوانا جب تک قطع ہو کچھ بالون مین سے المعانی البدیعہ	جائز ہے	زیدیہ	واجب ہے اوسپر فدیہ اگر فصد لی ہو یا پچھنے لگوائے ہون ۔ المعانی البدیعہ	فدیہ دینا

روایت ہے انس سے کہا سینگی کہچوائی یعنی بہری ہوئی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور وہ تہی محرم نشپت قدم پر بسبب درد کے کہ تہا اونکے نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے ۔

اور ضرور نہین ہے بچنا پچہنے لگوانے سے ۔ نہر الفائق

پچہنے لگانا بدون دور کرنے بالون کے جائز ہے ۔ اور ساتھ دور کرنے بالونکے موجب دم جیسا کہ رد المحتار مین ہے ۔ دم ہے

اور روایت ہے ابن عباس سے کہ پچہنے لگائے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اوس حال مین کہ محرم تہے روایت کیا اس کو پانچون نے

تیسیر الوصول

روایت کیا نافع نے ابن عمر سے کہ کہا ابن عمر نے نہ پچہنے لگائے محرم مگر یہ کہ ہو لاچار طرف اوس کی بسبب ضرورت کے ۔ روایت کیا اسکو مالک نے ۔

منی یا پتھروں حرم کا لانا ناجائز ہے

امام ابوحنیفه	امام شافعی	امام احمد
نہیں جائز ہے اخراج منی حرم کا اور اوسکے پتھروں کا اور نزدیک بعض آدمیوں کے جائز ہے۔ المعانی البدیعه	متفق بامام ابوحنیفه	متفق بامام ابوحنیفه

مجلس واحد مین محظورات چند کا هونا

امام ابو حنیفه	امام شافعی	امام احمد		
	جب مونڈا ہو کئی بار اور نہ کفارہ دیا ہو اول سے کافی ہوگا ایک کفارہ دونون سے ایک قول ہین۔	دو کفاره متفق با امام مالک تینون باتون مین	ایک کفاره	بعض شافعیه
متفق به امام شافعی دوسرے قول ہین۔	دوسرے قول ہین لازم ہونگے دو کفارہ جب مونڈا ہو سر کو اور بدن کو حالت واحد مین لازم آیگا ایک کفارہ۔			
جب خوشبو لگائی ہو اور بال مونڈے اور سلا کپڑا پہنا اور قصد کیا ساتھہ اونکے ترک احرام کا اور ہو سبب اونکا مختلف اور ہو مجلس واحد مین لازم ہوگا یہی ایک کفارہ اور اگر ہو مجلسون مختلف مین لازم آیگا ہر ایک کے لئے ایک کفارہ	جب خوشبو لگائی ہو اور مونڈا ہو بالون کو اور کاٹا ہو ناخنون کو لازم ہے واسطے ہر واحد کے کفارہ برابر ہے کہ کفارہ دے چکا ہو پہلے کا یا نہ کفارہ دے چکا ہو اسکا اور ایسے ہی جب خوشبو لگائی ہو اور پہنا ہو سلا کپڑا۔ ایک قول ہین موافق قول مالک کے ہے۔ دوسرے قول ہین لازم ہوگا ایک کفارہ جب اوتاریگا اور پہنیگا			

امام مالک			دیگر علما
جب مونڈا ہو بالون کو اور خوشبو لگائی ہو اور کاٹا ہو ناخنون کو ایک وقت مین لازم ہوگا ایک کفارہ	ایک کفارہ	اسحاق	نزدیک عطا اور عمر بن دینار کے جب مونڈا ہو اور خوشبو لگائی ہو اور پہنا ہو لازم ہوگا کفارہ واسطے فرق سے کیا ہو یا فرق نہ کیا ہو۔
جس شخص نے کہ پہنا ہو اور سینے کپڑونکو نیت کرتا ہو ~~ساتھ زوال~~ اپنی عذر کے زوال تک ہو یہ واسطے غرض واحد کے لازم ہوگا ایک کفارہ۔	ایک کفارہ		نزدیک حسن کے خوشبو اور لباس جنس واحد ہین یہی قول ہے بعض شافعیہ کا
جس وقت ڈال لیا ہو کپڑونکو راتمین اور پہنا اونکو دنمین لازم ہوگا ایک کفارہ اگرچہ دراز ہوا ہو یہ اور یہی ہے مذہب نزدیک دونون ثوری شافعی کا ہے	ایک کفارہ		

امام ابو حنیفہ		امام شافعی
سب میں ایک کفارہ	ایک کفارہ	جب کیا محظورات احرام بطریق ترک احرام کے لازم آویگا بعوض ہر محظور کے ایک کفارہ جب مکرر ہوں محظورات احرام میں مجلس واحد میں اسطرح کہ پہنا سلا کپڑا پہر پہنا یا خوشبو لگائی پہر خوشبو لگائی بعد اسکے کہ کفارہ دے چکا اوسنے اول لازم آویگا اوس کو کفارہ دینا واسطے دوسرے کے دوسرا کفارہ۔ اور اگر کیا اوس کو پہلے اسکے کہ کفارہ دے اول سے اور ہو سبب واحد تو اوس میں دو قول ہیں۔ قول قدیم یہ ہے کہ کافی ہے ایک کفارہ قول جدید یہ ہے کہ لازم ہے اوس کو ہر ایک کے لئے ایک کفارہ سوا اگر ہو سبب مختلف تو اوس میں دو طریق ہیں ایک طریق یہ ہے کہ واجب ہونگے دو کفارہ اوسمیں ایک ہی قول دوسرے طریق میں دو قول ہیں۔

امام احمد	امام مالک
متفق با امام شافعی لازم ہے اس مین ایک کفارہ جب تک نہ کفارہ دیا ہو اور اگر ہر کئی مجلسون مین ہو اوس مین ہر ایک کے بموجب کفارہ	چند مین کفارات ہین اور باقی محظورات مین ایک کفارہ وطی مین ایک کفارہ ۔ اور باقی محظورات مین کئی کفارہ ۔

مظاہر الحق ترجمہ مشکوۃ المصابیح کی جلد دویم کے صفحہ ۱۴۱ مین
مولانا حاجی محمد قطب الدین صاحب مرحوم مغفور نے لکھا ہے
کہ رسالہ فارسی حضرت مولانا محمد اسحٰق صاحب زاد اللہ شرفًا
کا کہ اوسمین مسائل ضروری حج کے معتبر کتابون سے بہت
اچھی ترتیب سے لکھے ہین اس عاجز کے ہاتھ لگ گیا اوسکو
ہندی زبانمین کرکر لکھتا ہون - چنانچہ واسطے فائدہ خاص عام
کے مجہہ سید امداد العلی نے بھی اخیر مین حرف
بحرف لکھوا دیا ہے - فقط

جاننا چاہیے کہ جو کوئی ارادہ حج کا کرے اوس کو چاہیے کہ اول تو نیت درست کرے کہ محض اللہ کی
رضامندی اور ادائے فرض کا ارادہ کرے کچھہ خیال نام نمود کا نہو و الا سب محنت برباد جاویگی
پھر اگر یہ ہندوستان کا رستہ [illegible] ہے تو جب جہاز مین بیٹھہ کر طرف مکہ معظمہ کی جانے لگے
محاذی یلملم سے احرام باندھے اور باندھنا احرام کا چار طرح سے ہے اول فقط احرام حج کا باندھنا کہ اوسکو
افراد کہتے ہین - دوسرے یہ کہ احرام عمرہ کا باندھے پھر مکہ معظمہ مین پہنچکر افعال عمرہ کے حج کے مہینون مین کرکر
احرام سے نکل آوے پھر احرام باندھکر حج ادا کرے اس قسم کو تمتع کہتے ہین - تیسرے یہ کہ احرام عمرہ کا باندھے غیر مہینون حج کے مین بعض افعال عمرہ کے

پہر کر احرام سے نکل آوے - چوتہے یہ کہ میقات پر یا محاذی اوس کے پہنچکر
احرام حج اور عمرہ کا ساتھہ باندہے پس اس صورت مین مکہ شریفہ مین پہنچکر افعال
عمرہ کے بجا لاوے اور احرام سے نہ نکلے جبکہ ایام حج کے آوین افعال حج کے
کرکر احرام سے نکلے اس کو قران کہتے ہین اور یہ امام اعظم رح کے نزدیک افراد
و تمتع سے بہتر ہے پس جب ارادہ احرام باندہنے کا کرے تو مستحب ہے کہ ناخن
ہاتھہ پانون کے اور بال بغلون اور زیر ناف کے دور کرے اور لبین لوا وے اور
اگر عادت سر منڈانیکی ہو تو سر بہی منڈوا وے والا کنگہی کرے اور اگر بیوی یا
لونڈی ساتھہ ہووے تو صحبت کرے پہر وضو کرے یا نہاوے اور نہانا افضل
ہے اور باندہے لنگ اور اوڑہے چادر نئی اور سفید اور یہ افضل ہے اور اگر
دونو دہوئی ہوئی ہون یا پہنے ایک کپڑا کہ اوس سے ستر ڈہک جاوے تو بہی
جائز ہے اور خوشبو لگاوے اور پڑہے دو رکعتین پہر اگر ارادہ قران کا رکہتا ہے
تو یون کہے اللہم انی ارید الحج والعمرۃ فیسرہما لی وتقبلہما منی اور اگر ارادہ تمتع کا کرے
تو یون کہے اللہم انی ارید العمرۃ فیسرہا لی وتقبلہا منی اور اگر ارادہ افراد کا کرے
تو یون کہے اللہم انی ارید الحج فیسرہ لی وتقبلہ منی اور اگر نیت دل ہی سے کرے
تو بہی کافی ہے پہر لبیک کہے پس جب لبیک کہی بہ نیت حج یا عمرہ کے تو محرم ہوا

اور الفاظ لبیک کے یہہ ہین لبیک اللہم لبیک لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد
والنعمۃ لک والملک لا شریک لک ان الفاظ سے کم نہ کہے اور زیادہ کہنا جائز ہے
چنانچہ یہ الفاظ بہی منقول ہین لبیک وسعدیک والخیر بیدیک لبیک والرغباء
الیک والعمل لبیک لبیک الہ الخلق لبیک بعد ازان اکثر اوقات لبیک آواز بلند سے
کہتا رہے خصوصًا بعد نماز کے خواہ نماز فرض ہو خواہ نفل اور وقت سحر کے اور
وقت ملنے کے قافلہ سے اور وقت چڑہنے کے بلندی پر اور وقت اترنیکے بلند سے
جنگل مین غرضکہ اس سفر کو حکم نماز کا ہے جیسیکہ نماز مین وقت انتقالات کے تکبیر
کہتے ہین ایسے ہی اس سفر مین وقت اترنے چڑہنے کے بلندی و پستی سے لبیک
کو ورد زبان کرے اور جبکہ محرم ہو تو لازم ہے کہ کتنی چیزون سے پرہیز کرے سیا ہوا کپڑا
نہ پہنے مانند کرتہ اور انگرکہے اور جامہ اور فرغل اور جبہ اور قبا اور پائجامہ اور بارانی
اور موزے۔ اور دستانہ اور ٹوپی اور مانند انکیکے اور مراد پہننے سے اوسطرحکا پہننا
ہے کہ جسطرح عادت ہے اوسکے پہننے کی اگر خلاف عادت پہنے تو کچہہ مضائقہ نہین
مثلاً کرتی یا پائجامہ کو بدن مین نہ پہنے اور اگر انکو اوڑہ لے یا بطور لنگ کے باندہے
تو کچہہ مضائقہ نہین اور محرم نہ پہنے کپڑا رنگین کہ لگا ہوا ہو خوشبودار رنگ سے مانند
زعفرانی اور کسنبی اور مانند انکیکے لیکن جو بہہ گیا ہو کہ خوشبو نہ آتی ہو تو درست ہے

اور اپنی بیوی سے جماع اور وہ چیزین کہ باعث جماع کی ہین نکرے مانند
بوسہ لینے اور ہاتہہ لگانیکے شہوۃ سے اور باتین بیحیائی کی اور ذکر جماع کا روبرو
عورتونکے نکرے اور فسق و فجور نکرے اور کسی سے جنگ و جدل نکرے اور
شکار صحرائی وحشی نکرے حتی کہ اشارہ بھی نکرے شکار کیطرف اور نہ بتاوے
اوسکو اور نہ مدد کرے شکار کرنیوالیکی اور شکار دریائی مانند مچھلی کی درست ہے
اور استعمال خوشبو کا نکرے اور ناخن اور بال سر اور داڑہی کی بلکہ تمام بدن کی
دور نکرے نہ منڈواوے اور نہ کترواوے اور نہ اوکھیڑے اور بال سر و داڑہی
کے خطمی وغیرہ سے نہ دہووے اور جائز ہے محرم کو نہانا اور داخل ہونا حمام
مین اور گہر کی اور کجاوے کے سایہ مین بیٹہنا اور باندہنا ہمیانی کا کمر مین اور
لڑنا دشمن اپنے سے اور موںہہ اور سر کسی چیز سے نہ ڈہانکے اور جون نہ مارے
اور مارنا کتنے ایک جانورونکا حالت احرام مین جائز ہے نہ دم واجب ہوتا ہے
اور نہ صدقہ وہ یہ ہین کوا اور چیل اور سانپ اور بچہو اور چوہا اور چہچوندری اور کچہوا
اور بہیڑیا اور گیدڑا اور پروانہ اور مکہی اور چیونٹی اور گرگٹ اور بہڑ اور پسو اور س
اور مچہر اور درندہ حملہ کرنیوالا اور جانور موذی اور فرائض حج کے چار ہین
اول احرام دوسری وقوف عرفات دن عرفہ کے اور وقت اوسکا بعد زوال سے

فجر عید الضحی تک ہے اور تیسری طواف الزیارۃ کہ روز عید الضحی کے کرنا بہتر ہے
اور ایام نحر سے تاخیر کرنیمین دم لازم آتا ہے اور چوتہی ترتیب ان افعال مین یعنے
اول احرام باندہے اور بعد ازان وقوف عرفہ کرے اور بعد ازان طواف الزیارت
اگر ایک بہی انمین سے فوت ہوگا حج نہین ہونیکا اور واجبات حج کے یہ ہین
وقوف مزدلفہ کا اور سعی کرنی درمیان صفا اور مروہ کے اور کنکریان مارنی منارونپر
اور طواف الصدر یعنی طواف الرخصت کرنا آفاقی کو یعنی جو کہ مکی کا رہنے والا نہو
اور سر منڈانا یا بال کتروانی اور احرام میقات سی باندہنا اور وقوف عرفات
آفتاب کے غروب ہونے تک اور شروع کرنا طواف کا حجر اسود سے اور بعضون نے
اسکو سنت کہا ہے اور طواف شروع کرنا داہنی طرفسی اور طواف پیادہ پا کرنا
اگر کچہہ عذر نہو اور طواف با طہارت کرنا اور طواف مین ستر ڈہانکنا اور سعی درمیان
صفا و مروہ کے صفا پر سی شروع کرنے اور سعی درمیان صفا و مروہ کے
پیادہ پا کرنی اگر عذر نہو اور ذبح کرنا بکری یا مانند اسکے کا قارن اور متمتع کو اور
بعد ہر سات شوط کے دو رکعتین پڑہنی ۔ اور ترتیب درمیان رمی اور حلق
اور ذبح کے اسطرح کہ اول رمی کرے پہر ذبح پہر حلق پہر طواف زیارت کرے
اور طواف زیارت ایام نحر مین کرنا اور طواف اسطرح کرنا کہ حطیم طواف کے اندر آجاوے

اور سعی درمیان صفا اور مروہ کے بعد طواف کے کرنی اور حلق مکان معین اور
اور زمان معین مین کرنا یعنی حرم مین اور ایام نحر مین اور ترک کرنا ممنوعات کا یعنی
جماع وغیرہ بعد وقوف عرفہ کے اور جو چیزین کہ اونکے ترک سے دم لازم آوے
وہ بھی واجب ہین اور سوائے انکے سنتین اور آداب اور مستحبات ہین اور دم
عبارت ہے جانور ذبح کرنے سے خواہ اونٹ ہو یا گائین یا بکری یا مانند انکے
اور بکری اور مانند اسکے ہر جگہہ کفایت کرتی ہے مگر جبکہ طواف الزیارت کرے
حالت جنابت مین یا حیض مین یا جماع کرے بعد وقوف عرفہ کے پہلے سر منڈانے
کے تو انمین نہین کفایت کرتا مگر بدنہ یعنی اونٹ یا گائین اور اہی ہدی قران اور
تمتع اور ہدی نفل اور قربانی مین سے کہانا مستحب ہے اور سوائے اونکے [illegible]
اسکو کہانا نہین جائز اور اگر ہدی قران اور تمتع سے عاجز ہو تو اوسپر دس روزے
لازم ہین تین روزے پہلے دن نحر کے اور افضل یہ ہے کہ اخیر روزہ دن عرفہ کے
واقع ہوان اور سات روزے بعد از فراغ حج کے رکہے جہان چاہے رکہے اور اگر
پہلے سر منڈانیکی ہدی پر قادر ہو تو اوسپر ہدی ہے لازم ہے اوسوقت روزہ
بدل نہین ہونیکا اور جسوقت کہ ارادہ مکے مین جانیکا کرے تو نہاوے اور یہ مستحب
ہے اور جانب بلندی مکہ معظمہ سے کہ ثنیہ علیا ہے داخل ہووے اور دن کو جانا مکہ مین

بہتر ہے رات کے جانے سے اور جبکہ شہر مین داخل ہووے تو اول مسجد الحرام
مین جاوے بعد رکھنے اسباب کے جہان رکھنا منظور ہوا اور بہتر اور مستحب ہے
کہ وقت داخل ہونے مسجد الحرام کے لبیک کہے اور دروازہ بنی شیبہ کے سے
کہ اوسکو باب السلام بھی کہتے ہین مسجد مین جاوے اس حال سے کہ متواضع
اور خشوع کرنیوالا اور ذلیل جاننے والا اپنے کو اور بزرگی کعبہ کو لحاظ کرنیوالا
اور رحم کرنیوالا ہو جب بیت اللہ کو دیکھے تو تکبیر و تہلیل کرے اور جب مسجد الحرام
مین داخل ہو تو طواف عمرہ اور طواف قدوم کہ قارن اور منفرد غیر مکی کے لئے سنت
ہے بجالاوے اسطرح کہ اول مونہہ حجر اسود کیطرف کر کر تکبیر و تہلیل کرے اور
حجر اسود کو بوسہ دے اور وقت بوسہ دینے کے دونو ہاتھہ اوٹھاوے جیسا کہ
وقت تکبیر تحریمہ کے اوٹھاتے ہین اور بوسہ دینا اوس صورت مین ہے کہ کسیکو
ایذا نہو پس اگر بسبب ازدحام کے بوسہ نہ دے سکے تو ہاتھہ لگا کر ہاتھہ کو چومے
اور اگر یہ بھی نکر سکے تو لکڑی کو لگا کر چومے اور اگر یہ بھی نکر سکے تو دونو ہتیلیون
سے اشارہ کر کر انکو چومے اور تکبیر و تہلیل اور تحمید کرے اور درود پڑہے اور
طواف جانب حجر اسود سے شروع کرے اور سات بار گرد خانہ کعبہ کے پہرے
اور طواف بہ ہیأت اضطباع کرے یعنی چادر داہنی بغل کے نیچے سے نکالکر

باتین مونڈہے پر ڈالے اور سات بار مع حطیم کے طواف کرے اور اول تین
پہیرونمین رمل بہی کرے یعنی جلد چلے مونڈہے ہلاکر اور سینہ نکالکر جیسے بانکے
چلتے ہین اور جبکہ حجر اسود پر گذرے اوسیطرح کرے کہ جو پہلے کیا تہا یعنی بوسہ
وغیرہ دے اور تکبیر وغیرہ پڑہے اور طواف کو ختم بہی حجر اسود کے بوسہ دینے پر
کرے اور رکن یمانی کو کہ سامنے حجر اسود کے ہے بوسہ نہ دے بلکہ ہاتہہ ہی لگادے
بعد ازان دو رکعت نماز ادا کرے کہ حنفیہ کے نزدیک واجب ہے اور یہ نماز نزدیک
مقام ابراہیم کے پڑہے اور اگر بسبب ازدحام کی وہان نہ پڑہ سکے تو مسجد مین جہان
چاہے وہان پڑہے اور اول رکعت مین بعد سورۂ فاتحہ کے قل یا پڑہے اور دوسری
رکعت مین قل ہو اللہ اور بعد نماز کے دعا مانگے جو چاہے اور چاہ زمزم پر جاکر پانی
بیٹہکر پیوی اور پہر مقام ملتزم پر آوے اور حجر اسود کو بوسہ دے اور تکبیر و
تہلیل اور درود پہر پڑہے اور مفرد کو بہتر ہے کہ بعد طواف زیارت کے سعی درمیان
صفا اور مروہ کے کرے اور اگر بعد طواف قدوم کے کرے تو بہی جائز ہے پس
مسجد الحرام سے باہر نکلکر طرف صفا کے آوے اور صفا پر اسقدر بلند ہو کہ خانہ کعبہ
نظر پڑتا ہے اور بیت اللہ کیطرف مونہہ کرے اور ہاتہہ اوٹہاوے دعا کے لئے
اور تکبیر و تہلیل اور حمد اور درود پڑہے اور جو چاہے دعا کرے پہر طرف مروہ کے اوترے

اپنی چال اور جب بطن وادی مین پہنچا تو میل اخضر سے میل دوسرے تک جلد
چلے اور پہر اپنی چال مروے پر چڑہے اور سامنے قبلہ کے کہڑا ہو کر جیسے تکبیر وغیرہ
صفا پر کی تہی مروی پر بہی کرے اسیطرح سات بار آمد و رفت کرے شروع صفا سے
کرنے اور ختم مروے پر اور شرط سعی کی یہہ ہے کہ بعد طواف کے ہو اگر پہلے طواف
سے سعی کی پہر کرنا سعی کا لازم ہے اور طہارت اس سعی کے لئے اور وقوف
عرفہ اور مزدلفہ اور رمی جمار کے لئے شرط نہین ہے لیکن اولے ہے اور طواف
کے لئے طہارت ضرور ہے اور وقت طواف اور سعی کرنیکے بات کرنی مکروہ ہے
اور جب سعی سے فارغ ہو پہر مسجد الحرام مین جاکر دو رکعت نماز پڑہے اور یہ بہتر ہے
واجب نہین بعد ازین مکہ معظمہ مین ٹہیرا رہے اور طواف نفل جسقدر چاہے کرے
اور ساتوین ذیحجہ کو مکہ مین امام خطبہ پڑہتا ہے اوسمین بیان ہوتا ہے احکام حج
کا مانند نکلنے کی طرف منا کی اور وقوف عرفہ اور مزدلفہ اور رمی جمار اور حلق اور ذبح
اور طواف اور رہنے کی منا مین وغیرہ ذلک اوسکو سنے کہ بہتر ہے اور اسیطرح
روز عرفہ کے عرفات مین اور گیاروین کو منا مین احکام حج کے خطبہ مین بیان
ہوتے ہین اونکو بہی سنے پہر اگر احرام سے نکل آیا ہو تو آٹہوین ذالحجہ کو احرام حج کا باندہکر
بعد طلوع آفتاب کے منا مین آوے اور اگر ظہر پڑہ کر آوے تو بہی مضائقہ نہین

اور رات کو منا مین رہے اور روز عرفہ کی نماز فجر کی تاریکی مین پڑہکر طرف عرفات کے
جاوے اور اگر آٹھوین تاریخ منا مین نہ آوے اور دن عرفہ کے عرفات کو جاوے
تو بہی جائز ہے لیکن خلاف سنت ہے اور عرفات مین جسجگہ کہ چاہے اوترے
سواے بطن عرنہ کے اور اوترنا نزدیک جبل عرفات کے افضل ہے اور اسدن
بعد زوال کے نہاوے کہ سنت ہے اور عرفات مین وقوف کرے کہ فرض ہے
بدون اوس کے حج ادا نہین ہوتا اور خطبہ امام کا سنے اور ہمراہ امام کے بشرط احرام
کے نماز ظہر اور عصر کے جمع کرے اور استغفار اور لبیک اور تہلیل اور تسبیح اور
ثنا اور درود ساتھہ عاجزی اور تذلیل اور اخلاص کے بہت پڑہے اور اپنی حاجت
مانگے اور وقت غروب ہونے آفتاب کے ہمراہ امام کے مزدلفہ مین آوے اور درمیان
راہ مین استغفار اور لبیک اور حمد اور درود اور اذکار بہت پڑہتا رہے اور
مزدلفہ مین آنکر ہمراہ امام کے نماز مغرب اور عشا کی جمع کرے اور رات کو وہین رہے
کہ رات کو وہان رہنا واجب ہے اور مستحب ہے کہ تمام شب نماز اور تلاوت قرآن
اور ذکر اور دعا مین مشغول رہے اور بعد پھٹنے فجر کے تاریکی مین نماز ادا کرے
اور پہر وقوف کرے مزدلفہ مین جہان چاہے سواے وادی محسر کے بلکہ جب
اوس وادی سے گذرے تو جلد وہان سے گذرے اور بعد فجر کے وقوف کرے روشنی

ہونے تک اور بعد روشنی کے پہلے طلوع ہونے آفتاب کے مناکو روانہ ہواور
وہان پہنچکر جمرۃ العقبہ پر سات سنگریزے مارے اور جب اول سنگریزہ مارے
تو لبیک موقوف کرے پہر جانور ذبح کرے پہر سر منڈاوے یا بال کتر واوے
بعد ازان مکہ مین آنکر طواف الزیارۃ کرے اگر سعی پہلے کی ہے پس اسوقت حاجت
سعی کی نہین اور اگر پہلے سعی نہین کی ہے تو بعد طواف الزیارت کے سعی کرے
جسطرح مذکور ہوئی اور بعد سر منڈانیکے مستحب ہے کہ ناخن کترواوے اور لبین
لواوے اور استرہ لیوے اور بعد سر منڈانیکے جو چیز کہ حرام ہوئی تہی محرم پر حلال
ہوئی مگر جماع اور جو چیزین باعث جماع کی ہین وہ بعد طواف الزیارت کے
حلال ہووینگی اور بعد طواف الزیارت کے منا مین آنکر رات کورہے پہر ایام منا مین
ونکو مکہ مین جاکر طواف اور زیارت کعبہ کرتا رہے اور رات کو منا مین رہے اور دوسرے
دن نحر کی یعنی گیارہوین کو تینون جمرات یعنی منارونپر رمی کرے پہلا جمرہ کہ متصل
مسجد خیف کے ہے اوسکو جمرہ اولی اور جمرہ ادنی کہتے ہین اوسپر سات سنگریزے
مارے اور بعد ازان اوس جمرہ پر کہ متصل اوسکے ہے اوسکو جمرہ وسطی کہتے ہین
اور بعد ازان جمرہ عقبہ پر سات سات سنگریزے مارے اور وقت مارنے ہر سنگریزے
کے تکبیر کہتا رہے اور اسیطرح تیسری دن یعنی بارہوین کو تینون جمرات پر سات سات

سنگریزے مارے اور چوتھے دن یعنی تیرہوین کو اگر وہان رہے تو اوسپر رمی تینون
جمراتکی لازم ہے اور اگر کوچ کیا تو رمی اوس سے ساقط ہوئی اور وقت رمی کا
گیارہوین بارہوین تیرہوین مین بعد زوال کے ہے لیکن تیرہوین کو اگر پہلے زوال
سے اور بعد طلوع ہونے فجر کے رمی کرے تو جائز ہے اگرچہ مسنون بعد زوال کے
ہے اور گیارہوین اور بارہوین مین پہلے زوال سے رمی کر لی جائز نہین اور مستحب ہے
کہ سنگریزے چھوٹے ہون بہت بڑے نہون اور پاک ہون اور نزدیک جمرات سے
سنگریزے نہ لیوے بلکہ مزدلفہ سے یا راہ مین سے لیوے اور چٹکی مین پکڑ کر پھینکے
اور وقت رمی کے فاصلہ جمرات سے کم پانچ ہاتھ سے نہو اگر زیادہ ہو تو مضائقہ
نہین اور جو رمی کہ بعد اوسکے رمی ہے یعنی رمی جمرہ اولی اور جمرہ وسطی کے پیادہ پا
کرے اور جو رمی کہ بعد اوسکے رمی نہین یعنی رمی جمرۃ العقبہ پیادہ اور سوار اوسمین
یکسان ہے اور نشیب نالہ مین کہڑے ہوکر طرف بائین ہی کے رمی کرے اور اوسوقت
منا داہنے ہاتھ کیطرف ہو اور کعبہ بائین ہاتھ کیطرف اور اگر سنگریزے مارنے والے
دور پڑین تو درست نہین مارنا رو نہ پر یا نزدیک جمرے پڑین اور سنگریزے داہنے ہاتھ سے
پھینکے اور ہر سنگریزے علیحدہ علیحدہ پھینکے اگر ایک ہی دفعہ سب کے سب ڈالدے
جائز نہین اگر ڈالے گا تو وہ ایک ہی کنکر پھینکا گنا جاوے گا اور بعد ان افعال کے

داو می محصب مین آنکر ایک دو ساعت ٹھہر کر مکے مین طواف الصدر کے لئے
جاوے اگر وہان سے آنا منظور ہو اور اگر مکہ مین ٹھہرنا منظور ہو تو وقت چلنے کے
یہ طواف کرے اور یہ طواف واجب ہے اور اس طواف مین رمل اور سعی نہین ہے
اور بعد طواف کے چاہ زمزم پر آکر پانی پیٹ بھر کر پیوے کئی بار کر کر اور ہر بار
نظر کعبہ کیطرف کرتا ہے اور وہ پانی مونہہ اور سر اور بدن پر بھی ملے اور پھر طرف
بیت اللہ کے آوے اگر میسر ہو اندر داخل ہو اور اگر اندر نہ جا سکے تو آستانہ کعبہ
کو بوسہ دے اور سینہ اور مونہہ اپنا ملتزم سے لگا دے اور کعبہ کے پردون کو
پکڑ کر گریہ و زاری بہت سی کرے اور اسوقت بھی ساتھ تکبیر و تہلیل اور اور
اذکار و اشغال اور حمد و ثنا کے مشغول ہو اور حاجت اپنی اللہ تعالے سے طلب
کرے اور مونہہ اپنا کعبہ کیطرف کر کر پچھلے پانون مسجد سے باہر نکلے اور جسطرف
جاہے روانہ ہو اور عمرہ سنت ہے واجب نہین اور ایک سال مین مکرر ادا
ہوتا ہے اور وقت اوسکا تمام سال ہے مگر ایام حج مین مکروہ ہے غیر قارن
کو اور ایام حج کے یہہ ہین روز عرفہ اور روز نحر اور ایام تشریق اور رکن عمرہ کا طواف
ہے اور واجب اوسمین دو چیزین ہین ایک سعی درمیان صفا اور مروہ کے
دوسرے سر منڈانا یا بال کترونا ۔ اور شرائط اور سنن اور اداب اوس کے

وہی ہین جو حج مین ہین اور احکام جنایات کی یہ ہین کہ محرم استعمال خوشبو کا
ایک عضو کامل پر کرے یا خضاب اپنے سر پر مہندیکا کرے یا استعمال تیلکا
کرے یا پہنے کپڑا سیا ہوا تمام روز اوس طرح کہ عادت ہے اوس کے پہننے کی
یا ڈہانکے اپنے سر کو تمام روز یا منڈاوی سر چوتہائی یا زیادہ اوس سے یا ایک بغل
یا بال زیر ناف کے لے یا گردن کے یا ترشواوے ناخن دونو ہاتہ کے یا دونون
پاؤن کے یا ایک ہاتہ یا ایک پاؤن کے یا طواف قدوم یا طواف صدر حالت
جنابت مین کرے یا طواف فرض بے وضو کرے یا عرفات سے پہلے امام سے پہرے
یا سعی ترک کرے یا وقوف مزدلفہ ترک کرے یا سب رمی یا رمی ایک روز کی یا روز
اول کی ترک کرے یا سر منڈاوے خارج حرم سے یا حالت احرام مین بوسہ لیوے
بیویکا یا چہووے اوسکو ساتہ شہوۃ کے یا تاخیر کرے سر منڈانیکو یا طواف زیارتکو
ایام نحر سے یا مقدم کرے فعل حج کو دوسرے فعل حج پر مثلاً سر منڈاوی پہلے ذبح
سے پس ان سب صورتو نمین دم واجب ہوتا ہے اور اگر تلبید کرے یعنی گوند وغیرہ
سے بال سر کے جماوے یا قارن سر منڈاوے پہلے ذبح سے پس اوسپر دو دم واجب
ہین اور اگر محرم استعمال کرے خوشبو کا ایک عضو سے کم یا ڈہانکے اپنا یا پہنے کپڑا سیا ہوا
کم ایک روز سے یا منڈاوے کم چوتہائی سے یا ترشواوے ناخن کم پانچ سے یا

پانچ ترش واوے متفرق مجلسون مین یا طواف قدوم یا طواف الصدر بے وضو کرے
یا ترک کرے رمی ایک منار کے تینون منارونمین سے بعد دن نحر کے یا غیر اپنے کو
سر مونڈے پس ان صورتونمین صدقہ واجب ہوتا ہے اور صدقہ آدہا صاع
گیہون ہے یعنی دو سیر اور اگر محرم استعمال کرے خوشبو کو یا سر منڈاوے یا پہنے
کپڑا سیا ہوا ساتھہ عذر کے یا بیماری کے پس ان صورتونمین محرم پر لازم ہے کہ
ایک چیز کرے تین چیزونمین سے ذبح بکرے کرے یا چہہ مسکینونکو تین صاع گیہون
دے ہر مسکین کو آدہا آدہا صاع یا تین روزے رکہے متصل یا متفرق اور اگر محرم
شکار کرے یا بتاوے شکار کو یا اشارہ کرے اوسکی طرف پس اوسپر بدلہ لازم
آتا ہے یعنی قیمت شکار کی ساتھہ تشخیص دو عادلون کے بسبب قیمت اوس جگہ
کے کہ شکار کیا ہے یا بسبب قیمت اوس موضع کے کہ قریب ہو اوس سے اگر موضع
شکار مین نہو اوسکی قیمت پہر اگر چاہے خریدے ساتھہ قیمت اوسکے ہدی
اگر آسکے اوس مین پس ذبح کرے اوس کو حرم مین اور اگر چاہئے خریدے اوسکا
غلہ اور دیوے ہر ہر فقیر کو آدہا آدہا صاع اگر گیہون ہون اور اگر کہجور یا جو ہون
تو ایک ایک صاع یعنی چار چار سیر دے اور اگر چاہے روزہ رکہے بدلے اناج
ہر فقیر کی ایک ایک روزہ اور ان سب جنایات مین قصداً کرنیوالا اور بہولکر کرنیوالا

اور عالم اور جاہل اور عمداً کرنیوالا اور بھول کر کرنیوالا یکسان ہین اور اگر محرم خالص خوشبوئی
بہت سی کہاوے تو دم لازم آتا ہے اور سونگھنے خوشبوئی اور پھول خوشبودار
اور میوہ خوشبودار کبہی محرم پر کچہہ واجب نہین ہوتا مگر یہ افعال مکروہ ہین اور مارنے
جوون کے سے قدرے طعام تصدق کرے مانند ایک مٹھی کے اور یہ اوس صورت
مین ہے کہ اپنے بدن سے یا سر سے یا کپڑے سے پکڑ کر مارے اور اگر زمین پر سے
پکڑ کر مارے کچہہ واجب نہین ہوتا اور اگر کپڑے کو آفتاب مین ڈالے اس نیت سے
کہ جوئین مرجاوین اور جوئین بہت مرین تو اوسپر لازم ہوتا ہے تصدق کرنا آدھا صاع
گیہون کا اور اگر آفتاب مین خشک ہونیکے لئے ڈالا اور نیت جوونکو مرنیکی نہو
اور وہ مرین تو اوسپر کچہہ لازم نہین ہوتا للہ الحمد تمام ہوئے مسائل حج کے اب
لکہی جاتی ہین دعائین حج کی ...... پڑہے وقت احرام کے لبیک
اللھم لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک لا شریک
لک اور اگر زیادہ اس سے کہے تو نہین مضائقہ لبیک لبیک وسعدیک
والخیر بیدیک لبیک والرغباء الیک والعمل لبیک اله الخلق لبیک
اور پڑہے بعد احرام کے اللھم انی اسالک رضاک والجنۃ واعوذ بک
من غضبک والنار اللھم احرم لک شعری وبشری ودمی من النساء

والطيب وكل شيء حرمته على المحرم ابتغي بذلك وجهك الكريم اللهم
اعني على اداء العمرة یا کہو على اداء فرض الحج وتقبلها مني واجعلني
من وفدك الذين رضيت عنهم وارضيتهم وقبلت اللهم قد احرم لك
شعري وبشري ولحمي ودمي وعظامي اور یہ ہے وقت داخل ہونے حرم میں اللهم
ان هذا حرمك وحرم رسولك فحرم لحمي ودمي وعظمي على النار اللهم
امني من عذابك يوم تبعث عبادك اور یہ ہے جب کہ دیکھے مکہ کو اللهم اجعل لي
بها قرارا وارزقني فيها رزقا حلالا ربنا اتنا في الدنيا حسنة وفي الاخرة حسنة وقنا عذاب
النار اللهم اني اسألك من خير ما سألك منه نبيك محمد صلى الله عليه وسلم
واعوذ بك من شر ما استعاذ منه نبيك محمد صلى الله عليه وسلم اور یہ ہے
وقت دیکھنے بیت اللہ کے اللهم زد بيتك تشريفا وتعظيما وتكريما
وبرا ومهابة اور یہ ہے وقت داخل ہونے مسجد الحرام کے اعوذ بالله
العظيم وبوجهه الكريم وسلطانه القديم من الشيطن
الرجيم بسم الله والصلوة والسلام على رسول الله اللهم اغفر لي
جميع ذنوبي وافتح لي ابواب رحمتك اللهم انت السلام ومنك
السلام واليك يرجع السلام فحينا ربنا بالسلام وادخلنا دار السلام

تبارکت ربنا وتعالیت یاذا الجلال والاکرام اور پڑھے جبکہ قریب
ہو حجر اسود سے اللہ اکبر اور پڑھے وقت ابتدا طواف کے اللھم ایمانا
بک وتصدیقا بکتابک ووفاء بعھدک واتباعا لسنۃ نبیک
محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور پڑھے نزدیک دروازے بیت اللہ
کے اللھم ھذا البیت بیتک وھذا الحرم حرمک وھذا الامن
امنک وھذا مقام العائذ بک من النار اور نزدیک رکن عراقی کے
پڑھے اللھم انی اعوذ بک من الشرک والشک والکفر والنفاق
والشقاق وسوء الاخلاق وسوء المنقلب والمنظر فی الاھل والمال
والولد اور پڑھے نزدیک میزاب کے یعنی پرنالہ کعبے کے اللھم اظلنی تحت
عرشک یوم لا ظل الا ظل عرشک اللھم اسقنی بکاس محمد صلی اللہ
علیہ وسلم شربۃ لا اظما بعدھا ابدا ۔ اور پڑھے نزدیک رکن شامی
کے اللھم اجعلہ حجا مبرورا وسعیا مشکورا وذنبا مغفورا وتجارۃ
لن تبور واخرجنی من الظلمات الی النور یا عزیز یا غفور رب
اغفر وارحم وتجاوز عما تعلم انک انت الاعز الاکرم ۔ اور پڑھے
نزدیک رکن یمانی کے اللھم انی اعوذ بک من الکفر ومن عذاب القبر

ومن فتنة المحيا والممات واعوذ بك من الخزي في الحيوة الدنيا والآخرة
اور پڑھے درمیان رکن یمانی اور حجر اسود کے ربنا آتنا آخر آیت تک اللهم قنعني بما
رزقتني وبارك لي فيه واخلف على كل غائبة لي بخير لا اله
الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير
اور پڑھے یہ دعا مذکورہ تمام طواف میں بھی اور نزدیک ملتزم کے پڑھے اللهم یا رب البيت
العتيق اعتق رقبتي من النار واعذني من كل سوء وقنعني بما رزقتني
وبارك لي فيما آتيتني اور پڑھے نزدیک چوکھٹ کعبہ کے اور وقت پکڑنے پردہ کعبہ کے
يا واجد يا ماجد لا تزل عني نعمة انعمت بها علي الهي وقفت
ببابك والتزمت بعتبتك ارجو رحمتك واخشى عقابك اللهم
حرم شعري وجسدي على النار اللهم كما صنت وجهي عن سجود
غيرك فصن وجهي عن مسألة غيرك اللهم يا رب البيت اعتق رقابنا ورقاب
آبائنا وامهاتنا من النار يا كريم يا غفار يا عزيز يا جبار ربنا تقبل منا انك انت السميع
العليم وتب علينا انك انت التواب الرحيم اور پڑھے نزدیک مقام ابراہیم کے یہ آیت
واتخذوا من مقام ابراهيم مصلى اور پڑھے بعد دو رکعتوں طواف کے
اللهم انك تعلم سري وعلانيتي فاقبل معذرتي

وتعلم حاجتي فاعطني سؤلي وتعلم ما في نفسي فاغفر لي ذنوبي اللهم
اني اسألك ايمانا يباشر قلبي ويقينا صادقا حتى اعلم انه لا يصيبني الا ما
كتبت لي ورضا بما قسمت لي يا ارحم الراحمين اور یہ پڑھے وقت پینے پانی زمزم کے
اللهم اني اسألك علما نافعا ورزقا واسعا وشفاء من كل داء اللهم
اجعله شفاء من كل سقم وارزقني الاخلاص واليقين والمعافاة
في الدنيا والآخرة اور یہ پڑھے جب چڑھے صفا پر ان الصفا والمروة
من شعائر الله الله اكبر لا اله الا الله وحده لا شريك له له
الملك وله الحمد يحيي ويميت وهو حي لا يموت بيده الخير
وهو على كل شيء قدير لا اله الا الله وحده انجز وعده ونصر
عبده واعز جنده وهزم الاحزاب وحده لا اله الا الله
ولا نعبد الا اياه مخلصين له الدين ولو كره الكافرون +
اور یہ پڑھے درمیان بین صفا اور مروہ کے رب اغفر وارحم وتجاوز
عما تعلم انك انت الاعز الاكرم اللهم ربنا اتنا في
الدنيا حسنة وفي الآخرة حسنة وقنا عذاب النار اور یہ پڑھے
دن عرفہ کے عرفات میں لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك

وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ
نُوْرًا وَّفِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَّفِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا اَللّٰهُمَّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ
وَيَسِّرْ لِيْ اَمْرِيْ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَسَاوِسِ الصَّدْرِ وَشَتَاتِ
الْاَمْرِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا يَلِجُ فِي اللَّيْلِ
وَشَرِّ مَا يَلِجُ فِي النَّهَارِ وَشَرِّ مَا تَهُبُّ بِهِ الرِّيَاحُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ
اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ بِالْهُدٰى
وَنَقِّنِيْ بِالتَّقْوٰى وَاغْفِرْ لِيْ فِي الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى اور تھے اکثر دعا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعد زوال دن عرفہ کے اَللّٰهُمَّ لَكَ
الْحَمْدُ كَالَّذِيْ نَقُوْلُ وَخَيْرًا مِّمَّا نَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ لَكَ صَلَاتِيْ وَ
نُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ وَاِلَيْكَ مَاٰبِيْ وَلَكَ رَبِّ تُرَاثِيْ
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَوَسْوَسَةِ الصَّدْرِ
وَشَتَاتِ الْاَمْرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَجِيْءُ بِهِ الرِّيْحُ
وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَجِيْءُ بِهِ الرِّيْحُ اَللّٰهُمَّ اهْدِنَا بِالْهُدٰى
وَزَيِّنَّا بِالتَّقْوٰى وَاغْفِرْ لَنَا فِي الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى اَللّٰهُمَّ اَسْاَلُكَ

رزق الطیبات پر عز ہوگا اور پڑھے عرفہ کی رات میں دس کلمہ ہزار بار سبحان الذی
فی السماء عرشہ سبحان الذی فی الارض موطئہ سبحان الذی
فی البحر سبیلہ سبحان الذی فی النار سلطانہ سبحان الذی
فی الجنۃ رحمتہ سبحان الذی فی القبر قضاءہ سبحان الذی
فی الھواء روحہ سبحان الذی رفع السماء سبحان الذی وضع
الارض سبحان الذی لا ملجاء ولا منجا منہ الا الیہ

خاتمہ

الحمد للہ کہ کتاب ہدایت انتسا حصہ دویم امداد الحاج من تالیف جناب
حاجی حرمین الشریفین مولوی سید محمد امداد العلی
خانصاحب بہادر۔ سی ایس۔ آئی و ڈپٹی کلکٹر
درجہ اول ضلع مرادآباد۔ مطبع مطلع العلوم و اخبار نیر اعظم
مرادآباد میں باہتمام اشفاق علی ولد ابن علی منصرام
یکم رمضان المبارک ۱۲۹۸ ہجری کو کمال آب و تاب سے
چھاپا گیا

--- ❁ ---

عمل منشی الہی بخش